سوانح حیات

قدوۃ السالکین - امام المتقین شیخ طریقت قطبِ زماں

اعلیٰحضرتؒ عالیجناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؒ کنجاہی

سیرتِ طالب

رحمۃ اللہ علیہ کنجاہی

تالیف

عالیجناب الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ عاصی

نقشبندی ، مجددی ، جماعتی ، طالبی

باہتمام

جناب ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب نقشبندی، جماعتی، طالبی

سجادہ نشین دربار عالیہ طالبیہ کنجاہ شریف ضلع گجرات

Marfat.com

ملنے کا پتہ جامعہ مجددیہ
نورآباد۔ فتح گڑھ سیالکوٹ

عطیہ

از

عزیزم شہباز

کوٹلہ

ضلع سیالکوٹ

کتاب ۔ سیرت طالبؓ

ناشر۔ جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب

صفحات ۔

اشاعت ۔ ایک ہزار

بار اول ۔ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بمطابق اپریل ۱۹۹۱ء

کتابت ۔ شرکت کمپوزنگ سنٹر

مطبع ۔ شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور

قیمت ۔ ۳۵ روپے

ملنے کا پتہ

دربار طالب کنجاہ شریف ضلع گجرات

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ
۱-	حمد باری تعالیٰ	۷
۲-	نعت پاک	۸
۳-	منقبت	۱۰
۴-	ابتدائیہ	۱۱
۵-	تنزل الرحمۃ	۱۳
۶-	تعارف	۱۷
۷-	سیرت طالب	۲۱
۸-	ابتدائی حالات	۲۲
۹-	ولادت باسعادت	۲۵
۱۰-	تذکرہ امیر ملت	۳۷
۱۱-	وصال	۴۲
۱۲-	مناجات سحر گاہی	۴۳
۱۳-	سلوک	۴۸
۱۴-	درد دل کا بخار	۵۰
۱۵-	محبت شیخ	۵۳
۱۶-	خدمت دربار عالیہ علی پور شریف	۵۵
۱۷-	بیرون ملک تبلیغی سرگرمیاں	۶۱
۱۸-	دستار خلافت	۶۶
۱۹-	مصر کو روانگی	۶۹
۲۰-	ملازمت سے استعفیٰ	۸۶
۲۱-	کنجاہ تشریف آوری	۸۷
۲۲-	سماجی کردار	۹۰
۲۳-	یاران محفل	۹۴
۲۴-	انتقال پر ملال پیر مہر علی شاہ	۹۸
۲۵-	ایک جعلساز	۱۰۹
۲۶-	عقیدہ	۱۱۰
۲۷-	شدھی کی تحریک	۱۱۱
۲۸-	تحریک کشمیر	۱۱۸
۲۹-	مسجد شہید گنج	۱۲۸
۳۰-	سیر عارفان	۱۲۹
۳۱-	جھوٹی گواہی سے انکار	۱۳۲
۳۲-	حیدر آباد دکن	۱۳۶
۳۳-	تحریک پاکستان	۱۳۸
۳۴-	قائد اعظم کے وصال پر نظم	۱۴۴
۳۵-	لاہور میں تبلیغی سرگرمیاں	۱۴۶
۳۶-	زیارت حرمین الشریفین	۱۵۳
۳۷-	طالب بدرگاہ غفار	۱۸۱
۳۸-	رباعیات طالب	۱۸۵
۳۹-	بارگاہ تاجدار مدینہ	۱۹۲
۴۰-	مدینہ طیبہ سے روانگی	۱۹۴

Marfat.com

۴۱۔ اتباعِ سنت ۱۹۷
۴۲۔ محافل ذکر کا اہتمام ۲۰۲
۴۳۔ علم غیب ۲۰۹
۴۴۔ سالانہ تبلیغی جلسہ ۲۱۷
۴۵۔ آخری تبلیغی سفر ۲۲۱
۴۶۔ نماز کی اہمیت ۲۳۰
۴۷۔ ختم خواجگان ۲۳۲
۴۸۔ آسیب زدہ خاتون ۲۳۳
۴۹۔ الہامات کی بھول بھلیاں ۲۳۷
۵۰۔ وصال حبیب ۲۵۰
۵۱۔ فراق رہبر کامل ۲۵۷
۵۲۔ ارتحال ۲۵۹
۵۳۔ اہل خانہ ۲۶۱
۵۴۔ کون خوش نصیب ۲۶۴
۵۵۔ ارشاداتِ عالیہ ۲۶۵
۵۶۔ عارف کامل خواجہ محمد امین عاصی ۲۷۵
۵۷۔ تعبیرات ۲۸۵
۵۸۔ کتب ۲۸۶
۵۹۔ سہرا ۲۸۸
۶۰۔ اولاد ۲۸۹
۶۱۔ نظم بروفات خواجہ محمد امین ۲۹۲
۶۲۔ نظم اثر انصاری ۲۹۳
۶۳۔ نظم بروفات خواجہ محمد امین ۲۹۵
— از عبدالرحمٰن

۶۴۔ عارف کامل خواجہ محمد امین ۲۹۶
۶۵۔ مرشد کامل ۳۰۲
۶۶۔ چند بایدیں اور چند مشاہدات ۳۰۵
۶۷۔ دستار بندی ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ صاحب ۳۰۷
۶۸۔ غیر مطبوعہ قلمی جواہر پارے ۳۱۱
۶۹۔ آل پاک و صحابہ و ذکر حبیب ۳۱۳
۷۰۔ العلماء ورثۃ الانبیاء ۳۱۷
۷۱۔ علم غیب ۳۲۴
۷۲۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ ۳۲۶
۷۳۔ بدعت ۳۲۸
۷۴۔ اولیاء اللہ ۳۳۱
۷۵۔ قبروں پر جانا سنت ہے ۳۳۳
۷۶۔ خلفائے کرام ۳۳۵
۷۷۔ خلافت ۳۳۷
۷۸۔ حضرت باباجی ملک فیروز خاں صاحب ۳۳۹
۷۹۔ ختم خواجگان ۳۵۱
۸۰۔ ڈاکٹر صاحب کا نانبائی ۳۵۲
۸۱۔ لاہور کا جلسہ ۳۵۹
۸۲۔ فیروز آباد میں قیام ۳۶۲
۸۳۔ چند واقعات ۳۶۴
۸۴۔ وصال ۳۷۰
۸۵۔ سالانہ عرس ۳۷۲
۸۶۔ حضرت شیخ محمد نصیب صاحب ۳۷۳

Marfat.com

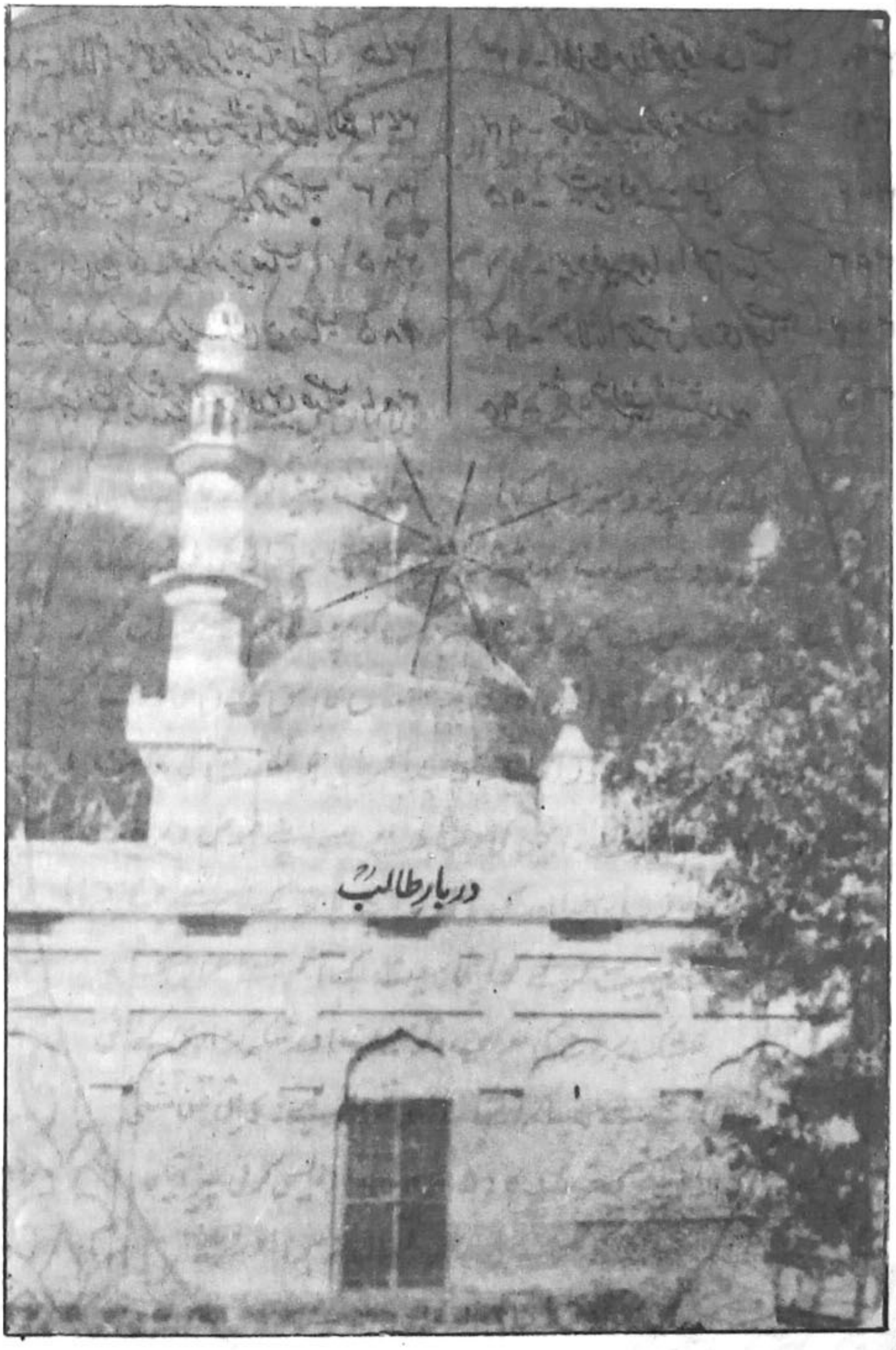

دربارِ طالبؒ

روضہ انور اعلیٰ حضرت الحاج شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؒ رحمۃ اللہ علیہ

کنجاہ شریف، ضلع گجرات

Marfat.com

۸۷- مولانا حاجی محمد زکریا صاحب ایم اے ۳۷۵

۸۸- حاجی الحرمین الشریفین مولانا محمد ضیاء اللہ ۳۷۶

۸۹- جناب حاجی شیخ سعید احمد صاحب ۳۸۳

۹۰- الحاج ملک عبدالعزیز صاحب ۳۸۵

۹۱- جناب ملک محمد سلطان صاحب ۳۸۵

۹۲- جناب حاجی شیخ معزالدین صاحب ۳۸۷

۹۳- الحاج مرزا محمد یوسف صاحب

۹۴- جناب سید محمد یوسف صاحب

۹۵- شیخ نعمت علی

۹۶- پروفیسر بہاء الحق صاحب

۹۷- مولانا احمد حسن نوری صاحب

۹۸- شجرہ شریف نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

حمد بے حد اس خدائے پاک کو　　نور ایماں جس نے بخشا خاک کو
خاک کو پُر نور سرتا پا کیا　　قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

بے حد و بے حساب حمد و ثنا ذاتِ حق سبحانہ تعالیٰ کی بلند بارگاہ کے لئے مخصوص ہے جس نے عالم نیرنگ کو پردہ عدم سے میدان ظہور میں جلوہ گر فرمایا۔ اپنی ازلی اور قدیم صفتوں کا اس مخلوق حادث کو مظہر بنایا نیز انبیاء اور اولیاء کو پیدا فرمایا جو خلقت کی ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہوئے۔ انہی کی وساطت سے اپنے فیوض و برکات کا عالم پر نزول فرمایا۔ پھر ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کے نام سے ممتاز فرمایا اور ان سے بیعت کرنے کو اپنی بیعت کے اسم سے اعزاز بخشا۔

بیشک ہر طرح کی تعریف و توصیف اور شکر گزاری کے لائق وہی ذات ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ (۱۵-۴-پ) (ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی تعریف میں رطب اللسان نہ ہو) اور فرمایا: لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ۔ (اللہ پاک کی توصیف اول و آخر ہے)

Marfat.com

نعت پاک

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور پُر نور سید الانبیاء حبیبِ کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے مظہر کامل ہیں باعث ایجاد عالم ہیں۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ فرما کر اپنے مقربین کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مسعود سے خبردار فرمایا تاکہ غائبانہ آپ سے محبت کریں اور اپنا اعتقاد اور ایمان حضور سے درست کریں اور بلند پایہ آقا و مولا کے نام نامی کے ذکر سے فیوض و برکات لیں۔ کیوں کہ محبوب کے دوست کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔ اسی لئے بعض انبیاء کرام نے آنحضرت کے دیدار کی تمنا کی۔ اور بعض مرسلین نے آپ کی امت میں داخل ہونے کی اِستدعا کی۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی اولاد پاک پر اصحابہ کرام رضی تمام انبیاء و اولیاء کرام پر ہزار ہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

آمین ثم آمین

Marfat.com

شانے اولیاء

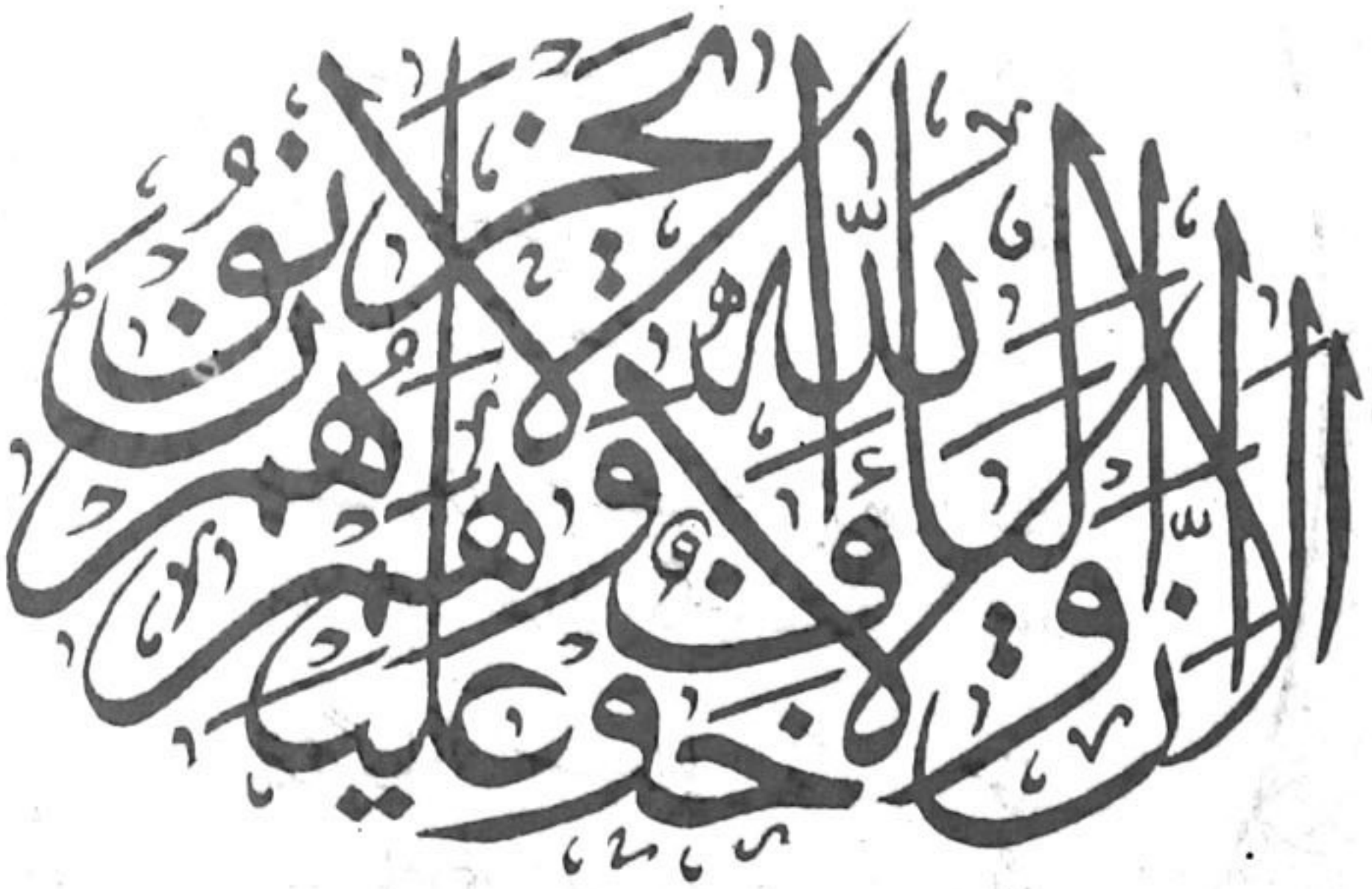

Marfat.com

منقبت

ہے غنیمت قصبۂ کنجاہ میں
طالبِ حق کا وجُود باسعود

فقر و درویشی و جذب و شوق میں
بے عدیل و بے مثیل ان کا وجُود

سُن کے بیگانے یگانے بن گئے
لحنِ داؤدیؑ سے ذکرِ یا وَدُود

تیرے فیضِ دم سے کلمہ پڑھ اُٹھے
ہند میں نصرانی و گبر و ہنود

تیری گویائی سراپا ذکرِ حق
اور خاموشی تھی ذکرِ ہست و بُود

اللہ اللہ عاصیؔ مہجور کو
کر دیا مانوسِ قعود و سجُود

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدایہ

کتاب تصوف جب پہلی بار اپریل ۱۹۸۰ء میں چھپ کر منظرعام پر آئی تو فقیر حقیر پُر تقصیر کو جناب الحاج شیخ نعمت علیؒ صاحب خلیفہ مجاز نے ایک نسخہ مطالعہ کے لئے عطا فرمایا

کتاب پر نظر پڑتے ہی جو تاثّر پیدا ہوا کچھ اس قسم کا تھا۔ کہ اس کی جلد مضبوط اور نفیس۔ کاغذ عمدہ اور قیمتی۔ کتابت صاف اور دیدہ زیب قیمت وقت کے تقاضوں کے مطابق موزوں۔ سائز اور حجم دل کو لبھانے والا۔ کتاب ان تمام صفات کو لئے ہوئے ایک قیمتی مرقع نظر آئی۔ دوستوں نے محبت شیخ کا حق ادا کر دیا اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

اعلیٰ حضرت قبلہ طالب کنجاہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ جہاں آپ واعظ خوش بیان تھے اور تقریر کے فن سے آشنا تھے وہاں ساتھ ہی ساتھ تحریر میں بھی آپ صاحبِ کمال تھے۔ نثر کے ساتھ نظم میں آپ کا کلام ادبی جواہر پاروں سے کم نہیں اور "انوارِ طالب" کے نام سے منصّہء شہود پر آنے کے بعد دادِ تحسین حاصل کر چکا ہے اور ہاتھوں ہاتھ بِک چکا ہے۔

ہندو پاکستان میں اب بھی آپ کے قائم کردہ تبلیغی مراکز اپنا کام کر رہے ہیں۔ برما۔ فرانس۔ انگلینڈ۔ ایران اور جزائر انڈیمان میں آپ کے عقیدت مند آپ کے تبلیغی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تبلیغی سرگرمیوں میں آپ پنجابی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی اور انگریزی میں دوستوں کی رہنمائی فرماتے تھے لہٰذا فقیر نے مناسب سمجھا کہ آپ کی تعلیمات کو مندرجہ ذیل کتابوں میں پیش کیا جائے

Marfat.com

(۱) آپ کی شاعری

(۲) آپ کے تحریر کردہ مضامین تصوف کی یکجا اشاعت

(۳) آپ کے مکتوبات پر ایک جامع کتاب

(۴) آپکی سوانح حیات مشتمل بر مصدقہ حالات و واقعات

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب متوسلین کو اس کار خیر کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق ارزاں فرماوے آمین ثم آمین ۔ بحقّ طٰہٰ ویٰسٓ سیّد الاَوّلین وَالاٰخرین خَتمُ المُرسَلین اقائے کُل دانائی سُبُل مولائے کُل فخر الرّسل شافعِ روزِ جزاء احمد مُجتبیٰ محمّدِ مُصطفیٰ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَاَزوَاجِہٖ وَعِترَتِہٖ وَاتباعِہٖ اَجمَعِینَ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللّٰہِ عَلَیہِ تَوَکّلتُ وَاِلَیہِ اُنِیبُ ۝

فقیر محمد امین عفی عنہ

Marfat.com

تَنَزَّلُ الرَّحْمَتُہ عِنْدَ ذِکْرُ الصَّالِحِیْن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ

(خدا سے ملنے کے واسطے وسیلہ اختیار کرو)۔ پھر ارشاد فرمایا

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ پ ۱۳ ع ۵

(فرما دیجئے اے محبوب پاک ؐ یہ میرے خدا کا راستہ ہے) میں اپنے آپ کو اور ان کو جو میرے پیرو کار ہیں۔ راہ بصیرت یعنی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ مولا کریم اپنے محبوب پاک سے مخاطب ہیں آیتہ وَکُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُؤَادَکَ پ ۱۲

(ہم آپ سے انبیاء کے حالات بیان کرتے ہیں تاکہ اس سے ہم آپ کے دل کو جمعیت بخشیں)۔ اور حضور پُر نور ؐ نے ارشاد فرمایا تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ صالحین کی یاد اور ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں چنانچہ اس امر پر امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ تفسیر قرآن و حدیث کے بعد بزرگان دین کے ارشادات اور علماء کے اقوال بہترین کلام ہیں

حضرت سیدا الطائفہ جنید بغدادی ؒ فرماتے ہیں کہ مرید کے لئے پیر کا کلام پڑھنے لکھنے اور سننے میں بیشمار فوائد کا حامل ہے جن کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی ؒ سے کسی نے پوچھا کہ جب بزرگ وفات پا جائیں تو اسکے بعد

Marfat.com

کیا عمل کیا جائے کہ سلامت رہیں ۔ آپؒ نے فرمایا ان کا کلام اور ان کے حالات پڑھو اور سنو پھر سلامت رہو گے ۔

حضرت شیخ عطارؒ فرماتے ہیں کہ میں نے طالبوں کی سلامتی اور درویشوں کی ترغیب کے لئے صوفیوں کے احوال تذکرۃ الاولیاء میں تحریر کئے ہیں ۔ نیز فرمایا کہ قرآن و حدیث کے بعد دوسرے درجہ پر صوفیوں کے اقوال و احوال ہیں ۔ اور سب افسانوں سے عمدہ صوفیوں کے افسانے ہیں ۔ اس لئے کہ ان کی باتوں سے بزرگوں کی نسبت حاصل ہوتی ہے ۔اور نسبت موجب برکت اور نجات ہے جیسا کہ ارشاد ہے (مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) نور الانوار نور مجسم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بھی آپ کی قوم ہی نہیں بلکہ امت کا ایک حصہ بھی دھوکا کھا گیا اللہ تبارک و تعالٰی نے انہی کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد فرمایا تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (اے محبوب) اپ انہیں دیکھتے ہیں کہ آنکھیں پھاڑے آپ کو تک رہے ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ بصیرت کے اندھے آپ کی حقیقت کو جان پہچان نہیں رہے ۔ایسے لوگ ہی فیض نبوت سے محروم رہے ہیں ۔ انسان کی پہچان ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ لوگ ولی پیر کی پہچان نہ رکھنے کے سبب ان کے فیوض و برکات سے محروم رہ جاتے ہیں ۔

افضل ترین عبادت اہل کمال حضرات کی رفاقت اور مقربان دربار الٰہی کی مجالست ہے ۔ کیونکہ انکی استقامت کو دیکھ کر سالک کے لئے راہ عبادت کی بڑی بڑی تکالیف آسان ہو جاتی ہیں ۔ بلکہ وہ شکوک و شبہات جو بُعد وحجاب کا سبب ہیں محض انکی زیارت سے زائل ہو جاتے ہیں ۔ اگر بفرض محال کسی آدمی میں اتنی صلاحیت و استعداد ہی نہ ہو کہ وہ کسی بزرگ کی صحبت سے استفادہ کر سکے ۔ لیکن اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ اہل ولایت و کمال جو وجود کی لذت اور کمال مخصوص رکھتے ہیں اپنے پاس آنے جانیوالے نا اہلوں کو بھی نعمت خداوندی سے نوازتے رہتے ہیں ۔ کیونکہ ایسا افادہ بھی ولایت کی ایک قسم ہے ۔

Marfat.com

لیکن جب انسان اہل کمال کی صحبت اور عارفوں کے دیدار جمال سے بے بہرہ ہو جائے تو اس وقت ان بزرگوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی باعث ہمت افزائی اور تاریکیوں کو ختم کرنے والا ہوتا ہے۔ان کے حالات سے واقف ہونے سے بھی وہی اثر ہوتا ہے جو ان کی صحبت سے کیونکہ درحقیقت یہ بھی ان کی صحبت میں رہنے کے مترادف ہے۔اگر حسن عقیدت ہو تو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ہر زمانے میں بزرگوں کے اخلاق و عادات کو ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ ان کو ہر محفل و مجلس میں پڑھا جاتا ہے جس سے ان کا جمال اور زیادہ مزّین ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں اس سے طمانیت اور عبرت و نصیحت کے علاوہ اور بھی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں سے سب سے پہلا یہ ہے کہ اولیائے کرام کا وجود ایک ہمہ گیر رحمت اور عام نعمت ہے اور بموجب حکم خداوندی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو

ان بزرگوں کے حالات کو بیان کرنا ضروری ہے۔ جو دراصل اس عظیم نعمت کا شکر ہے۔ اور ان بزرگوں سے عقیدت رکھنا اور محبت کرنا ضروری ہے۔

(شنیدم کہ در روز امید و بیم بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم) ان کو یہ سعادت ابدی صرف اسلئے حاصل ہوئی کہ انہوں نے بزرگان دین کی صحبت میں اپنا تزکیۂ نفس کیا۔ علم دین سے اپنے سینوں کو منوّر کیا

طالبانِ راہ خدا وسالکان راہ ھُدیٰ پر لازم ہے کہ صادقین یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور اس کے دوستوں کی صحبت اختیار کریں۔ ورنہ ان بزرگوں کی کتابوں ہی کو اپنا جلیس و ہم نشین بنائیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں وَخَيْرُ جَلِيسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابٌ

خصوصاً اس زمانے میں کہ اہل حق کی قلت ہے اور اہل باطل کی کثرت اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا زوال ہے اور خواہش نفسانی اور ہوا و حرصِ شیطانی کا کمال کہیں علمائے بے عمل کا زور ہے کہیں صوفیائے جاہل کا شور۔ نہ وہ پہلا سا ذوق ہے نہ شوق نہ سوز نہ گداز صحبت نہ رازو نیازنہ وہ محبت و اخلاص نہ وہ اعتماد نہ ادب نہ وہ

Marfat.com

دردنہ طلب ۔ کہیں فلسفہ و منطق کا نکما جھگڑا کہیں بھنگ و نشہ کا چرچا ۔ کہیں تحقیق مذاہب کی لا حاصل بحث وجدال ہے اور کہیں وجود باری تعالی کی نسبت بے ہودہ قیل و قال دل ہمہ تن محبت دنیا میں مردہ اور عاقبت کی طرف سے افسردہ۔ نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوۃ کا فکر ۔ پھر ذکر الٰہی کا کیا ذکر۔نہایت ضروری ہے کہ علماء ربانی کی تصنیفات کو ہر وقت پیش نظر رکھے اور ان کے مطالعہ سے اپنی حالت کو درست کرے

كُلَّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٍ

فقیر محمد امین عفی اللہ عنہ،

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

پیش نظر کتاب سیرتِ طالب عالیجناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؔ کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ کی سیرت پاک ہے ۔ آپ غوث زمان مجدد دوراں اعلیٰ حضرت امیر ملّت عظیم البرکت امام لاصفیا زبدۃ العارفین قطبِ ارشاد الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدثؒ علیپوری کے اجل و اکمل خلفائے کرام میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے ۔ آپ ۱۸۸۶ء میں کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے ۔ ۲۲ برس کی عمر میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ڈاکٹری تعلیم مکمل ہونے پر فوج میں ملازمت اختیار کی ۱۹۰۹ء میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں اعلیٰ حضرت امیر ملّت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوریؒ سے بیعت ہوئے ۔ جذب و سلوک کی بدرجہ اتّم تکمیل پر خلافت سے سرفراز فرمائے گئے ۔ فوجی ملازمت میں جنگ عظیم اوّل کے دوران عراق ۔ ایران ۔ فرانس ۔ انگلینڈ ۔ اٹلی ۔ مصر ۔ حجاز ۔ جزائر ۔ انڈیمان اور برما کے ممالک میں بحیثیت فوجی ڈاکٹر خدمات انجام دیں ۔ جہاں غیر مسلم عیسائی اور ہندو بھی آپ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے ۔ اور مسلمان تو ہزاروں کی تعداد میں آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے ۔ ۱۹۲۰ء میں ملازمت سے فارغ ہوئے تو اعلیٰ حضرت ممدوح الشان کی اقتدا میں ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک شدّھی اور سنگھٹن جیسے فتنہ کے انسداد کے لئے کام کیا ۔ ہزاروں مرتدین کو اسلام میں داخل کرکے پکّا اور سچا جانثار بنایا ۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیر ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ملتان جیل میں قید و بند کی سختیاں جھیلیں ۔ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں دن رات کام کیا ۔ رہتک

Marfat.com

حصار کرنال متھرا ۔ ریاست الوردجانہ اور راجپوتانہ کے اضلاع کے راجپوت ملکانوں میں سالہاسال تک دورے کرکے تبلیغ اسلام میں منہمک رہے ۔

وطن عزیز ملک پاکستان میں ہزارہا بندگان خدا کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک کرکے رہنمائی اور دستگیری فرمائی ۔ ریلوے اور فوج کے ملازمین کو خاص طور پر تبلیغ فرمائی ۔ اپنے وطن مالوف میں مسلمانوں کی خدمت کیلئے سکول کے اجرا اور انتظامی معاملات میں مختلف سطحوں پر مسلمان ممبروں کو شامل کرنے میں پوری توجہ دی ۱۹۵۸ء میں واصل بحق ہوئے ۔

المختصر اپنی بہتر سالہ مثالی زندگی میں آپ نے ہزار ہا نفوس کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا ۔ ذکر اللہ کے نور سے ان کے دلوں کو زندہ و منور فرمایا ۔ مقصد حیات سمجھا کر ان کی زندگی حیات طیبہ میں بدل دی ۔ نہایت محنت اور مسلسل تربیت سے ان کو اسوۂ حسنہ میں رنگ دیا ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سرشار کرکے ان کو عرفان و تکمیل سلوک کی منزل تک پہنچایا ۔ باقیات الصالحات میں ایک جماعت کو اس کام کو جاری رکھنے کیلئے امیر حلقہ بنایا ۔ مجلسوں اور صحبتوں کے علاوہ فرداً فرداً حسبِ حال خطوط لکھ کر بھی رہنمائی اور تربیت فرماتے رہے ۔ جن سے مسترشدین کو ذاتی معاملات میں خصوصی مدد ملتی رہیگی ۔

اعلیٰ حضرت امیر ملّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری کردہ ماہوار رسالہ انوارالصوفیہ میں بھی آپ متفرق مضامین لکھتے رہے ۔ لیکن ۱۹۵۰ء سے تصوّف کے مستقل عنوان کے تحت تسلسل سے لکھنا شروع کیا ۔ جبکہ آپ کی عمر مبارک اس وقت ۶۴ چوسٹھ برس تھی ۔ اس میں آپ نے عملی اسلام کو سلوک کے طور پر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں شرح و بسط سے بیان فرمایا ۔ اس میں تصوّف کی تعریف و حقیقت و اسناد ۔ پھربالترتیب تعارف اولیاءاللہ ۔ ضرورت شیخ ۔ آدابِ مرید ۔ رابطہ صحبت شیخ نہایت مؤثر و مدلّل انداز میں لکھے ۔ یہ سلسلہ آپ کے سن وصال ۱۹۵۸ء تک جاری رہا چونکہ آپ کے یہ مضامین تصوّف کے موضوع پر ایک

نہایت بلند پایہ ۔ عام فہم ۔ مستقل نوعیت اور افادیت کے حامل تھے ۔ لہٰذہ انہیں رسالہ انوارالصوفیہ سے یکجا کرکے کتابی شکل میں بنام تصوف طبع کرایا گیا جس کا تیسرا ایڈیشن اب بفضل تعالےٰ مارکیٹ میں دستیاب ہے ۔ تعارف کے طور پر آپ کی سیرت کے چند پہلو اور آپ کے وہ مکتوبات شریف جن کی نقول افادہ عام کے لئے ماہنامہ انوارالصوفیہ میں وقتاً " فوقتاً " چھپتی رہیں اور جو دستیاب ہو سکے کتاب تصوّف میں شائع کئے جا چکے ہیں ۔

آخر میں فقیر محترم جناب محمد حسن صاحب ولد قمرالدین صاحب کنجاہیؔ اور یاران لاہور جناب مرزا محمد یوسف صاحب ۔ جناب شیخ معزالدین صاحب ۔ جناب شیخ نعمت علی صاحب اور چودھری عبدالرحمٰن خاں صاحب کے لئے دعا گو ہے جنہوں نے اس اہم مشن کی تکمیل وتدوین میں اور اعلیٰ حضرت والد گرامی قدس سرہ کی اس آخری خواہش کی تعمیل کے لئے خدمات سرانجام دیں ۔

و ما توفیقی الا باللہ

فقیر ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین
کنجاہیؔ

Marfat.com

سیرتِ طالب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ابتدائی حالات

آباؤ اجداد | عالیجناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؔ کنجاہی" کے آباؤ اجداد خطۂ کشمیر جنت نظیر کے رہنے والے تھے اور راجہ گلاب سنگھ کے ظلم و استبداد کے خلاف جب مسلمانان اہل خطہ نے آزادی کی نعمت سے ہم کنار ہونے کے لئے نعرہ حق بلند کیا تو انگریز کی ملی بھگت کے نتیجہ میں نہتّے مسلمانان کشمیر کو بیک وقت دو مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جن کے جبرو استبداد کے دو پاٹوں میں انھیں پیسا جا رہا تھا۔ لہٰذا انگریزوں کے جدید ہتھیاروں کے مقابلے کی تاب نہ لا کر اور ڈوگرہ حکومت کے مظالم سے تنگ آکر مسلمانوں نے خطّہ کشمیر کو خیرباد کہا اور ہندوستان کے مختلف مقامات کی جانب ہجرت کرنی شروع کر دی اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے آباؤ اجداد کشمیر سے قصبہ کنجاہ ضلع گجرات پنجاب میں تشریف لے آئے اور اس مردم خیز خطہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔

مسکن | سب سے پہلے قارئین کرام کو اس جائے مقدسہ سے متعارف کرانا نہایت ضروری ہوگا جو اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی کا بہتّر (۷۲) سال تک مسکن رہا اور حضور" جس خطہ مقدّس کو تادم زیست اپنی ضیا پاشیوں سے منوّر فرماتے رہے شہر گجرات سے سات میل کے فاصلہ پر سرگودھا جانے والی سڑک پر نہایت خوبصورت صاف ستھرا بارونق مگر مختصر قصبہ کنجاہ واقع ہے۔ گجرات سے اس طرف جانیوالی سڑک کا نام بھی اسی شہر کے نام سے منسوب یعنی کنجاہ روڈ ہے۔ جس نے ہر آنیوالے متلاشی حق کو آستاں عرش نشاں تک پہنچانا اپنا فرض منصبی ٹھہرا رکھا ہے۔ خیال اپنا اپنا پسند اپنی اپنی ۱۹۴۷ء میں جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ ضلع رہتک سے کچھ پیر بھائی ہجرت کرکے پاکستان پہنچے تو گجرات ریلوے اسٹیشن سے اترے سامنے شاہراہ پر

Marfat.com

آویزاں ایک بورڈ پر نظر پڑی جس پہ لکھا تھا "کنجاہ روڈ" فوراً ۔ اپنا جوتا پاؤں سے اتارا اور کپڑے میں لپیٹ لیا ان کے دل کا اندازہ تو اہل محبت ہی کرسکتے ہیں البتہ ان کے عشق نے گوارہ نہ کیا کہ جو راہ آستانہ محبوب کی نشاندہی کر رہا ہو اور جس راستے پر محبوب کے قدموں کے نشان نہاں ہوں اپنے جوتوں سے روندیں ۔ اعلحضرت امیر ملّت الحاج حافظ پیر السید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات شریف میں حضرت امام مالکؒ کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ جب تک مدینتہ المنوّرہ میں رہے ۔ وہاں کی گلیوں اور بازاروں میں چلتے ہوئے اپنی پشت دیواروں سے گھسیٹتے ہوئے چلتے تو زخمی ہو جاتے ۔ کسی نے پوچھا حضرت کھلے بازار ہیں درمیان میں چلا کرو ۔ آپؒ فرماتے کہ میرے محبوب آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی قدم مبارک ان گلیوں بازاروں میں لگے ہوئے ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ سرکار دو عالم کے قدم پر میرے قدم لگ جائیں اور گستاخی اور بے ادبی ہو جائے

حضرت امام مالکؒ کا ہارون رشید بادشاہ غلام تھا ۔ اس بادشاہ کے اصطبل میں گھوڑے خچریں موجود رہتی تھیں مگر آپ باوجود ضعف اور پیری کے پیدل چلا کرتے ایک دن ایک غلام نے عرض کیا ۔ حضرت آپکے غلام بادشاہ ہارون رشید کے پاس گھوڑے خچر موجود ہیں تو آپ ان پر کیوں سوار نہیں ہوتے ۔ فرمایا اسی سرزمیں پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہیں ۔ اور اسی زمین کو میں گھوڑوں اور خچروں کے پاؤں سے روندوں یہ گستاخی ہے سیرت امام مالکؒ میں ہے کہ جوانی سے لیکر موت تک آپ کو ہر روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی رہی ۔ ادب اور محبت کے یہی صلے ہوتے ہیں ۔

آپؒ (حضرت امام مالکؒ) نے تمام عمر مدینتہ المنورہ کی سرزمین میں پاخانہ پیشاب وغیرہ نہیں کیا اور نہ اس سرزمین پر تھوکا ۔ وہ جانتے تھے کہ اس زمین پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی تاثیر ابھی تک باقی ہے اور قیامت

Marfat.com

تک باقی رہے گی۔ جو اہل بصیرت کو نظر آتی رہیگی۔

"ادب گاہیست زیر آسماں"

عشق کی دنیا ہی کچھ اور ہے۔ خود حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" علی پور کے اسٹیشن سے ہی اپنے پاؤں سے جوتا اتار لیتے اور ننگے پاؤں دربار ملیپور شریف حاضر ہوتے۔ اعلیٰحضرت سرکار امیر ملت" کو پتہ چلا تو آپ کو پاس بلا کر نہایت ہی شفقت سے فرمایا ڈاکٹر صاحب ننگے پاؤں رہنے سے بار بار وضو کرنا پڑتا ہوگا اس لئے جوتا پہنا کریں چنانچہ اس کے بعد آپ نے اعلیٰحضرت کے حکم پر عمل کیا۔گجرات ریلوے پھاٹک سے سو گز کے فاصلہ پر اس سڑک سے بائیں جانب محلّہ فیروز آباد میں حضرت جناب قبلہ باباجی ملک فیروز خان صاحب" کا روضہ شریف بھی نظر آجاتا ہے۔ بھمبر نالہ کے بعد دریا نما نہر اپر جہلم کے پل سے تھوڑے فاصلہ پر قصبہ کنجاہ میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے مزار اقدس کا بلند مینار دور سے آنیوالوں کو گنبدِ خضرہ کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ کنجاہ میں قدیم عمارتوں کے بہت سے آثار پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک پرانا اور تاریخی قصبہ ہے۔ پھر اسے حضرت مولانا محمد اکرم غنیمت کنجاہی" کا شہر ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ مولانا غنیمت کنجاہی مغل شہنشاہ جہانگیر کے درباری شاعر تو تھے ہی مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ فارسی زبان کے بلند پایہ صوفی شاعر بھی تھے آپ کے کلام سے چند نظمیں ایک کتاب " آثار پارسی "میں درج ہیں۔ مشہور ہے کہ ایک روز کنجاہ شریف کی گلیوں میں آپ کچھ بیچ رہے تھے۔ کسی نے پوچھا مولانا کیا بیچ رہے ہیں۔ جواب دیا دل کے ٹکڑے۔ پوچھا ایک ٹکڑے کی کیا قیمت کہا " نگا ہے "۔ ولی راولی می شناسد پوچھنے والے بھی ہمراز تھے کہنے لگے قیمت بھاری ہے۔ مولانا نے فوراً جواب میں کہا پھر " گا ہے "

بگفتا قیمتش گفتم نگا ہے
بگفتا کم ترک گفتم کہ گا ہے

مولانا غنیمت" کا مزار کنجاہ شریف میں مرجع خاص و عام ہے۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی محمد اللہ ذنا اور تخلص طالبؔ تھا ۔ لیکن آپ ڈاکٹر صاحب کے نام سے مشہور تھے کیونکہ آپ طبیب روحانی کے علاوہ ڈاکٹر جسمانی بھی تھے ۔ آپ قصبہ کنجاہ شریف کے ایک معزز کشمیری خاندان میں جناب شیخ پیر بخش صاحبؒ کے ہاں ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے ابھی عمر عزیز دو برس ہی تھی کہ والدہ ماجدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا ۔ لہٰذا پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری آپ کی دادی صاحبہ نے قبول فرمائی ۔ اور آپ ان کی آغوش محبت میں پروان چڑھے۔

بچپن ہی سے حضور کی طبیعت میں پاکیزگی اور نفاست کا عنصر بدرجہ اتم موجود تھا آپ نہایت ذہین اور ہونہار تھے ابھی آپ بہت چھوٹے تھے کہ آپ کی دادی صاحبہ نے آپ کو گجرات شہر کے کامل بزرگ حضرت سید سائیں شاہ کمال ؒ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا ۔ انہوں نے کمال مہربانی اور شفقت فرما کر آپ ؒ کے منہ میں ریوڑیاں ڈالین ۔ حضرت سائیں کمال ؒ صاحب نظر انسان تھے آپ کی دُور رس نگاہوں نے بھانپ لیا کہ حضور قبلہ عالم ؒ کے ذریعہ سے ایک عالم فیض یاب ہوگا ۔ چنانچہ حضرت سائیں صاحب نے بھی منہ میں ریوڑیاں ڈال کر اپنا حصہ عطا فرمایا اور دعاؤں سے نوازا انوار ولایت تو صاحب بصیرت ہی دیکھ سکتے ہیں اور پاک روحوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کی جو خوشبو رچی بسی ہوتی ہے ۔ ذوق انوار رکھنے والے اصحاب ہی سونگھ سکتے ہیں اِسی لئے ضرب المثل ہے ولی را ولی می شناسد

تعلیم :۔ان دنوں دینی اور دنیوی تعلیم ایک ساتھ بچوں کو دی جاتی تھی ۔ سکول اوقات سے اول و آخر بچے علمائے کرام سے مسجدوں میں دینی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ لہٰذا دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے مڈل تک کنجاہ کے ڈسٹرک بورڈ مڈل سکول میں تعلیم حاصل کی ان دنوں سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی نورالدین صاحب مرحوم ساکن ہریہ

والا تھے ۔ مولوی صاحب موصوف کی شخصیت اپنے علم و فضل کے لحاظ سے علاقہ بھر میں منفرد تھی مولوی صاحب موصوف ریاضی کے علم میں ماہر تھے فارسی میں بھی آپ مہارت تامہ رکھتے تھے ۔ آپ کی شاعری کا دور و نزدیک چرچا تھا فی البدیہہ قصیدہ کہہ لیتے تھے کنجاہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے مشن ہائی سکول گجرات میں داخلہ لیا ۔ اور وہاں سے میٹرک کا امتحان ۱۹۰۴ء میں بڑے اعزاز کے ساتھ پاس کیا کنجاہ سے گجرات تک کا فاصلہ تقریباً چھ میل ہے ۔ راستے میں نالہ بھمبر کافی وسیع تھا جس کا ایک کنارہ کنجاہ کے مشرق تک پھیلا ہوا تھا تو دوسرا کنارہ گجرات کے قریب تھا ۔ کنجاہ سے گجرات تک سڑک برائے نام تھی ۔ راستے میں کافی نشیب و فراز تھے ۔ آپ ان تمام مشکلات کے باوجود بڑی باقاعدگی کے ساتھ سکول جایا کرتے تھے چونکہ بڑے صحت مند اور قوی الجثہ جوان تھے ۔ اس لئے معمول یہ تھا ۔ کہ کتابوں کا بستہ پیٹھ پر ڈال کر دوڑ پڑتے تھے ۔ اور اسی طرح دوڑتے ہوئے سکول پہنچ جایا کرتے تھے ۔ چھٹی ہوجانے پر اسی طرح دوڑتے ہوئے گھر آجایا کرتے تھے ۔ ان مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے تعلیم کا یہ زمانہ بڑی کامیابی کے ساتھ گزارا۔

معصوم عارف :۔ اگرچہ بچپن میں مروجہ تعلیم و تربیت حسب قاعدہ ہو رہی تھی مگر روح کی طلب اور تھی طبیعت ابتدا ہی سے اللہ والوں کی طرف مائل تھی ۔ اور سنجیدگی غالب رہتی تھی ۔ آپ بچپن ہی میں بزرگوں کی مجلس اور صحبت کے متلاشی رہتے ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کی حدیث پاک اُطْلُبُ الْعِلْمَ وَلَوْکَانَ بِالصِّیْنِ۔ علم کی تلاش میں اگر چین بھی جانا پڑے تو وہاں جاکر حاصل کرو کا مظاہرہ اس طرح ہوا کہ ابھی عمر مبارک دس برس ہی تھی کہ دل کی پیاس مروجہ علوم اور موجود صحبتوں اور مجلسوں میں نہ بجھ سکی ۔ طالبِ حق نے طلب حق کے سفر میں پہلا قدم اٹھایا ۔ مدرسہ سے چھٹی ہوئی ۔ گھر سے کھانا کھایا ۔ اور کنجاہ سے مشرق کی طرف جانے والی سڑک پر ہولئے ۔ تین میل کے فاصلہ پر شادیوال کے قصبہ میں پہنچے تو ننھے عارف نے ایک عارف کامل کو پہچان لیا ۔ یہ میاں محمد ابراہیم رنگریز تھے آپ نقشبندیہ ۔

Marfat.com

قادریہ ۔ چشتیہ اور سہروردیہ چاروں طریقوں میں اجازت یافتہ تھے ۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے ۔ آپ کے دل کو یہاں آکر قرار آتا ۔ ان صحبتوں میں آپ کی ذات کے انوارو اسرار چمک اٹھے ۔ جب تک تعلیم کنجاہ یا گجرات میں رہی ۔ ان صحبتوں کا سلسلہ جاری رہا ۔ میاں محمد ابراہیم" آپ کو نصیحت کیا کرتے ۔ کہ کسی کو اپنے سے برا نہ سمجھنا چاہئے بڑے نیکیوں میں بڑھے ہوئے اور چھوٹے گناہون میں کم ہوتے ہیں ۔

طلب سلوک :۔ طلب حق کی شدت میں آپ ان سے بیعت کرنے کیلئے کہتے ۔ تو میاں صاحب ممدوح فرماتے ۔ دنیا کی سیر کرو ۔ ابھی نوجوان بچے ہو ۔ اور میاں صاحب اپنی کسرنفسی ظاہر فرماتے ۔ ورنہ یہ میاں صاحب کی بصیرت تھی کہ واقعی ان کے اشاروں کے عین مطابق آپ نے صرف تینتیس برس کی عمر میں ہی مشرق و مغرب کی ولایتوں از برما تا انگلستان و یورپ اور مشرق وسطے کے ممالک کی بالتفصیل سیر کرلی جس کا حال اپنے مناسب موقع پر آئیگا۔

مائی فضلاں" :۔ مائی فضلاں ایک مجذوب و مقبول مائی کافی عرصہ تک کنجاہ شریف میں قیام پذیر رہی ۔ اعلیٰ حضرت امیر ملّت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے تشریف لانے پر اس مائی نے آپ سے ایک پیسہ مانگا ۔ حضور نے روپیہ عطا فرمایا ۔ ایک دفعہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب سے اسکی ملاقات ہوگئی ۔ ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی آپ تو شہزادے ہیں ۔ اسکی عادت تھی کہ جب کوئی شخص اسے دودھ کا نذرانہ پیش کرتا تو وہ زمین پر گرا دیتی اور پھر زمین کو مخاطب ہو کر کہتی کہ

لو تم بھی پیو

پولیس میں ملازمت :۔

آپ نے جب میٹرک کا امتحان پاس کر لیا تو آپ کے پھوپھا صاحب نے آپ کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کے ماتحت بھرتی کروادیا ۔ وہاں آپ نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کے تمام کورس پاس کرلئے ۔ پولیس کورس مکمل کرکے آپ رخصت پر گھر آئے ۔ اور میاں محمد ابراہیم صاحبؒ رنگریز کو ملنے شادیوال چلے گئے ۔ میاں صاحبؒ کو

Marfat.com

پولیس کی ملازمت کے بارے میں بتایا ۔ انھوں نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک مجذوب کے پاس ایک سپاہی گیا اور عرض کی ۔ کہ کہو ! میں تھانیدار بن جاوں جب بڑا تنگ کیا تو مجذوب نے کہہ دیا ۔ وہ تھانیدار ہوگیا اورنذرانہ لایا مجذوب نے کہا کہ میں نے دعا نہیں کی تھی بلکہ بدعا کی تھی حضرت میاں صاحب کی یہ بات سن کر آپ نے فوراً پولیس کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور چند دن کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں بطور ٹیچر کام کرتے رہے ۔ دراصل آپکی طبعیت ڈاکٹری کے معزز پیشہ کی طرف راغب تھی ۱۹۰۴ء میں حسن اتفاق سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ مل جانے کے باعث آپ نے سلسلہ تعلیم جاری رکھا حتیٰ کہ میڈیکل کالج سے کامیابی کی سند حاصل کی ۔

مرزا قادیانی :۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ابھی کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں ہی زیر تعلیم تھے پتہ چلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی لاہور میں خواجہ کمال الدین کے ہاں قیام پذیر ہے لوگ اقتصادی بدحالی کے باعث اس کی وساطت سے ملازمتیں حاصل کرتے تھے نیز اس نے انگریزی حکومت کو پر امن قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف جہاد نہ کرنے کا فتویٰ جاری کر رکھا تھا آپ کے دل میں اس عجیب و غریب شخصیت کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی ۔ چنانچہ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے آپ نے نماز ظہر ادا کرکے بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ " مالک کریم جس کا بڑا شہرہ و چرچا ہے اس سے ملنے چلے ہیں اسکے دغا اور فریب سے محفوظ فرمانا " آپ اپنے دوستوں محمد علی برما گلاس والا ۔ اور چھجو بھگت کے ہمراہ اس کے جائے قیام پر پہنچ گئے مرزا قادیانی مکان کے تہ خانہ میں لیٹا ہوا تھا اور ابھی اس نے نماز ظہر ادا نہیں کی تھی پورے چار بجے نکلا اور جس کمرہ میں حضور قبلہ عالمؒ اور دیگر ملاقاتی بیٹھے تھے آکر بیٹھ گیا ۔ اس کے خادم نے یاد دلایا کہ ابھی جناب نے نماز ادا کرنی ہے چنانچہ وہ اٹھا وضو کرکے دو فرض ظہر کے اور دو عصر کے بیک مصلّہ پڑھے ۔ حضور قبلہ عالمؒ کے دل میں خیال گزرا کہ یہ شخص پورے چار بجے باہر نکلا ہے اگر اس نے ابھی نماز ادا نہیں

Marfat.com

کی تھی تو کم از کم نماز کا خیال آنا چاہیے تھا۔آپ کے دل میں سوال پیدا ہوکہ ؎

ہر کہ خود گم کردہ راہ است چرا رہبری کند

عبادت عبد کا معبود سے رابطہ پیدا کرتی ہے ۔لیکن جس کو اتنا بھی خیال نہ ہو وہ امام اور نبی ہونے کا دعویدار ہے ۔ ایک عام مسلمان کے لئے بھی تو اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَوْقُوْتًا کا حکم ہے چنانچہ حضور قبلہ عالمؒ بغیر اس سے کوئی بات کئے اپنے دوستوں کے ہمراہ واپس کالج ہوسٹل تشریف لے آئے۔

فوج میں ملازمت :۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسانی زندگی عبادت ہے جدوجہد سے۔ اور یہ تذکیہ نفس کا اصل الاصول ہے ۔ اس کا بہترین ذریعہ فوج کی ملازمت ہے ۔ اسکا تقاضہ ہے کہ کئی مقامات کی سیر اور جگہ جگہ جانے کا اتفاق ہوتا ہے ۔ لہٰذا ذہن نے راہنمائی کی کہ شاید اسی بہانے کسی اللہ کے بندے سے ملاقات ہوجائے اور یہ ملازمت روحانی تسکین کا باعث بن جائے ؎

اٹھ فریدا ستیا میلا ویکھن جا
مت کوئی بخشیا مل جائے تو بھی بخشیا جا

اسلئے آپ نے فوج کی ملازمت اختیار کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کی ۔ چنانچہ آپ نے میڈیکل تعلیم کی تکمیل کے بعد ۱۹۰۷ء میں محکمہ فوج میں ملازمت اختیار کرلی غالباً ملازمت کا زیادہ عرصہ چکدرہ درگئی اور جمرود چھاؤنیوں میں بحیثیت ڈاکٹر گزارا یہاں سے آپؒ کی روحانی زندگی کا آغاز ہوتا ہے ۔ کیونکہ آپ شروع سے ہی صوفیانہ قسم کی زندگی بسر کیا کرتے تھے ۔ جہاں کہیں کوئی خدا رسیدہ بزرگ موجود ہوتا بلا تکلف اکتساب فیض کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتے آپؒ فرمایا کرتے کہ حضرت میاں ابراھیم رنگریز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ وہ رنگنے کے لئے کپڑے مٹکے میں ڈال کر دن کا سارا وقت ذکر الٰہی میں گزار دیتے تھے ۔ ان کی توجہ سے غالباً ایک دفعہ عالم خواب میں حضور قبلہ عالم اعلیٰ حضرت محدث علی پوری رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ کے جمال جہاں آراء کی زیارت فیض بشارت حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

ڈاڑھی رکھنا۔آپ نہایت خوبصورت اور پر رعب نوجوان تھے فوج میں " سوہنا ڈاکٹر " کے نام سے مشہور تھے انگریز آفیسر بھی آپ کے شباب پر رشک کرتے تھے ۔ اس کے باوجود آپ اس طرح کھوئے کھوئے سے دکھائی دیتے کہ گویا کسی چیز کی جستجو میں ہیں ۔ آپ کو اردو اور فارسی سے بے حد شغف تھا ۔ اکثر حکمت و موعظت سے معمور اشعار آپ کے نوک زباں رہتے ابھی آپ کا دل اس لگن سے جس کی لذت دل کی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیتی ہے پوری طرح آشنا نہ ہوا تھا ۔ ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آپ ہمیشہ تذکرۃ الاولیاء میں اولیاء کرام و دیگر بزرگان دین کے حالات کا مطالع فرمایا کرتے تھے ان دنوں آپ کی بٹالیں چکدرہ میں تھی

ایک روز ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آپ ایک کتاب لیکر چکدرہ میں دریا کے کنارے ایک چٹان پر بیٹھ گئے اور اس کا مطالعہ شروع کر دیا اس وقت آپ حضرت جناب خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات پڑھ رہے تھے ۔ اچانک ایک فقرہ پر رک گئے اور سوچنا شروع کر دیا حضرت خواجہ ابو لحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا تھا

" دل نور ایمان سے منور نہیں ہوتا جبتک انسان
پوری طرح شریعت کو نہ اپنائے "

سوچا کہ اگر بغیر اتباع سنت دل نور ایمان سے منوّر نہیں ہوتا تو عبادات کا کیا فائدہ ۔ چنانچہ آپ کا سارا دن اسی غور و فکر میں گزرا اور آخر بغیر کسی فیصلے کے واپس چھاؤنی میں چلے آئے ۔ دوسرے روز بھی اسی جگہ بیٹھکر کتاب کھولی اور مطالعہ شروع کیا لیکن دل نہ مانا کہ بغیر مذکورہ فقرے پر غور کئے آگے پڑھا جائے ۔ چنانچہ ایک طرف تو یہ فقرہ تھا اور دوسری طرف حضور کا حسین و جمیل بغیر ڈاڑھی چہرہ ۔ سارا دن

Marfat.com

کبھی اس جملہ پر غور و خوض ہوتا اور کبھی آئینہ میں چہرہ مبارک کا ملا خطہ فرماتے آخر بغیر فیصلہ کے معاملہ تیسرے روز پر چھوڑ دیا ۔ یہ حضرت جناب خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کا تصرف تھا جس کی بدولت تیسرے روز آپ نے پختہ فیصلہ کر لیا کہ آج کے بعد چہرہ مبارک پر استرہ یا بلیڈ نہیں لگائیں گے ۔ چنانچہ اس روز سے آپ لباس تقویٰ سے آراستہ ہوگئے انگریز افسروں نے ڈاڑھی کی بہت مخالفت کی دوسرے دوست احباب بھی کہتے آپ نے اپنا خوبصورت چہرہ خراب کر لیا ہے ۔ لیکن

"یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے"

اب جو کھیل کے میدان میں گئے انگریز افسروں کی نظریں ہی بدل گئیں انداز گفتگو میں تندی و تلخی ۔ سلوک میں نفرت طنز کے تیر چلنے لگے ۔ یہاں جو ارادہ بن چکا تھا اس کی بنا پر ان سب باتوں کی پرکاہ کے برابر وقعت نہ دی ایک انگریز ڈاکٹر پیل تو مخالفت میں پیش پیش رہنے لگا ۔

ایک دن کھیل کے میدان میں کبڈی کا میچ تھا ۔ ایک نامور سکھ پہلوان جسے کوئی بھی پکڑ نہیں سکتا تھا ۔ آپ کے سامنے آگیا ۔ آپ نے اس کی ٹانگ اس مضبوطی سے پکڑی ۔ کہ وہ اپنی قوت زور اور کوشش کے باوجود چھڑا نہ سکا اور اپنی شکست مان لی ۔ دھوم مچ گئی حتیٰ کے انگریز افسر آپ کے بنگلے پر مبارکباد دینے آئے یہ واقعہ ڈاڑھی رکھنے کے چند دنوں بعد ہوا ۔ جبکہ آپکی چھوٹی چھوٹی ڈاڑھی مبارک آچکی تھی ۔ آپ نے اپنے دل میں سمجھا کہ یہ اللہ تعالے کی طرف سے میرے ڈاڑھی رکھنے کے عہد پر قائم رہنے کا انعام ہے ۔ جو ایسے نامور پہلوان پر شاندار فتح کی صورت میں ظاہر ہوا ہے ۔

میڈیکل کور کا ایک کرنل انسپکشن کیلئے لاہور سے چکدرہ چھاؤنی گیا ۔ آپ کو بار بار دیکھتا تھا ۔ آخر کہنے لگا ۔ آپ کتنے خوبصورت ہیں ۔ ڈاڑھی منڈوا دیں ۔ جواب دیا کہ یہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم اور طریقہ ہے ۔ آخر اس کرنل نے آپ کی خفیہ رپورٹ میں لکھا ان کا کام بالکل صحیح ہے ۔ لیکن انہوں نے

Marfat.com

داڑھی رکھ کر اپنی شکل بگاڑ لی ہے۔

چکدرہ میں آپ کی سرکاری رہائش گاہ کے چاروں طرف شیشے بکثرت لگے ہوئے تھے رات کو انگریز آفیسر راونڈ پر آتے تو آپ کے کمرہ میں جھانک کر حیران و ششدر رہ جاتے کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" آب دیدہ ہیں اور فارسی کے اشعار نوک زبان ہیں یہ آفیسر صبح آکر حضور کے گرد جمع ہو جاتے اور پوچھتے کہ آخر کیا وجہ ہے آپ رات کو بھی آرام نہیں فرماتے۔ مگر قدرت کاملہ نے آپؒ کو کسی عظیم مقصد کے لئے پیدا فرمایا تھا مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ القرآن۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی انسان پر اپنے قرب کے دروازے کھولتا ہے تو اسے اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔ معرفت قرب سے حاصل ہوتی ہے اور قرب کا ذریعہ عجز و انکساری اور بارگاہ رب العزت میں گریہ زاری ہے۔

تلاش حق میں اضطراری کیفیت

ایک مرتبہ آپ شادیوال تشریف لے گئے۔ اور میاں محمد ابراہیم رنگریز" سے درخواست کی کہ آپ" کو بیعت کرلیں انہوں نے فرمایا کہ نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کل آئیں۔ رات کو میاں محمد ابراہیم رنگریز نے خواب میں دیکھا۔ کہ آپ کا فیض ان کے پاس نہیں ہے۔ جب آپ دوسرے روز نہا دھو کر نئے کپڑے پہن کر میاں صاحب کے پاس پہنچے۔ تو فرمایا۔ افسوس میں داخلِ سلسلہ نہیں کرسکتا کیونکہ آپ کا فیض دوسرے بزرگوں کے پاس ہے جو آپ کو خود بخود نظر آجائیں گے آپ وہاں سے بے حد پریشان ہو کر واپس ہوئے۔

اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت الحاج پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں

آخر قدرت نے یاوری فرمائی۔ ایک رات آپ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد

آرام فرما رہے تھے کہ خواب میں اعلیٰ حضرت امیر ملّت پیر حافظ سید جماعت علیشاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی صبح آپ ہشاش بشاش نظر آرہے تھے اعلیٰ حضرت امیر ملت کی زیارت نے حضور قبلہ عالم رحمہ کے دل میں اطمینان پیدا کر دیا

" دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست "

آپ اپنے بنگلے میں تنہائی میں روتے رہتے ۔ کہ کب رہبر کامل کی دستگیری نصیب ہو ۔ آپ کی کیفیت کا پلٹن کے صوبیداروں کو پتہ چلا ۔ انہوں نے آپس میں میٹنگ کی خیال کیا کہ یہ نوجوان ڈاکٹر کسی کا عاشق ہے ۔ اور غم فراق میں روتا رہتا ہے سب تشویش میں پڑ گئے اور رات کو پھر آپ کو روتا سن کر فیصلہ کیا کہ صبح پوچھ کر ان کی مدد کیلئے کوئی قدم اٹھائیں گے ۔ صبح سب صوبے دار بات کرنے کے لئے آئے اور کہا اگر شادی وغیرہ کی بات ہو تو ہم آپ کی مدد کریں گے ۔ فرمایا غلط سمجھے ہو ایسی کوئی بات نہیں ۔ مجھے خواب میں دکھائے جانے والے بزرگوں کی جدائی کا غم ہے کہ انہیں کب اور کیسے مل کر بیعت ہو سکوں گا ۔ ان میں سے ایک صوبیدار صاحب نے کہا کہ میرے پیر صاحب تشریف لائے تو آپ انہیں دیکھیں ۔ چکدرہ سے نزدیک ہی پندرہ میل کے فاصلے پر واقعہ رسالپور چھاؤنی میں پیر صاحب تشریف لائے اور صوبیدار صاحب کو بذریعہ تار اطلاع آگئی ۔ وہ ڈاکٹر صاحبؒ کے پاس گئے ۔ اور کہا تیار ہو جائیں ۔ دونوں نے رات کو گھوڑے لئے اور سحری سے پہلے وہاں پہنچ گئے باہر کافی مخلوق تھی آپ بھی باہر کھڑے ہوگئے ۔ صوبیدار صاحب اندر لے گئے جونہی آپ نے پیر صاحب کو دیکھا ۔ خواب والا پورا حلیہ ہو بہو مل گیا والہانہ قدموں میں گر گئے ۔

طالب مولا متلاشی حق تو تھے ہی ۔آپ جب اعلیٰ حضرت کے سامنے ہوئے تو آپ فرما اٹھے

آمد آں یارے کہ ما می خواستیم

Marfat.com

فرمایا ڈاکٹر صاحب" مجھے تو آپ کے رونے کی آواز بہت پہلے سے آیا کرتی تھی پھر گلے لگا لیا ۔ پہلی نگاہ کام کر گئی اور اس طرح طالب نے مطلوب کو پالیا ۔ اس کے بعد جو قلبی واردات پیش آئیں وہ تصوف کے زیر عنوان صفحۂ قرطاس کی زینت بنتی گئیں ۔ تصور شیخ نے سارے مقامات طے کرا دیئے دن کا چین اور رات کی نیند جاتی رہی ۔ بسا اوقات آپ پڑھا کرتے ؎

جانتا تھا کون شب بیداریاں
دور کر دیں تو نے سب بیماریاں

لہٰذا جسمانی ڈاکٹر کے ہونے کے ساتھ ساتھ روحانی معالج بھی بن کر ابھرے اور تصوف کی دنیا پر ابر رحمت بن کر چھا گئے طبیعت میں جمالی اثر کار فرما تھا رقّت پیدا ہو گئی ۔ آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی گرنے لگے ۔ دل اور نگاہ تو پہلے ہی بک چکے تھے ۔ اب ہاتھوں کو بیعت کے لئے بڑھا دیا اعلیٰحضرت سرکار امیر ملّت نے آپ کے ہاتھوں کو تھام لیا اسباق تلقین فرمائے اور اپنے معبود حقیقی کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ تشکر پیش فرماتے ہوئے معمول کے مطابق دعا فرمائی

سبحان اللہ نگاہ انتخاب نے کیسا تعین فرمایا من جدّ و جد حقیقت تو یہ ہے کہ سمندر سے موتی نکالنے کے لئے بعض لوگوں کو غواصی کرنا پڑتی ہے اور بعض موتیوں کو سمندر اچھال کر کنارے پھینک دیتا ہے ۔ وہ خود بخود جھولی میں آجاتے ہیں ۔

چنانچہ حضور" فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" نے تلقین کرتے وقت خاص طور یہ فرمایا کہ انسان کے دل پر شیطان کا پنجہ ہوتا ہے ۔ جب وہ کسی مرد کامل کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے ۔ تو دل سے شیطان کا پنجہ چھوٹ جاتا ہے ۔ اس کے بعد اگر ان تین حالتوں میں سے کسی بھی ایک حالت میں مرید رہے گا تو شیطان دوبارہ دل پر پنجہ نہیں مار سکتا ۔ اور اگر ان تینوں میں سے ایک حالت بھی نہ رہے ۔ بالکل

Marfat.com

خالی رہے (نظر اور توجہ کے انتظار ہی میں رہے) تو شیطان پھر دل پر قابو پا لیتا ہے وہ تین حالتیں یہ ہیں ۔

(۱) مرید اپنے پیرو مرشد کی صحبت میں رہے ۔ چنانچہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ۔

دیو گرگ است و تو ہمچو یوسفی
دامن یعقوب گذار اے صفی

یعنی شیطان بھیڑیا ہے اور تو مثل یوسف علیہ السلام کے ۔ اگر بھیڑیا (شیطان) سے بچنا چاہتا ہے ۔ تو اے پاک دل ! یعقوب علیہ السلام کا دامن نہ چھوڑنا (یعنی پیر کامل کا دامن نہ چھوڑنا) کیونکہ ؎

گر شوی دور از حضور اولیاء
درحقیقت گشتہ ای دور از خدا

اگر تو اولیاء (پیر و مرشد) کے حضور و محبت سے دور ہو گیا ہے تو جان لے درحقیقت تو خدا سے دور ہو گیا ہے ۔ (یعنی بے پناہ ہو گیا ہے) ۔

(۲) شیخ کی صحبت و معیت روحانی (قلبی) میسر رہے چنانچہ فرمایا حضرت مولانا رومیؒ نے ؎

دلبر و مطلوب باما حاضر است
وزنثار رحمتش جاں شاکر است

دلبر اور مطلوب ہمارے پاس اور ساتھ ہے اور جان اسکی مہربانیوں کی مشکور ہے کیونکہ

ایں ہوا را نشکند اندر جہاں ۔ ہیچ چیزے ہمچو سایہ ہمرہاں

یعنی اولیاء کی صحبت کے سوا کوئی چیز بھی جہاں میں شیطانی وسوسوں کو دور نہیں کرتی

(۳) جو ذکر و فکر مراقبہ وغیرہ بتایا گیا ہے ۔ خلوص و محبت سے کرتا رہے ۔ فرمایا حضرت مولانا رومیؒ نے ؎

ذکر حق پاک است وچوں پاکی رسید-رفت بربندوں بروں آید پلید

Marfat.com

ذکر حق خود پاک ہے اس لئے ذکر اللہ کرنے سے زبان اور دل پاک ہو جاتے ہیں پلیدی اور شیطنت دور ہو جاتی ہے اس لئے ؎

ذکر حق کن بانگ غولاں رابسوز
چشم نرگس را ازین کر گس بدوز

ذکر اللہ کرتا رہ ۔ تاکہ شیطانوں کی آواز جل جائے (وہ بھاگ جائیں) اپنی آنکھ ان مردار خوروں کی طرف سے بند کردے ۔

Marfat.com

تذکرہ امیر ملّت رضی اللہ عنہ

پنجاب کے اس مشہور عظیم پیشوا کی یاد میں ہر سال بمقام علی پور سیّداں تحصیل نارووال میں دس گیارہ مئی کو ایک تقریب منائی جاتی ہے ۔ اس پُر وقار تقریب کا اہتمام انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیّداں کی طرف سے کیا جاتا ہے ۔ جس کی بنیاد خود اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت ؒ نے مئی ۱۹۰۴ء میں رکھی تھی ۔ اس بزم کا مقصد بزرگان کرام کے حالات اور اس مرد عظیم کے ارشادات ۔ ملفوظات و پیغامات کو عوام تک پہنچانا ہے ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے انجمن ہذا کی طرف سے ماہنامہ انوارالصوفیہ شائع کیا جاتا ہے ۔ جو باقاعدہ ۱۹۰۴ء سے بطریق احسن اسلام کی خدمت کر رہا ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں انسان انہیں فقرو تجرید کا مالک جان کر ان کے مزار کی چوکھٹ چومتے ہیں ۔ کسی کے لئے علی پور شریف میں حضرت کا مزار ارادت کا محور ہے اور کسی کے لئے ان کی عظیم شخصیت باعث عقیدت ہے ۔ ہم چاہے انہیں تصوف و فکر کا مالک سمجھیں یا ملّت کا امیر مان کر احترام میں گردن جھکائیں ان کے عظیم ہونے کا ہر رنگ میں ثبوت موجود ہے ۔

اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت ؒ کا اسم گرامی الحافظ سید جماعت علیشاہ تھا ۔ آپ بیسوی صدی عیسوی کے ممتاز عالم دین ۔ پیشوائے امت رہبر طریقت اور مجدّد وقت تھے ۔ حضرت کی ذات والاصفات سے کون ناواقف ہے ۔ عرب و عجم کے رہنما ۔ ہادی اور مربّی ۔ لاکھوں گم گشتگان منزل کو راہ حق پر لا کر واصل باللہ کرنے والے تھے ۔ آپ کا طریقہ بالمشافہ فیض رسانی تھا ۔ اس امتیازی خصوصیت کی وجہ سے آپ شیخِ دوراں تھے

اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت ؒ انیسوی صدی عیسوی کے وسط یعنی ۱۸۴۰ء کے بعد

Marfat.com

بمقام علی پور سیّداں تحصیل نارووال جسے اب ضلع کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے میں پیدا ہوئے ۔ اعلیٰ حضرتؒ کے والد حضرت مخدوم پیر سید کریم شاہ صاحبؒ علم و فضل ۔ زہد و اتقا میں کامل اور ایک فارغ البال زمیندار تھے آپکا سلسلہ طریقت قادریہ تھا ۔ آپ نجیب الطرفین سید اور ساداتِ شیراز میں حضرت محمد مامون المعروف قطب شیرازی اور حضرت حیدر کرار علی کرم اللہ وجہہ کی اڑتیسویں پشت سے ہیں آپ بچپن سے ہی اوصاف حمیدہ کے حامل تھے ۔ آپ نے اپنے گاؤں میں قرآن کریم سے ابتدائی تعلیم کا آغاز کیا ۔ اور ۱۸۸۳ء تک دور دراز کا سفر طے کر کے مختلف جلیل القدر اور مشاہیر علماء و بزرگان کرام سے علم و فیض کا اکتساب فرمایا ۔

مارچ ۱۸۹۰ء میں اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت رضی اللہ عنہ حضور پر نور اعلیٰ حضرت عالیجناب قبلہ باباجی فقیر محمدؒ صاحب چوراہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستاں عرش نشاں پر حاضر ہوئے ۔ اعلیٰ حضرت جناب باباجیؒ سے بسلسلہ نقشبندیہ بیعت کی اور غالباً ایک ہفتہ کے اندر منصب رشد و ہدایت و خلافت پر مامور ہوئے ۔

نقل ہے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ باباجی فقیر محمدؒ صاحبؒ کی خدمت میں کسی نے شکایت کی کہ حضور کے دربار میں برسوں سے کئی خدّام حاضر رہتے ہیں اور حتی الامکان ریاضت و مجاہدہ بھی کرتے ہیں مگر جسقدر آپ کی نظر مبارک حافظ سید جماعت علی شاہ صاحبؒ پر ہے ویسی اوروں پر نہیں ۔ آپ نے ایک ہفتہ میں ان کو صاحب ارشاد بنا دیا ۔ سبحان اللہ حضرت جناب قبلہ باباجی صاحبؒ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ فقیر کے پاس خدا کا دیا ہو بہت کچھ ہے ۔ مگر ہر ایک کی قسمت جدا اور مقدر جدا ہے ۔ حافظ سید جماعت علیشاہ صاحبؒ کے پاس چراغ بھی تھا ۔ تیل بھی بتی بھی تھی اور دیا سلائی بھی ساتھ لائے تھے ۔ فقیر نے تو صرف سلگانے کی محنت کی ہے اور خدا نے چراغ روشن کر دیا ۔

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

Marfat.com

اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت ؒ کو اپنے والد ماجد ؒ سے سلسلہ قادریہ میں بیعت لینے کی اجازت تھی ۔ لیکن چونکہ آپ اتباع سنت کے زیادہ پابند تھے لہٰذا سلسلہ نقشبندیہ کو پسند فرمایا اور اس سلسلہ عالیہ کی بے مثال اشاعت فرمائی ۔ آپ کا حلقہ ارادت پاک و ہند کے علاوہ افغانستان ۔ عراق بغداد مصر و حجاز تک وسیع ہے ۔ لاکھوں کی تعداد میں آپ کے غلام ہیں جن میں خاندانی مشائخین علماء و فضلا ۔ سلاطین و امراء کے علاوہ ہر طبقہ کے افراد شامل ہیں ۔

اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت ؒ کو خطہ حجاز سے بے پناہ محبت تھی جب عثمانی ترکوں کے زمانہ میں حجاز ریلوے لائن کے قیام کا اعلان ۱۹۱۰ء میں ہوا تو اعلیٰ حضرت نے زر کثیر بطور امداد روانہ فرمایا ۱۹۱۱ء میں سر آغا خاں اور نواب وقار الملک مرحوم کی تحریک پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے لئے لاکھوں روپیہ سے مدد فرمائی ۱۹۱۳ء میں مسجد کانپور کی شہادت کے موقع پر مسلمانوں کی امداد اور مسجد کی مرمت کیلئے گرانقدر امداد فرمائی ۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۲ء تک تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لاکھوں روپے خلافت اسلامیہ کے تحفظ کے لئے روانہ فرمائے ۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ ء تک شدھی تحریک کا یو ۔ پی U ۔ P میں تن من دھن کی بازی لگا کر مقابلہ کیا حتیٰ کہ ہندو اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے۔

۱۹۲۹ء میں ساردا ایکٹ کی سخت مخالفت فرمائی ۔ اور اس کو توڑنے کے لئے سینکڑوں کمسنوں کے نکاح خود پڑھائے۔

۱۹۳۱ء میں تحریک حریت کشمیر میں سرگرم حصہ لیا اور آپ نے ہزاروں غلاموں کو تحریک حریت کشمیر میں روانہ فرمایا ۔

۱۹۳۵ء میں تحریک مسجد شہید گنج میں عملی حصہ لیا ملک کے طول و عرض میں شبانہ روز طوفانی دورہ کرکے عوام الناس کو صحیح حالات سے روشناس کرایا اور انگریزی حکومت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ۔ حکومت کے خلاف دو لاکھ مسلمانوں کے مسلح

Marfat.com

تاریخی جلوس کی لاہور میں قیادت فرمائی آپ کی بے لوث ملی خدمات کے پیش نظر علمائے سرحد و پنجاب نے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقدہ مسجد انگور راولپنڈی میں اعلیٰ حضرت کو "امیر ملت" منتخب کیا اور عامتہ المسلمین نے تسلیم کیا۔

مسلم لیگ کی حمایت :۔ آپ کو ملّت اسلامیہ سے بے پناہ محبت تھی ۔ اور اسکی بہبودی کے لئے آپ شبانہ روز مصروف عمل رہتے تھے ۔ جب مسلم لیگ نے خالص مسلمانوں کے لئے کام کرنا شروع کیا ۔ تو اعلیٰ حضرت نے اس کی اعانت فرمائی اور مسلمانان ہند کی اس واحد نمائندہ جماعت کو ہر مقابلہ میں کامیاب کرانے میں عملی حصہ لیا ۔ اعلیٰ حضرت کی مساعی جمیلہ سے علمائے سرحد و پنجاب اور عامتہ المسلمین مسلم لیگ میں شامل ہوئے ۔ حضرت قائداعظم" اور حضرت امیر ملّت" میں گہرے روابط قائم ہوگئے اور اعلیٰ حضرت نے اپنی ظاہری و باطنی توجہ سے قیام پاکستان میں حضرت قائداعظم" کی امداد فرمائی

تبلیغ دین :۔ مذکورہ بالاخدمات کے علاوہ اہم خدمت جو اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملت" نے سرانجام دی وہ تبلیغ دین اور ترویج علوم دین ہے ۔ ہزاروں کافربت پرست انگریز عیسائی اور دیگر فرقہ کے لوگوں کو اعلیٰ حضرت نے حلقہ بگوش اسلام فرمایا ۔ مرزائیت کی مخالفت شروع سے لیکر تادم آخر فرماتے رہے بے شمار قادیانی اس عقیدہ باطلہ سے تائب ہو کر دوبارہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے ۔ ۱۹۱۴ء میں اپنے گاؤں علی پور سیداں شریف میں دینی مدرسہ قائم کیا جو سالہا سال سے اپنا اہم فریضہ سرانجام دے رہا ہے ۔ علاوہ ازیں اعلیٰ حضرت نے جگہ جگہ دینی مدارس قائم فرمائے علماء کو دعوت تبلیغ دی اور ان کی سرپرستی فرمائی ۔

اعلیٰ حضرتؒ کو تقاریر میں ید طولیٰ حاصل تھا ۔ کئی کئی گھنٹے لگا تار قرآن و احادیث کی روشنی میں وعظ فرماتے تھے ۔ سبحان اللہ انداز کلام ایسا دل نشیں اور واضح

Marfat.com

ہوتا تھا۔ کہ سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے اور اثر میں ڈوب کر اٹھتے تھے

حج :۔ اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملتؒ نے پچاس سے زیادہ حج ادا فرمائے ۔ تقریباً ہر سال حج کو تشریف لے جاتے ۔ آخری حج اعلیٰ حضرت نے ۱۹۴۹ء میں ادا فرمایا ۔ آپ اہل مکہ معظمہ اور مدینہ شریف کی بیش بہا امداد فرماتے تھے ۔ حضرات عرب نے اعلیٰ حضرت کو ابوالعرب کا خطاب دیا تھا ۔

فیاضی :۔ غرباؤ مساکین و مفلوک الحال محتاجوں کے علاوہ عربوں کی امداد بطور خاص فرماتے تھے ۔ کوئی سوالی آپ کے دروازہ سے کبھی خالی نہ جاتا تھا ۔ آپ کی سفر و حضر میں عادت مبارک تھی کہ اکثر سوال کئے بغیر بھی جو کچھ پاس ہوتا دے دیتے تھے ۔

لنگر :۔ سفر خواہ بری ہو یا بحری ہویا فضائی ۔ قیام چاہے گھر میں یا پردیس میں ۔ آپ کا دستر خوان سب کے لئے کشادہ تھا ۔ بکثرت مسلمان آپ کے دستر خوان پر موجود ہوتے اورسب کے ساتھ بطریق مسنون تناول فرماتے اعلیٰ حضرت کو مہمان کے بغیر کھانا پسند نہ تھا ۔

مساجد :۔ مساجد سے اعلیٰ حضرت کو بے پناہ محبت تھی ۔ انکی تعمیر کرنا اور تعمیر میں حصہ لینا اعلیٰ حضرت کا محبوب مشغلہ تھا ملک کے بیشتر مقامات پر آپ نے مساجد تعمیر کروائیں ۔ خود اعلیٰ حضرت نے اپنی جیب خاص سے علی پور شریف میں آٹھ مساجد تعمیر کروائیں جن میں سے مسجد نور قریباً دو لاکھ روپے سے تیار ہوئی ۔ جو اسم با مسمیٰ قابل دید ہے یہ مینار سے لیکر فرش تک سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے ۔ اسے تاج محل آگرہ کے کاریگروں کی اولاد اور کشمیر و امرتسر کے ماہر کاریگروں نے کئی سال کی محنت سے تیار کیا تھا ۔ اس مسجد میں بیش بہا قیمتی تحائف آویزاں ہیں ۔ مساجد و مدارس کے علاوہ علی پور میں چھ مہمان خانے اور سیالکوٹ شہر میں بمقام میانہ پورہ ایک مہمان خانہ اور مدینہ منورہ میں ایک مہمان خانہ جو جماعت منزل کے نام سے موسوم ہے مہمانوں اور زائرین کے لئے وقف ہیں ۔ تعمیر کروائے ۔

Marfat.com

وصال مبارک :- تیس اگست ۱۹۵۱ء بمطابق ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۰ ہجری شب جمعہ بعد از نماز عشاء مقررہ اوراد و وظائف ادا کرنے کے بعد تمام اعزاء و خدام اور بعض مہمانوں کی موجودگی میں اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملت" کا روح مبارک بوقت دس بجے شب جسد اقدس سے پرواز کرکے دربار رسالت میں حاضری دیتا ہوا جنت الفردوس میں جا پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جمعہ کے بعد اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" کا جنازہ پاک اٹھایا گیا۔ نماز جنازہ حضور پر نور حضرت جناب صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب سجادہ نشین چورہ شریف نے پڑھائی اور اس کے بعد علی پور شریف میں مسجد نور کے جنوب میں اعلیٰ حضرت کو دفن کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت کے اولاد پاک کے فیوض و برکات جداہیں خدا کی شان ہے کہ جس طرح آپ کی ذات مبارک مظہر فیوض تھی اسی طرح آپ کی اولاد پاک بھی بقول اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ عام و خاص کے واسطے چشمہ فیض ہے۔

Marfat.com

مناجات سحرگاہی

فرداً فرداً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ہر بزرگ کے حالات لکھنے کی گنجائش اس کتاب میں نہیں حضرت مولانا بدرالدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضور پر نور حضرت امام ربانی مجددالف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ نے اپنی تصنیف حضرات القدس میں حضرات مشائخ نقشبندیہ یعنی حضور سرکار دوعالم فخر موجودات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت امام ربانی مجددالف ثانی رحمتہ اللہ علیہ تک ایک ایک بزرگ کے حالات بالتفصیل درج فرمائے ہیں ۔ اس کے علاوہ حضرت جناب صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب" سجادہ نشیں چورہ شریف نے برکات نقشبندیہ (انوار تیراہی) میں حضور پر نور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت جناب باباجی فقیر محمد صاحب چوراہی رحمتہ اللہ علیہ تک اس سلسلہ عالیہ کے ہر بزرگ کے حالات کتاب مذکورہ میں درج فرمائے ہیں ۔ شائقین حضرات مذکورہ بالا ہر دو تصانیف میں نقشبندی مجددی چوراہی بزرگان کرام کے حالات ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ بہر حال اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بہترین یادگاروں میں انکا لکھا ہوا شجرہ شریف خواجگان نقشبندیہ ہے ۔ جو بجائے خود ایک بلند پایہ تصنیف ہے ۔ یہ کس حد تک مقبولیت رکھتا ہے ۔ اسکا اندازہ با آسانی اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ خود اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکار علیپوری رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب شجرہ خواجگاں سنائیں۔ نیز اس شجرہ کے مطالعہ سے اسکی عظمت بلندی اور برتری بخوبی واضع ہوجاتی ہے قارئین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر یہی شجرہ شریف یعنی مناجات سحرگاہی درج کیا جاتا ہے ۔

شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ

مناجات سحرگاہی

ہے سبھی حمد و ثنا ذاتِ خدا کے واسطے　　اور ہے ذاتِ خدا حمد و ثنا کے واسطے

نعتِ بے پایاں محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

اَنْتَ شَافِیْ اَنْتَ کَافِیْ فِیْ مُہِمَّاتِ الْاُمُوْر　　اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ یَا مُجِیْبُ یَا غَفُوْر!

ہو قبولیت لکھی میری دعا کے واسطے!

غیر کے در پر نہ جانے دے مجھے مولا جلیل　　ہو مجھے حاصل تبتّل اے مرے نعم الوکیل

ہو کے تیرا ہی رہوں تیری رضا کے واسطے

گرچہ عاصی ہوں مگر شاہ رسلؐ کا ہوں غلام　　ہو تیرا لطف و کرم تو ہو تیرے بندوں میں نام

بادشاہِ حشر ذاتِ باانتقا کے واسطے

غیر سے الفت نہ ہو آنکھوں میں تو بس جائے گر　　بند آنکھوں سے تجھے دیکھا کروں شام و سحر

سیّد عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے!

خادمِ آلِ نبیؐ ہوں دوستدار اصحاب کا　　کر عطا صدق و صفا ایمان کامل اے خدا

شاہد و صدیق رضؓ ختم الانبیاؐ کے واسطے

نفس و شیطاں تاک میں ہیں کر رہے اپنا جتن　　لَا تُزِغْ قَلْبِیْ وَہَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً

فارسی سلمانؓ و قاسمؓ اتقیا کے واسطے

غم غلط ہو جائیں سب وہ غم الٰہی کر عطا　　تو سما جائے دل و دیدہ میں ہے یہ مدعا

جعفر صادقؓ امام و پیشوا کے واسطے

Marfat.com

اور سب کچھ بھول جائے یاد اک تیری رہے　　جستجو تیری میں مستانہ ادا میری رہے

شاہِ مستاں بایزیدِ باصفا کے واسطے

میں تیرا ہو کر مروں، دوں جان تیرے نام پر　　زندگی اسلام پر ہو خاتمہ اسلام پر

بوالحسنؓ اور بوعلیؒ یوسفؒ لقا کے واسطے

تن رہے گرچہ مجالس میں بظاہر صبح و شام　　دل رہے ذکرِ خفی میں ذاکر و شاغل مدام

عبدِ خالقؒ مقتدائے اولیاؒ کے واسطے

آتشِ حرص و ہوائے ماسوا سے بے بچا　　اور رہے دل میں سمایا تو میرے صبح و مسا

عارفؒ و محمودؒ ذی الفضل عطاؒ کے واسطے

توڑ کر اغیار سے اپنے سے مولا جوڑ لے　　دل مرے میں ہر گھڑی بس لو لگی تیری رہے

حضرتِ خواجہ عزیزاںؒ رہنما کے واسطے

ہر طرف آئے نظر تیرا ہی حسنِ دلفریب　　خود بخود رو پوش ہو یہ ماسوائے دیدۂ زیب

حضرت بابا سماسیؒ حق نما کے واسطے

روضۂ خیر البشرؐ ہو دیکھنا میرے نصیب　　دل میں بھی ہو آشکار اجلوۂ روئے حبیبؐ

سیّدِ میرِ کلالؒ مقتدا کے واسطے

نقشِ دل ہو نقشِ احمدؐ باغِ وحدت کی بہار　　میم ظاہر اور باطن کے کرے راز آشکار

نقشبندؒ سیّد مشکل کشا کے واسطے

دیدۂ دل کر منوّر دیکھ لے مطلوب کو　　دل ترستا ہے میرا اس چہرۂ مرغوب کو

دو جہاں پیدا کیے جس مہ لقا کے واسطے

Marfat.com

حضرت یعقوبؒ ناصر دینؒ محمد یارساؒ اور درویشِ محمدؐ پیشوائے اتقیاؒ

خواجہ الکنگیؒ محمدؐ بے ریا کے واسطے

کر فنا ہستی مری اور عالمِ باقی دکھا نفسِ سرکش کو مٹا کر قلبِ مردہ کو جلا

باقی باللہؒ واصلِ باخدا کے واسطے

مَنْ رَآنِیْ کی بشارت ہو نصیبوں میں مرے میم کے پردے میں دیکھا کر دل جلے تیرے

الفِ ثانی کے مجددؒ حق نما کے واسطے

جان کنی و قبر و حشر و پلصراط پر خطر منزلیں میری یہ طے ہو جائیں بے خوف و خطر

خوف ہے دل میں بڑا روزِ جزا کے واسطے

بہرِ معصومؒ و محمدؒ حجۃ اللہؒ نقشبندؒ بہرِ خواجہ زبیرؒ و قطب دینؒ حق پسند

اور جمال اللہؒ حافظ رہنما کے واسطے

وقتِ مردن کلمۂ احمدؐ زباں پر ہو مری دل میں تیرا ذکر ہو آنکھیں تماشائی تیری

شاہ علےؒ فیض اللہؒ القیا کے واسطے

برزخِ دوری اٹھا کر شیخؒ کا جلوہ دکھا جلوہ فرما ہو اسی جلوہ میں نورِ مصطفےؐ

بابا جی نورِ محمدؐ پرضیا کے واسطے

شیخ کا سایہ رہے سر پہ ہمارے اے خدا مستفیض ہو تار سے اس در سے ہر شاہ و گدا

شاہ چوراہی فقیرؒ مصطفےؐ کے واسطے

حافظ و حاجی و عالم سیّد و کامل فقیر شاہ جماعتؒ پیر پیراں قطب عالم دستگیر

حشر میں حامی وہ ہوں مجدد پیشوا کے واسطے

نائب شاہ جماعتؒ حامیٔ دینِ متین　　حاجی ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہؒ مردِ کامل بالیقین

میں غلام ان کا ہوا تیری رضا کے واسطے

کون ہے تیرے سوا مجھ بے کس و مسکین کا　　حامی و فریادرس مشکل کشا حاجت روا

یہ مشائخ ہیں وسیلہ مدعا کے واسطے

یہ دعائے طالبِ عاجز خدایا کر قبول　　زندگی میں دیکھ لوں ہوں سب مرے مقصد حصول

انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے

سلوک

جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" اعلیٰ حضرت" کے فراق میں بے چین رہتے اور فرقت میں اشعار نوک زباں رہتے ۔ چند ابیات درج ذیل ہیں ۔ جو آپ نے اپنے پیر عالیشان کی والہانہ محبت و عقیدت میں ایک بار لکھ کر حوالہ ڈاک کئے ۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت" پشاور کی طرف کے یاران طریقت کو ملنے گئے ہوئے تھے ۔ کہ آپ نے دفعتاً چکدرہ کا رخ کیا ۔ غلام حیران کہ آج تک ایسا کبھی نہ ہوا تھا عرض کرنے پر فرمایا .کہ ہمارا ایک دوست شب و روز ہجرو فراق میں روتا رہتا ہے ۔ اس کو دیکھنے جا رہا ہوں ۔ یہ محبت کے ابیات ابھی ڈاک میں ڈالے دوسرا دن تھا ۔ اور خط اعلیٰ حضرت تک نہ پہنچا تھا کہ آپ یکدم تشریف لے آئے ۔ اور آپ" کے کان میں آہستہ سے فرمایا ۔ میں آگیا ہوں مجھے آپ کے شب‌وروز رونے کی آوازیں آتی رہی ہیں یہ تھا پیرو مرید کے درمیان رابطہ ۔ آپ مرید سے پیر کی مراد بن چکے تھے اور پوری توجہ آپ پر مرکوز ہوگئی ابیات پڑھ کر محظوظ ہوں

آج اے شاہ جماعت تیرے قرباں آجا ہادی راہ ھُدیٰ حافظ قرآں آجا
سیّد قوم دلوں کے میرے سلطان آجا والئے ملک تصوف شہ مرداں آجا
انتظاری میں شب و روز ہیں گزرے تیری مہمان آج میرے درد کے درماں آجا
دل میرا شوق زیارت سے ہے کہتا اَرِنِیْ لَنْ تَرَانِیْ نہ سنا واصل سبحان آجا
زندگی کا تو بھروسہ ہی نہیں ہے حضرت دل میں لے جاؤں نہ حسرت و ارماں آجا
آ لگا کر مجھے سینے سے منوّر کر دے دل میں حسرت ہے یہی اور یہ ارماں آجا
ہوں سیاہ کار میں بے مثل مجسم تو نُور دن چڑھے رات کہاں مہر درخشاں آجا
نہ غلاموں سے تیرے اور نہ درویشوں سے خاکپائے ہمہ تو جان کے جاناں آجا

Marfat.com

گر نہیں شرف قدم بوسی ہی حاصل مجھکو پر تصور سے ہی دل صورت نگراں آجا
ماہ و انجم ہیں تیرے نور ضیاء سے روشن اس طرف بھی ہو نظر نیرّ تاباں آجا
میں نہ شاعر نہ سخن فہم نہ لائق حضرت ہوں مگر طالبؔ عاجز ترے قرباں آجا

(۲)

اے جذبہ الفت مجھے تاثیر دکھا دے طالب وہ بن آئیں میری تاخیر بنادے
اے علم تصورؔ میری کر آن کے یاری دلبر کی پیاری مجھے تصویر دکھا دے
مرتا ہے ہجر میں تیرے اک طالبؔ بیکس اے بادصبا جا ! انہیں تقریر سنا دے
محشر میں کرے حشر نہ برپا تیر البسمل پہنا کے وصال اپنے کی زنجیر دبا دے
لکھا ہے مقدر میں شب و روز کا جلنا اللہ میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دے
اے شاہ حسینان جہاں شاہ جماعتؒ میری بھی وصال اپنے سے توقیر بڑھا دے
بے تاب ہے شوق و زیارت میں شب و روز آنکھوں میں سما جا غم د لگیر بھلادے
اک آگ لگی دل میں میرے سوز ہجر کی شربت ہے معیت کا جو اکسیر پلادے
سلطان دلوں کے مرے سرتاج مشائخ آدل میں مرے مادہ تذکیر دبا دے
دے آب توجہ اسے پیدا کر اسم ذات شاہا وہ جلالی مجھے تصویر دکھا دے

شاہوں سے گداؤں کا کیا دعوئے الفت
اے طالبؔ گستاخ یہ تحریر مٹا دے

اعلیٰ حضرت امیر ملّتؒ کا وہاں پہنچنا تھا کہ ایک جم غفیر آپ کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑا چنانچہ پچاس کے قریب دوست داخل سلسلہ نقشبندیہ ہوکر سعادت ازلی سے مالامال ہوئے اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّتؒ نے یاروں کو ختم شریف خواجگاں پڑھنے کی اجازت فرمائی اور حضور قبلہ عالمؒ کو امیر حلقہ مقرر فرمایا ۔ بعد میں آپ کی تبدیلی کسی اور جگہ ہو گئی ۔ آپ وہاں سے نو میل کا سفر پیدل طے کر کے ختم خواجگاں پڑھانے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے ۔

Marfat.com

درد دل کا بخار

اعلیٰ حضرت امیر ملّت رحمتہ اللہ علیہ کے چکدرہ سے واپس روانگی کے موقع پر حضرت اقدس موصوف کی گاڑی مبارک نظر سے غائب ہوجانے پر جو حال جناب ڈاکٹر صاحب" کا ہوا اس درد دل کے بخار کا اظہار اس طرح فرمایا

میرا دل لے کے اب جاتے کہاں ہیں ۔ شہ خوباں امام قدسیاں ہیں
عجب یہ بھی ہے موقع دل لگی کا ۔ میں گریاں اور وہ خنداں رواں ہیں
نہ نظروں میں جچا شاید میں ان کی ۔ چلے منہ موڑ کر وہ جان جاں ہیں
ذرا تھم! دیکھنے دے چشم گریاں ۔ جدا ہونے کو وہ روح رواں ہیں
تیری قسمت میں تھا لکھا یہی کچھ ۔ فراق و غم ترے بس ہمعناں ہیں
عنادل کے لئے تھی خواب گلشن ۔ کھلی آنکھیں گل و بوٹا نہاں ہیں
نہ عرض حال دل کی کھول کر دل ۔ ادب سے بند رہے لب اور زباں ہیں
چلے اک دور للہ اور ساقی ۔ ابھی حواس ظاہر سب عیاں ہیں
ظفر کا جب وجود ہی آپ سے ہے ۔ مطیع نہ ہو وہ سنگیں دل کہاں ہیں
رہے آباد میخانہ سدا یہ ۔ یہی الفاظ بس ورد زباں ہیں
تجھے بت خانۂ دل میں بٹھاکر ۔ کریں پوجا یہی عرض و بیاں ہیں

پڑھایا ہے سبق طالب کو جب سے
نہ کفر و شرک پھر پائے کہاں ہیں

جب آپ نے اس سلسلہ نقشبندیہ میں قدم رکھا تو سارا سارا دن تہذیب نفس کے لئے کھانا نہ کھاتے اور نہ ہی نفلی روزہ رکھتے ۔ مبادا کہ نفس میں غرور پیدا ہو ؎

اندروں از طعام خالی دار
تا ازو نور معرفت بینی

علی پور شریف میں باب رحمت میں بیٹھے اعلیٰ حضرت امیر ملّت" آپ" کی بہت تعریف فرمایا کرتے ۔ اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکار علیپوری" نے جناب ڈاکٹر صاحب" کی ذات میں جوہر قابل پاکر بطور خاص آپ کی تربیت فرمانی شروع کر دی ۔ نوبت یہاں تک پہنچی جیسا کہ امیر خسرو" کا فرمان ہے ۔

من تو شدم تو من شدی ۔ من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں ۔ من دیگرم تو دیگری

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کا عجیب عالم تھا ہر وقت یہ ہی دھن لگی رہتی کہ کسی طرح پرِ پرواز مل جائیں تو اپنی اوّلیں فرصت میں خاک علی پور کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیں ۔ آپ کے پیر بھائی اور پرانے دوست جناب میاں محمد حسن صاحب کنجاہی نے بتایا کہ ان دنوں جب آپ" کے والد محترم کے وصال کی اطلاع دی گئی تو جناب ڈاکٹر صاحب" نے اس سلسلہ میں جو رخصت لی ۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سب سے پہلے آپؒ اپنے رہبر کامل سرکار علی پوری" کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے ۔ پھر کنجاہ شریف آکر اپنے والد بزرگوار کی وفات حسرت آیات کی باقی ماندہ رسومات ادا کیں ۔

عرفان کی منزلوں کی تکمیل کے مرحلہ پر آپ کی سرخوشی مندرجہ ذیل غزل سے عیاں ہے ۔

فیض مرشد سے منوّر دل ہمارا ہو گیا
جس طرح سورج سے روشن چاند تارا ہو گیا
منزل عشق محمدؐ دل ہمارا ہو گیا
مور کے گھر میں سلیماں آشکارا ہو گیا
عشق احمدؐ میں فنائے تام جب حاصل ہوئی
میم کا پردہ اٹھا حق کا نظارا ہو گیا
ذکر مولا سے فنائے قلب سے نکلا قدم

عرش سے بالا رواں تو سر ہمارا ہو گیا
بے ادب اور بے شعوروں کو کہاں ہو قرب حق
حق میں نازل ان کے جب اَنتُم شکاریٰ ہو گیا
اَلَّذِینَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ بھی یاد ہے
لَاتُلْهِيهِمْ میں بیاں کیا استعارا ہو گیا
قرب حق سے ہی نہ محرومی ہوئی تیرے نصیب
اَعْرِضْ عَنْ ذِكْرِيْ کا بھی ہے اشارہ ہو گیا
نشۂ دنیا میں تو کیوں اس قدر مخمور ہے
چھوڑ کر اسلام کو کیا تو نصاریٰ ہو گیا

اتحاد نور و ظلمت عالم آرا ہو گیا
اجتماع اضداد کو کیسے گوارا ہو گیا
خالق اکبر کی حکمت اور صنعت کے نثار
لا مکانی سے مکانی سے مداوا ہو گیا
تاکہ اس ہمسائیگی سے ہو رہے کامل جلا
نور کا مشہود ظلمانی پیارا ہو گیا
حیث مبدا و معاد اس شوق میں بیٹھا بھلا
بے خبر اپنی خودی سے بھی خود آرا ہو گیا
عشق ظلمت کے سمندر میں ہی گر ڈوبا رہا
راہ گم کی - دین و دنیا کا خسارا ہو گیا
ترک غفلت کی پشیماں ہو کے باز آیا اگر
بارگاہ قدس میں حاضر دوبارہ ہو گیا
محو نظارہ مشہود ازل رہنے لگا

اور عبور بحر ظلمت کا بھی یارا ہو گیا
پھر فنائے جسدی و روحی سے وہ ممتاز ہے
گوہر مقصود اس کا گوشوارا ہو گیا
اپنی ہستی کو مٹایا اور کی حاصل بقا
آسمان فقر کا روشن ستارا ہو گیا

نور ہے روح اور ظلمت ہے بدن طالب تیرا
عشق کی برکت سے کوئی دن گذارا ہو گیا

محبت شیخ

ماہنامہ انوار الصوفیہ کے شمارہ اگست ۱۹۲۹ء میں محبت شیخ کے عنوان سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا شائع شدہ مضمون درج زیل ہے جس سے رہبر کامل سے والہانہ محبت کا اظہار ہوتا ہے

۱۹۰۹ء کا واقعہ ہے کہ اعلیٰ حضرت اقدس شہنشاہ جہاں پناہ قبلہ و کعبہ سیدی و مولائی حضرت شاہ صاحب قبلہ محدث" علی پوری حج مبارک سے واپس تشریف لائے چونکہ چورہ شریف میں عرس شریف کا موقعہ تھا۔ بجائے علی پور شریف تشریف لانے کے سیدھے چورہ شریف پہنچے خاکسار کو حلقہ غلامی کا شرف حاصل کئے چند ماہ ہی گزرے تھے۔ ان دنوں چھاؤنی چکدرہ علاقہ سوات بنیر میں متعین تھا۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کی خبر سن کر چورہ شریف حاضر ہوا۔ محترم پیر بھائی صوفی پہلوان خان صاحب مرحوم نے دیگر یاران طریقت پلٹن مثل حوالدار علی حیدر خاں مرحوم صوبیدار اور علی اکبر صاحب بزرگ بھائی باز خان صاحب مرحوم وغیرہم کے سامنے بیاں کیا۔ کہ جب ہم لوگ حضرت شاہ صاحب قبلہ کی خدمت میں یہاں حاضر ہوئے۔ تو آپ (امیر ملتؒ)

Marfat.com

نے یاراں پلٹن میں سے ایک یار کی نسبت فرمایا کہ وہ ہر وقت روتا رہتا ہے ۔ ہم نے اس کے رونے کی چیخیں مکہ شریف اور مدینہ شریف میں سنی ہیں یہ مردان خدا کی وائرلیس ہے جو تصور کامل کا ادنیٰ کرشمہ ہے ۔

اس موقعہ عرس شریف پر خاکسار کی موجودگی میں بہت سے یاران طریقت کے درمیان حضور پر نور نے اسی نسبت اور محبت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ سوائے فلاں کس (ڈاکٹر صاحب ؒ) کے کسی نے بھی مجھے اثنائے سفر حج میں یاد نہیں کیا ۔ اور نہ کوئی خط لکھا منہ پر تو ہر کوئی محبت کا دم بھرتا ہے ۔ لیکن محبت سچی وہی ہے جو سامنے کی نسبت غیبت میں زیادہ نمایاں و ظاہر ہو ۔ ؎

منہ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سب کو
مزا تو جب کہ میرے بعد میرا دھیان رہے

فرمایا کہ اس دفعہ مدینہ شریف سے جو کہ میرا وطن اصلی ہے صرف آپ لوگوں کی محبت یہاں کھینچ لائی ہے ۔ جتنی محبت میرے دل میں ہے اس کا دسواں حصہ بھی آپ لوگوں کے دل میں ہو ۔ تو آپ کو کچھ پرواہ نہ رہے یہی وہ نسبت و رابطہ محبت ہے ۔ جس کے ذریعہ یہ بزرگوار حضرات اپنے غلامون کی غائبانہ تربیت فرماتے رہتے ہیں ۔ اور ایسے کام کر دکھلاتے ہیں ۔ جو ظاہراً وعقلاً محال نظر آتے ہیں ۔

Marfat.com

خدمت دربار عالیہ علی پور سیداں شریف

دربار علی پور شریف کی وسعت کا اندازہ عام آدمی نہیں لگا سکتا ۔ جہاں اقصائے عرب و ہند و افغانستان کے مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا ہے ۔ خصوصاً سالانہ جلسہ کے ایام میں ہزار ہا غلامان دربار کا اجتماع عظیم ہوتا ہے ۔ تمام اخراجات خورد و نوش ضروریات شب باشی آرامگاہ اور دیگر اخراجات کلیتہً اعلیٰ حضرت امیر ملّت سیّدنا و مرشدنا اپنے ذمہ لئے ہوئے تھے اور اب بھی اعلیٰ حضرت سجادہ نشین مد ظلہ العالیٰ اسی سنت پر عمل پیرا ہیں ۔ کھانا نہایت عمدہ پر تکلف دیا جاتا ہے ہزارہا مہمان ہوتے ہیں ۔ جو فیاضی و دریا دلی اعلیٰ حضرت ممدوح الشان مد ظلہ العالیٰ کے دستر خواں پر دیکھی جاتی ہے ۔ وہ کسی امیرو غنی کے دستر خوان پر نہیں دیکھی جاتی اور اس پر لطف یہ ہے کہ آداب سنت کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جاتاہے ۔ مہمانوں کو کھانا کھلانے اور ان کی خدمت کرنے کے لئے امراء اغنیاء اور شہریوں کو مامور کیا جاتا ہے ۔ جو اس خدمت میں اپنی نجات سمجھتے ہیں ۔

ایک بار سالانہ جلسہ کے خطبہ صدارت میں بھی سالہائے سابق کی طرح اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے یہ خدمت شہری یاروں کے بغیر کسی شہر کا نام لینے کے سپرد کی ۔ اور فرمایا کہ پہلے دیہاتی لوگوں کو کھلا کر شہری کھانا کھائیں جو انہوں نے بدل و جاں بخوشی و فوری ادا کی اور خود صاحبزادگان عالیمقام باوجودیکہ وہ خدام و غلامان کے مخدوم اور سب کے مکرم و معظم ہیں رات دن مہمانوں (غلاموں) کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم کا ارشاد ہے کہ خادم سے مخدوم بنتے ہیں ۔

ہر کہ خدمت کرد اُو مخدوم شد

اور اصل طریقت خدمتِ خلق ہے ؎

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست یعنی اصل طریقت خدمتِ خلق ہے

Marfat.com

نیز حضور نبی اکرمؐ کے ارشاد گرامی "سَیِّدُ القَوْمِ خَادِمُھُمْ" پر عمل پیرا ہو کر شانِ عظیم دکھا رہے ہوتے ہیں ۔ اعلیٰ حضرت امیر ملتؒ نے فرمایا ۔

جس نے داری کِسے دی نہ کیتی اور نہ کیتا اس نوں راضی میاں قاضی
جے سَے ورھیاں پڑھے نمازاں رب نہ راضی ہتھوں بازی

فرمایا ۔ چالیس برس ہوئے سرہند شریف میں ایک بزرگ نے فرمایا ۔ کہ اگر کوئی سو برس قلعہ میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرے اس کو پھر حکم ہوتا ہے ۔ جا ۔ خدمت کر پھر تم کو اجر ملے گا ۔ مگر خدمت خالِص لوجہِ اللہ ہو ۔ تم سب مہمان آئے ہو تمہاری خدمت میرے ذمہ ہے ۔ میں خدمت کر نہیں سکتا ۔ ایک آدمی کس قدر خدمت کر سکتا ہے ۔ سامان خدمت تو میرے ذمہ ہے ۔ مگر آپس میں خدمت کرنے کا اجر تم کو ملے گا ۔ پھر آپ نے فرمایا ۔ کہ کشمیر میں ایک دفعہ کشمیری غلام محمد کو کہا ۔ کہ چائے پلاؤ اس نے کہا ۔ میرا حوصلہ نہیں پڑتا ۔ میں نے کہا کہ گھر ہمارا ۔ تمہارا حوصلہ کیوں نہیں پڑتا ۔چند روز ہوئے کہ یہاں ایک کشمیری آیا ۔ اس کو کہا چائے پلاؤ ۔ وہ ایک پیالی دے کر خود پینے بیٹھ گیا میں نے کہا کہ چھوڑ دو ۔ تم اس خدمت کے لائق نہیں ہو ۔ تم اپنے نفس کی خدمت کرتے ہو ۔ خدمت کرنا ' خدمت کرانے سے بہتر ہے بندگان خدا کی خدمت سے سرفرازی ملتی ہے ۔

چند سال ہوئے ایک شخص نور خاں ضلع میانوالی کا رہنے والا کئی ہزار برتن دھو رہا تھا ۔ آپؒ نے اس کو دیکھا اور کہا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں کہا کہ تم کو آدمی دیتا ۔ اس نے کہا حضور کام کروں یا آپ کو اطلاع دوں ؟ (یعنی یہ ادب کے خلاف ہے)

آپ مندرجہ بالا تحریر سے اندازہ کریں کہ خدمت کا معیار کتنا بلند اور لنگر کی وسعت کتنی تھی جس میں اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ سالانہ جلسوں کے موقعوں پر سینکڑوں دیگوں کے لئے مسلسل پانی بھرتے رہتے ۔ پک کر تیار ہوتیں تو تقسیم کرتے ۔تقسیم کرنے کے بعد کا وقت کھڑے ہو کر مہمانوں کو کھانا کھلاتے برتن دھوتے اور سالہا سال تک یوں ہی خدمت میں مستعد رہے ۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت عالی جناب جوہر الملّت حافظ حاجی پیر سید اختر حسین شاہ صاحب" سے اکثر سننے میں ایا ہے کہ عالی جناب ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ پندرہ روز قبل تشریف لاتے مسجد نور دھوتے دیواریں چھت اور فانوس جھاڑتے دیگر انتظامات میں لگے رہتے اور فالتو وقت ہوتا تو کتب خانہ جس میں ہزار ہا کتب ہیں سے تفسیر حدیث فقہ و تصوف وغیرہ کی کتابیں لیکر مطالعہ میں لگ جاتے اور ان میں سے نکات پر گفتگو ہوتی رہتی اس میں یہاں تک مراتب حاصل کئے اور اعلیٰ حضرت امیر ملّت رحمتہ اللہ علیہ کی اس قدر خوشنودی حاصل کی کہ اعلیٰ حضرت ممدوح الشان نے فرمایا کہ آپ سو مولوی سے بڑھ کر ایک مولوی ہیں۔ غرضیکہ پیر خانہ سے آپ کا تعلق اس حد تک والہانہ تھا۔ کہ ملازمت کے دوران دو ماہ کی رخصت کا زیادہ تر حصہ علی پور شریف میں ہی گزارتے اور گھر کو بھول جاتے نارووال سیالکوٹ ریلوے۔ لائن پر ۱۶ فروری ۱۹۱۶ء سے پسنجر ٹرین چلنا شروع ہوئی اس سے قبل پا پیادہ ہر موسم گرمی سردی برسات میں جاتے۔

تمغہ خوشنودی

رسالہ انوار الصوفیہ ماہ اپریل ۱۹۳۱ء میں بزم محبت انجمن خدام الصوفیہ پنجاب کے اٹھارہویں سالانہ اجلاس کی روئیداد شائع ہوئی جس میں لکھا ہے کہ اختتام جلسہ پر حضرت قبلہ عالم" نے حضرت صاحبزادہ نور حسین صاحب منشی لعل خان صاحب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا طالبؔ صاحب اور مولوی محمد اکبر صاحب کو تمغہ خوشنودی عطا فرمائے خداوند کریم انکو مبارک کرے آمین بعد دعا کے جلسہ برخاست ہوا۔

آپ اندازہ لگائیں کہ تمغہ خوشنودی کس بات پر عطا ہوا۔ اپ نے اپنے مرشد عالیمقام ممدوح الشان کے دل کو اپنی مخلص خدمت سے اس حد تک خوش کیا۔ کہ اعلیٰ حضرت" نے اپنی قدر افزائی۔ رضا و خوشنودی سے سرفراز فرمایا تکریمی و محترمی جناب شیخ معزالدین صاحب مدظلہ العالی کی طرف اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ علیہ اللہ ایک مکتوب مبارک میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

" فقیر کے وقت میں ملٹری ڈاکٹروں کو دو قسم کی رخصت ملا کرتی تھی ۔ سال میں ایک دفعہ دوماہ کی رخصت اور عندالضرورت دس دن کی اتفاقیہ چھٹی۔ جب کبھی بھی فقیر چھٹی پر آتا ۔ سامان گھر پر چھوڑ کر علی پور شریف حاضر ہو جاتا اکثر نصف سے زیادہ چھٹیاں حضور کی صحبت میں گزرتی تھیں ۔ گھر والے ترستے ہی رہتے تھے کہ ہمارے پاس نہیں رہتے ۔ کتنے مبارک دن تھے اگر اس وقت کی ڈاکٹری ماہوار تنخواہ اور اس کے مقابلہ میں جو خرچ فقیر علی پور شریف جا کر کرتا تھا کا ذکر کیا جائے تو آج کل کے لوگ ڈر جائیں ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

شب و روز اس قسم کی صحبتیں میسر نہ ہوں تو فیضان کے دروازے نہیں کھلتے کثرت اختلاط و صحبت سے ہی وہ نسبت (روحانی) حاصل ہوتی ہے جس کی طرف مولانا جامیؒ نے اپنے اس شعر میں ارشاد فرمایا ہے ۔

درراہ عشق مرحلہ قرب و بعد نیست
مے بینمت عیاں و دعامے فرستمت

عشق و محبت کی راہ میں دور اور نزدیک کا (مرحلہ ۔ راہ) سوال ہی نہیں پیدا ہوتا آپؐ کو سامنے دیکھ رہا ہوں اور درود و سلام بھیج رہا ہوں ۔ موجودہ دنیادار دنیا کی لذتوں میں پھنسا ہوا اس ذوق سے محروم اور نا آشنا ہے افسوس

دوسرے خط میں فرماتے ہیں

" محبت سے ہی انسان کچھ بنتا ہے اور موجودہ مادیت کی دنیا میں صحبت اہل اللہ ہی میسر نہیں آتی اس لئے کہ دنیاوی مصروفیتیں ہمیں فارغ ہی نہیں ہونے دیتی ہیں ۔ اگر کبھی موقع ملے بھی تو پھر حب مال کا سوال سب سے بڑی رکاوٹ ہے ۔ ہم ضروریات زندگی کے حصول اور رسومات دنیوی کو پورا کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی قربانی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں ۔ وہاں نہ حب مال رکاوٹ ہوتا ہے نہ کفایت شعاری کا عذر اور ذرا ذرا سی ضروریات زندگی کے لئے فوراً بے دریغ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے ۔ لیکن راہ حق میں خرچ کرتے وقت کفایت شعاری ہزار حجت بنا کر سامنے آجاتی ہے ۔

Marfat.com

گویا کہ راہ حق پر چلنا اور حصول رضائے مولا ضروریات زندگی میں سے ہے ہی نہیں حالانکہ زندگی تنگی سے بھی گزر جائے تو خیر ہے کیونکہ کھانے پینے پہننے ۔ رسومات دنیوی ادا کرنے کی نسبت یہ سوال نہ ہو گا ۔ کہ معمولی کھانا کیوں کھایا تھا ۔ کم قیمتی کپڑا کیوں پہنا یا ادائیگی رسوم پر کم خرچ کیوں کیا بلکہ اس میں اسراف اور فضول خرچی پر مواخذہ ہو گا ۔ لیکن راہ حق میں ہاتھ کھینچنے پر جوابدہی کا خنجر سر پر لٹک رہا ہے جو دنیا داروں کو نظر نہیں آتا ۔ آیت کریمہ لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ پر قرآن شریف میں کبھی نظر پڑی ہی نہیں اور آیت کریمہ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نظر میں آتی ہی نہیں کتنی بھول ہے دنیاوی ضروریات کی ہر منزل اور ہر مرحلہ تو بغیر روپیہ خرچ کرنے کے ہرگز طے نہ ہو سکے اور راہ حق میں حصول رضائے مولا و وصول الی الحق کی منازل بغیر خرچ کئے ہی طے ہو جائیں ۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ انفاق فی سبیل اللہ کے احکام قرآن کریم و حدیث شریف میں بکثرت بھرے پڑے ہیں ۔ اوریہ کہ راہ حق وہ منزل ہے جہاں عاشقاں کرام و مومنان عظام (طالبان مولا) سردھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں تن من دھن سب کچھ قربان کرنے سے رضائے مولا کچھ حاصل کر بھی لیں ۔ تو اس سودا کو بہت سستا سمجھتے ہیں ۔

جماد چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم
ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ میں دنیا کی چیزوں سے محبت کرنا خدا کی محبت کے برابر شرک قرار دیا جا رہا ہے مومن کی یہ شان بیان کی گئی ہے کہ "اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی محبت اور اس کی راہ میں دنیا و مافیہا کو بے دریغ قربان کر دینا ہے اور ایسا کرنا اپنی سعادت اور خوش قسمتی سمجھتا ہے ۔

Marfat.com

جاں دی کہ دی ہوئی اِسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

حُبِّ مال و جاہ اور ازواج اور اولاد کی محبت میں پھنس کر رہ جانے والے حلاوت ایمانی سے محروم و نا آشنا رہتے ہیں ۔ آیت مذکورہ بالا میں ایسے لوگوں کے حق میں " خَاسِرُوْنَ " کا لفظ آیا ہے جو بہت بڑی وعید قرآنی ہے اللہ تعالیٰ فہم سلیم عطا فرمائے اور اپنی محبت اتنی عطا فرمائے کہ اس کے غیر کی گرفتاری سے بے نیاز ہو جاوے آمین ثم آمین ۔ کتنا قابل غور اور اہم سوال ہے جس کی طرف سے آنکھیں بند رکھی جاتی ہیں اور دنیا کے محبوب و مطلوب کو حاصل کرنے اور ملنے کے لئے تو جس طرح ملے ۔ جس قیمت پر ملے سب کچھ روا رکھا جاتا ہے لیکن محبوب حقیقی کے حصول و وصول کے لئے نہ وقت ہے نہ فرصت جدوجہد ہے نہ کوشش اور سب سے بڑھ کر بدقسمتی اور محرومی کا سبب تنگ دلی اور بخیلی کا اظہار بال بچوں کے اخراجات سے پیسہ نہ بچنے کا عذر ۔ صاف یہی کیوں نہیں کہہ دیتے کہ جو دل گزرگاہ جلیل اکبر ہونا چاہئے تھا ۔ وہاں اس کا غیر ڈیرہ لگائے بیٹھا ہے ۔ ؎

ہیچ کس را تا نہ گردد اُو فنا
نیست راہ در بارگاہ کبریا

جب آپ" علی پور شریف جاتے تو کبھی کبھی حضرت پیر السیّد جماعت علی شاہ صاحب لاثانی" کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے ۔ اس مناسبت سے کہ آپ نے پہلی جنگ عظیم میں ملازمت کے دوران صاحب موصوف کو خواب میں دیکھا جو فرما رہے تھے کہ کلمہ تمجید سات بار پڑھ کر اپنے بدن پر دم کر لیا کریں تو محفوظ رہو گے ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا کہ اس پر میرا عمل رہا اور یہ وظیفہ بڑا بابرکت ثابت ہوا ۔

Marfat.com

بیرونِ ملک تبلیغی سرگرمیاں

اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" سے وابستہ ہو جانے کے بعد حضور سرکار کنجاہی طالب الہٰی" کی دنیا میں ایک نیا انقلاب آچکا تھا۔ محبت میں سرشار انگریز افسروں کے سامنے اپنی عبادات و تبلیغ کو بلا جھجک ادا فرماتے۔ حضور ہمیشہ باوضو رہتے۔ (وضو مومن کا ہتھیار ہے) فوج میں جہاں نماز کا وقت آتا اپنا بڑا کوٹ (برانڈی) نیچے بچھا کر نماز ادا فرما لیتے۔ ایک دفعہ جنگ عظیم کے دوران آپ کسی محاذ پر بحیثیت ڈاکٹر کام پر معمور تھے۔ نماز ظہر کا وقت آگیا آپ نے اپنا کوٹ بچھایا اور نماز شروع کر دی۔ فوج کا کوئی بڑا انگریز آفیسر پاس سے گزرا۔ اتفاق سے جب وہ انگریز آفیسر معائنہ کرتا ہوا دوبارہ واپس حضور قبلہ عالم" کے پاس سے گزرا تو آپ اس وقت نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اس انگریز نے ریمارکس پاس کئے کہ "ڈاکٹر صاحب" تو ہر وقت نماز ہی پڑھتے رہتے ہیں"

چکدرہ چھاؤنی میں قیام کے دوران وہاں ایک حجام آپ کی حجامت بنانے آیا۔ جب آپ کی زیارت کی تو حجامت بنانے سے پہلے اس نے وضو کیا۔ تب حجامت بنانا شروع کی۔ یہ تھی آپ کی وجاہت اور رخ انور کی نورانیت۔ فرمایا حجامت میں ناخن اتروانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلی تک جائیں۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے تک پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کریں۔ پاؤں کے داہنے انگوٹھے سے چھنگلی تک جائیں پھر بائیں چھنگلی سے شروع کر کے بائیں انگوٹھے تک جائیں۔

تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" انگریز کی آنکھ کا شہتیر بنے ہوئے تھے۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیاں انگریز کو کسی طرح پسند نہ تھیں وہ تو خود پاک و

Marfat.com

ہند میں عیسائی مشنریاں اسلام کی مخالفت کے لئے قائم کر کے ان کی سرپرستی کر رہا تھا اس لئے وہ اسلامی تبلیغ کو کس طرح برداشت کر سکتا تھا۔

آپؒ چکدرہ چھاؤنی میں ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۰ء تک رہے۔ اس دوران دینی کاموں میں اس قدر مستعد نظر آتے کہ انگریز افسروں سے چپقلش بڑھتی گئی رمضان شریف کے روزے ایک مرتبہ ساون بھادوں کے مہینوں میں آئے علاقہ میں ہیضہ کی بیماری کے آثار تھے۔ تمام مسلمان فوجی روزے رکھتے افطاری کے وقت شربت وغیرہ خوب پیتے۔ ڈاکٹر پیل بہت جزبز ہوتا اور کہتا پھرتا کہ موسم پہلے ہی خراب ہے یہ لوگ دن بھر کے فاقے کے بعد شام کو بے تحاشا کھاپی کر ہیضے کا شکار ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے۔ تم تو بس ان کے بے تحاشا کھانے پینے کو دیکھتے ہو۔ مگر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہماری عشاء کی نماز اور تراویح کی پریڈ اس سب کو حد اعتدال میں رکھتی اور تندرستی برقرار رکھتی ہے۔ اور معدہ خوراک کو پوری طرح جزو بدن بنا لیتا ہے۔

ڈاکٹر انچارج آپ کو دینی مشاغل سے باز رکھنے کے لئے آپؒ کے معمول کی ڈیوٹی کے علاوہ disposal work دے کر زیادہ سے زیادہ کام تفویض کر دیتا۔ تاکہ یہ بھاگتے دوڑتے رہیں اور دوسرے ساتھیوں سے ان کا کم سے کم میل جول ہو سکے۔ لیکن آپ قالتو کاموں کو بھی نپٹا کر اپنے ذوق شوق کے مطابق دینی مشاغل میں منہمک رہتے۔ آپ کی تبدیلی پشاور کر دی گئی۔ آپ نے وہاں سے سول ملیشیا میں تبدیلی کے لئے درخواست دے دی۔ تاکہ اعلیٰ حضرت امیر ملتؒ کی خدمت میں حاضری کے لئے آسانی ہو سکے۔ تو آپ کو فورٹ سنڈیمان لگا دیا گیا فورٹ سنڈیمان میں آپ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۳ء تک تین سال رہے۔

۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم اول چھڑ گئی۔ آپ کو میسو پوٹیمیا (عراق) بھیج دیا گیا وہاں بھی آپ نے تبلیغی سلسلہ جاری رکھا آپؒ کے بارے رپورٹیں ہوئیں کہ یہ اسلامی جمعیت کے لئے کام کرتے رہتے ہیں جو انگریز حکومت کے لئے دشمنی کے مترادف ہے ان دنوں ڈاکٹروں کی فوج میں بہت ضرورت تھی۔ اس لئے آپ کے خلاف کوئی

Marfat.com

تعزیری کارروائی کرنے کی بجائے آپ کا تبادلہ فرانس کر دیا گیا کہ آپ وہاں اپنی دینی تبلیغی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکیں گے۔

فرانس میں جنگ کے دوران آپ اپنے ساتھیوں کو نماز کی جماعت کرا رہے تھے کہ انگریز افسر نے دیکھ کر تلخی کا مظاہرہ کیا۔ اور کہا ایسا آئندہ مت کریں آپ نے فرمایا کوئی زخمی تیمارداری کے بغیر تو نہیں پڑا۔ اور ڈیوٹی بھی پوری طرح تسلی بخش طور پر دے رہے ہیں تلخی کی کوئی وجہ نہیں۔ باقی رہی ہماری نماز کی جماعت تو یہ ہمارا دینی فریضہ ہے اسے ہم ہرگز ترک نہیں کر سکتے۔ اس پر فرانس سے آپ" کو انگلینڈ تبدیل کر دیا گیا۔

آپ کی تبلیغی سرگرمیاں یہاں بھی جاری رہیں اور دنیا کی عظیم طاقت ور حکومت برطانیہ جس کا عروج اس وقت اپنے پورے جوبن پر تھا اور جس کی حکومت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اس کی تمام تر طاقتیں اس مردِ حُر کو اپنے مشن میں ناکام بنانے میں ماندھپڑھ گئیں۔ حضور نے انگریز کے مرکز انگلینڈ میں بھی سینکڑوں گم گشتگان راہ حق کو جام وحدت سے معمور فرمایا۔ اور تین خداؤں کے چکر سے نکال کر ایک اور صرف ایک وحدہٗ لا شریک کی پرستش کرنے والی جماعت کے دامن سے وابستہ کر دیا۔

لنڈن کے قیام کے دوران ووکنگ میں حضور قبلہ عالم" کی ملاقات ایک شخص چارلس سلیمن سلیش (CHARLES SULEMAN SLASH) سے ہوئی یہ شخص مرزائیوں کے رسالہ میں مضمون دیا کرتا تھا۔ ملاقات کے بعد مسائل کے بارے میں اس نے حضور قبلہ عالم" سے خط و کتابت شروع کر دی جب کبھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا تو کہتا کہ آپ" کی باتیں سیدھی دل میں اترتی چلی جاتی ہیں۔ آپ اگر یہاں رہیں تو تبلیغ میں بہترین کامیابی ہو سکتی ہے۔ آپ" کے طرز بیان میں ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ بغیر کسی حیلہ و حجت کے اسلام اپنانے کو دل چاہتا ہے۔

چارلس سلیمان جو حضور قبلہ عالم" سے بہت مانوس تھا اور آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو چکا تھا نہیں چاہتا تھا کہ ووکنگ چھوڑ کر آپ" جائیں۔

دراصل ووکنگ کو انگلینڈ میں اسلامی سرگرمیوں کا اگر گہوارہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کیونکہ وہاں ووکنگ مسلم مشن کے نام سے ایک اسلامی تبلیغی ادارہ کام کر رہا تھا اس کی تبلیغ سے برطانیہ کے تقریباً ہزار ہا مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ علاوہ ازیں ووکنگ میں ایک بہت بڑی مسجد "شاہجہان مسجد" کے نام سے مشہور ہے ووکنگ کی یہ عظیم مسجد ۱۸۹۹ء میں تعمیر کی گئی۔ اسی کے احاطہ میں سہ ماہی رسالہ "ایشیاٹک ریویو" کے دفاتر ہیں اس پرچہ کے ایڈیٹر ڈاکٹر لٹ نیر تھے جو اورینٹل کالج لاہور کے پہلے پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے پہلے رجسٹرار رہ چکے تھے۔ ڈاکٹر لٹ نیر نے ووکنگ میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہندوستان میں قیام کے دوران ہی بنا لیا تھا۔ اس کی تعمیر اور آئندہ تبلیغی سرگرمیوں کے لئے مالی امداد کا بیشتر حصہ بیگم صاحبہ آف بھوپال سے حاصل کر لیا تھا۔ مسجد کے قیام کے بعد سے اب تک اس کا امام حنفی مسلمان مقرر ہوتا آیا ہے۔ خاص خاص مذہبی تقریبات کی ادائیگی کے لئے ہر عقیدہ اور فرقہ کے مسلمان دور دور سے چل کر یہاں آتے ہیں۔ خصوصاً عید پر شاہجہان مسجد میں بڑا ہی روح پرور منظر ہوتا ہے۔ مسلمان سارے برطانیہ سے کھنچ کر اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے پہنچتے ہیں۔ عید کی نماز کے بعد سب نمازیوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا اہتمام امام مسجد کی طرف سے ہوتا ہے۔ بلا شبہ اگر حضور قبلہ عالم" جیسی پر کشش نورانی شخصیت کا قیام کچھ عرصہ کے لئے وہاں ہوتا۔ تو بے شمار لوگ مستفیض و مستنیر ہوتے۔

فرانس کے لوگ جنگ سے تنگ آچکے تھے۔ ایسی حالت میں اکثر طبیعت اللہ کی طرف مائل ہوتی ہے۔ آپ کے ذکر فکر کی تلقین کا شہرہ اس ملک کے لوگوں تک بھی پہنچا چنانچہ اکثر فرانسیسی مرد اور عورتیں آپ کی باتیں سننے کے لئے آجاتے عیسائیوں میں پیر پادری شادی نہیں کراتے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کو جب خطوط آپ کی اہلیہ محترمہ کی طرف سے پہنچتے تو وہ لوگ کہتے کہ آپ مسلمانوں کے پیر پادری ہیں اور پھر آپ کے بیوی بچے بھی ہیں۔ آپ نے ان لوگوں پر شادی کی اہمیت واضح کی اور بتایا کہ

Marfat.com

شادی سے انسان کے خیالات پاکیزہ رہتے ہیں اور اس سے کوئی لغزش سرزد نہیں ہوتی آپ کی تقریر سن کر وہ لوگ آپ کے خیالات کی تائید کرتے ۔ عورتیں بھی آپ کے کلمات طیبات سن کر فیض یاب ہوتیں ۔

فرانس میں آپ کی پاکیزہ زندگی ایک مثال بن گئی ۔ آپ کے ساتھی سکھ ڈاکٹر پادری اور فادر کہہ کر آپ کا تعارف کرایا کرتے ۔ موضع پڑتل کے انور صاحب گڑگاؤں کے راجپوت رسالدار یٰسین خان اور کھیرڈی کے لال دین ہسپتال میں بیمار ہو کر آئے ۔ بات چیت سے پتہ چلا کہ اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب" سرکار امیر ملّت کے خادم ہیں ملاقات شروع ہوگئی ۔ امراولی خاں آپ کے پیر بھائی جو فرانس میں آپ کے ساتھ رہے بیان کرتے ہیں کہ آپ کی دینداری کی شہرت اسقدر ہوئی کہ آپ" لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے وہاں عبداللہ سلوتری میجر اور فتح محمد پرتل گڑ گاؤں والے آپ کی خدمت میں بیعت ہونے کی دوخواست لے کر آئے ۔ آپ نے فرمایا مجھے بیعت کرنے کی اجازت نہیں ۔ کہا کہ خط لکھ کر اجازت منگوا لیں ۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امیر ملّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالیہ میں اس بارے میں خط لکھا ۔ خواب میں بیعت کر لینے کا اشارہ ہوا ۔ مگر خواب پر اعتبار نہ کیا ۔ اور نہ ہی ان لوگوں کو بیعت کیا ۔البتہ فرانس کی زہد شکن جنت ارضی کے ماحول میں ہمراہیوں کو برائیوں میں پھنسا دیکھ کر نیاز محمدؒ صاحب مولا پور کی تجویز پر حلقہ ذکر اور ختم خواجگان نقشبندیہ بعد نماز عصر شروع کر دیا ۔ اس طرح اس مشغولیت کی وجہ سے برائیوں کی طرف جانے سے بفضل اللہ تعالیٰ بچ گئے ۔

آپ گھوڑے کے شہسوار اور(map reading) راستوں کے نقشہ دیکھنے میں مہارت تامہ رکھتے تھے ۔ اور حدیث پاک الوضوسلاح المومن (وضو مومن کا ہتھیار ہے) کے مطابق ہر وقت با وضو رہتے تھے ۔ ایک بار آپ ڈیوٹی پر فرانس کے دیہات میں گھوڑے پر سوار جارہے تھے ۔ کہ نماز کا وقت آگیا کمپاس پاس ہوتا تھا ۔ قبلہ رو ہو کر سڑک کے کنارے نماز پڑھنے لگے ۔ ایک بوڑھی فرانسیسی عورت پاس سے گذر

رہی تھی آپ کی نورانی معصومیت سے اس قدر متاثر ہوئی کہ نماز پڑھتے آپ کا ماتھا چوم لیا ۔ اسی دوران آپ کو اٹلی کے شہر ٹرنٹو بھیج دیا گیا جہاں سے واپس فرانس اور پھر مارسیلز تبدیلی ہو گئی ۔

کچھ دنوں بعد حضور قبلہ عالم" کی تبدیلی دوبارہ مصر ہو گئی اور یہ دوست پیچھے حضور کی جدائی میں روتے رہے ۔ آپ" مارسیلز سے ہوتے ہوئے سیدھے ایران تشریف لے گئے ۔ اور وہاں سے ۱۹۱۸ء میں مصر پہنچے ۔ ادھر مئی کا مہینہ قریب آپہنچا ۔ گیارہ مئی کو ہمیشہ علی پور شریف میں انجمن خدام الصوفیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے جس میں پاک و ہند کے علاوہ بعض دیگر ممالک سے بھی کافی تعداد میں عقیدت مند حاضر خدمت ہو کر اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" کی زیارت کر کے سعادت ازلی سے مالا مال ہوا کرتے تھے ۔ چنانچہ حضور قبلہ عالم" کو بھی اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت کی یاد ستانے لگی ۔ اور جلسہ کی نورانی تقریب کا منظر آنکھوں میں پھرنے لگا ۔ الغرض حضور جلسہ میں شرکت اور زیارت کی غرض سے چھٹی لے کر مصر سے علی پور شریف تشریف لے آئے ۔

دستار خلافت

حضور قبلہ عالم" کے دینی رجحانات اور بیرونی ممالک میں تبلیغی سرگرمیوں سے اعلیٰ حضرت محدث" علی پوری پوری طرح با خبر تھے ۔ باہر سے آئے ہوئے یار بھی حضور قبلہ عالم" کی بہت تعریف کرتے ۔ اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" آپ پر بے حد مہربان اور جملہ دینی خدمات کی وجہ سے آپ سے بہت خوش تھے ادھر یہ حال کہ حضور قبلہ عالم جب بھی بارگاہ امیر ملّت" میں حاضر ہوتے اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر دروازہ میں ہی کھڑے رہتے ۔ حتیٰ کہ خود اعلیٰ حضرت امیر ملّت" بیٹھنے کا حکم فرماتے تو آپ قدموں میں جگہ پاکر بیٹھ جاتے ۔ اور اپنی نگاہ اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" کے قلب مبارک پر

Marfat.com

لگا دیتے ۔ اور عرض کرتے کہ "اے مولا کریم جو نور اور معرفت کا خزینہ اس سینہ میں ہے اس عاجز کے سینہ میں بھی بھر دے" چنانچہ گیارہ مئی ۱۹۱۸ء انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیداں کے پندرھویں سالانہ تبلیغی جلسہ کی آخری نشست کے موقع پر اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت الحاج پیر الحافظ السید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوریؒ نے حضور قبلہ عالمؒ پر کمال مہربانی اور کرم نوازی فرمائی اور آپؒ کو بر سر عام دستار بندی و اجازت مرحمت فرمائی۔ ہر طرف سے مبارک مبارک کی آوازوں سے فضا گونج اٹھی ۔ صبح ہوئی تو حضور قبلہ عالمؒ تہ خانہ میں اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور لوگ مبارک دیتے ہیں فرمایا ڈاکٹر صاحب کہو الحمد لِلّٰہ پھر عرض کیا حضور میں مولوی ہوں نہ واعظ نہ عالم ہوں نہ فاضل۔ اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملتؒ فرمانے لگے ڈاکٹر صاحب زمیندار بنجر زمین میں سے نالی (آڈ) نکال کر کھیتوں کو سیراب کر لیتے ہیں ۔ نالی میں پانی کنوئیں سے آتا ہے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے دوبارہ اپنی بے بضاعتی کا اظہار فرماتے ہوئے عرض کیا حضور میں تو ایک ڈاکٹر بابو ہوں خلافت لینے نہیں آیا ۔ لیکن اعلیٰ حضرتؒ برابر فرماتے رہے ۔ ڈاکٹر صاحب یہ کام کرنا ہو گا ؎

خود سراپا نور بن جانے سے کب چلتا ہے کام
تجھ کو اس ظلمت کدے میں نور پھیلانا بھی ہے

چنانچہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضور میں کسی کو بیعت کے لئے نہیں کہوں گا ۔ اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا ڈاکٹر صاحبؒ آپ کو کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی لوگ خود بخود حاضر ہوا کریں گے سبحان اللہ یہ شیخ کی دعا کا اثر ہے کہ اعلیٰ حضرت کے محبوب و مقبول خلیفہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے متبعین و مسترشدیں کی ایک بہت بڑی جماعت آپؒ کے رہبر برحق ہونے کی بیّن دلیل ہے ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ آج بھی میرے کانوں میں اعلیٰ حضرت کے الفاظ "ڈاکٹر صاحب کرنا ہو گا کرنا ہو گا گونج رہے ہیں ۔ بس اس حکم کی تعمیل میں اگر کوئی

Marfat.com

بلائے تو آجاتا ہوں ۔ اس ضمن میں حضور قبلہ عالمؒ نے اس واقعہ کا ذکر ایک دوست کے نام مکتوب میں اپنی قلم سے اس طرح فرمایا ہے ۔

" واقعی فقیر نہ پیر ہے اور نہ پیری کا مدعی نہ دعویٰ بزرگی اور ولایت یہ کام جو تبلیغی رنگ میں چل رہا ہے ۔ یا ہو رہاہے یہ فقیر باوجود اپنی نا اہلیت کے مجبوراً اور حکماً کر رہا ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت امیر ملّت شاہ صاحب قبلہ محدّث علی پوریؒ نے باوجود فقیر کے بسبب اپنی نا اہلیت کے بار بار انکار کرنے کے سختی سے حکم فرمایا کہ یہ کام ضرور کرنا ہو گا ۔ تم کو اپنے آپ کو نا اہل سمجھتے ہوئے بھی یہ کام ضرور کرنا ہو گا ۔ اس لئے کہ تمہاری نسبت کامل ہے تمہارے پیر کامل ہیں فقیر نے عرض کیا کہ حضور میں کسی کے پاس جا کر عرض نہیں کروں گا کہ آؤ تمہیں داخل سلسلہ کروں یا تمہیں بیعت کروں تو حضور نے فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کو یہ کام ضرور کرنا ہو گا جس کو ضرورت ہو گی وہ خود آپ کے پاس چلا آئے گا۔تو یہ کام فقیر آپ کے حکم اور ارشاد گرامی کے مطابق کر رہا ہے اور ان کی دعا و برکت و توجہ اور فضل و رحمت الٰہی سے چل رہا ہے اور انشا اللہ چلتا رہے گا فقیر کا کام ان کے ارشادات کے ماتحت ان کی تعلیم کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے ۔ ہدایت دینا یا ہدایت پر قائم رکھنا خدا تعالیٰ کا کام ہے فقیر کا ذمہ نہیں "۔

میں حاضر ہوا پیر و مرشد کے در پر
جو اقطاب عالم کے تھے اعلیٰ افسر
غلام ان کے ہیں متبع پیمبر
خلیفے ہیں ان کے زمانے کے رہبر
مریدانِ حضرت کا میں خاک پا ہوں
میں اولاد حضرت کے زیر لوا ہوں
اک ادنیٰ تریں میں غلام آپ کا ہوں
مسلماں کو دیتا پیام آپ کا ہوں

Marfat.com

میں تھا بے بضاعت نہ تھا اس کے لائق
نہ خواہش تھی دل میں نہ تھا اس کا شائق
مجھے حکم تھا کام یہ کرنا ہو گا
مرا حکم ہے اس سے نہ پھرنا ہو گا
دیا حکم حضرت نے میں مانتا ہوں
سوا اس کے کچھ بھی نہ میں جانتا ہوں
دعاؤں کی حضرت کا محتاج ہوں میں
بغیر ان کے کس کام کا آج ہوں میں
خصوصی توجہ سے حضرت نوازو
ہے طالبؔ تمہارا ہی شیدا نوازو

مصر کو روانگی

دستار بندی و اجازت مرحمت فرمانے کے بعد اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملّت" نے حضور قبلہ عالم" کو مصر روانہ فرمایا ۔ آپ" ۱۹۱۸ء سے ۱۹۱۹ء تک مصر میں رہے ۔ وہاں نہر سویز کے کیمپ میں فتح محمد اور عبداللہ سلوتری میجر بھی فرانس سے تبدیل ہو کر پہنچ چکے تھے چنانچہ یہ دونوں دوست نہر سویز کیمپ میں اور چند مصری داخل سلسلہ نقشبندیہ ہوئے جب کہ باقاعدہ دستار بندی ہو چکی تھی ۔

یاد رہے یہ زمانہ تحریک خلافت کا تھا ۔ برصغیر پاک و ہند میں تحریک خلافت زوروں پر تھی ۔ قارئین حضرات کے علم کے لئے تحریک خلافت کا مختصر پس منظر ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

اگست ۱۹۱۴ء میں جو جنگ عظیم ہوئی تھی اس کے چند ہی ماہ بعد انگریزوں نے کسی حیلہ سے سلطنت ترکی کے خلاف بھی جنگ شروع کی اور بصرہ کی راہ سے عراق پر

Marfat.com

حملہ آور ہوئے اور دو سو میل اندرون ملک مقام شط العرب تک داخل ہو گئے ۔ اس مقام پر تیس ہزار انگریزی فوج کو ترکی فوج نے محاصرہ میں لے لیا اور چند ہی دنوں بعد جب انگریزی فوج کا راشن اور اسلحہ وغیرہ ختم ہو گیا تو پوری فوج نے ہتھیار ڈال دئے اور قیدی ہو گئے ۔ اس شرمندگی کو مٹانے کے لئے انگریزوں نے مقدس ملک حجاز پر حملہ کرنے کی ٹھانی اور اپنے حملہ کی کامیابی کے لئے حسین ابن علی شریف مکہ مکرمہ اور با اثر عربوں کو بغاوت پر اس وعدہ پر آمادہ کیا کہ فتح کے بعد عربوں کو ملک عرب کی بادشاہت بخش دی جائے گی اس لئے کہ عرب عربوں کا ہے ۔ اور ترک کیوں ان پر حکمراں رہیں چونکہ سلطان روم چھ سو سال دنیائے اسلام میں خلیفتہ المسلمین اور خادم حرمین و شریفین مانے گئے تھے انگریزوں کی شریف مکہ سے اس خفیہ سازش کا کسی کو علم نہ تھا کہ وہ خلافت اسلامی ختم کر کے حجاز مقدس پر قابض ہونا چاہتے تھے ۔ اس اندیشہ سے تمام دنیائے اسلام میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا ۔ اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند میں تحریک خلافت کے نام سے ترکی کی مدد کے لئے چندہ جمع کیا جانے لگا ۔ اور نوجوان مسلمان ترکی کی مدد کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے لگے ۔

شریف مکہ :۔ انگریزوں کی سازشوں اور سیاسی و فوجی تسلط کے زیر اثر عربوں نے ترکوں کے خلاف بغاوت کر دی خلافت عثمانیہ کا شیرازہ بکھرنے لگا شریف مکہ حسین ابن علی نے انگریزوں سے ساز باز کر کے حجاز پر اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا دوسرے عرب ممالک بھی خلافت عثمانیہ کے حلقہ اقتدار سے باہر نکلنے لگے شریف مکہ کے عہد میں حجاز کے حالات بہت ابتر تھے یہاں تک کہ دنیا کے مختلف ممالک سے سفر حج پر جانے والے زائرین کی جان و مال تک محفوظ نہ تھے اور شریف مکہ کے برطانوی آلہ کار ہونے کی وجہ سے تمام دنیا کے مسلمانوں میں ایک تشویش و اضطراب پایا جاتا تھا ۔ چنانچہ قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے قیام مصر کے دوران اعلان عام کیا گیا کہ جو مسلمان زیارت حرمین شریفین کے لئے جانا چاہیں حکومت برطانیہ انہیں چھٹی اور مفت سفر کی سہولتیں مہیا کرے گی ۔ فوجی کیمپ کے تمام مسلمانوں اور جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب"

Marfat.com

نے اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے اپنے نام لکھوا دیئے دوران سفر انکشاف ہوا کہ برٹش گورنمنٹ مسلمانوں کے اس گروپ کو عالم اسلام کی نمائندہ جماعت ظاہر کر کے ترکوں کے مخالف شریف مکہ کی حمایت کروا کر سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتی ہے آپ نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور مکہ معظمہ میں شریف مکہ کی دعوت کے موقعہ پر واضح کر دیا کہ یہ گروپ عالم اسلام کی نمائندہ جماعت ہرگز نہیں بلکہ سرکاری خرچ اور چھٹی پر زیارات کی غرض سے یہاں آئی ہے لہٰذا شریف مکہ حسین ابن علی کو برسر اقتدار لانے کی حمایت ہرگز نہیں کی جا سکتی آپ نے علی الاعلان شدید مخالفت فرما کر اس وفد کے خفیہ عزائم کو ناکام بنا دیا

مصر میں قیام کے دوران آپ شہر کی مسجدوں میں جمعہ کے خطبات میں ترکوں سے ہمدردی کے جذبات ابھارتے اور مقامی لوگوں کے ذریعے چندہ کی رقمیں سلطان ترکی کو بھجواتے ایک روز نماز جمعہ پڑھ کر مسجد سے نکلے تو ایک خیر خواہ نے محتاط رہنے کے لئے کہا۔ اور ساتھ ہی بتایا کہ آپ کی خفیہ نگرانی ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بڑی فائیل بن چکی ہے جلد ہی آپ کی تبدیلی سویز کیمپ میں کر دی گئی۔

سویز کیمپ:۔ فرانس سے جب رسالے واپس ہوئے تو فرانس والے تمام احباب سویز کیمپ میں آپ کے پاس آملے۔ آپ کو اب خلافت مل چکی تھی جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ وہ تمام دوست وہاں آپ کی بیعت ہو گئے۔ وہاں اتنی رونق بڑھی کہ کیمپ کی دو بیرکوں کو ملا کر مسجد بنائی گئی۔

وہاں ایک شخص نے اپنا بڑا سا بورڈ خلیفہ قادری سروری لگا رکھا تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ وضو کرنے بیٹھتا تو ایک ایک گھنٹہ وضو کرنے میں لگا دیتا جب کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ وضو کامل اور جلدی کرنا چاہئے جنگ کے خاتمے پر وہ شخص واپس وطن پہنچ کر احرار میں شامل ہو گیا اور حکیم بغدادی بن بیٹھا حالانکہ نہ وہ صحیح پیر ہی تھا اور نہ مستند حکیم زندگی بہروپ میں گزار دی۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے صاحبزادہ صاحب کی درازئ عمر کیلئے ماہنامہ انوار الصوفیہ مارچ ۱۹۱۹ء کے رسالہ میں استدعا چھپی ۔ آپ نے مصر سے اس ضمن میں ایڈیٹر کے نام جو مکتوب ارسال فرمایا ہو بہو نقل کیا جاتا ہے ۔ ملا خطہ ہو

بندگی

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ،

بندہ کے خیال میں رسالہ میں دعائے مولود کے لئے استدعا کرنا غیر ضروری تھا اور ہے بھی کیونکہ اس میں شہرت ہے اور شہرت میں خجالت ہے اس لئے بندہ اس استدعا کو غیر ضروری خیال کرتا ہے اور ساتھ ہی حضور انور شہنشاہ قبلہ علی پوری کے دربار شریف میں بھی درخواست کرنے سے محترز ہے کیونکہ بندہ اپنی حقیقی استدعا میں غیر حقیقی اور غیر ضروری اور فانی چیز کے لئے استدعا کی ملاوٹ کرنا نہیں چاہتا اور اول سے آخر تک صرف ایک ہی خواہش اور طلب میں مرنا چاہتا ہے اور ایک ہی خواہش اور طلب رکھتا ہے اور اس ایک ہی طلب کے لئے مکلّف بھی ہے ۔ آیتہ کریمہؒ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ اس کی تصدیق کر رہی ہے ۔ کوئی چیز آئے یا جائے ، مرے یا جیئے ، بندہ اگر بندہ ہے تو کچھ اثر اس نفع و نقصان کا اس پر نہیں کیونکہ یہ نفع و نقصان اس کا نہیں ۔ جب کسی کو کوئی چیز عاریتہً دی جائے اور پھر بعد از استعمال واپس لی جائے تو قرض حسنہ لینے والا کسی خوشی یا غمی کا مستحق نہیں ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی کی مانگی ہوئی چیز اسے واپس کر دی جاتی ہے تو اسکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے نہ کہ آہ و بکا کر کے اظہار ناراضگی ۔ جب مالک نے اپنی چیز واپس لے لی تو ہمارا نفع و نقصان کیا معنی ؟ بفرض محال اگر اس کو نفع و نقصان سمجھ بھی لیا جائے تو وہ عارضی اور چند روزہ ہے اور مقصود حقیقی پر اس کا کچھ اثر نہیں ۔ فانی چیزیں فانی تعلقات مقررہ وقت پر سب علیحدہ ہو جائیں گے ایسی اشیاء کے ساتھ دلی وابستگی مذکورہ بالا آیت شریف بتا رہی ہے کہ اس زندگی کی غایت اور غرض فقط معرفت الٰہی ہے اور بس ۔ معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ جب تک ماسوائے اللہ سے روئے دل نہ پھیرا جائے

Marfat.com

وہ آنکھ روئے جاناں کے دیکھنے کی مستحق نہیں ہو سکتی جوکہ غیر صورتوں کے دیکھنے میں دلچسپی لیتی ہے کیونکہ یہ اغیار سے دلچسپی اس کے دعویٰ طلب روئے جاناں کو غلط اور جھوٹ ثابت کر رہی ہے ۔ ؎

دلآرامے کہ داری دل در و بند
وگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

ہاں معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ جب تک محبت اور عشق الٰہی دل میں پیدا نہ ہو محبت اور عشق خدا کے حاصل کرنے کے طریقے مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ یوں بیاں فرماتے ہیں؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

یہ ہر دو طریقے بایں الفاظ محال اور ناممکن ہیں جب تک محبوب کو مجسم اور مثالی تصور نہ کر لیا جائے اور ایسا خیال خدائے وحدہ لاشریک کی نسبت کرنا شرک ہے ہاں مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے جو طریقہ بتایا ہے وہی ایک طریقہ ہے فرماتے ہیں ۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

محض حضور اولیاء اللہ سے بندہ دیدار اور گفتار ہر دو طریق سے فیض اٹھا سکتا ہے آیتہ کریمہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ میں بھی یہی راز پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کمال شفقت اور رحم فرما کر مدامی معیت اولیاء کی طرف حکم فرما رہا ہے کیونکہ ان سے علیحدہ رہنا خدا سے دور رہنا ہے اور خدا سے دور اور علیحدہ (ترک محبت میں)رہنے والوں کو معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی ۔ مولانا روم ؒ فرماتے ہیں؎

دور گشتی از حضور اولیاء
در حقیقت گشتۂ دور از خدا۔

معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لئے محبت اور عشق الٰہی کی ضرورت ہے اور محبت اور عشق

Marfat.com

الٰہی حاصل کرنے اور سیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ اور پاک بندوں کی معیت مدامی کی طرف رہنمائی فرماتا ہے ۔ آیتہ کریمہ (قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ) اس آیتہ کریمہ سے ظاہر ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعوے کی تصدیق محض اتباع حضرت سرور کائنات فخر موجودات سید الا انبیاء احمد مجتبےٰ صلعم سے ہی ہوسکتی ہی ۔ اگر یہ نہیں تو دعویٰ محبت خدا جھوٹا ہے اور بے اتباع محبوب محب کی محبت معتبر نہیں اور یہ اتباع بجائے خود محال ہے ۔ جب تک کہ کوئی کامل متبع اور اسوہ حسنہ ہماری (جسمانی) آنکھوں کے سامنے نہ ہو جس کے نقش پا پر چل کر کامل اتباع پیدا ہو جس کا نمونہ اپنے ساتھ رکھ کر اپنے اقوال و افعال اور عادات کو اس کے مطابق بنایا جائے ۔ یہی اس پنجابی ضرب المثل کا صحیح مفہوم ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اور یہی بھید ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْن کے حکم میں ۔

اتباع کامل بغیر عشق اور محبت کے محال ہے ثابت ہوا کہ معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک محبت اور عشق الٰہی دل میں جلوہ گر نہ ہو اور محبت و عشق الٰہی بغیر محبت و عشق رسولؐ کے نا ممکن ہے اور عشق رسولؐ بغیر محبت و عشق پیر کے حاصل نہیں ہو سکتا

اعتقادات کے بعد اسلامی زندگی کے دو حصے بیان کئے جاتے ہیں ۔ (۱) عبادات (۲) معاملات ۔ پیدائش سے موت تک کے سب تعلقات اور وقوعات اسی میں آجاتے ہیں یا یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ دو صیغے سرمایہ زندگانی ہیں جن کو خرچ کرکے معرفت الٰہی کا گوہر مقصود حاصل ہوتا ہے جب ہم عبادات کو لیتے ہیں تو اس میں رکن اعظم فرائض اسلام ہیں اور پھر ان میں بھی سب سے اول اور ضروری نماز ہے ۔ نماز یہ ہے کہ شرح محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیم کے موافق اپنے خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر اپنی عبودیت کا اقرار کرنا ۔ لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا دل معاملات میں جاکر ایسا پھنس جاتا ہے کہ بارہا ہم کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ہم نے کتنی نماز پڑھ لی اور کتنی باقی ہے ۔ ہم کھڑے تو ضرور نماز میں ہیں لیکن نماز سے بے خبر نماز میں کھڑے ہوئے بھی معاملات کو انجام دے رہے ہیں ۔ اسی پر دوسری عبادات بھی قیاس کر لی جائیں ۔ یہ حال تو ہمارا اس

عبادت کے ساتھ ہے جو افضل العبادات اور اہم فرائض سے ہے (اَلصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ) جس نے معاملات کی کدورتوں سے بچا کر معراج المومن کا درجہ دلانا ہے جب یہ معرفت الٰہی کا پہلا زینہ ہی درست نہیں تو معاملات کی کدورتیں کیسے دور ہوسکتی ہیں اور جب تک معاملات سے فحشا و المنکر دور نہ ہوجائیں معاملات معرفت کلی حاصل کرنے میں کیسے مدد کر سکتے ہیں ۔ نماز بایں ہمت وصورت کہ ہم پڑھتے ہیں نماز نہیں کہلا سکتی ۔ حدیث شریف لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ اس پر شاہد و ناطق ہے ۔ کسی کام میں بھی دل حاضر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں دلچسپی موجود نہ ہو ۔ اور دلچسپی چاہتی ہے محبت اور شوق کو ۔ اس لئے حضور قلب نماز میں بھی بغیر عشق اور محبت الٰہی کے میسر نہیں ہو سکتا ۔ اور اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ محبت خدا کے لئے محبت پیر کی ضرورت ہے اور محبت پیر کی حاصل کرنے کے لئے جس کے بغیر نہ عبادات صحیح ہو سکتی ہیں ۔ نہ معاملات ہی صاف ہو سکتے ہیں ۔" اور ان کے صحیح اور صاف ہونے کے بغیر معرفت الٰہی نامکمل ہے مولانا روم" کا شعر پڑھ لینا چاہیے" ۔ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

دیدار اور گفتار سے فائدہ اٹھانے کے لئے صحبت پیر میں حتی الامکان رہنا چاہیے صحبت ظاہری ہو یا باطنی یکساں فائدہ رکھتی ہے ۔ مثنوی ۔

ان کی صحبت مردہ کو زندہ کرے
زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے
ان کی صحبت دیو کو کردے ملک
ہے اثر صحبت میں انکی یاں تلک
ان کی صحبت میں نہیں آتا شقی
یہ خبر دی مصطفیٰ نے اے اخی

Marfat.com

صحبت عاشق ترا عاشق کند
صحبت فاسق ترا فاسق کند

دوسرے معاملات

یہ تو خود ایسے تعلقات ہیں کہ بڑے بڑے عالم اور دانا بھی ان کے چکر میں آکر ایسی بھول بھلیاں میں پڑ جاتے ہیں کہ معاملات کو تقرب خدا کا ذریعہ بنانے کی بجائے ان کے سبب اس سے دور ہونے شروع ہوجاتے ہیں ۔ حتیٰ کہ اس انہماک فی الدنیا کو اپنا کمال سمجھنے لگ جاتے ہیں ۔ ان کی آنکھیں تب کھلتی ہیں جب کہ اس دنیا کی طرف ان کی آنکھیں ہمیشہ کیلئے بند کرلی جاتی ہیں ۔ تب ان پر وہ خدا کی طرف سے غافل رہنا اور دنیا میں شاغل رہ کر اپنے کمال پر ناز کرنا اپنا پہلا اثر بصورت عذاب جانکنی نازل کرتا ہے ۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

اس عذاب جانکنی سے اس عشق دنیا کا خمیازہ بھگتنے کی ابتدا ہوتی ہے قلم میں یہ طاقت نہیں اور زبان قاصر ہے کہ اس خمیازہ کی حقیقت بیان کرسکے ۔ عذاب جانکنی عذاب قبر ' عذاب حشر ' عذاب پلصراط ' عذاب دوزخ وغیرہ کی تشریحات میں حقیقت میں کتابیں بھری پڑی ہیں ۔ عبرت حاصل کرنے کے لئے ایسی کتابوں کا مطالعہ کرنا گاہے گاہے ضروری ہے ۔ خداوند کریم سب مسلمانوں کو ان عذابوں سے محفوظ رکھے آمین ۔

ہاں جب معاملات زندگی کا ایک ضروری حصہ ہیں جن میں حصہ لینے کے لئے ہر ایک انسان مکلف کیا گیا ہے ۔ اور معاملات زندگی اس ڈھب پر واقع ہوئے ہیں کہ بڑوں بڑوں کو دام تزویر میں پھنسا لیتے ہیں تو حکمت الٰہی نے کونسا طریقہ بنا رکھا ہے کہ ان معاملات میں شراکت بھی بدستور رہے ۔ ان کے اثرات بد سے بھی نجات رہے اور معرفت الٰہی کی طرف بھی قدم بڑھتا چلا جائے ۔

سنت الٰہی قدیم سے اسی طرح جاری ہے کہ رشد و ہدایت کے لئے انسانوں میں

سے ہی ایک انسان کو ہر پہلو سے کامل مکمل کرکے ایک نمونہ کے طور پر مامور فرمایا جاتا ہے جس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ باقی انسان بھی ہر پہلو میں اس نمونہ کی نقل کرتے جائیں اور اپنی زندگی اور طرز بودوباش کو اس کے مطابق بناتے جائیں یہ بہترین اور آسان ترین طریقہ ہے ۔ کسی کام کے کرنے کرانے کا ۔ کہ انسان ایک نصب العین مقرر کرکے اس کے مطابق سب کام کرتا چلا جائے

اب ہمارے لئے بھی یہی ایک در کھلا ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ انسانی زندگی کا اعلیٰ میعار (معرفت الٰہی) حاصل کریں اور یہ ہمارا چاہنا محض اپنی خوشی پر ہی موقوف نہیں بلکہ آیتہ شریف (وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ) کے زیر حکم مکلّف بھی کئے گئے ہیں ۔ تو ہمیں ایسے بندگان خدا کی خدمت میں جانے کی ضرورت ہے جن پر صادقین کا لفظ صادق آتا ہے غالبا " اس اطلاق کی وجہ بھی یہی ہے کہ انہوں نے ایک ایسا راہ صدق و صفا اختیار کر رکھا ہے کہ کوئی دنیا وی مشغلہ ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کے آئینہ صدق کو مکدّر کر سکتا ہے ہماری اور ان کی زندگی معاملات میں یکسان واقع ہوئی ہے لیکن وہ تو اس کے ذریعے سے خدا کے نزدیک ہو گئے ہیں اور ہم خدا سے دور۔ایک ہی طرز عمل ان کے لئے اکسیر ہو رہی ہے اور ہمارے لئے زہر قاتل ' یہ راز تب ہی کھلتا ہے جب ہم ان پاک وجودوں کی خدمت میں جاکر ان کے احوال کا معائنہ بہ چشم خود کرتے ہیں ۔ وہاں ان کے پاک قدموں میں رہ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں ایک ایسی چیز موجود ہے جو ان کے دلوں کو دنیوی مشاغل میں مشغول نہیں ہونے دیتی ۔ مزید برآں انہی مشاغل کو وہ اپنے راہ کا ممداور معاون سمجھ کر کرتے ہیں ۔ بلکہ ان مشاغل کو حکم شرعی سمجھ کر تعمیل کرکے امید ثواب رکھتے ہیں ۔ اپنے نفس کو خوش کرنے اور اس کی خواہشات کے زیر اثر ہو کر نہیں کرتے مثلاً ہم بھی اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں وہ بھی اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہیں ہم تو اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے اعتدال سے بھی بڑھ جاتے ہیں اور وہ بقائے نسل انسانیت کی نیّت سے اور حقوق زوجیّت کے خیال سے سنت نبوی علیٰ

صاحبہ الصلوا ۃ والسلام جان کر جاتے ہیں صرف نیت کی تبدیلی سے ان کے معاملات ہماری عبادات سے بڑھ کر شمار کئے جاتے ہیں اور ہمارے معاملات خواہشات نفسانی مجسم ہونے کے سبب گناہ گنے جاتے ہیں ۔ معاملات تو درکنار ہماری عبادات بھی محض شہرت اور دکھاوے کے ہونے کے باعث ہمیں خدا سے دور لے جاتی ہیں کیونکہ ہماری نیت میں عبادات سے بھی قرب الٰہی مقصود نہیں ہوتا بلکہ شہرت دکھلاوا اور فخرو کبر مقصود ہوتا ہے ۔ لہٰذا اشد ضرورت ہے کہ ظاہر داری کو چھوڑ کر حقیقت کی طرف رجوع کیا جاوے ۔ وقت گزرتا چلا جا رہا ہے اور ابھی تک اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پر ہمارا ایمان کامل طور پر نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دنیاوی معاملات کو دینی اور روحانی ضروریات سے مقدم سمجھتے ہیں اور اگر ہم اس شاہراہ کے بدرقوں کے پاس جاتے بھی ہیں تو محض بناوٹ اور ظاہرداری کے لئے ۔ نہ اس راہ پر چلنا ضروری اور فرض جان کر ہم نے صادقین کے ساتھ رابطہ رسمی پیدا کیا ہے لیکن محض دکھاوے کی خاطر لوگوں میں اچھا بننے اور کہلوانے کی خاطر۔ یہ ظاہرداری مکر و فریب ریا کے پردے بہت جلدی اٹھ جانیوالے ہیں لیکن افسوس کہ جب آنکھوں سے یہ پردے اٹھ گئے پھر آنکھیں ہمیشہ کیلئے اس عالم کی طرف سے بند ہو جاویں گی اس وقت ضرورت واقفیت عرفان الٰہی حاصل کرنے کی ظاہر ہوگی لیکن کچھ کرنے کا یارا نہیں ہوگا ۔ یہی رابطہ شیخ جس کو ہم رسمی طور پر کام میں لا رہے ہیں ۔ یہی محبت شیخ جس کے اظہار میں ہم اتنی بناوٹ سے کام لیتے ہیں کہ ہمارے دل ہی اس سے نا آشنا رہتے ہیں ۔ یہی رابطہ اور محبت شیخ معرفت الٰہی کی کنجی ہے ۔ آؤ ظاہر داریاں اور بناوٹیں چھوڑ کر حقیقتاً اس طرف رجوع کریں۔شیخ کی موجودگی کو دونوں جہان کی نعمتوں سے افضل جان کر اس پر سر دھڑ کی بازی لگا دیں ۔ بیعت تو ہم آگے ہی ہو چکے ہیں آؤ آج بیع بھی ہو جائیں اپنے آپ کو میت بدست غسّال جان کر اپنی آرزوؤں اور مرادوں سے گزر جائیں ۔ اور اس عالم میں آکر پھر دنیا پر ایک نظر ڈالیں تو یہی دنیا جنّت نظر آنے لگے گی ۔ ادھر ہم اپنی اپنی نیت اور ایمان کو ان خیالات سے درست اور مضبوط ہی کر رہے ہوں گے کہ معرفت الٰہی دروازہ

Marfat.com

کھٹکھٹانے لگے گی ۔ مبارک ہیں وہ لوگ اور خوش خبری ہو ان لوگوں کو جو آخری آنکھیں کھلنے سے پہلے اپنی آنکھیں کھول لیں ۔ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے کام میں لگ جائیں اور دونوں عالم سے بے خبر ہو جائیں ۔ یا الٰہی اپنی توفیق اور عنایت ہم دورافتادوں کے بھی رفیق حال فرما ۔ بحرمت باعث کون و مکان سید انس و جان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم ۔ آمین ۔

دعائے خیر کا طالب احقر الناس
اللہ دتہ عفی اللہ عنہ کنجاہی

جزائر انڈیمان اور برما میں تبلیغ

جب حکومت کو مصر میں بھی آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کی خبر ملی تو آپ ؒ کو مصر میں سویز کیمپ میں بھیج دیا گیا اور جلد ہی اسی سلسلہ میں آپ کو بذریعہ تار ہندوستان کے فوجی ہیڈ کواٹر شملہ میں طلب کیا گیا سی آئی ڈی کی خفیہ رپورٹ کے بارے جواب طلبی ہوئی کہ آپ تبلیغ اسلام کرتے ہیں ۔ جواب دیا کہ میں اپنی ڈیوٹی کو با قاعدگی اور پورے طور پر ادا کرتا ہوں ۔ اور اپنے وقت میں تبلیغ دین کا کام کرتا ہوں ۔ انگریزوں نے کہا کہ اسے چھوڑ دو ۔ فرمایا یہ میرے مرشد کا حکم ہے یہ نہیں چھوڑ سکتا اس پر آپ کو وارننگ جاری کی گئی کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق اپنے آپ کو بہتر بنائیں اور تبلیغ دین مکمل طور پر بند کریں

اگرچہ ہر چند حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب ؒ کی یہ سرگرمیاں آپ کے ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے آپ کی ذمہ داریوں میں حائل نہیں ہوتی تھیں ۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ افسران بالا کو آپ ؒ کی ذات سے بلا وجہ یہ کیوں ضد تھی کہ وہ انہیں آئے دن ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے رہتے تھے ۔ لیکن جناب ڈاکٹر صاحب ؒ کے ذوق و شوق کی عجیب شان تھی کہ کارپردان حکومت کی اعلانیہ اور کھلم کھلا مخالفت کے باوجود ان کے تبلیغی ذوق و شوق میں ذرہ بھر بھی کمی واقع نہ ہوئی ۔ بلکہ آئے دن ان میں اضافہ ہوتا گیا ۔

Marfat.com

جس فوجی رسالے میں آپ ڈاکٹری کی خدمات سر انجام دے رہے تھے اسے آج کل ۱۳ لانسر رجمنٹ سے موسوم کیا جاتا ہے اس رجمنٹ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا جس کے باعث وہ ان کا حکم نہیں مانتے تھے فوجی افسروں نے سی آئی ڈی کی رپورٹ اور آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے باعث الزام تراشا کہ آپ فوجی جوانوں کو بغاوت پر اکسا رہے ہیں آپ پر مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن آپ کے خلاف کوئی گواہ پیش نہ کیا جا سکا لہٰذا آپ کی تبلیغی سرگرمیوں اور شریف مکہ کی دعوت کے موقعہ پر جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں آپ کا تبادلہ مصر سے جزائر انڈیمان کر دیا گیا اور پورٹ بلیرڈ کے ہسپتال کا چارج آپ کو دے دیا گیا

آپ تو ہر ملک ' ملک ما است کہ ملک خدائے ماست کے قائل تھے جزائر انڈیمان میں اسلام کی سربلندی کے لئے آپ نے جامع پروگرام مرتب فرمایا یہاں ہندو مت مکمل طور پر سایہ فگن تھا فراغت کے موقعہ پر دین حقہ کی تبلیغ آپ کا محبوب مشغلہ تھا گفتگو میں چاشنی کا رنگ نمایاں تھا آپ سے ایک بار گفتگو کے بعد انسان کا دل خود بخود کھنچا آتا تھا لوگ جوق در جوق آپ کی تبلیغی مجالس میں شریک ہو کر دین اسلام میں داخل ہونے لگے۔

پورٹ بلیرڈ میں جمعہ پڑھنے گئے۔ قیدیوں نے مجبور کیا۔ کہ آپ وعظ فرمائیں۔ آپؒ نے جمعہ پڑھایا جمعہ پڑھنے کے بعد ایک نوجوان قیدی سید کاظم حسین جو بی اے پاس تھا آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ کہنے لگا اللہ اللہ کرنا سکھائیں۔ فرمایا تم اچھے آدمی ہو نماز پڑھتے رہو اور اپنے طور پر اللہ اللہ کرتے رہو دو تین روز گزر گئے وہ پیچھے جاتا رہا۔ آخر تنگ آکر کہنے لگا۔ اگر میری موت آگئی تو ذمہ داری آپ کے سر ہو گی۔ میں نے تو خود کو آپ کے پیش کر دیا ہے فرمایا عشاء کی نماز کے بعد میرے بنگلے پر آجانا۔ گیا۔ بیعت کیا۔ ذکر کی اجازت دی وہ نوجوان سید پاک دل اور ذوق و شوق رکھنے والا تو پہلے ہی تھا۔ آپ نے ذکر کا طریقہ سکھلا کر توجہ دی تو جذب کی حالت اس پر اس قدر طاری ہوئی کہ ذکر کرتے کرتے اس کا سر چھت پر جا لگتا آدمی

Marfat.com

رات کے وقت جب ذکر کی گونج آپ کے بنگلے سے پیدا ہوئی تو سی آئی ڈی کے سکھ سب انسپکٹر نے اس کی خفیہ رپورٹ کر دی کہ یہ ڈاکٹر پہلے کی طرح تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہے اور رات کو بارہ بجے تک ذکر کی آواز آتی ہے۔

جب آپ بھامو سے اپر برما چلے آئے تو سید کاظم حسین بی اے نے خط لکھا کہ جب سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہوں تو اس سے ذکر کی آواز آتی رہتی ہے فرمایا اس سے غافل اور ذاکر کا پتہ چلتا رہتا ہے

در و دیوار شدہ آئینہ از کثرت شوق
بہر کجامے نگرم روئے ترامے بینم

یہ مقام ہے کہ جدھر دیکھتا ہوں آپ کا چہرہ پاک ہی دیکھتاہوں یہ فنافی الشیخ کا مقام ہے

آپ کے خانسامے اور دیگر لوگ بھی آپ سے بیعت ہو کر ذکر میں لگ گئے۔

وہیں ایک ہندو نوجوان مورتی بی اے پاس تھا جو اپنے ویدوں اور شاستروں کا عالم اور عامل بھی تھا۔ آپ سے متاثر ہو کر مسلمان ہوا۔ اس کا اسلامی نام محمد عظیم رکھا گیا۔

ان رپورٹوں پر وہاں کے انگریز کمشنر نے لکھا کہ انہیں ڈاکٹر انچارج ہونے کی حیثیت سے پوری آزادی ہے۔ اور میں انہیں تبلیغ سے روک نہیں سکتا ہاں اگر قیدی کی حیثیت ہوتی تو روک بھی سکتا تھا۔

دوسری طرف تمام مسلمان قیدیوں نے باقاعدگی سے نماز ادا کرنی شروع کر دی اور ان میں نو مسلم دن بدن اضافہ کرتے چلے گئے جس کے باعث جیل کے اوقات میں خلل پیدا ہونے لگا قیدی نماز کے اوقات میں افسروں کا حکم نہیں مانتے تھے سی آئی ڈی کی رپورٹ پر کمشنر پورٹ بلیئر ڈ نے وائسرائے ہند کو چٹھی لکھی کہ ڈاکٹر صاحب نے یہاں آکر قیدیوں کی ذہنی کیفیت بدل دی ہے لہٰذا یاتو ان کے لئے سزا تجویز کی جائے یاانہیں قیدی کی حیثیت دی جائے بصورت دیگر فوری طور پر یہاں سے ان کا

Marfat.com

تبادلہ کر دیا جائے۔

اس دوران آپ کے گھر والے جب اعلیٰ حضرت امیر ملّت محدث علی پوری ؒ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوتے تو آپ ؒ دعا کے بعد تسلی اور تشفی آمیز لہجہ میں ارشاد فرماتے کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ڈاکٹر صاحب ؒ انشاء اللہ جلد وطن واپس لوٹ آئیں گے۔

کمشنر جزائر انڈیمان کی رپورٹ پر ایک ماہ کی قلیل مدت کے بعد آپ کا تبادلہ برما بھامو چھاؤنی کر دیا گیا۔

قارئین کرام ! اسی بھامو چھاؤنی میں ہمارے سلسلہ عالیہ کی مایہ ناز ہستی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب ؒ کے عاشق صادق اور محبوب و منظور نظر خلیفہ مجاز حضور جناب باباجی ملک فیروز خاں صاحب ؒ فیروز آبادی گجراتی کو نومبر ۱۹۱۹ء میں آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہوا حضرت جناب باباجی صاحب ؒ کے داخل سلسلہ ہونے کا واقعہ نہایت دلکش اور دلچسپ ہے حضرت بابا جی صاحب ؒ کافی عرصہ سے وہاں تعینات تھے لوگوں میں خاصے مشہور اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے لہٰذا برما میں آپ کے ممدو معاون ثابت ہوئے۔

بھامو ہسپتال چین کی سرحد کے قریب برما میں آپ کو بھامو ہسپتال میں تعینات کیا گیا پکدرہ والا ڈاکٹر پیل پہلے سے وہاں کرنل انچارج کی حیثیت سے موجود تھا۔ آپ کی تعیناتی کے احکام اس کے پاس پہنچے تو ہسپتال میں ادھر جاتا تو کہتا MULLAH THE GREAT COMMING عظیم ملاں آرہا ہے۔ ادھر جاتا تو کہتا MULLAH THE GREATIS C OMING ہسپتال کا عملہ حیران کہ یہ پہلے ہی گھبرایا پھرتا ہے۔ آپ جب وہاں پہنچے تو پوچھا یہاں کوئی مسلمان افسر ہیں حوالدار باباجی ملک فیروز خاں صاحب ؒ کے بارے میں بتایا گیا۔آپ نے بلا بھیجا یہ نہ گئے خیال کیا کہ ڈاکٹر کسی بیگار کے لئے ہی کہے گا۔ یہ نومبر ۱۹۱۹ء کے دن تھے۔

جمعہ کی نماز کے لئے آپ مسجد تشریف لے گئے تو آپ کی نورانی صورت

Marfat.com

خوبصورت ڈاڑھی اور وجاہت سے مسجد کے حاضرین اس قدر متاثر ہوئے کہ سب ادباً اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ اور پھر درخواست کی کہ آپ منبر پر بیٹھ کر خطاب فرمائیں آپ نے فرمایا میں تو ڈاکٹر ہوں ۔ لیکن حاضرین کے پر زور اصرار پر آپ نے پوچھا مسجد کا متولی کون ہے ۔ حوالدار میجر فیروز خان صاحب نے کہا کہ میں منتظم ہوں ۔ ان سے اجازت لے کر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے خان صاحب فرماتے تھے کہ آپ کے وعظ مبارک کے دوران تمام نمازیوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے لیکن کیوں ؟ یہ بات سمجھ میں نہ آئی ۔ پھر آپ نے خطبہ پڑھ کر نماز پڑھائی ۔

جناب خان صاحب کو فرمایا گھر آنا ۔ یہ نہ گئے ایسے ہی دوسرے روز ہوا تیسرے روز مغرب کی نماز کے بعد خان صاحب کا بازو پکڑ کر کہنے لگے چلو سیر کو چلیں ۔ تھوڑی دور جا کر فرمایا تمہارا دل بیمار ہے خان صاحب نے کہا میں تندرست اور بالکل ٹھیک ہوں ۔ اپنا ہاتھ چھڑا کر واپس آگئے آخر اسی رات ایک عجیب واقعہ پیش آنے کے بعد علی الصبح حاضر خدمت ہو کر خود کو بیعت کے لئے پیش کیا فراغت کے بعد واپس جانے لگے تو کوٹھی کے گیٹ پر اردلی پکار رہا تھا اپنے سگرٹ لیتے جائیں ۔ مگر اب سیگرٹوں کی کسے ہوش تھی ۔ اپنے کوارٹر میں گئے ۔ رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر سونے کے لئے چارپائی پر بستر اور مچھر دانی لگائی ۔ خیال کیا سبق یاد کرنا ہے نیچے چارپائی کے قریب بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہو گئے تا آنکہ فجر ہو گئی مسلسل کئی رات ایسے ہی گزر گئیں اور اس وقت تک چارپائی پر نہ سوئے جب تک کہ ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو گیا ۔

کرنل ڈاکٹر پیل اور اس کی میم آپؒ کے ساتھ چپقلش رکھتے اور بہت تنگ کرتے تھے جناب خاں صاحبؒ کو معلوم ہوا ۔ تو کرنل کو ڈانٹا خدا کی قدرت خان صاحب کی ناراضگی رنگ لائی ۔ کرنل پر کیس بن گیا تحقیقات ہوئی جناب خاں صاحب کی منتیں کرنے لگا ۔ فرمایا اب نہیں سب ثبوت مہیا ہیں چنانچہ وہ ڈسمس ہو گیا پھر میاں بیوی دونوں نے ڈاکٹرؒ صاحب کے پاؤں پکڑ لئے ۔

Marfat.com

ایک رات جناب خاں صاحب کی خزانہ پر گارڈ ڈیوٹی تھی ۔ گارڈ والا آدمی غیر حاضر نہیں ہوتا ۔ آپ تہجد کے لئے مسجد چلے جاتے تھے مراقبے میں مستغرق تھے ۔ ڈاکٹر صاحبؒ کی آواز آئی جیسے کوئی روپوں کی تھیلیوں کو چھنکارتا ہے چوری ہو رہی تھی مگر آپ مسجد میں مراقبے میں مستغرق رہے نماز کے بعد گارڈ پر پہنچے تو معلوم ہوا سب کی تلاشیاں اور تحقیقات شروع ہو گئی آپ کو کسی نے پوچھا تک نہیں ادھر ایسی بات ہوئی کہ زبردست تلاشی اور تحقیقات سے چور خوف زدہ ہو کر خود ہی پیش ہو گیا ۔ حضرت خان صاحب" فرمایا کرتے تھے ۔ آپ کے اعلیٰ مقامات و مراتب اور کرامات سے وہ کچھ دیکھا کہ ۔ کسی صاحب کمال کو یہ بلند مرتبہ شاید ہی حاصل ہو ۔

ملاں یعقوب رہتکی اور محمد حسین قصوری وہیں داخل سلسلہ ہوئے ۔

بھامو چھاؤنی سے آپ کی تبدیلی مانڈلے ہو گئی نئی جگہ سے آپ خان صاحبؒ کو ملنے آئے جب قیام کی مدت ختم ہو گئی تو جناب خانصاحب آپ" کو رخصت کرنے کے لئے آپ کے ساتھ روانہ ہوئے ۔ آپ نے خانصاحبؒ کو فرمایا واپس ڈیوٹی پر جائیں مگر یہ ساتھ ہی گئے کئی روز کے بعد واپس ہوئے ۔ چونکہ بلا اطلاع چلے گئے تھے جناب خانصاحب اپنے ساتھیوں سے خاموشی کے ساتھ غیرحاضری کے بارے معلوم کرنے لگے ۔ وہ کہنے لگے آپ تو روزانہ حاضر ہی ہوتے تھے ۔آپ کی پوری حاضری لگی ہوئی ہے ۔

بھامو میں فقیر محمد کو جناب خانصاحبؒ نے جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی خدمت عالیہ میں پیش کر کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت کرایا اس کی بیرک والے ساتھیوں نے شرارت سے اس کا بستر گم کر دیا اور وہ لوگ اسے کہنے لگے اپنے کشف والے پیر سے کہو ۔ وہ اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب" کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اسے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنے کو کہا ۔ وہ بار بار واپس آجاتا کہ آپ ہی پڑھیں ۔ اتنے میں جناب خانصاحبؒ کو سوتے میں دکھایا گیا کہ بستر بھوسہ والے گودام میں بھوسے میں چھپا کر رکھا گیا ہے آنکھ کھلنے پر جناب خانصاحبؒ نے فقیر محمد کا بستر وہاں سے نکال دیا ۔ تماش بین نہایت متعجب ہوئے ۔

Marfat.com

جناب خاں صاحبؒ نے فرمایا ۔ چین کی سرحد کے پاس بھامو کے مقام پر پلٹن میں مجھے ایک دفعہ بخار آگیا میں بغیر میمو کے ہسپتال میں ڈاکٹر صاحب" کے پاس دوائی لینے گیا حضور نے فرمایا کہ بغیر پرچی کے میں دوائی نہیں دوں گا ۔ میں پرچی بنوا کر دوبارہ حاضر ہوا تو فرمایا میں دوائی نہیں دوں گا ۔ میں نے دل میں تردّدکیا ۔ فرمانے لگے کہ خانصاحب ان سب دوائیوں میں شراب کی آمیزش ہے اس لئے یہ تم کو نہیں دوں گا ۔

ایک بار بابا جی ملک فیروز خاں کے دو دوستوں نے اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی ۔ کھانے کے بعد جناب ملک فیروز خان صاحب" نے دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا ۔ اب ہم سے بھی کچھ سودا لے لیں انہیں اس بات کی کچھ سمجھ نہ آئی آپ" نے فرمایا خانصاحب آپ تو معرفت کی باتیں کر رہے ہیں یہ بیچارے کیا سمجھیں ۔

مغرب کا کھانا آپ کے ایک مرید اکاؤنٹس آفیسر کے ہاں تھا ۔ آپ وہاں تشریف لے گئے ۔ اور رات بھی وہیں رہے ۔ خانصاحب نزدیکی مسجد میں چلے گئے رات ایک بجے دونوں شخص اکاؤنٹس آفسر صاحب کے گھر پہنچے ۔ دروازہ کھٹکھٹایا ۔ اور آپ سے کہنے لگے جناب حوالدار خانصاحب" نے دوپہر کو ایسی بات کہی ہے کہ ہمیں اس بات کے سبب ابھی تک نیند نہیں آئی ۔ براہ کرم وہ سودا دے دیں جس کا جناب حوالدار میجر خاں صاحبؒ نے ذکر کیا تھا ۔ آپ" نے فرمایا وہ مسجد میں ہوں گے ان سے جا کر کہیں جناب ملک فیروز خان صاحب نے کہا سودے والی سرکار تو ادھر ہی ہے تہجد کے بعد دونوں توبہ کے لئے حاضر ہوئے ۔ آپ نے توبہ کراکر ذکر و اسباق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی جب تلقین فرمائی تو ان پر وجد اور بیخودی اس قدر طاری ہوئی کہ دونوں کے ہاتھ ناف پر بندھے جم گئے ۔اس واقعہ کے بعد رنگون میں دس دن کی قلیل مدت میں سات آٹھ سو اشخاص نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی ۔

جناب ملک فیروز خاں صاحب" کا ایک دوست محمد یوسف نامی اعلیٰ حضرت قبلہ

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب" سے متعارف تھا اس نے خواب دیکھا کہ گاڑی کھڑی ہے لوگ آپؒ سے ٹکٹیں لے کر اس پر سوار ہو رہے ہیں چنانچہ وہ بھی ٹکٹ لے کر گاڑی پر سوار ہو گیا صبح اٹھ کر حاضرِ خدمت ہُوا۔ اور خواب کا واقعہ عرض کیا۔ آپ نے اپنی جیب سے نوٹ بک نکالی جس میں پہلے بیعت ہونے والے یارانِ طریقت کے نام یاداشت کے طور پر نمبروار لکھے ہوئے تھے نمبر بتا کر محمد یوسف سے پوچھا اس سے آگے کیا نمبر ہے اس نے عرض کی حضور وہی جو میرے ٹکٹ کا نمبر تھا۔ اور حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا۔

ملازمت سے استعفیٰ

در حقیقت انگریز حضور قبلہ عالم" کی تبلیغی سرگرمیوں سے عاجز آچکے تھے۔ انہوں نے حضور کو اس کام سے باز رکھنے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا۔ دنیائے عالم کے تقریباً نصف ممالک جن میں خاص طور پر اٹلی، فرانس، انگلینڈ، مصر، عرب ممالک انڈونیشیا اور برما قابل ذکر ہیں آپ کا تبادلہ کیا جاتا رہا کہ شائد اس طرح حضور قبلہ عالم" کی تبلیغی سرگرمیاں ماند پڑ جائیں۔ لیکن انگریز بیچارہ کیا جانے کہ "طبع ہوتی نہیں تبدیل ہوا ہوتی ہے" اور پھر "یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے"

بیسیوں نہیں سینکڑوں افراد کو ان ممالک میں بھی قدرت نے اس چشمہ فیض نبوت سے فیضیاب ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔ ان ہی اسلامی سرگرمیوں کی وجہ سے جن کا ذکر تفصیل سے پچھلے صفحوں میں آچکا ہے۔ انگریز نے آپ کے خلاف خفیہ ریمارکس دیئے اور حضور قبلہ عالم" کو مصر سے پورٹ بلیئر ڈ یعنی کالے پانی ڈاکٹر انچارج کی حیثیت سے تبدیل کر دیا۔ لیکن اس عاشق رسولؐ کی تبلیغی سرگرمیوں میں وہاں بھی کوئی چیز سد راہ نہ بن سکی۔

برما میں آپ کا قیام ڈیڑھ سال رہا اس عرصہ میں رنگون اور اس کے مضافات کو دین اسلام کی روشنی سے خوب منوّر فرمایا۔ انگریز کو آپ کی تبلیغی سرگرمیاں ایک

Marfat.com

آنکھ نہ بھاتی تھیں فوجی خفیہ ایجنسی آپ کے دینی کردار پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھی۔ خفیہ ایجنسی نے اپنی رپورٹ میں آپ کو حکومت برطانیہ کا بہت بڑا دشمن قرار دیا۔

DR. MUHAMMAD ALLA H DITTA IS THE GREAT ENEMY OF BRITISH EMPIRE

چنانچہ ۱۹۲۰ء میں آپ نے انگریز کی فوجی ملازمت کو خیرباد کہہ دیا عیار انگریز نے پاک و ہند میں آپ کا داخلہ بند کر دیا آپ نے برما کے ایک شہر مدلین میں اپنا ذاتی کلینک کھول کر پریکٹس شروع کر دی اور اپنی ہی رجمنٹ کے ایک پرانے ساتھی ریٹائرڈ حوالدار میجر راؤ عبدالرشید خاں ۔ آئی ۔ ڈی ایم ایس کے تعاون سے وہاں رہائش اختیار کر کے از سر نو تبلیغ دین کا کام شروع کر دیا حسن اتفاق کہ تھوڑے عرصہ کے بعد وہاں پنجابی برمی فسادات شروع ہو گئے ۔ نتیجتہً پنجابیوں کو برما سے نکلنا پڑا ۔ آپؒ نے کلینک کا تمام سامان راؤ صاحب کے سپرد کیا اور خود ہجرت فرما کر کنجاہ شریف واپس تشریف لے آئے ؎

اے طائر لاحوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کنجاہ تشریف آوری

آپ برما سے وطن مالوف تشریف لے آئے تو اعلیٰ حضرت امیر ملّت ؒ کی رضامندی سے آپ نے کنجاہ شریف میں مستقل قیام اختیار فرمایا ۔ کنجاہ بہت قدیم قصبہ ہے مدت مدید تک ہندو راجاؤں کی راجدھانی اور ہندو تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہا ہے ۔ مندر تالاب وغیرہ اب تک ہندو تہذیب کے آثار اور منہ بولتی تصویریں ہیں ۔ یہ ہندوانہ روش موجودہ بیسویں صدی کی پہلی تہائی تک بڑی جاندار رہی ۔ اگرچہ برصغیر میں اسلام کی روشنی سے یہ قصبہ بھی بہرہ ور ہوا ۔ لیکن تعلیم و تجارت میں غلبہ

Marfat.com

انہی لوگوں کا تھا۔ مسلمان تعلیم و تجارت و انتظامی امور میں بہت پیچھے تھے ان حالات میں آپ فوجی ملازمت سے فراغت کے بعد وطن مالوف پہنچے تو یہ قدیم قصبہ اس آفتاب و ماہتاب کے انوار سے جگمگا اٹھا۔ مسلمانوں میں ہمہ جہتی بیداری پیدا ہوئی۔ بقول حضرت شیخ سعدیؒ ؎

ہر کجا کہ بود چشمہ شیریں
مور و ملخ و مرداں گرد آئیند

مگر آپ پانی کا چشمہ نہیں چشمہ نور تھے۔ آپ کی تشریف آوری نے کنجاہ کو کنجاہ شریف بنا دیا۔ اور یہ کوئی مبالغہ نہیں۔ قاعدہ کلیہ ہے۔ شرف مکاں بمکیں۔ مکان کی شرافت مکین کی شرافت اور بزرگی کے سبب سے ہوتی ہے۔ مکہ کی آبادی قدم اسمٰعیل علیہ السلام سے مولدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ شریف کی وجہ سے مکہ مکرمہ کہلائی مدینہ پہلی امتوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ہجرت ہونے کی خبر پر پہلے یثرب کے نام سے بسا اور مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بننے پر مدینہ منورہ اور طیبہ کے نام سے مشرف ہوا۔

یہ بات محض زبانی کہہ دینے کی ہی نہیں بلکہ آثار و شواہد اس پر ناطق ہیں۔ اپنی بسر اوقات کے لئے آپ نے کنجاہ شریف میں چھوٹا سا شفاخانہ کھول لیا۔ آپ کے پیر بھائی جناب مولوی محمد حسن ولد قمر الدین صاحب کنجا ہی حال مقیم گڑی شاہ دولہ گجرات بیان فرماتے ہیں۔ کہ اس شفاخانہ میں آپ نادار مریضوں کو عموماً مفت یا بہت ہی کم قیمت پر ادویات دیتے تھے۔ آپ کی زیادہ تر کوشش لوگوں کو روحانی فیض سے سیراب کرنے میں مبذول رہتی جس باقاعدگی اور خوبصورتی سے آپ نے اس فرض کو سرانجام دیا وہ انہی کا حصہ تھا۔

پنجگانہ نمازیں بڑی باقاعدگی سے مسجد میں ادا کرتے۔ رات کا تہائی حصہ اوراد و وظائف اور نماز تہجد میں گزار دیتے تھے۔ جمعرات کو بعد از نماز مغرب یارانِ طریقت کے ساتھ حلقہ ہائے ذکر اور ختم خواجگان پڑھنے کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ حلقہ ذکر

Marfat.com

کے بعد یاران طریقت کی تبرکات اور قہوے سے تواضع کی جاتی جس کی لذت اور ذائقہ آج بھی دوستوں کو یاد ہے۔ آپ کی یہ سرگرمیاں رمضان المبارک میں نقطہ عروج پر پہنچ جاتی تھیں۔ دن کو روزہ اور عبادت اور رات کو قرآن پاک سننے پڑھنے میں گزار دیتے تھے رمضان المبارک میں ۲۷ویں کی پوری رات نعت خوانی۔ ذکر اور وعظ و نصیحت میں گزر جاتی تھی۔ سحری کے وقت چند دوستوں کے ساتھ پورے کنجاہ شریف کا چکر لگاتے اور ذکر کرتے ہوئے تمام لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرتے تھے۔

جناب شیخ کرم الٰہی صاحب گگے زئی جن کی پیدائش ۱۹۰۹ء کی ہے بیان فرماتے ہیں کہ میں پانچویں جماعت سے آپ کے ساتھ رہا ہوں۔ آپ کی نورانیت کی کشش نے مجھے بچوں والی کھیلیں اور مجلسیں بھلا دیں۔ آپ جب ۱۹۲۰ء میں فوجی ملازمت ختم ہونے پر کنجاہ شریف میں آکر قیام پذیر ہوئے تو آپ کی عادت مبارک تھی کہ پوہ ماگھ کی سردیوں میں سحری کے وقت گھر سے نکلتے ہم ساتھ ہوتے۔ آپ آگے نعتیں پڑھتے جاتے اور ہم آپ کے پیچھے پیچھے پڑھتے جاتے۔ پورے محلے کا چکر لگا کر یاران طریقت کو جگاتے آپ اندازہ فرمائیں کہ پہلے خود اٹھ کر گھر میں تہجد و درود شریف پڑھتے اور ابھی اتنا وقت ہوتا کہ آپ پورے محلے پر توجہ دیتے۔ آپ میں نورانیت اتنی قوی اور چہرہ پاک پر ایسی معصومیت بھری خوبصورتی تھی۔ کہ ناواقف گلیوں میں گزرنے والے بچے بھی خصوصاً آگے بڑھ کر سلام پیش کرتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دِی گئی وجاہت تھی جب آپ ملازمت سے فراغت کے بعد کنجاہ شریف پہنچے تو اپنے چچا جناب شیخ میراں بخش صاحبؒ کو فکر معاش سے آزاد کر دیا۔ قبل ازیں آپ کے چچا موصوف مسافروں کی خدمت کے لئے نانبائی کی دکان کیا کرتے تھے۔ لیکن قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے آجانے کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ سوائے ذکر و فکر کے کوئی کام نہ تھا۔ باقاعدگی سے مسجد شیخاں میں جو شیلی آواز میں اذان پڑھتے رہے اور کبھی ناغہ کی نوبت نہ آئی جب ان کا وصال ہوا تو ان کے چہرہ سے

Marfat.com

انوار پھوٹ رہے تھے ۔ یہ سب حضور ڈاکٹر صاحب ؒ کی توجہ سے تھا ۔

رنگتیں کتنی ملیں ایک رنگ تمہارا لے کر
کیا سے ہم کیا ہو گئے اک نام تمہارا لے کر

سماجی کردار

اس وقت کنجاہ میں مسلمانوں کا صرف ایک پرائمری سکول تھا جو بعد میں مڈل ہوا جب کہ ہندوؤں کا ہائی سکول تھا مسلمانوں کے سکول کا کام آپ کے سپرد ہوا ۔

اعلیٰ حضرت امیر ملّت ؒ نے آپ کو کہیں بیٹھ جانے کا حکم فرمایا آپ نے عرض کی کہ کنجاہ والے خوشی سے خدمت کے لئے کہنے لگے ہیں ۔ اس پر امیر ملّت ؒ کی رضامندی دیکھ کر آپ نے کنجاہ میں ڈاکٹری کی دکان کھول لی ۔ اور سکول کا کام بھی سنبھال لیا ۔ جس کو آپ نے لوئر مڈل درجہ تک ترقی دلوا دی ۔ ہر گھر سے ایک مٹھی آٹا دونوں وقت لے کر سکول کا انتظام کیا گیا یہ کام اتنی محنت اور توجہ سے سرانجام دیا کہ دو ہزار سالانہ خرچ تھا ۔ وہ پورا کر کے بچت بھی دو ہزار تک پہنچ گئی ۔ ہندوؤں کا مڈل سکول ٹوٹا ۔ تو آپ نے سنبھال لیا ۔ مولوی عبداللہ سلیمانی نے اختلاف کیا ۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس فیصلہ کے لئے بات گئی وہ لوگ کئی مرتبہ گئے کہ گورنمنٹ ہائی سکول بن جائے آپ نے ان سے اتفاق نہ کیا اور فرمایا ۔ اب بھی چھوڑ دو تمہاری سکیم فیل ہو جائے گی مولوی عبداللہ سلیمانی نے بمشکل ساٹھ ستر آدمی اپنے ساتھ ملائے اور وفد کی صورت میں ڈپٹی کمشنر کے پاس جاتے رہے مگر وہ کہتا رہا کہ سرکار سیکنڈری سکول کے حق میں نہیں ۔ ان کی سکیم فیل ہو گئی تو آپ نے ڈپٹی کمشنر سے کہا کہ اگر ہم یہ کام خود سنبھال لیں تو ؟ اس پر رضا مندی پا کر آپ نے ہندوؤں کے باغ اور بارہ دری میں بورڈ کے اختیار میں ہائی سکول کے قیام کے لئے درخواست دے دی ۔ کہ اسلامیہ سکول بن جائے جو منظور ہو گئی اور سرکاری حکم جاری ہو گیا آپ چھٹی لے آئے ۔ اور چھ ماہ تک اپنی ڈاکٹری کی دکان بند کر کے سکول کا کام خود سنبھال کر ہر کمی کو پورا

Marfat.com

کیا ۔ یہاں تک کہ اپنی اہلیہ محترمہ کا زیور اور دیگر امداد دے کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔آپ سکول کی انتظامیہ کے صدر منتخب ہوئے اور اس کا نظام بطریق احسن سرانجام دیا ۔ اسکول کا نظام کامیابی سے چلتا دیکھ کر مرزائی بھی بیدار ہوئے مگر آپ نے انہیں دخل اندازی سے باز رکھا ۔

سید محمد صدیق شاہ صاحب

آپ گورنمنٹ ہائی سکول راولپنڈی میں ٹیچر تھے ۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے ۔ علماء نے فتویٰ دیا کہ حکومت سے ترک موالات کریں ۔ انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور استعفیٰ منظور ہونے پر گھر چلے آئے اِمرتسر سے "وکیل" اخبار نکلا کرتا تھا اس میں قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی طرف سے جو اسلامیہ لوئر مڈل سکول کنجاہ کے منیجر تھے اشتہار شائع ہوا کہ ہمیں اپنے سکول کے لئے ایک متدیّن ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے ۔ یہ اوصاف رکھنے والے اصحاب ہمیں درخواستیں ارسال کریں انہوں نے ڈاکٹر صاحبؒ کو اپنی کوالیفکیشنز کے علاوہ اپنے مذہبی خیالات سے بھی آگاہ کیا ۔ چند روز کے بعد شاہ صاحب کو آپکی طرف سے آرڈر آگیا کہ آپ اولین فرصت میں کنجاہ پہنچ جائیں شاہ صاحب کنجاہ پہنچے اور حالات معلوم کئے ۔ پتہ چلا کہ اسکول کی انجمن چند ممبروں پر مشتمل ہے ۔ انہوں نے قبلہ ڈاکٹر صاحب کو جو فوج کی ملازمت سے فارغ ہو کر آئے تھے سکول کا منیجر بنا دیا اور انہوں نے ضرورت کے مطابق اساتذہ کے حصول کی کوشش کی ۔

ڈاکٹر صاحبؒ کے مینیجر ہونے سے پہلے اساتذہ نے اسکول میں دیہاتی ماحول پیدا کیا ہوا تھا ۔ اساتذہ چارپائی پر لوئی لے کر بیٹھ جاتے اور شاگردوں کو چھاچھ اور ضرورت کی چیزیں لینے بھیج دیتے ۔ تعلیم کا حال غیر تسلی بخش تھا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ سے شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے تجربے کے پیش نظر سکول میں جو تبدیلیاں مناسب خیال کریں وہ کر لیں۔ تعلیمی حالت سدھاریں اور ہمارے مقابلہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول اور سری کرشن ہائی سکول ہیں ان سے ہمارے لڑکے اچھے ہونے چاہیں۔

Marfat.com

سکول میں ڈاکٹر صاحب کے مشورے سے تبدیلیاں

ہر ایک استاد کے لئے ایک کرسی فراہم کی گئی ۔ اساتذہ کا چارپائیاں بچھا کر بیٹھنا مفقود ہو گیا ۔ ہر ایک پیریڈ (PERIAD) کے اختتام پر گھنٹی بجتی اور ٹائم ٹیبل کے مطابق ہر جماعت میں پڑھائی ہوتی

اساتذہ کی منتظمہ کمیٹی سے شکائت

اس قسم کی پابندیوں سے آزاد منش استاد گھبرائے ۔ اور کمیٹی سے شکایت کی ۔ کمیٹی نے ڈاکٹر صاحب کو ان کی باتیں پہنچائیں ۔ ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ ہم سکول کی اصلاح چاہتے ہیں اور طلباء کی تعلیم کی بہتری چاہتے ہیں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں ان میں سے کون سی تبدیلی ہے جو انہیں تکلیف دیتی ہے ۔ ہر ایک سکول میں اس طریق سے کام ہوتا ہے کمیٹی کو سمجھانے کے بعد اساتذہ کی اس شکایت کا کچھ اثر نہ ہوا اور سکول باقاعدگی سے چلنے لگا شاہ صاحب ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۸ء تک کنجاہ شریف میں رہے ۔

میجر عبدالرشید کنجاہی نے بتایا کہ جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ ہمیں بچپن سے ڈائریاں دے رکھیں تھیں کہ نماز پنجگانہ ادا کرنے کے بعد ان پر والدین کے دستخط کروائیں ورنہ باز پرس ہوگی ۔ چنانچہ تمام بچے بڑے اہتمام کے ساتھ وضو کے بعد نماز میں شریک ہوتے ۔

اعلیٰ حضرت امیر ملتؒ کی کنجاہ تشریف آوری

اب آپ آزادانہ پیرو مرشد اعلیٰ حضرت محدث علی پوریؒ کے احکام کی تکمیل کے لئے کمربستہ ہو چکے تھے کنجاہ تشریف لاکر انہوں نے اگرچہ اپنی بسر اوقات کے لئے چھوٹے سے شفا خانہ کی بنیاد رکھی ۔ لیکن ان کی تمام تر کوشش لوگوں کو اپنے فیوض و برکات اور فیض باطنی سے سیراب کرنا تھا ۔ اور جس باقاعدگی اور خوب صورتی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس فرض کو سرانجام دیا ۔ وہ انہی کا حصہ تھا ۔

آپ کا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ جس کے بارگراں سے کنجاہ شریف کے

Marfat.com

دوست کسی طرح بھی سبک دوش نہیں ہو سکتے تھے وہ اعلیٰ حضرت امیر ملّت محدث علی پوری" کی کنجاہ تشریف آوری تھی ۔ آپ" کی وساطت سے کنجاہ والوں کو سال میں ایک دفعہ لازمی طورپراعلیٰ حضرت قبلہ عالم" کے جمال جہاں آراء سے اپنی آنکھوں کو منوّر کرنے کی سعادت حاصل ہوجاتی ۔ یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اعلیٰ حضرت" کا باطنی فیض نہ صرف کنجاہ کی حدود تک محدود رہا۔ بلکہ کنجاہ کے گردونواح کے اور دور تک کے دیہات بھی اس فیض سے سیراب ہوئے۔

محترم جناب محمد حسن ولد قمر دین کنجاہی نے ایک دفعہ اعلیٰ حضرت امیر ملّت حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علیپوری کی خدمت میں دعوت کے لئے اصرار کیا تو انہوں نے چائے پر رضا مندی کا اظہار کیا ۔ لیکن زیادہ اصرار ظاہر کرنے پر کھانا کھانے کی دعوت بھی قبول کر لی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" سے مشورہ کیا تو آپ نے حضرت صاحب کی کھانے میں پسندیدہ اشیاء وغیرہ سے آگاہ فرمایا اورساتھ ہی فرمایا جتنا ہو سکے اتنا ہی پکائیں جب مہمان کھانا کھانے گئے تو سو سے زائد مہمان تھے ۔ انتظام چند ایک کے لئے تھا اہل خانہ پریشان ہوئے جناب ڈاکٹر صاحب" نے فرمایا گھبراؤ نہیں یہ میرا تولیہ کھانے کےاوپردے دو پھر کیا تھا سب سیر ہو کر کھا بھی گئے اور کھانا ویسے کا ویسا بچ رہا ۔ جو بعد میں اعزاء واقارب میں تقسیم کیا گیا۔

فضل کریم ولد سبحان بخش بٹ ساکن کنجاہ سابق جلال پوری فرماتے ہیں کہ جب بھی میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کو رات کو دیکھتا تو مطالعہ میں مصروف پاتا۔

ایک دفعہ حضور خواب میں ملے تو فرمایا ۔ دنیا جو چاہے کرے تجھے کچھ فکر نہیں ۔ خواب میں زیارت ہوئی تو فرمایا جاگو کیا تم میرے مرید نہیں ۔ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ لَاتُرْجَعُوْنَ کثرت سے نماز میں پڑھا کرتے تھے

ایک موقعہ پر جب اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکار علی پوری اپنی مصروفیات کے باعث کچھ عرصہ کنجاہ شریف تشریف نہ لا سکے تو حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے جذبات سے لبریز مندرجہ ذیل رباعیات آپکی خدمت عالیہ میں ارسال کیں

Marfat.com

علی پور دیا سیّداں آ دیکھیں — تیرے باہجھ نتّی مندے حال ہوئی
بُری ویکھ کے چھڈ گئی خلق ساری — ڈھاڈی دنیاں وچہ پامال ہوئی
چھڈ یار اغیار سب دُور ہو گئے — میرے جیئی نہ کسے دے نال ہوئی
طالبؔ روندی رہاں گی حشر تائیں — میرے نال کی سجناں چال ہوئی

ہریاں کھیتیاں سُک سیاہ ہویاں — لینی سارسی باغ دیا والیا وے
باہریں وریں روڑی دی دی سنی جاندی — اساں عمر ساری دکھاں جالیا وے
رب جانداحال حقیقتاں نوں — کریں معاف جے کجھ بھل بھالیا وے
طالبؔ دیس غریباں دے کریں پھیرا — سارے ملکاں تے جان والیا وے

یاران محفل

اعلیٰ حضرتؒ کی مجاہدانہ تعلیم کا ایک اثر یہ بھی تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب جہاں ہمہ وقت خدمت اسلام بجا لانے کے لئے مستعد اور کمر بستہ رہا کرتے تھے۔ وہاں بالخصوص عید میلادالنبیؐ کی تقریب سعید پر ہر سال کنجاہ شریف میں نماز ظہر کے بعد ایک عظیم الشان جلوس نکالا کرتے تھے۔ جو اڈے سے شروع ہو کر شہر کا چکر لگاتا ہوا پھر اسی مقام پر اختتام پذیر ہو جاتا تھا۔ جناب ڈاکٹر صاحبؒ خود اور ان کی معیت میں بہت سے علماء اور واعظین حضرات شامل جلوس ہو کر اپنے مواعظ حسنہ سے اہل شہر کو جن میں ہندوؤں کی کافی تعداد ہوتی تھی مستفیض کیا کرتے

سب سے پہلے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ اور ان کی ذات سے نسبت رکھنے والے لوگ کنجاہ کی ایک قدیمی عظیم الشان جامع مسجد (جو عہد عالمگیر کی یادگار تھی) میں جا کر جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد بہتر یہ سمجھا گیا۔ کہ خود اپنی مسجد شیخاں میں خدا تعالیٰ کا یہ فریضہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ سالہا سال تک خود قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ اسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔

Marfat.com

کنجاہ میں اعلیٰحضرت ڈاکٹر صاحبؒ کی موجودگی میں اس وقت ایک چھوٹی سی مگر ایک ایسی نورانی سوسائٹی معرض وجود میں آچکی تھی جس کے ارکان اس وقت کی اس پاکیزہ اور دردوسوز سے بھری ہوئی یاد کو مدت العمر فراموش نہ کر سکے ۔ ان حضرات میں سے ایک نمایاں شخصیت سید محمد صدیق شاہ صاحب کی تھی جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ۔ آپ بھوپور سیداں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے ۔ اعلیٰ حضرت ثانی صاحبؒ کے مریدان خاص میں سے تھے اور ان کا نسبتی تعلق تھوڑا اوپر جا کر سادات علی پور سے جا ملتا ہے ۔آپ بسلسلہ ملازمت کنجاہ تشریف لائے تھے ۔ شروع میں اسلامیہ پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر منتخب ہوئے ۔ یہیں رہ کر اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں ۔ اور ایم اے کا امتحان پاس کیا ۔ کافی عرصہ اسلامیہ پرائمری سکول کی ہیڈ ماسٹری کرنے کے بعد سرناتھ دھرم ہائی سکول کنجاہ میں بطور T ۔ O کام کرتے رہے ۔ جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی ہمسائیگی میں سکونت پذیر تھے ۔ اور دن بھر کی ذمہ داریوں کے بعد باقی وقت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی صحبت میں بسر کیا کرتے تھے ۔ آپ صحیح النسب سید اور بلند اخلاق کے مالک تھے اپنے پیرو مرشد کے ساتھ انہیں بے حد عقیدت وارادت تھی مختلف مقامات پر بطور مدرس اور بعد ازاں مختلف ثانوی مدارس میں بطور ہیڈ ماسٹر اپنے فرائض سر انجام دینے کے بعد آج کل آپ لاہور بھاٹی دروازہ کے اندر اپنے ذاتی مکان میں فروکش ہیں ۔

اس سوسائٹی کے دوسرے ممبر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد ضیاءاللہ نعمانی صاحب کے خسر حافظ سعید احمد صاحب ہزارویؒ تھے ۔ جو اگرچہ حویلیاں ضلع ہزارہ کے باشندے تھے ۔ لیکن وہاں حفظ قرآن کے سلسلے میں کنجاہ کے متصل ایک موضع کھوجیاں میں مقیم رہے ۔ آپ قرآن خوانی میں غیر معمولی تاثیر کے مالک تھے ۔ اس لئے کنجاہ والوں نے انہیں اپنے پرائمری سکول میں تعینات کر دیا چونکہ آپ کا قیام بھی اسی محلہ پختہ تالاب میں تھا ۔ بعد ازاں مسجد شیخاں میں آپ امام

بنا دئے گئے ۔ آپ بھی تمام دینی و روحانی کاروائیوں میں جن کا شروعات قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمؒ سے ہوا کرتا تھا میں برابر حصہ لیتے تھے ۔ حافظ صاحب موصوف ہر مجلسی تقریب میں حاضرین کے اصرار پر جب کبھی تلاوت قران کے لئے سٹیج پر تشریف لاتے تو اپنے لحن داؤدی سے سامعین و حاضرین کو دم بخود کر دیا کرتے تھے ۔

آپ کنجاہ میں ایسے جم کر بیٹھے کہ ان کے دل سے اپنے وطن کی یاد ہمیشہ کے لئے محو ہو گئی یہاں تک کہ آپ سر زمین کنجاہ میں ہی اپنی آخری آرام گاہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ۔

حافظ صاحب موصوف کی تدفین کا معاملہ بھی بڑا عجیب و غریب ہے ۔ وہ اس طرح کہ اسی مسجد شیخاں کے ایک گوشے میں مسجد کے تولی اور سرپرست شیخ کریم بخش صاحب نے جن کا ذکر آگے کیا جائیگا اپنے لئے تھوڑی سی جگہ مخصوص کر دی ۔ جو شیخ صاحب کی آرام گاہ تو نہ بن سکی البتہ یہ سعادت حافظ صاحب موصوف کے حصہ میں آئی ۔ جن کا انتقال ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے سے دو سال تک صاحب فراش رہنے کی وجہ سے ہوا ۔ چنانچہ ان کا مزار آج بھی مسجد شیخاں کے اسی حصہ میں واقعہ ہے ۔ اور زیارت گاہ خاص و عوام ہے

Marfat.com

ایک دفعہ قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ چھٹی گزار کر چکدرہ کی طرف اپنی ڈیوٹی پر جا رہے تھے کہ آپ اعلیٰ حضرت امیر ملّت کے ساتھ عالی قدر جناب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کے خصوصی تعلقات کی بنا پر گولڑہ شریف سلام و زیارت کیلئے حاضر ہوئے پیر صاحبؒ اپنے حجرے میں آرام فرما رہے تھے۔ جناب ڈاکٹر صاحبؒ اعلیٰ حضرتؒ کی نسبت سے حاضری کیلئے اطلاع کی تو آپؒ نے نہایت شفقت سے بہت دیر تک اپنے پاس بٹھائے رکھا آپؒ کی عادت تھی کہ اپنے متعلق قصیدہ یا منقبت نہ سنتے تھے۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے منقبت پیش کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے بڑی خوشی سے منظور فرمائی منقبت سن کر نہایت خوش ہوئے۔ اپنی پسندیدگی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیں۔ ایک دفعہ حافظ سید احمد صاحب ہزاروی کنجاہی جو اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے چشتیہ سلسلہ میں مرید تھے ان کو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی مگر یہ زیارت حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی وساطت سے ہوئی وہ اپنے پیر خانہ گولڑہ شریف حاضر ہوئے۔ اور اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحبؒ کے واسطے سے آپؒ نے فرمایا۔ حافظ جی "یہ زیارت میری وساطت سے ہی سمجھیں۔ حافظ صاحبؒ کو جب دوبارہ حضورؐ کی زیارت جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی وساطت سے ہی ہوئی تو پھر اپنے پیر صاحبؒ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؒ نے فرمایا کہ اس وقت سرکار دو عالمؐ کی بارگاہ میں جناب ڈاکٹر صاحبؒ ہی متعین ہیں اور میں نے کہا جو تھا کہ زیارت میری وساطت سے ہی سمجھیں اور معترض نہ ہوں۔ حافظ صاحبؒ نے یہ تمام واقعہ خود جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا آپؒ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ سے خصوصی تعلق رکھتے تھے۔ پیر صاحب کے انتقال پُر ملال پر آپ نے اس طرح اظہار فرمایا۔

Marfat.com

انتقال پر ملال اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علیشاہ صاحب

قادری گولڑوی قدس سرہ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء

از چہ تاریک است در چشم جہاں — وز چہ می خیزد ز قلبم ایں فغاں
از چہ شد خونبار چشم دوستاں — وز چہ شد ماتم کدہ ہندوستاں
از چہ در دستم ہلوزد خامہ — وز بیانش در دہن سوز و زباں
چیست ایں شورے کہ در عالم فتاد — در نواح گولڑہ آہ و فغاں
سید ما حضرت مہر علی — آفتاب معرفت قطب زماں
مظہر فیض عظیم مصطفیٰ — سید السادات بس عالی نشاں
پیشوائے اصفیاء و اتقیا — ناقصاں را پیر شمس کاملاں
مہر چرخ زہد و ورع و اتقا — در علوم شرح بحر بے کراں
دور گیتی چوں مثالش کم بزاد — چشم مہر و ماہ ندیدہ ہم چناں
از قدم بوسیش محرومم بساخت — رفت از دار محنِ سوئے جناں
حیف و واویلا دریغا حسرتا — شد جُدا از ما پناہ بیکساں
دیدنش کفارہ عصیان ما — بود مرد حق پرست و حق نشاں
موتِ عالِم موت عَالَم گفتہ اند — بود در علم و عمل جان جہاں
بہر تاریخ وصالش ایں بگفت — طالبؔ از کنجاہ بادرد و فغاں
روز سہ شنبہ صفر بست و نہم — قبلہ عالم چو شد جنت رواں
از صد و بستم برفتہ سی و ہفت — یازدہ از مئی بحق واصلاں
مرحبا مے گفت رضواں مرحبا — مقدمش را ایستادہ حوریاں
زانکہ سوئے حق روی اے حق نما — لب کشائی چوں بحق دوستاں
یادم آری از کرم بس عاصیم — زانکہ لطفِ بیشتر بر عاصیاں
ہمتم مرد خدا گردد فزوں — چوں شوند از سجن پیروں مومناں
رحمت حق بر مزارت تا ابد — قبر تو در وسط گلزار جناں

Marfat.com

جناب منشی احمد دین صاحب بھی اسی سوسائٹی کے ایک رکن تھے جو بظاہر چمڑے کا کاروبار کرتے تھے لیکن فیاض ۔ زیرک تجربہ کار اور پابند صوم و صلوا ۃ تہجد گزار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے ۔ اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکار علی پوریؒ کے مریدان باصفامیں سے تھے ان کی ذات ایک سلجھی ہوئی انسانیت کا ایک صحیح نمونہ تھی فرائض دینی کے ادا کرنے میں ہمیشہ مستعد رہے برادری کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے منشی صاحب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے عزیزوں میں سے تھے لیکن یہ تعلق ذرا آگے بڑھ کر قرابت داری تک پہنچ گیا کیونکہ ڈاکٹر صاحبؒ کی ایک صاحبزادی بعد میں ان کی بہو بنی تھی ہر قسم کی دینی سرگرمیوں میں منشی موصوف دوسروں سے پیش پیش رہا کرتے تھے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے ہمسائے میں ایک اور قابل ذکر شخصیت جن کی جوانی بے داغ ۔ جن کا کردار قابل تعریف اور جن کا تدبر قابل تقلید تھا ۔ صوفی عبدالحمید صاحب کی شخصیت تھی ۔ کاروبار کے سلسلے میں ہندوستان جایا کرتے تھے ۔ لیکن جب تک کنجاہ میں مقیم رہتے ہر کام میں ڈاکٹر صاحب کے دست راست ثابت ہوئے ۔ اعلیٰ حضرتؒ کے مریدین خاص میں سے تھے اور آپ کے منظور نظر۔ جب کبھی حاضر دربار ہوتے اعلیٰ حضرت" بہت زیادہ خوشنودی خاطر کا اظہار کرتے تھے اور دلی لگاؤ سے ان کے حالات خیریت دریافت فرمایا کرتے تھے ۔ آخری عمر میں ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ـــــ اور کئی سال تک اس بیماری سے صاحب فراش رہ کر آخر کار راہی عالم بقا ہوئے

کنجاہ کی شیخ برادری کو چونکہ قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی ذات گرامی سے والہانہ قسم کی عقیدت اور ارادت تھی یوں تو اس خاندان کا ہر فرد گو چھوٹا تھا ۔ یا بڑا ۔ عورت تھی یا مرد اس نشۂ محبت میں سرشار تھے ۔ لیکن ان میں سے چند ایک حضرات خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں ۔ ان میں سے ایک سربرآوردہ شخصیت شیخ کریم بخش کی تھی جو زمیندار قسم کے آدمی تھے اور موروثی طور پر لینڈ لارڈ تھے ۔ مگر عقل مند اور زیرک انسان تھے ۔ مرید تو اعلیٰ حضرت" کے تھے ۔ مگر جیسی کچھ عقیدت اور ارادت

Marfat.com

انہیں ڈاکٹر صاحبؒ کی والاصفات سے تھی ۔ اس میں کسی اور کو شرکت نہ تھی۔
شیخ صاحب مسجد شیخاں کے متولی اور سرپرست تھے ۔ ضروریات مسجد کا خیال رکھنا ان کے سپرد تھا ۔ جن کو وہ نہایت خوبی اور عمدگی سے نبھاتے تھے ۔ اعلیٰ حضرت" ڈاکٹر صاحب کی فرمائش پر انہوں نے اپنا سب سے بڑا بیٹا حافظ صاحب موصوف کے زیر تربیت کر دیا تھا ۔ حافظ صاحب نے شبانہ روز محنت کرانے کے بعد اسے قرآن مجید کا حافظ بنا دیا۔

رمضان شریف کے متبرک مہینے میں یہی حافظ نور محمد ولد شیخ کریم بخش مصلّٰی سنایا کرتے تھے شیخ صاحب عمر کے آخری حصہ میں ہڈیوں کے تپ دق کا شکار ہو گئے تھے ۔ یہ مرض ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی ۔ مگر شومی قسمت شیخ صاحب نے اپنی پیش بینی کے خلاف کنجاہ سے بہت دور اجل کو لبیک کہا اور وہیں دفن ہوئے ۔
شیخ برادری میں سے ایک قابل ذکر شخصیت نواب علی صاحب کی ہے ۔ آپ اگرچہ علم کے معاملے میں دوسروں سے بہت اونچے تھے لیکن اپنی ذاتی شرافت ' خلوص ' محبت ' پرہیز گاری ' تقویٰ اور محبت شیخ میں دوسروں سے بہت بڑھے ہوئے تھے ۔ ان کے ایک برادر بزرگ شیخ مراد علی صاحب تھے جو ایک کامیاب دنیا دار مگر اس کے ساتھ ہی پابندی شریعت میں بھی دوسروں سے پیچھے نہ تھے ۔ بڑے سوزِ دل سے نعت خوانی کیا کرتے تھے ۔ ان کی بزرگی اور دانش مندی کی وجہ سے اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب" ان کی بہت قدر کیا کرتے تھے ۔

اس پاکیزہ سوسائٹی کے ایک اور معزز رکن جناب محمد حسن ولد قمرالدین تھے آپ کا تعلق کنجاہ کے ایک علمی گھرانے سے ہے ۔ اور مولد بھی یہی قصبہ کنجاہ ہے آپ نے سکول کی رسمی تعلیم کے بعد فارسی کا اعلیٰ امتحان پاس کیا ۔ اس کے بعد مختلف ثانوی سکولوں میں تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دے کر اب ان ذمہ داریوں سے سبک دوش ہو چکے ہیں اور نقل مکانی کے بعد گجرات کے شہر میں مقیم ہیں ۔ اپنے پیرو مرشد اعلیٰ حضرت قبلہ عالم" کی ارادت اور محبت کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے ہیں

Marfat.com

جسے زندگی میں ہر قسم کی کامیابی و کامرانی کی ضامن اور انشاء اللہ عالم آخرت میں نجات و فلاح کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں اعلیٰ حضرت" سے انہیں روحانی تعلق اس وقت نصیب ہوا جب کہ ان کے افراد خانہ جناب ڈاکٹر صاحب" کی ہمسائیگی میں رہا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت" اپنی تشریف آوری سے قصبہ کنجاہ کو رشک جنت فرمایا کرتے تھے۔

یاران طریقت میں سے ایک اور رکن حلقہ کا ذکر ضروری ہے جن کی موجودگی سے سوسائٹی بہت سی دلچسپیوں کا مرکز تھی ۔ یعنی ملک عبدالقادر خوش تر صاحب موصوف بڑے صالح نوجوان تھے اور منشی احمد دین کے ساتھ نسبتی بھائی ہونے کا انہیں شرف حاصل تھا ۔ ان تمام اوصاف کے علاوہ وہ ایک خوش گو شاعر تھے پنجابی میں شعر کہا کرتے تھے ۔ ہر سال عرس شریف کے موقعہ پر اعلیٰ حضرت قبلہ عالم امیر ملت" کی منقبت میں ایک پرجوش اور عقیدت وارادت سے بھرا ہوا قصیدہ لکھ کر لے جانا اپنے فرائض زندگی میں سے سمجھتے تھے ۔ ان کی زندگی میں مقبولیت کا یہ عالم تھا ۔ کہ اعلیٰ حضرت" بھرے مجمع میں با آواز بلند فرمایا کرتے تھے کہ خوش تر کو بلاؤ وہ اپنا کلام سنائے تعمیل ارشاد میں خوش تر صاحب آتے ۔ اپنے مخصوص انداز میں ایک قصیدہ اعلیٰ حضرت" کی منقبت میں پڑھتے جسے سن کر حاضرین جلسہ بے حد محظوظ ہوتے اور فضا میں کیف و مستی کا سماں پیدا ہو جاتا ۔

نماز جمعہ میں آپ کے خطبات نیز محافل میلاد اور دوسرے مذہبی تہواروں میں آپ (ڈاکٹر صاحب) کی تقاریر سامعین کو بہت متاثر کیا کرتی تھیں ۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی" کے مکتوبات شریف اکثر آپ" کے زیر مطالعہ رہتے کسی پڑھے لکھے صاحب کو مکتوبات پڑھنے کی فرمائش کر کے اور ان میں تشریح طلب باتوں کی خود وضاحت فرمایا کرتے ۔ آپ کی صحبت میں رہنے سے ہم نشینوں میں بھی اوصاف حمیدہ پیدا ہو جاتے تصوف اور اسلامیات کی اکثر کتابیں آپ" کے زیر مطالعہ رہتیں ان کے مطالب عام فہم الفاظ میں حاضرین کو سمجھاتے رہتے آپ کی توجہ

Marfat.com

سے مجلس میں حاضرین کا دھیان اللہ اور اللہ والوں کی صحبت کی طرف لگا رہتا نمازوں کے اوقات میں آپس میں ملاقات ہوتی جس سے شریعت کی پابندی روحانیت کی ترقی اور تزکیہ نفس کا شوق بڑھتا رہتا سب کی خواہش ہوتی تھی کہ دن میں جو موقع قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی صحبت میں گزارنے کا ملے اس سے ضرور استفادہ کیا جائے آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب واعظ کے لئے کھڑے ہوتے تو مضامین کی اتنی آمد ہوتی کہ ان کے بیان کرنے میں رات کا بیشتر حصہ گزر جاتا۔ نہ آپ تھکتے اور نہ سامعین پر کسی قسم کا بوجھ نظر آتا۔

بعد از نماز جمعہ بعض اوقات چند احباب مشاعرہ میں حصہ لیتے۔ طرح مصرع پہلے سے دیا ہوتا۔ اس طرح مصرع کو سامنے رکھ کر اشعار کہے جاتے۔ حضور قبلہ ڈاکٹرصاحبؒ بحیثیت صدر مجلس وہاں تشریف فرما ہوتے اور اپنے اشعار اس دیئے ہوئے طرح مصرعہ پر لکھے ہوئے سناتے عجب پرکیف سماں ہوتا۔ چنانچہ آپ کی اس ضمن میں دو نعتیں ملاحظہ ہوں۔

مشاعرہ منعقدہ ۱۶ جون ۱۹۲۲ء

طرحہ مصرعہ "سب کو نفرت ہے ترے بیمار سے"

نعت

از جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہ صاحب صدر مجلس

پھر گیا جو احمد مختار سے — وہ پھرا اللہ کے دربار سے
اتباع سے تیرے ہو محبوب حق — کافر بدتر ترے انکار سے
ہر بشر پر ہے تری تعظیم فرض — ہے عیاں اللہ کی گفتار سے
آپ کو پایا خدا کو پا لیا — بوجھ لے منکر اُولِی الابصار سے
جو تری الفت کا دلدادہ نہیں — بے خبر ہے لذت دیدار سے
ماسوا اللہ کی اسے الفت حرام — تیرے دیوانے کو کیا اغیار سے
جو تری الفت میں ہے سرشار و مست — ہوش والا ہے بڑے ہوشیار سے
آتش دوزخ ہوئی اس پر حرام — جو جلا عشق شہ ابرار سے

بے خودی میں آپ سے جاتا رہا — خود خودی میں آپ سے دلدار سے

پا لیا جس نے تجھے شاہ رسلؐ — دیکھتا ہے ہر در و دیوار سے

کون آئے پوچھنے تیرے سوا — سب کو نفرت ہے ترے بیمار سے

درد دل تجھ کو سناؤں کس طرح — ہے زباں جلتی مری اظہار سے

ہے تپ فرقت میں سوزاں جسم و جاں — ہو عطا کچھ شربت دیدار سے

اے شہ والاؑ کرم فرمایئے — پشت دکھتا ہے گناہ کے بار سے

تیر فرقت سے ہوا دل داغ داغ — رشک سینے کو ہوا گلزار سے

حجرہ دل میں ہے وہ سینہ میں دل — بن گیا سینہ مدینہ یار سے

صحبت مرشد سے ہو عشق نبیؐ — یہ گہر نہیں ملتا کسی بازار سے

نفس کش ہے پیر کی صورت عزیز — کاٹے دشمن اسی تلوار سے

یا رسول اللہ بفریادم برس — جاں بلب ہوں حسرت دیدار سے

طالب مضطر کو اے مولا بلا — مر نہ جائے ہجر کے آزار سے

مشاعرہ منعقدہ ۲۳ جون ۱۹۲۲ء

طرح مصرعہ۔ پاس روضے کے میری تربت ہو

نعت
از جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہ صاحب صدر مجلس

اوج پر بس ہماری قسمت ہو — آپ کی گر ہمیں زیارت ہو

دیکھنے کو مجھے سہولت ہو — شیشہ دل میں تیری صورت ہو

آرزو ہے کہ بعد مرنے کے — پاس روضے کے میری تربت ہو

در پہ تیرے پہنچ کے مر جاؤں — باب رحمت سے مجھ پہ رحمت ہو

چوم کر اپنی آنکھ پر رکھ لے — نام نامی سے جس کو الفت ہو

وہ عزیز جہاں بنے مولا — جس کے دل میں تمہاری عزت ہو

کس طرح وہ تجھے نہ دے تعظیم — جس کی آنکھوں میں تیری عزت ہو

سرو قد میں کھڑا نہ کیونکر وہ ہوں — گر تصور میں تیری قامت ہو

Marfat.com

آپ کی شان کو وہ کیا جانے — جس کو حاصل نہ تیری قربت ہو
مجھ کو دنیا میں خُلد مل جائے — پاس روضے کے میری تربت ہو
قافلے والے جا چکے یثرب — طے مرا بھی یہ دشت غربت ہو
دل ہے پہلو میں نہ کہ پتھر ہے — کس طرح تاب درد فرقت ہو
جینے مرنے کا کیا مزا آئے — یاد تیری سے جب نہ فرصت ہو
سر میں سودا و ضُعف و منزل دور — بن ترے کیسے مسافت ہو
بار عصیاں سے پشت دکھتی ہے — توبہ بخشی ہو استقامت ہو
سب نِکل جائیں حسرتیں دل کی — پاس بلوا کے گر زیارت ہو
میں ترا ہو کے غم سہوں مولا — تیرا بندہ سپرد نکبت ہو
دم لبوں پر ہے اب دعا کیجئے — دم نِکل جائے دور فرقت ہو
وہ بھی جیتا ہے درد سے جس کے — دم لبوں پہ ہو دل میں حسرت ہو
مر کے پہنچا ہوں تیرے روضے پر — یا رسولؐ خدا زیارت ہو
آپ ہی صاحب شفاعت ہو — آپ ہی دو جہاں کی رحمت ہو
بے سہاروں کا ہیں سہارا آپ — بے سہارا ہوں مجھ پہ شفقت ہو
عاشقانِ رسولؐ ہیں طالبؔ — میرے حضرت سے جن کی بیعت ہو

خلاف شریعت بری رسموں کو مٹانے کے سلسلہ میں ایڈیٹر رسالہ انوار صوفیہ نے ماہ جولائی ۱۹۳۰ء کے شمارہ میں آپ کا ایک خط شائع کیا ہے جو ہو بہو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

کنجاہ میں رحمت و عرفانِ الٰہی کی بارش

از عالی جناب معلّی القاب فضیلت مآب حضرت مخدومی و مطاعی مولانا مولوی ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہ صاحب کنجاہی خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت محدث علی پوری دامت برکاتہم۔

دنیا میں اولاد نرینہ زندگی کا پھل اور ایک اعلیٰ نعمت الٰہی مانی گئی ہے یہ واقعی

اللہ تعالیٰ کی داد ہے بعض ایسے ہیں جو باوجود ہر طرح کی کوشش کرنے کے عمر بھر اس نعمت سے محروم رہتے ہیں ۔ اور اس کے لئے ترستے ہی مرجاتے ہیں ۔ اور بعض وہ ہیں جو چاہتے بھی نہیں لیکن ان کے ہاں بیٹے پر بیٹا پیدا ہوتا چلا جاتا ہے تاہم یہ دنیاوی زندگی کی زینت سمجھی جاتی ہے اس کی عمر کے خاص ایام نہایت دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں (مثلاً یوم پیدائش ' یوم عقیقہ ' یوم نکاح وغیرہ) اگرچہ شریعت اسلامی نے ان ایام کے منانے کا ایک ایسا صاف سادہ اور آسان طریقہ سکھایا ہے کہ جس کو اعلیٰ و ادنیٰ اور امیر و غریب بلا تکلف پورا کر سکتا ہے ۔ لیکن دنیا کے بندے اس میں کئی رسومات خلاف شریعت استعمال کرتے ہیں اور اسراف کے ایسے مواقع بنا رکھے ہیں کہ ایک بڑے سے بڑا آدمی ان کو ہٹانے اور دور کرنے کی جرات نہیں کر سکتا ۔ بلکہ برادری اور پنچائتیں مل جل کر بھی آج تک اس کو قابو میں نہیں لا سکیں ایسے مواقع پر کہا جاتا ہے کہ بڑی انتظار اور آرزو کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے ہماری مرادیں پوری ہوئی ہیں پھر شاید زندگی میں خوشی کا موقع آئے یا نہ آئے ہمیں کوئی نہ روکے ۔ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے ۔ برادری سے بڑھ چڑھ کر کام کریں گے بڑوں بڑوں کو نیچا دکھائیں گے شادی کا موقع ہے کوئی ماتم تو ہے نہیں کہ ڈھولک باجہ نہ ہو ڈوم ڈلا نہ ہو ۔ ناچ رنگ نہ ہو وہ کام ہو جو لاجواب ہو کہ برادری میں ناک رہے وغیرہ وغیرہ ۔ یہ ایک طویل داستان ہے غرضیکہ مسلمان شریعت کے خلاف ناکردنی امور کے مرتکب ہوتے ہیں ۔خسرالدنیا والآخرہ کے مصداق بنتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ۔ ہمارے مکرم و محترم یاران طریقت حاجی نبی بخش صاحب ٹیلر ماسٹر و بابو غلام حسین کنجاہی کو کہ انہوں نے قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے اور بتلا دیا ہے کہ اہل اللہ سے تعلق رکھنے والوں اور صوفیوں کے خادموں کے دل میں اس قدر محبت اسلام اور پاس شریعت ہوتا ہے کہ ایسے شادی کے مواقع پر بھی جن میں دوسرے بڑے بڑے سمجھ والے لوگ بھی رسومات قبیحہ اور منہیات شرعیہ کے مرتکب ہونے سے بچ نہیں سکتے وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

اطاعت سے سرمو تجاوز نہیں کرتے. دنیا کی طرف سے رہے یا نہ رہے لیکن ان کی طرف سے وہ اپنا ناک کٹوانا نہیں چاہتے ۔ چنانچہ ہمارے ہر دو مہربان دوستوں نے جو کہ اعلیٰ حضرت اقدس امام زماں مجدد دوران قبلہ عالم نقشبندی مجددی ۔ قادری دامت برکاتہم و مدظلہم کے نہایت مقبول و مخلص غلاموں میں سے ہیں ۔ حال ہی میں اپنے سعادتمند اور خوش نصیب لڑکے محمد حسین کی شادی کی ہے خود اعلیٰ حضرت اقدس مدظلہم بعض خاص مجبوریات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے لیکن حضور پر نور نے کمال مہربانی اور غریب پروری سے اپنے بڑے صاحبزادے صاحب حضرت مولانا مخدومنا عالم اجل فاضل بے بدل قدوۃ السالکین عمدۃ المحققین حافظ مولوی سید محمد حسین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی قادری مہتمم و مدرس مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں کو برائے شمولیت شادی روانہ فرمایا سیالکوٹ اسٹیشن سے حضور علامہ مولانا مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب قبلہ نقشبندی مجددی کوٹلوی و حضرت مولانا مولوی صوفی خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب بی اے ایل ایل بی جنرل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ ہندو پاکستان حضرت مولانا مولوی صوفی پیر محمد حیات صاحب قبلہ سیالکوٹی اور وزیر آباد اسٹیشن سے ہمارے محترم یار طریقت حاجی مستری محمد شفیع صاحب نظام آبادی بمعہ اپنے چند احباب کے آپ کے ہمراہ ہوئے ۔ اسٹیشن گجرات سے اترنے پر حضرت مولانا مولوی حافظ سید ولایت شاہ صاحب قبلہ بمعہ اپنے نعت خوانوں کے جو پہلے ہی آپ کے انتظار میں تھے شامل ہو گئے ۔ موٹر کار کنجاہ سے ہی بھیجی گئی تھی اس طرح یہ متبرک وجودوں پاک نفسوں کی جماعت موٹر میں بیٹھ کر ۳۰-۵-۱۷ کو یہاں پہنچی ۔ یہاں گیارہ بجے سے یاراں طریقت بمعہ دیگر احباب کے مجمع کے شہر سے باہر کچے تالاب پر انتظار میں کھڑے تھے موٹر کار کے پہنچتے ہی نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی پھولوں کے ہار سب کے پیش کئے گئے ۔ یہ مبارک قافلہ شیخ کریم بخش صاحب کی منڈی میں اتارا گیا تھوڑے وقفہ کے بعد صوفی محمد دین صاحب نعت خواں ظفر اللہ و حافظ اللہ رکھا صاحب سیالکوٹی بھی تشریف لے آئے ۔ نماز مغرب کے بعد برات بڑے ٹھاٹ

Marfat.com

سے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں نعت خوانی کی برکات لئے ہوئے میاں حاکم دین صاحب پٹواری کے مکان پر پہنچی حضرت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب بلند اقبال مدظلہ العالی نے نکاح پڑھا تناول طعام و عشاء کی نماز اور تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد مسجد قاضی کریم بخش صاحب مرحوم میں حضرت مولانا مولوی قاضی محمد عالم صاحب قبلہ قلعہ داری نے نہایت پر تاثیر وعظ فرمایا اور رسومات قبیحہ سے لوگوں کو باز رہنے اور شریعت اسلامی کے مطابق بیاہ شادی کرنے کی ہدایت فرمائی ۔ حافظ اللہ رکھا صاحب و صوفی محمد دین صاحب اور گجرات والے نعت خوانوں نے حاضرین کو اپنی اپنی نعتوں سے خوب محظوظ فرمایا رات کے ایک بجے کے قریب دعا پر وعظ ختم کیا گیا۔

دوسرے دن صبح کی چائے اور کھانا بھی لڑکی والوں کی طرف تھا ۔ اس لئے رات کو ہی صبح آٹھ بجے کا وقت دیگر مجلس کا انعقاد دارا گگے زیاں میں کیا گیا چنانچہ دوسرے دن وقت مقررہ پر تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد حضرت مولانا مولوی خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب بی اے ایل ایل بی نے اپنے مخصوص انداز میں صوفیانہ وعظ فرمایا اور تزکیہ نفس معرفت الٰہی اور ضرورت شیخ پر مفصل بحث فرماتے ہوئے لوگوں کو محظوظ فرمایا اس کے بعد حضرت مولانا مولوی ابو یوسف محمد شریف صاحب کوٹلوی نے اپنا نہایت پر اثر و عالمانہ وعظ فرمایا اور شریعت اسلامیہ کے محاسن و فضائل اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ پر شفقت اور برکاتِ تقلید کو خوب واضح اور روشن دلائل سے حاضرین کے ذہن نشین فرمایا لوگ بہت محظوظ ہوئے اور آپ کے تبحر علمی کے مداح پائے گئے ۔ وعظ سے پہلے و بعد اور درمیان میں حافظ اللہ رکھا صاحب و صوفی محمد دین صاحب نے اپنی نعتیں سنا کر لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا ۱۲ بجے دوپہر کے قریب جلسہ برخاست ہوا اور رات کو بعد از نماز عشاء کے وعظ کا اعلان کیا گیا ۔ سیالکوٹ سے آمدہ حضرات واپس جانے کے لئے اصرار فرما رہے تھے ۔ حضرت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی بھی بوجہ عدیم الفرصت ہونے کے واپس تشریف لے جانا چاہتے تھے ۔ اس لئے حاجی صاحب و بابو صاحب نے ولیمہ کی

دعوت کا رات کو ہی انتظام فرما دیا تاکہ صبح کی گاڑی پر ٹھنڈے ٹھنڈے ہی معزز مہمان روانہ ہو سکیں بعد از تناول طعام و ادائے نماز عشاء بازار کے قریب ایک میدان میں وعظ کا انتظام کیا گیا شہر اور گرد و نواح کے لوگ کافی تعداد میں جمع ہو گئے تھے ۔ تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں حضرت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے آیت کریمہ لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الخ تلاوت فرما کر آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس متانت اور سنجیدگی اور وضاحت اور پر زور دلائل سے بیان فرمائے کہ لوگ عش عش کر اٹھے اب سننے والے آپ کی لیاقت علمی اور شرافت بیانی کی تعریف کر رہے ہیں آپ کے بعد پھر نعت خوانی ہوئی اور پھر حضرت مولانا مولوی حافظ پیر ولایت شاہ صاحب قبلہ گجراتی نے دو بجے رات ایسا اعلیٰ اور پر تاثیر وعظ فرمایا کہ تین بجے رات جانے تک بھی لوگ مجمع سے اٹھ کر نہ گئے لوگ نہایت مسرور ہوئے ۔ آپ کے بعد پھر نعت خوانی ہوئی بعد ازیں حضرت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے دعا فرما کر اس تقریب سعید کو ختم فرمایا ۔

۱۹ مئی ۱۹۳۰ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ دیگر حضرات مولوی صاحبان کے بعد از چائے نوشی موٹر میں بیٹھ کر نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں اسٹیشن گجرات کو روانہ ہو گئے حضرت مولانا مولوی امام دین صاحب قبلہ نقشبندی مجددی رائے پوری ایڈیٹر رسالہ انوار الصوفیہ سیالکوٹ بھی خاص طور پر مدعو تھے لیکن آپ ہمشیرہ صاحبہ کی شادی اس تاریخ کو ہونے کے سبب تشریف نہ لا سکے ۔

مذکورہ بالا حضرات نے جو مہربانی فرما کر قدم رنجا فرمایا اور اپنے پاک وجودوں سے لوگوں کو برکات حاصل کرنے اور مستفیض ہونے کا موقع دیا ان کا شکریہ کس زبان سے ادا ہو سکے ان کے علاوہ یاران طریقت میں سے حاجی مستری محمد شفیع صاحب بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے گیس کے لمپ نظام آباد سے لا کر روشنی کا انتظام اعلیٰ پیمانے پر متواتر دو رات تکالیف اٹھائیں نیز یہ بھی ناشکری ہو گی اگر

Marfat.com

یاران طریقت شیخ عبدالحمید صاحب شیخ عبدالغنی صاحب برادران وقاضی محمد خورشید علی صاحب کا دلی شکریہ ادا نہ کیا جائے اس لئے کہ وعظ گاہ کے فرش فروش کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ جس کو وہ اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیتے رہے۔

مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جو نیک اور قابل تقلید مثال حاجی صاحب و بابو صاحب نے قائم فرما دی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ کیونکہ حقیقت میں اتباع شریعت ہی دینی و دنیوی بہتری کی ضمانت ہو سکتی ہے اور مسلمان شریعت کے تابعدار رہ کر ہی اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہیں۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

ایک جعلساز

ایک بابا صاحب جنہوں نے بڑی لمبی ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی اور بابا باگان والے کے نام سے مشہور تھا۔ کنجاہ آئے وہ لوگوں پر کافی اثر انداز ہوئے ایک رات صوفی عبدالحمید کے ہاں قیام پذیر ہوئے اور سید محمد صدیق شاہ صاحب سے کہا کہ سحری کے وقت میرے پاس آنا وہ تہجد کے وقت ان کے پاس گئے ان کے منہ سے روشنی نکل رہی تھی شاہ صاحب تحقیق کی خاطر ان کے نزدیک ہو گئے تو انہوں نے کہا وہیں بیٹھے رہیں اور نزدیک نہ آئیں۔ قبلہ ڈاکٹرؒ صاحب نے ان سے کہا کہ میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا میرے والد صاحبؒ میری عدم موجودگی میں وفات پا گئے اور قبرستان میں دفن کر دیئے گئے۔ مجھے ان کی قبر کا پتہ نہیں چلتا اگر اپنے کشف سے یہ مشکل آسان کر دیں تو مہربانی ہو گی وہ کہنے لگے بعد از نماز مغرب ہم قبرستان چلیں گے۔ اور آپ کے والد صاحبؒ کی قبر کا سراغ لگائیں گے۔ نماز مغرب کے بعد بابا صاحب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے ہمراہ قبرستان گئے بابا صاحب نے فارسفورس گھاس پر ڈال دیا وہ چمکنے لگا بابا صاحب کہنے لگے یہ آپ کے والد صاحب کی روح کی روشنی ہے بابا صاحب نے

Marfat.com

جب رخ بدلا تو قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے گھاس پر سے وہ روشن چیز اٹھا لی اور مٹھی میں رکھ لی ۔ جب واپس شہر آئے تو ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا شاہ صاحب دیکھیں بابا صاحب نے روح کی نشاندھی کی ہے اور اپنی مٹھی میں روشنی دکھائی فرمانے لگے یہ فارسفورس ہے بابا صاحب لوگوں کو اسی طریقے سے پھانستے ہیں ۔ ناواقف لوگ ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں

"اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

بابا صاحب چند روز کنجاہ میں رہ کر لوگوں سے نقد اور جنس وصول کر کے چلے گئے ۔

جناب سید محمد صدیق شاہ صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے امتحان میں داخلہ کا فارم پر کیا اور ڈاکٹر صاحب کی معرفت یونیورسٹی کو بھیجنا چاہا چونکہ میں نے فارم ان کی عدم موجودگی میں پر کیا تھا آپ فرمانے لگے کہ آپ تحریر پر میرے سامنے قلم پھیر دیں تاکہ میں اس کی تصدیق کر سکوں کیونکہ فارم میں تصدیق کرتے وقت لکھنا تھا کہ امیدوار نے فارم میری موجودگی میں پر کیا ہے ۔ آپ نے اپنے اوقات کی تقسیم کر رکھی تھی ۔ آپ کی ہدائت تھی کہ جس کام کا وقت ہو اسی موضوع پر بات چیت کی جائے ۔

ہم بعض اوقات بڑے الٹے سیدھے سوالات پوچھتے اور آپ بڑی بردباری سے ان کے جواب ذہن نشین کراتے ایک دفعہ ایک ملنگ قسم کا فقیر آگیا وہ قبلہ ڈاکٹر صاحب" سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ ہم خواہ کتنی اچھی خوراک کھائیں لیکن اس کا انجام تو غلاظت ہی ہے ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ حلال و حرام کی تمیز یا اچھی بری چیز کا امتیاز کس کام کا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جو شعور دیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم پاکیزہ چیز دیکھ کر استعمال کریں ۔ اس کا انجام تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۔ ہم اس کے مکلف نہیں کہ انجام کیا ہوتا ہے ۔

عقیدہ

آپ کے عقائد عین اہل سنت والجماعت کے مطابق و موافق تھے ۔ آپ صحیح العقیدہ ہونے کے ساتھ راسخ العقیدہ بھی تھے اور عقائد کے بارے میں کسی قسم کی

Marfat.com

مداہنت اور لچک کے روا دار نہ تھے ۔ بلکہ فرقہ ہائے باطلہ کے لئے تیغِ برہنہ کی طرح تھے ۔ آپ کے حالات میں آپ جا بجا پڑھیں گے کہ باطل فرقوں نے دینی و ملی معاملات میں کس کس طرح رکاوٹیں پیدا کیں اور آپ نے مستقل مزاجی سے ان کا مقابلہ کیا برے عقائد والوں نے آپ سے مباحث چھیڑے آپ ان کا واضح دلیلوں سے رد کرتے جس طرح اعلیٰ حضرت امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ ساری عمر ان باطل فرقوں کے ساتھ مصروف جہاد رہے ۔

شدھی کی تحریک اور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کا کردار

پہلی جنگ عظیم کے اثرات عالم اسلام کے لئے بہت تباہ کن ثابت ہوئے ترکی کی شکست کے بعد خلافت عثمانیہ ختم کر دی گئی عرب ممالک کو ٹکڑے کر کے انگریزوں اور ان کے اتحادیوں نے اپنی مرضی کی حکومتیں قائم کر دیں مقامات مقدسہ غیر محفوظ ہوگئے انگریز مسلمانان ہند سے کئے گئے وعدوں سے منحرف ہو چکا تھا چنانچہ ان پریشان کن حالات میں ہندوستان کے مسلمانوں نے تحریک خلافت شروع کر دی جو پوری قوت سے اٹھی اور تحریک آزادی کی صورت اختیار کر گئی ۔ عیار ہندو لیڈر گاندھی شردھانند وغیرہ ہوا کا رخ دیکھ کر اس میں شامل ہو گئے ۔ گاندھی کے مشورہ پر سادہ لوح مسلمان انگریز سے اظہار ناراضگی کے طور پر افغانستان کی جانب ہجرت میں لگ گئے ۔ اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت محدث علی پوریؒ نے مسلمانوں کو ہجرت سے منع فرمایا اور انہیں سمجھایا کہ یہ ملت اسلامیہ کے مفاد میں نہیں ہے ۔

دوسری طرف سرکردہ ہندو لیڈر مسلمان کش تحریکیں شدھی اور سنگھٹن وغیرہ چلانے میں لگے ہوئے تھے اور صاف کہتے تھے کہ بھارت میں رہتے ہوئے ترکی اور عرب کا خواب دیکھنے والوں کو بھارت میں رہنے کا کوئی حق نہیں ۔ ہندو لیڈروں نے راجپوتانہ اور یوپی کے اضلاع کے کمزور اور غریب مسلمانوں کے علاقہ کو شدھ یعنی مسلمانوں کو

Marfat.com

مرتد بنا کر ہندوؤں میں ضم کرنے کے لئے مختص کیا اعلیٰحضرت امیر ملت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری" نے شدھی کے اس فتنہ کے انسداد کے لئے ملکی سطح پر اقدامات کئے ۔ یاران طریقت کو خصوصاً اور مسلمانان ہند کو عموماً اس فتنہ کا نوٹس لینے کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا

" دوستو ! یہ ایک ایسا نازک موقع آگیا ہے جس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی" ۔ بانی اسلام کا تو حکم ہے کہ اپنے مردے بھی اغیار کے ہاتھ میں نہ جانے دو اور یہاں ہمارے زندوں کو بھی اغیار لئے جارہے ہیں ۔ ہم خاموش دیکھ رہے ہیں میں نے اپنے یاروں کو اب تک یاد الٰہی کے سوا کوئی فرمائش نہیں کی مگر اب کہتا ہوں کہ اس وقت تقاضائے حمیت و غیرت اسلامی تو یہ ہے کہ جب تک اس فتنہ کا انسداد نہ ہو ہر مسلمان اپنے اوپر خواب و خور حرام سمجھے اور ہر ممکن ذریعہ سے خدمت اسلام میں دریغ نہ کرے ۔

جناب ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ ان لوگوں میں سر فہرست تھے جنہوں نے اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت قبلہ شاہ صاحب علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر گھر بار کاروبار عزیزو اقارب چھوڑ کر اس تحریک میں جوش عمل کا مظاہرہ کیا ہندوؤں کے متعصب لیڈر لالہ لاجپت رائے ستیہ دیو اور شردھانند وغیرہ کھلم کھلا معاونت کر رہے تھے مسلمانوں کے مرتد ہونے پر ان کے نکاح میں ہندو لڑکیاں دی جاتیں ان کے قرض ادا کئے جاتے نیز دیگر بہت سی سہولتوں کے چکمے دئے جاتے تھے اس تحریک کا زیادہ زور صوبہ آگرہ (بھارت) میں تھا آپ نے اعلیٰ حضرت امیر ملّت" کی سرکردگی میں دیگر اکابرین کے ہمراہ اس علاقہ میں اس تحریک کو روکنے میں دن رات محنت شاقہ سے کام کیا۔ان لوگوں کو اسلام سے روشناس کرایا اور جو لوگ دین اسلام سے برگشتہ ہو چکے تھے انہیں دوبارہ اسلام کی نعمت سے مالا مال کیا۔اس وسیع و عریض علاقہ میں بھی بے شمار دینی مدارس اور مفت ڈسپنسریاں قائم کی گئیں۔موضع نو گاؤں ضلع متھرا کے ہسپتال میں آپ کی تعیناتی تھی آپ کی قابلیت ہمدردی اور حسن اخلاق نے نہ صرف مریضوں

کی جسمانی بیماریوں کا ہی علاج کیا بلکہ ان کی دینی اور روحانی امراض بھی جاتی رہیں۔ دینی مدارس میں بھی آپ دین اسلام کی تبلیغ کرتے اور ہندو بنئے کی عیاریوں کا پردہ چاک کر کے تصویر کا صحیح رخ پیش کرتے نتیجہ یہ ہوا کہ اس علاقہ کے دیہاتی چند سال کی مساعی جمیلہ سے نہ صرف دوبارہ آغوش اسلام میں آگئے بلکہ ہندو آریوں کی فریب کاریوں کا پول کھول کر ہندوؤں کو داخل اسلام فرماتے رہے۔

قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے ماہنامہ انوارلصوفیہ جنوری ۱۹۲۴ء سے اقتباس جو حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی اس تحریک میں نمایاں کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے پیش خدمت ہے۔

" انجمن خدام الصوفیہ کے اراکین جس قدر محنت اور جانفشانی سے علاقہ ارتداد میں کام کرہے ہیں وہ محتاج بیاں نہیں۔ انجمن ہذا کی طرف سے قائم کردہ دیگر شفا خانوں کے علاوہ موضع نو گانواں ضلع متھرا میں بھی شفا خانہ جاری کیا گیا ہے جہاں مخلوق خدا کو بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے جناب ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحبؒ کی سرکردگی میں ہزاروں مریضوں کے علاج کے علاوہ سخت اور خطرناک حالتوں میں پچاس کے قریب آپریشن بھی کئے گئے اس کے اثرات نہایت کامیاب ثابت ہوئے خصوصاً تبلیغ کے کام میں بہت مدد ملی جناب ڈاکٹر صاحبؒ شفاخانہ میں کام کے علاوہ روزانہ دو گھنٹے تک تعلیم اور تبلیغ کا کام بھی بالخصوص اپنے ماتحت تبلیغی عملہ کے ساتھ مل کر کرتے ہیں۔ پنچائتوں میں جاکر مسلمانوں کو قوت اور مدد پہنچاتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحبؒ نے حال ہی میں بے شمار مرتدین کو اپنے اخلاص اور حسن سلوک سے از سر نو مسلمان کیا انہیں سچے دل سے توبہ کراکر کلمہ طیبہ پڑھایا اس کے علاوہ آپ نے میلہ ترونی کے موقع پر راجپوت اراکین انجمن خدام الصوفیہ کی جانب سے اشتہارات چھپوا کر تمام ملکانوں میں تقسیم کئے جس سے امید ہے ملکانوں کے خیالات میں مزید بہتری پیدا ہو گی"

مندرجہ بالا کارکردگی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے ایک ماہ کی کوششوں کا صرف ایک حصہ ہے جو ماہ بہ ماہ ماہنامہ انوالصوفیہ کو جناب حفیظ الدین صاحب ناظم و فود ہذا رپورٹوں کی صورت میں علاقہ ارتداد سے ارسال فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

شدھی کا راز

از قبلہ ڈاکٹر صاحب"

انوار الصوفیہ ماہ دسمبر ۱۹۲۳ء

انصاف و رواداری کے پیکر مجسم پنڈت مالوی جی اور مسلم ہندو اتحاد کے رخنہ انداز شردھانند جی سنگھٹن و شدھی کے جواز پر ہمارے فدائیاں اتحاد مسلم لیڈروں سے اکثر کہا کرتے تھے کہ نو مسلم ملکانے اپنی ہندو برادری میں شامل ہونے کیلئے بے چین ہو رہے تھے ۔ اسلئے ان کو شدھ کر لینے میں وہ حق بجانب ہیں ۔ اگرچہ اس حقیقت کو واقعات حاضرہ نے بے نقاب کر دیا ہے کہ جس قدر شورش و بے چینی اور نفرت و عناد کی تاریک آندھیاں ملک میں چل رہی ہیں ۔ اور خرمن امن پر بجلیاں گر رہی ہیں ۔ فضائے وطن پر شر و فساد کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں ۔ ان جذباتِ کا ذبہ کا محرک وہی امن و امان کے دیوتا ہیں جو کسی وقت اتحاد ملکی کا راگ جامع مسجد دہلی کے ممبر پر بیٹھے الاپ رہے تھے ۔ اور آج دو آبہ گنگا و جمنا میں اپنی گنگا جمنی سیاسی بساط بچھا کر شطرنجی چال دکھا رہے ہیں ۔ کبھی دہلی کی، کانگریس مجلس میں تحریک شدھی کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے کہیں یاران طریقت کی دلجوئی کیلئے اتحاد کا قل پڑھا جاتا ہے ۔ افسوس ہمارے بعض امن دوست مسلم لیڈر اب بھی اتحاد کی مرثیہ خوانی میں رطب اللسان ہیں اور نہیں دیکھتے کہ فرزندان توحید و کلمہ گویانِ اسلام کے پاک دلوں کو نورِ ایمان اور امانت توحید کی بجائے ظلمت کفر اور گندگی کے شرک سے ملوث کیا جا رہا ہے ۔ ایک غیر فانی معبود و مسجود سے رشتہ عبودیت توڑ کر ان کی گردنیں مصنوعی خود ساختہ

Marfat.com

معبودوں دیوتاؤں برگد پیپل اور گھاس کھانے والے حیوانوں کے آگے
خم کرائی جاتی ہیں اور اس انقلاب کو عملی جامہ پہنانے کیلئے جبر وتشدّد ۔ مکر و فریب
خوف و طمع کے بیشمار ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں ۔ چنانچہ میں اپنے مشاہدہ کا واقعہ
بطور مثال کے پیش کرتا ہوں ۔ جس سے آریہ پارٹی کی ابلہ فریبی اور شدھی کی حقیقت
منکشف ہو جاتی ہے ۔ میں ضلع متھرا کے ایک گاؤں موضع نو گانواں میں آج کل
تبلیغی شفا خانہ انجمن خدام الصوفیہ پنجاب کا انچارج ہوں یہ موضع ایک ہندو ٹھاکر
متھرا کی واحد ملکیت ہے ۔ باشندگان دیہہ ملکانے راجپوت کاشتکار اراضی قرضہ دار ہیں
جب شدھی کا چرچا ہوا ۔ تو یہاں ایک بڑا بھاری جلسہ مسلم راجپوتوں کا زیر
صدارت جناب کنور عبدالوہاب خان صاحب منعقد ہوا ۔ اطراف و جوانب اور اضلاع
پنجاب سے بھی سربراوردہ راجپوت اس جلسہ میں شریک ہوئے اور کئی ہزار مسلم
راجپوت جمع ہوگئے ۔ غریب ملکانے اپنے مسلم بھائیوں کے جلسوں میں عہدواثق کر چکے
تھے ۔ کہ وہ دین حق پر قائم رہیں گے ۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ہی گاؤں کے ہندو
مالک کی طرف سے حابرانہ کاروائیاں شروع ہو جاتی ہیں اور آریہ اپدیشک طمع زر کے
سبز باغ دکھلاتے ہیں ۔ قرض دینے اور تنخواہیں مقرر کرنے نے پانچ سو اشخاص ضعیف
الایماں مرتد ہو جاتے ہیں ۔ اور شدھی سے انکار کرنے والے لوگوں پر ناجائز دباؤ ڈالا
جاتا ہے ۔ کہیں مقدمے بنا کر خاص خاص آدمیوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور شدھ ہونے پر
مجبور کیا جاتا ہے چنانچہ پانچ مسلمانوں پر محض شدھی سے انکار کرنے کی پاداش میں
مالک دیہہ کے کارندے نے درخت کاٹنے کا استغاثہ دائر کر دیا ہے ۔ اور مرتد شدہ
ملکانوں کی معرفت بار بار کہلایا جاتا ہے ۔ کہ اگر تم بھی برادری میں مل جاؤ اور شدھی
قبول کر لو تو مقدمات واپس لئے جائیں گے ورنہ ایک ہی مقدمہ کیا دیکھئے کس قدر
سنگین مقدمات تمہارے خلاف دائر کئے جاویں گے ۔ مسلمانوں کے پانچ سربرآوردہ
افراد ملت محض شدھی سے انکار کرنے پر ظلم و ستم کا شکار بنائے جاتے ہیں اور ان پر
درخت کاٹنے کے الزام لگائے جاتے ہیں ۔ حالانکہ ہمیشہ سے مسلم و مرتد ہر ایک

Marfat.com

زمیندار آلات کشاورزی (کھیتی باڑی کرنے) کیلئے عند الضرورت اپنی زیر کاشت اراضی سے لکڑی کاٹتے چلے آتے ہیں اور یہ دستور ہمیشہ سے جاری ہے اب مسلمان محض ایک خدا کا نام لینے اور شدھی سے انکار کی وجہ سے موردالزام ٹھہرتے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین تنگ ہو رہی ہے ۔ اس خوف و ہراس کی حالت میں غریب و جاہل ملکانے اکثر ملاقات میں کہتے رہتے ہیں ۔ کہ یا تو وطن عزیز اور اس زمین کو چھوڑنا پڑے گا ۔ ورنہ دین حق چھوڑ کر مرتد ہونے کے سوا چارہ نہیں ۔ یہ ہیں دھرماتما سورماؤں کے کارنامے جو شدھی کو اپنا پیدائشی حق بیان کرتے رہتے ہیں اور اسلام کی اشاعت بزور شمشیر بیان کرتے رہتے ہیں ۔

دو سالہ روئیداد صفہ ۷۶ سے اقتباس

موضع ترونی میں ۴۳ دیہات کے ٹھاکروں کی زبردست پنچائیت اور انجمن خدام الصوفیہ کی کامیاب انسدادی تدابیر

جناب ڈاکٹر محمد اللہ ذتا کنجاہی معہ رفقائے وفد اور اپنے زیر اثر ملکانوں کے ترونی کی پنچایت میں تشریف لے گئے ۔ تقریبا چار ہزار کا مجمع تھا ۔ سوال زیر بحث یہ تھا ۔ کہ سوامی کے میلہ میں جو لوگ شدھ ہو گئے ہیں ان کے ساتھ بعض سرگرم آریہ ٹھاکروں کنہیا وغیرہ نے حقہ پی لیا ہے اور آریہ ان دیہات میں فساد مچا رہے ہیں اس کے متعلق بندوبست کیا جاوے ۔ ہمارے اراکین اور بعض سربرآوردہ ملکانوں کی سعی سے تجویز پاس ہوئی کہ ۔ جن ہندو ٹھاکروں نے مرتدین کے ساتھ حقہ پی لیا ۔ وہ برادری سے خارج کئے جاویں ۔ اور آیندہ ان ۴۲ دیہات میں کوئی آریہ مفسدنہ آنے پائے ۔ پنچایت میں مسمی شام لال کا رندہ جو ترونی میں رہتا ہے ۔ آریہ تھا ۔ اس لئے پنچایت سے نکال دیا گیا ۔ اور آیندہ کیلئے ارتداد کا بخوبی انسداد ہو گیا ۔ نہایت شاندار فتح ہوئی ۔

تین سال کام کرنے کے بعد انجمن خدام الصوفیہ کے وفود کامران و کامیاب واپس ہوئے ۔ لیکن حضرت قبلہ ڈاکٹرصاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اتنی محنت و جانفشانی

Marfat.com

سے کئے ہوئے کام پر مسلسل نگاہ رکھی ۔ اپنی انفرادی کوشش سے قیام پاکستان تک وہاں جا جا کر تبلیغ کی نازک بیلوں کو پروان چڑھایا ۔ اور پاکستان بن جانے کے بعد یہ راجپوت اور ملکانے ضلع ملتان وغیرہ میں آکر آباد ہوگئے تو باقاعدہ دورے فرما کر مستقل مزاجی کی ایک نادر مثال پیدا کر دی۔

خواجہ عبدالخالق توکلی انبالہ والے نقشبندی طریقہ کے بڑے صاحب تصرف بزرگ تھے حتیٰ کہ ولایت تک سلب کر لیتے ۔ شدھی کے فتنہ کے انسداد کیلئے کام کرنے کے سلسلہ میں جناب خواجہ صاحب اور اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب" کی ملاقاتیں ہوئیں اس وقت حضرت خواجہ عبدالخالق صاحب رحمتہ اللہ علیہ بڑی عمر کے تھے اور طریقت میں ان کے عروج کا وقت تھا ۔ جبکہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک اس وقت ۳۷ سال تھی ۔ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے داماد جناب سیٹھ سیف الملوک صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی ادھر جایا کرتے تھے ۔ وہ فرماتے تھے ۔ کہ جب خواجہ عبدالخالق توکلی" نے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے اعلیٰ روحانی استعداد کو دیکھا ۔ تو متعجب ہوئے اور خواہش ظاہر کی کہ کاش یہ میرے ساتھ سلسلہ بیعت میں منسلک ہوتے ۔ آپ کے بارے نہایت پسندیدگی کا اظہار فرمایا کرتے ۔ اور فرماتے بڑی بلند پرواز اور اڑان والے نوجوان ہیں۔

Marfat.com

تحریک کشمیر

۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کا دن تحریک آزادی کشمیر کی تاریخ میں اس اعتبار سے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ کہ یہی وہ دن ہے جب بائیس کشمیری فرزندان توحید پر مشتمل تحریک آزادی کشمیر کے ہراول دستہ نے ڈوگرہ سامراج سے آزادی اور اسلام کی عظمت و سربلندی کے لئے اپنی جانیں جان آفرین کے سپرد کر کے اس تحریک کا عنوان اپنے خون سے رقم کیا تھا۔

کشمیر میں نور اسلام کی کرنیں چودھویں صدی عیسوی کے اواخر میں اس وقت پہنچنا شروع ہوئیں جب یہاں کے بدھ حکمران رینچن مثانے ایک صاحب کمال بزرگ شاہ شرف الدین عرف بلبل شاہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرکے سلطان صدرالدین کا لقب اختیار کیا۔سلطان کے قبول اسلام کے ساتھ ہی ان کے درباریوں اور رعایا کی اکثریت نے بھی اسلام قبول کر لیا اور یوں کشمیر میں اسلام کے عہد کا آغاز ہوا جس کے بعد ۱۸۱۹ء تک مختلف مسلمان حکمرانوں کی حکومت رہی اور یہ دور بلاشبہ کشمیر کی تاریخ کے روشن ترین باب کی حیثیت رکھتا ہے کشمیر کی بدقسمی کا آغاز ۱۸۱۹ء میں ریاست میں سکھوں کے تسلّط اور مسلم عہد کے خاتمے سے ہوتا ہے ۱۸۴۶ء میں سکھ اس مسلم ریاست کو اسکے باشندوں سمیت تاوان جنگ میں انگریزوں کے حوالے کر دیتے ہیں جو کچھ ہی دنوں بعد کشمیر کو اس کے باشندوں سمیت ۷۵لاکھ روپے کے عوض جموں کے ایک ڈوگرہ جاگیردار گلاب سنگھ کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں ۔ تاریخ انسانی کا یہ شرمناک ترین سودا جسکے مطابق ایک کشمیری کی قیمت سات روپے کے لگ بھگ لگتی ہے ۔ بیعنامہ امرتسر کہلاتا ہے علامہ اقبال اس المیے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

Marfat.com

جموں میں خطبہ عید کی بندش کا واقعہ جو اس تحریک کا نقطہ آغاز ثابت ہوا ۲۹ اپریل ۱۹۳۱ء کو پیش آیا امام صاحب عید کے خطبہ میں موسیٰ علیہ السلام و فرعون کی داستان بیان کر رہے تھے ۔ ڈوگرہ پولیس افسر نے دیکھا کہ وہ ساری برائیاں جو فرعون کی ذات میں گنائی جارہی ہیں ڈوگرہ حکمران ہری سنگھ کی ذات میں بدرجہ اتم موجود ہیں لہٰذا اس نے امام صاحب کے خطبہ عید کو حکومت کے خلاف باغیانہ تقریر قرار دیتے ہوئے عید گاہ میں داخل ہو کر انہیں خطبہ بند کرنے کا حکم دیا ڈوگرہ افسر کی یہ ناپاک جسارت مسلمانوں کی غیرت دینی کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی تھی اس نے انہیں جنجھوڑ کر رکھ دیا ۔

خطبہ عید کی بندش کے اس جابرانہ اقدام پر حکومت کے خلاف شدید احتجاج کا سلسلہ ابھی جاری تھا اور مسلمانان کشمیر کے جذبات میں ہیجان و تلاطم کی کیفیت ابھی روز افزون بڑھ رہی تھی کہ چند دن بعد مشیّت ایزدی سے سنٹرل جیل جموں میں ایک ڈوگرہ ہیڈ کانسٹیبل کے ہاتھوں توہین قرآن کریم کا وہ دلدوز واقعہ رونما ہوا ۔ جس نے حکومت کے خلاف احتجاج اور مظاہروں کے اس سلسلے کے لئے مہمیز کا کام دیا اور حکومت کے اسلام دشمن اور مسلم کش رویئے اور اقدامات کے خلاف جولاوا دلوں میں مدّتوں سے پک رہاتھا ۔ پوری قوت سے پھٹ پڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے چند دنوں کے اندر پوری ریاست اس کی لپیٹ میں آگئی چودہری غلام عباس اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔ چند دنوں کے اندر اندر بندش خطبہ اور توہین قرآن کے واقعات نے کشمیری مسلمانوں لی روح کو تڑپا دیا اور اسکے خون کوگرما دیا یوں اس کی بے حسی کی زندگی نے ایک نئی کروٹ لی اور اس کے سینے کے اندر قومی امنگوں خواہشات اور عزائم کے سمندر متلاطم ہوگئے ۔

حکومت کے ان اسلام دشمن اقدامات کے خلاف جلسوں جلوسوں اور مظاہروں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا ۔

تاریخی اجتماع کا سب سے اہم اور تاریخ ساز واقعہ اس میں عبدالقدیر خان نامی

ایک نوجوان کا وہ معرکۃ آرا خطاب تھا جس نے اجتماع میں شریک لاکھوں فرزندان توحید کے دلوں کو گرما کر اور ڈوگرہ حکمرانوں کے ایوان اقتدار کو ہلا کر رکھ دیا عبدالقدیر خان نے جس کا تعلق سرحد سے تھا اور جوان دنوں ایک انگریز منیجر کے ساتھ خانسامہ کے طور پر سری نگر میں مقیم تھا اپنی ولولہ انگیز تقریر میں کہا۔ مسلمانو اب وقت آگیا ہے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے۔ یادداشتوں اور گزارشوں سے ظلم و ستم میں کوئی فرق نہیں آئے گا اورنہ توہین قرآن کا مسئلہ حل ہوگا تم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ اور ظلم کے خلاف لڑو۔ عبدالقدیر خان نے ڈوگرہ مہاراجہ ہری سنگھ کے محل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس کی اینٹ سے اینٹ بجادو۔ عبدالقدیر خان کی اس ایمان افروز تقریر نے اجتماع میں موجود لاکھوں فرزندان توحید کے جذبات میں ہلچل مچادی

۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو جب سنٹرل جیل کے احاطہ میں عبدالقدیر خان کے مقدمے کی سماعت شروع ہوئی تو جیل کے باہر لاکھوں فرزندان توحید کا اجتماع عبدالقدیر خان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہا تھا عوامی سیلاب کا یہ ریلا دراصل جیل کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا لیکن وکیل صفائی کی اس یقین دہانی پر کہ وہ ان کے نمائندوں کو عدالت کی کارروائی دیکھنے کے لئے اندر بلوالیں گے عوام کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جیل کے باہر ہی رک گیا اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور فرزندان توحید نماز کے لئے صفیں باندھنے لگے ڈوگرہ گورنر تر لوک چند نے جو اس صورت حال کی اطلاع ملتے پر پولیس کی ایک بھاری جمعیت کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا آؤ دیکھا نہ تاؤ اور نماز کی تیاری میں مصروف فرزندان توحید پر گولیاں برسانے کا حکم دے دیا۔ ایک شخص دیوار کی بلندی سے اذان دے رہا تھا پولیس کی گولی سے وہیں موقع پر شہید ہو گیا اس کی جگہ فوراً دوسرے شخص نے پہنچ کر اذان دینا شروع کر دی اسے بھی شہید کر دیا گیا تو تیسرے نے اس کی جگہ لے لی اور یہ سلسلہ اذان کی تکمیل تک جاری رہا چنانچہ اذان کی تکمیل تک بائیس فرزندان توحید جام شہادت نوش کر چکے تھے دیگر نمازیوں میں سے بھی زخمی ہونے والوں کی تعداد سینکڑوں سے بھی متجاوز تھی یہاں یہ ملحوظ رہے کہ ان

Marfat.com

سارے شہدا اور زخمیوں کو لگنے والی گولیوں کے زخم ان کے سینے پر تھے کسی ایک کو بھی پیٹھ پر گولی نہیں لگی تھی چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف بعد میں تحقیقاتی افسر مسٹر ویک فیلڈ کو بھی کرنا پڑا ۔ شدید غم و غصہ اور جذبات سے بپھرے ہوئے فرزندان توحید نے ردّ عمل کے طور پر جیل کی پولیس لائن کو نذر آتش کر دیا اور ایک شہید کے خون آلود کرتے کو پرچم بنائے ہوئے شہیدوں اور زخمیوں کو چارپائیوں پر ڈال کر جامع مسجد کا رخ کیا ادھر اس خون آشام واقعہ کی خبر شہر میں پہنچتے ہی کہرام مچ گیا یوں معلوم ہوتا تھا کہ قیامت برپا ہو چکی ہے ہر طرف سے لوگ جامع مسجد کا رخ کر رہے تھے جہاں شہدا کو ساتھ ہی جان بلب ذخمیوں کی چار پائیان بھی رکھی ہوئی تھیں ۔

رات بھر شہدا کی لاشیں جامع مسجد کے صحن میں چار پائیوں پر پڑی رہیں اور نوجوان رضا کاروں کے دستے ان کے گرد پہرہ دیتے رہے تاکہ ڈوگرہ فوج یا پولیس کے سپاہی رات کو لاشیں اٹھانہ لے جائیں صبح ہوئی تو دیکھا کہ ڈوگرہ فوج پولیس کے سپاہیوں نے جامع مسجد کا محاصرہ کر رکھا ہے اور اسکے دروازوں پر مشین گنیں نصب ہیں یہ صورت حال حد درجہ اشتعال انگیز تھی لیکن مسلمانوں نے اس کو کمال درجہ صبر و تحمل سے اس لئے براداشت کیا کہ ان کے نزدیک اس وقت سب سے اہم مسئلہ شہدا کی لاشوں کی تدفیں کا تھا چنانچہ تمام شہدا کو خانقاہ نقشبندیہ کے صحن میں اجتماعی طور پر دفن کر دیا گیا ۔

اعلیٰ حضرت امیر ملّت ؒ کے فرمان پر تحریک جموں و کشمیر میں مجلس خدام الصوفیہ ہند کی ہر شاخ نے اپنے اپنے شہروں میں حتی المقدور حصہ لیا ۔ کنجاہ ضلع گجرات سے بھی جلوس نکالے جاتے تھے ۔ جن میں کنجاہ کے یاران طریقت بھی شامل ہوتے کبھی فرداً فرداً اور کبھی جلوس کی صورت میں گجرات شہر جاتے جناب ڈاکٹر صاحب ؒ قیادت اس شان سے فرماتے کہ کالی پگڑی اور کالی اچکن یا کالی واسکٹ زیب تن ہوتی ۔ اور شرکاء جلوس سرخ لباس پہنے ہوتے تھے ۔ایک دن آپ قیادت کر رہے تھے کہ گجرات کے تھانے کے سامنے سے گزرنے پر ان کو گرفتار کر لیا گیا ۔ دو ماہ تک

گجرات جیل میں بغیر مقدمہ چلائے قید میں رکھا

(رسالہ انوار الصوفیہ ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء سے متعلقہ اقتباس)

گجرات پنجاب کی مشہور و معروف ہستی عالیجناب پیر سید ولایت شاہ صاحب جناب حضرت ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب کنجاہی اور جناب منشی احمد دین صاحب سیکرٹری مجلسَ خدام الصوفیہ گجرات بھی اپنے کام (ایجی ٹیشن) کو نہایت تن دہی سے کر رہے تھے۔ آخرکار تینوں صاحب گرفتار ہو گئے ۔ اسی طرح پنجاب کیا بلکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں اس تحریک کی آگ بھڑک اٹھی ۔۔ چنانچہ وائسرائے نے ریاست جموں و کشمیر کے شدید مظالم کی ہولناک داستان سن کر اور بدانتظامی کی اطلاعات پاکر ایک ہنگامی قانون کا تمام پنجاب میں دو ماہ کے لئے نفاذ کر کے ریاست میں قافلہ کے رضا کاران کے داخلہ کو خلاف قانون قرار دیکر دو تحقیقاتی کمیشن موسومہ گلینسی کمیشن اور مڈلٹن کمیشن مقرر کر دئے ہیں۔ عمال ریاست بالکل ہندو ہیں۔ اور متعصب ہندو جو اپنے ظلم و ستم کو پوشیدہ رکھنے اور صحیح صحیح حالات و واقعات کو کمیشن کے روبرد نہ لانے کی بے حد کوشش کر رہے ہیں۔ اب دیکھیں کہ اہل اسلام پر جو ظلم ناروا کئے گئے ہیں۔ ان کو ذبح کیا گیا۔ بے عزت و ذلیل کیا گیا۔ اخلاق سوز سزائیں ناکردہ جرائم میں ان کو دی گئیں۔ مال و املاک کو لوٹ لیا گیا۔ معصوم و بیگناہ مسافروں کو قتل کیا گیا۔ ان تمام مظالم کے عوض ریاست سے کیا کچھ مسلمانوں کو دلایا جاتا ہے اور ظالموں اور قاتلوں سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔

ہنگامی قانون نے کوئی اچھا اثر اہل اسلام کے دلوں پر نہیں کیا۔ تمام پنجاب سے قافلہ پر قافلہ آرہا ہے۔ پولیس گرفتار کر کے ایک مجسٹریٹ کے پیش کر دیتی ہے جو انہیں منتشر ہونے کو کہتا ہے۔ مگر رضا کار نہیں جاتے۔ بس پھر قید و بند کی ڈونٹ ان عاشقان اسلام کو دی جاتی ہے۔ کوئی بائیس ہزار کے قریب رضا کاران تاامروز اضلاع سے جیل میں جاچکے ہیں۔

Marfat.com

آپ کی گرفتاری پر جناب شیخ کریم بخش صاحب اور سیٹھ سیف الملوک (آپ کے بڑے داماد) نے سماعت مقدمہ کیلئے بدیں مضمون درخواست دی۔

بحضور فیض گنجور سپرنٹنڈنٹ بہادر جیل گجرات دام اقبالہ،

جناب عالی

گذارش ہے کہ فدویان کو ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب ملزم کشمیر ایجی ٹیشن کے مقدمہ کی پیروی کی اجازت بخشی جاوے ۔ ۳۲ ۔ ۱ ۔ ۱۱

عرضے

فدویان شیخ کریم بخش وسیف الملوک سکنانی موضع کنجاہ تحصیل وضلع گجرات

اس مقدمہ کی سماعت ہوئی جسکے نتیجہ میں سات ماہ کی سزا ہوئی اور ملتان جیل بھیج دئے گئے ۔ آپ کو بی کلاس دی گئی ۔ جہاں اور بھی دیگر مشاہیر علمائے کرام تھے ۔ ان میں مولانا حافظ عبدالرحمٰن نکودری ۔ مولانا سید داؤد غزنوی ۔ مولانا احمد علی شیرانوالہ گیٹ لاہور والے ۔ غلام مرتضٰی میکش ۔ مفتی کفایت اللہ اور دیگر مشاہیر تھے ۔ یہ علمائے کرام قیام جیل کے دوران آپ کی عبادات خیالات عالیہ ۔ فقہ و فراست اور تقویٰ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ کے عالم شباب میں اعلیٰ مقام و مرتبہ کا اعتراف کرنے لگے ۔

جیل میں درس قرآن و دیگر علمی مجالس ہوتی رہتیں ۔ آپ نے دیکھا کہ اکثر اوقات علمائے کرام نامکمل لباس بنیان وغیرہ کے ساتھ ہی نماز میں شامل ہو جاتے ہیں۔ نماز میں حافظ عبدالرحمٰن نکودری امام ہوتے اور آپ مؤذن ۔ ایک نماز میں غلام مرتضٰی میکش صاحب ننگے سر آئے ۔ آپ نے اعتراض کیا ۔ اور کہا ۔ ہمیں کپڑے وغیرہ دھونے اور خدمت کیلئے قیدی ملے ہوئے ہیں ۔ چاہیئے کہ ہم نماز میں صاف

Marfat.com

ستھرے مکمل لباس کے ساتھ نماز میں شامل ہوں مولانا داؤد غزنوی صاحب خلاف بولنا شروع ہوئے آپ نے کہا ۔ نماز کے مسئلے تو مجھے آتے ہیں ۔ مفتی صاحب پاس ہی تھے ان سے آپ نے کہا آپ خاموش کیوں بیٹھے ہیں ۔ وہ بولے ۔ ڈاکٹر صاحبؒ درست فرماتے ہیں اور کہا کہ اگر کپڑا میسر ہے ۔ تو ضرور پہننا چاہے اگر کوئی ننگے سر کھڑا ہو اور خیال کرلے کہ میں ذلیل و خوار ہوں ۔ تو نفلوں میں جائز ۔ معلوم ہوا کہ ننگے سر ذلت اور رسوائی کا نشان ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلیہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ ننگے سر مت پھرا کرو۔

آپؒ نے فرمایا ۔ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم نے فرض نماز ہمیشہ (ٹوپی پر پگڑی باندھے ہوئے) عمامے کے ساتھ پڑھی ہے اس لئے آپ کی سنت مبارک کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے ۔

مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ گیٹ والے وہاں قرآن پاک کی تفسیر کا درس دیا کرتے تھے ایک روز مولانا صاحب بیمار ہوگئے ۔ آپ ان کے بیرک میں دیکھنے گئے تو وہاں دوائی کی شیشی دیکھ کر پوچھا آپ یہ دوائی پیتے ہیں اس میں الکحل ہے اور جائز نہیں مولانا نے کہا مجھے معلوم نہ تھا اور وہ دوائی پینی چھوڑ دی انگریز جیلر کو معلوم ہوا تو کہا کس نے منع کیا ہے۔کہا میں نے منع کیا ہے جو میڈیکل کی کتابیں تم نے انگلینڈ میں پڑھی ہیں ہم نے وہی کتابیں یہاں پڑھی ہیں ۔ سپرنڈنڈنٹ جیل نے معذرت کی اور کہا الکحل والی دوا آئندہ نہیں دیں گے

ایک روز جیل میں ایک ناشناسا آدمی آپ کے پاس آیا اور آپ سے گھر کا پتہ پوچھا ۔ آپ نے فرمایا تمہارا میرے گھر سے کیا تعلق ۔ کہنے لگا کہ میں کانگرس کی طرف سے علما کے گھر ماہوار وظیفہ بھیجتا ہوں ۔ اور آپ کا پتہ مجھے معلوم نہیں تھا ۔ آپ نے فرمایا میں کانگرس کی طرف سے جیل نہیں آیا عزت ایمان اور اسلام کیلئے آیا ہوں مجھے کانگرس کے وظیفے کی ضرورت نہیں

Marfat.com

تحریک کشمیر ۱۹۳۱ء کے سلسلے میں ملتان سنٹرل جیل میں لکھے گئے چند اشعار۔

وقت آگیا ہے تیرے جاگنے دا مسلم اٹھ ذرا ہوشیار ہو جا
تیرے ننگ ناموس نوں ہتھ پیا اوبے خبر ہنؐ تے خبردار بن جا
عزت دین دے نال سی بنی تیری چھڈ دین نوں سخت ذلیل ہو یوں
عزت حکم جے فیردرکار تینوں وانگ پہلیاندے دیندار بن جا
طلب دنیادی وچہ توں دین کھویا جہدے نال سی عزت وقار تیرا
نیت دین دی شرط ایماندی اے مڑکے دین داخدمتگار بن جا
دنیا پاس جدے اس دا دین کھاوے سکےؐ بالن نوں جس طرح اگ ساڑھے
حضرت عمر دا قول ایہ یاد کر کے دلوں انہاندا تابعدار بن جا
دنیا وانگ مردار تے گاہک اسدے وانگ کتیاں نبیؐ فرمایا اے
چھڈ ایسنوں طالب دین ہو جا۔ نکل بھیڑیاں تھیں نیکو کار بن جا
دنیا آخرت دی کھیتی سمجھ لے توں جو کچھ بیجنا ایں سوبوودڑنا ایں
پھل بوٹیاں دا سوہنا بیج گڈیں ایہو جنتی عجب گلزار بن جا
دنیا کی اے اسنوں بھل جانا چھڈ باقی نوں فانی دے مگر پینا
فانی رہبری کرے جے طرف باقی بیشک فیر ایسا دنیادار بن جا
ایتھے آیاں سیں نفع کماونے نوں سودا گھاٹے دا مورکھا لا بیٹھوں
گئے وقت پچھتاویں ہتھ مل مل۔ جھوٹ چھڈتے سچ دا یار بن جا
ایناہ دماں دا کچھ وساہ نائیں۔ دماں باہجہ تیری کسے چاہ ناہیں
کجھ کھٹ لے ضائع گواناہیں۔ زیاں کار نہ سر بازار بن جا
جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نے۔ اونہاں جنتاں خوب سوہایاں نے
دیندے گئے اوہ تینوں دوہایاں نے حور عمل دی دے گل دا ہار بن جا.
رہیوں عمر ساری اندر بیکاری سنّتوں کی گویا ہوئی موت طاری

Marfat.com

پہنچے منزلیں صبح دے ٹرے ہوئے اٹھ دوڑتے میر سوار بن جا
کم کرن والے کامیاب ہو گئے تے بے عمل ناکام خوار ہوئے ۔
جمود موت تے حرکت حیات تیری آجا عمل دا علمبردار بن جا
دشمن اللہ رسولؐ دا کوئی ہووے تیرے دین ایمان دا ہے دشمن
اوہدے دشمناں دا توں بھی ہو دشمن اوہدے دوستاں دا دوستدار بن جا
دشمن سجن دا سجن نہیں بن سکدا ۔ سجن دشمن دا دشمن ضرور ہوندا
پیت سجن دے نال جے پالئی اے ۔ اوہدے دشمناں تھیں اوازار بن جا
اک کھُڈ تھیں ڈنگ دوبار کھاوے ۔ مومن نہیں اوہ کہیا حبیبؐ ربدے
عاقل سو جو بات نوں سمجھ جاوے میری جان کجھ تے سمجھدار بن جا
حکم ربدے تھیں جو نہ سر پھیرے اوہدے حکم تھیں کوئی سر پھیر دانہ
تینوں طلب جے عزت حکومتاں دی ۔ مسلم تابع پروردگار بن جا
اوہو رب رسولؐ قرآن اوہو ۔ اوہو مدد فرشتیاں دی فوج ہوسی
مسلم بدل چولا غیر مسلماں دا ۔ مڑ کے خالد تے ابن جرار بن جا
قصہ یاد کر مومناں گزر یاندا ۔ اُسوۂ انہاں دا مشعل راہ کرلے
مشرق مغرب شمال جنوب اندر خشک کھیتیاں ابر بہار بن جا
جاءَ الحَقُّ وَ زَ حَقَ الْبَاطِلُ اُتے کر دکھا فیر یقین کامل
ڈر باطل دا دل تھیں دور ہوسی فقط حق دا عاشق زار بن جا
کتھے نور ایمان دا گیا تیرا ظلمت کفر دی ویکھ کھبراوَنا ایں
آوے نور تے ظلمت کافور ہوندی او بے نور مڑ کے نور دار بن جا
کی زندگی یاد کر نبیؐ جی دی راہ حق وچہ دکھ نہیں پائے کھڑے
طالب حق داہو کے رہے جھڑا اوہدے وانگ توں بھی حقدار بن جا

بزبان فارسی پیام منظوم گرامی برادر طریقت واقف اسرار حقیقت عالیجناب حضرت مولانا الحاج ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب خلیفہ مجاز نے قبلہ اعلیٰ حضرت محدث علی پوری دامت برکاتہم کی خدمت میں ملتان جیل سے جو عرض حال رقم کیا جبکہ آپ حج پر روانہ ہو رہے تھے (رسالہ انوار الصوفیہ ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء)

صبا برساں زمہجوراں پیامے بکوئے دلبر ماہ تمامے
بگوش آں گل باغ رسالت بہ پیش حضرت عالی مقامے
چہ پرسی از شمیم صبحگاہش معطر گشت عالم رامشامے
ہدایت از درش شد ہادیاں را ولایت از وجودش یافت نامے
جہاں مثلش ندیدہ کاملے را مشائخ بردرش در دست جامے
بہ علم و فضل یکتائے زمانہ بہ اخلاص و عمل ارفع مقامے
طریق نقشبندی راست رہبر ہزاراں گام راہ گیر د بگامے
نظر بر چہرہ اش آمد عبادت وسیلہ شد بہر خاصے و عامے
خمیدہ سر برد در بارگاہش بگو باصد ادب اول سلامے
سلام بیکساں راجوں پذیرند بکن آنکہ ز احوالم کلامے
بگو کا بے وارث خلق عظیمی زا تو اسلام را قائم نظامے
تغافل تابہ کے اے جان عالم نہ ہجراں مے تپد جانِ غلامے
مرا بگذاشتی در قید افرنگ خودت رفتی سوئے خیر الانامے
یگانہ رابہ بیگانہ سپردن کریماں را نہ زیبد ایں مقامے
اسیر زلف در بند سلاسل تپد در انتظارے صبح و شامے
خودت از ساقی کوثر چہ خوردی بہ پاس میکشاں دردہ بجامے
ازاں دریائے فیضت کم نگردد بجود قطرۂ باتشنہ کامے
چساں طالبؔ بنالہ لب کشادن کہ سازد عشق عاشق راغلامے
نہ معشوق آنکہ پرواہ کیش باشد نہ عاشق آنکہ جذب اوست خامے

Marfat.com

نہ عاشق آنکہ سر از عشق تابد نہ معشوق آنکہ بنوازد غلامے
من از زندانِ ملتاں مے فرستم چہ پیکے از صبائے خوش خرامے

مسجد شہید گنج

۱۹۳۵ء کے وسط میں مسجد شہید گنج نزد ریلوے اسٹیشن لاہور کے انہدام کا واقعہ پیش آیا سکھوں کا دعویٰ تھا کہ یہ زمیں انہوں نے خریدلی ہے اور وہاں گردوارہ تعمیر کرنا چاہتے تھے ۔ انگریز حکومت ان کی پشت پناہی کر رہی تھی اس طرح مسجد کے پختہ میناروں اور گنبد کو شہید کرنے کے لئے ورکشاپ سے بھاری بھر کم کرین مہیا کئے گئے اس پر مسلمانوں کی طرف سے سخت احتجاجی تحریک چلائی گئی ۔

یکم ستمبر ۱۹۳۵ء کو اسلامیانِ ہند کی ایک عظیم کانفرنس بلائی گئی جس میں اس عظیم مقصد کی تکمیل کے لئے امیر ملّت کے انتخاب کے لئے اعلیٰ حضرت قبلہ عالم حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی پیش ہوا ۔ جس کی ہر طرف سے پر زور تائید ہوئی علامہ عنایت اللہ مشرقی نے حضرت قبلہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا " حضور آپ ہماری قیادت سنبھالیں ۔ انگریز کی جرات نہیں کہ وہ آپ کا مقابلہ کر سکے ۔ وہ گھٹنے ٹیک دے گا ۔ آپ کی قیادت میں کسی قسم کا خطرہ نہیں " یہ کہتے ہوئے انہوں نے جلدی سے آپ کے ہاتھ پر اطاعت امیر کے جذبے کے تحت بیعت کا اعلان کیا ۔ اور بہت سے حاضرین نے اس کام میں شرکت کی (روز نامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۶۴ء سرورق)

آپ کی قیادت میں ہندوستان بھر میں مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے اسلامیان ہند نے حصہ لیا اس سلسلہ میں اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی مساعی کی تفصیل یہاں رسالہ انوار الصوفیہ نومبر ۱۹۳۵ء کے شمارہ سے نقل کی جاتی ہے ۔

سیر عارفاں

عالی جناب حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری دامت برکاتہم علاقہ ریاست نابھہ و دجانہ ضلع حصار سے تبلیغی دورہ فرما کر وہاں سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کے فیوضات علمی برکات روحانی کے اضافہ کے مختصر حالات درج کئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

حضرت مولانا الحافظ جمال الدین صاحب مدرس مدرسہ پڑتل ریاست نابھہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بعد نماز جمعہ اہالیان پڑتل و مضافات کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔ جامع مسجد میں تمام حاضرین ماتمی نشان لگائے ہوئے تھے ۔ عالیجناب مولانا مولوی محمد رمضان صاحب گوڑیانوی نے مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق درد انگیز تقریر فرمائی بعد ازاں عالیجناب حضرت مولانا حاجی ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب کنجاہی خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری دامت برکاتہم نے مختصر مگر جامعہ تقریر فرماتے ہوئے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کئے جو بالاتفاق پاس ہوئے ۔

(۱) اس علاقہ کے مسلمان اعلیٰ حضرت سلطان العارفین زبدۃ السالکین شیخ الاسلام و المسلمین مرشدنا مولانا حاجی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کو اپنا امیر ملت تسلیم کرتے ہیں اور ان کو اس انتخاب پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں ۔

(۲) اس علاقہ کے جملہ مسلمان حکومت سے پُر روز استدعا کرتے ہیں کہ مسجد شہید گنج لاہور دوبارہ سکھوں سے تعمیر کرا کے مسلمانوں کے حوالہ کی جاوے ۔ تاکہ سکھوں کے اس ناجائز رویہ اور حکومت کی پر اسرار خاموشی سے جو ہیجان و اضطراب مسلمانان ہند کے دلوں میں پیدا ہوگیا ہے ۔ فرو ہو جاوے

(۳) تمام حاضرین نے بوساطت حضرت مولینا حضرت ڈاکٹر صاحب قبلہ عالیجناب اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری دامت برکاتہم کی اس امر پر بیعت کی ۔ جو پروگرام

مسجد شہید گنج کی واپسی کیلئے حضور ممدوح الشان تجویز فرمائیں گے اس پر دل و جان سے عمل کریں گے۔

کھیڑی ۔ تانگل وغیرہ مواضعات ریاست د جانہ میں بھی عالیجناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی ترغیب سے ۲۰ ستمبر جمعہ بطور غم منایا گیا ۔ مسجد جامع پر سیاہ جھنڈا لہرا رہا تھا ۔ تمام لوگ ماتمی سیاہ نشان لگائے ہوئے تصویر غم بنے ہوئے تھے ۔ شہیدوں کیلئے دعائے مغفرت اور مسجد شہید گنج لاہور کی واپسی کیلئے دعائے خیر کی گئی ۔

قصبہ بھنوانی کھیڑہ ضلع حصار میں ۲۷ ستمبر کا جمعہ عالیجناب حضرت مولانا ڈاکٹر صاحب قبلہ نے پڑھایا رات کو نماز عشاء کے بعد جامع مسجد میں جلسہ ہوا قبلہ ڈاکٹر صاحب ممدوح الشان نے اپنی پُردرد تقریر سے مسلمانوں کو بیدار کیا ۔ تمام مسلمانوں نے بالاتفاق اعلیٰ حضرت امیر ملّت اسلام علی پوری دامت برکاتہم کو اپنا امیر ملّت تسلیم کرتے ہوئے اعتماد کا اظہار کیا ۔ اور اقرار کیا کہ واپسی مسجد شہید گنج کے متعلق جو پروگرام اعلیٰ حضرت مدظلہ شائع فرمائیں گے دل و جان سے اس پر عمل کریں گے ۔ اس کے بعد شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت اور واپسی مسجد شہید گنج اور فتح اسلام کے لئے دعا کی گئی ۔

اسی طرح جمال پور و ا لکھ پورہ میں بھی قبلہ ڈاکٹر صاحب کنجاہی نے دورہ فرما کر اس امر پر بیعت لی کہ وہ واپسی مسجد شہید گنج لاہور کے لئے اعلیٰ حضرت سرکار علی پوری مدظلہ کے تجویز کردہ پروگرام پر دل و جان سے عمل کریں گے ۔

۸ نومبر کو لاہور میں مسجد شہید گنج کی واگزاری کے سلسلہ میں ایک اجتماع عظیم میں اعلیٰ حضرت امیر ملت اسلام مولانا الحاج السید جماعت علی شاہ صاحب محدث دامت برکاتہم اور ان کے رفقا کار کے علاوہ یو پی اور پنجاب کے مقتدر مسلمان لیڈروں نے شرکت کی ارکان انجمن اسلامیہ واتحاد ملت اور لاہور کی تقریباً تمام اسلامی انجمنوں نے سبز نشان اور سبز ماٹوز سینے بازوؤں اور ٹوپیوں پر سجا کر تلواروں ۔ کلہاڑیوں لاٹھیوں سے مسلح جلوس میں شرکت کی ۔ لنڈے بازار کے دونوں اطراف ریزرو پولیس

لاٹھیوں اور رائفلوں سے مسلح زبردست پہرے پر کھڑی تھی کوتوالی میں افسران پولیس اور افسران ضلع کے علاوہ برٹش رائل سکاٹ کی ایک "سوگوروں کی کمپنی بھی انتظامات کے لئے آئی ہوئی تھی کوتوالی کے باہر جیل کی لاریاں اور دوسری موٹر کاریں کافی تعداد میں کھڑی تھیں اور سامنے ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کا مسلح مجمع تھا۔

شرکاء جلوس میں مندرجہ ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں عالیجناب استاد العلماء حضرت الحاج الحافظ سید صاحبزادہ محمد حسین مدظلہ و عالیجناب حضرت مولانا الحافظ صاحبزادہ سید نور حسین صاحب مدظلہ علی پوری عالیجناب حضرت مولانا حامد رضا خانصاحب بریلوی ڈاکٹر محمد عالم صاحب لال خانصاحب .کیمبلپوری مولانا شوکت علی صاحب مولانا غلام بھیک صاحب نیرنگ ایم ایل اے اعلیٰ حضرت عبدالقدیر صاحب بدایونی مولانا مولوی مظہر الدین صاحب عالیجناب حضرت سید مخدوم صدر الدین گیلانی صاحب ملتانی جناب غلام خالد لطیف گابا ۔ جناب ڈاکٹر خانصاحب میر ہدایت اللہ صاحب امرتسری عالی جناب حضرت مولانا حاجی ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی، جناب خواجہ محمد کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ ہند۔ عالیجناب حضرت مولانا الحافظ الحاج قاری پیر ولایت شاہ صاحب گجراتی جناب نواب حاجی رب نواز خانصاحب میونسپل کمشنر قصور میاں محمد صادق ایم ایل سی امرتسر وغیرہ وغیرہ پھر جلسہ ہوا جس میں ضروری کارروائی کے بعد قرار دادیں اور لائحہ عمل پاس ہوا۔

آپ دیکھیں گے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ انسداد فتنہ شدھی والے علاقے میں بھی مسجد شہید گنج کی واگزاری کے سلسلہ میں کام کرتے رہے اور لاہور میں بھی سرمیداں سرگرم شامل رہے۔ اور اپنی عملی مساعی کو ہر سطح پر جاری رکھا۔

ایک دفعہ جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب وزیر آباد میں حضرت بابا جی خانصاحب" کے ہاں تشریف فرما تھے۔ حجام کو بلایا گیا اس نے آپ" کی ڈاڑھی مبارک کا خط بنانا شروع

Marfat.com

کیا اور کہیں کہیں سے بال بھی کاٹنے شروع کئے ۔ سامنے حضرت بابا جی بیٹھے دیکھ رہے تھے ۔ دل میں خیال کیا کہ ڈاڑھی سے ہی چہرہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے اور یہ حجام بال چھانٹ رہا ہے باباجیؒ کے دل میں خیال کا آنا ہی تھا کہ حضور قبلہ عالمؒ نے نور باطن سے دیکھ لیا اور حجام کا ہاتھ روک کر فرمایا بس بھائی خانصاحب ناراض ہوتے ہیں سبحان اللہ حدیث شریف میں آیا ہے

اذاجلستُم الصدق نا جِلسُوھُم بالصِدقِ فَاِنَّھُم جواسیس القلوب یَدخلونَ فِیْ قلوبھم وَینظرونَ الذی اھممکم

جب اہل صدق کی صحبت میں بیٹھو تو سچائی کے ساتھ بیٹھو کیونکہ وہ دل کے جاسوس ہیں وہ تمہارے دلوں میں داخل ہوتے ہیں ۔ اور تمہاری ہمّتوں کو دیکھتے ہیں ۔

جھوٹی گواہی سے انکار

محرم کے دنوں میں ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء بروز جمعہ کنجاہ میں شیعہ سنی جھگڑا ہو گیا شیعہ فرقہ کی عورت تھانیدار کے پاس شکائت لے کر گئی ۔ سکھ تھانیدار جلدی میں بغیر وردی تفتیش احوال کے لئے محلّہ جوگیاں میں جو شیعان کنجاہ کا گڑھ تھا ۔ پہنچا تو اتفاق سے اللہ دتہ نامی ایک پہلوان جو آجڑی قوم سے تعلق رکھتا تھا ۔ تھانے دار مذکور کے غیر روادارانہ رویے کے خلاف طیش میں آگیا اور کلہاڑے کی ایک ہی ضرب سے اس کا کام تمام کر دیا اس پر پولیس کا محکمہ سارے کا سارا جنبش میں آگیا ۔ اور کنجاہ کی ساری سر زمین ایک دفعہ پوری کی پوری لرز گئی قیام پاکستان سے پہلے کنجاہ میں تین بڑی بڑی قومیں رہا کرتی تھیں جن میں مسلمان ہندو اور سکھ سب شامل تھے ہندوؤں نے نہایت چالاکی کے ساتھ اس قتل کا ذمہ دار کنجاہ کی تاریخ ساز شخصیتوں کو ٹھہرایا ۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۔ مولوی محمد عبداللہ سلیمانی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ

Marfat.com

مولوی محمد اکرام صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کنجاہ اور صوفی عبدالحمید صاحب ولد محمد بخش صاحب۔

ہندوؤں کا مقصد یہ تھا کہ نعوذ باللہ ایک سکھ تھانے دار کے مرنے پر ہو سکے تو کنجاہ کے یہ سربراہ اشخاص بھی تختہ دار پر لٹک جائیں تو بہت اچھا ہو چنانچہ ان حضرات کے نام عدالت سے سمن جاری کر دیئے گئے۔ حسن اتفاق سے سکھ تھانیدار کے قتل ہو جانے کے بعد کنجاہ کے تھانہ میں ایک بڑا نیک نفس تھانیدار سید امیر شاہ صاحب کو تعین کیا گیا جو سرتاپا شیدائی اسلام تھے۔ ہندوؤں نے لاکھ جتن کئے کہ کسی نہ کسی طرح ان حضرات کو اس قتل کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ لیکن یہاں مولوی صاحب اور حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب کا باہمی اختلاف آڑے آیا۔ تھانیدار صاحب موصوف نے واشگاف لفظوں میں کہہ دیا کہ جب ان دو حضرات کے مابین شدید قسم کا مذہبی اختلاف موجود ہے تو اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ یہ دو حضرات سکھ تھانے دار کے قتل میں باہم جمع ہوئے ہوں اور انہوں نے اس معاملے میں مشورہ کیا ہو چنانچہ اپنے اس مقصد میں ہندو بری طرح ناکام رہے لیکن چشم دید گواہ کی حیثیت میں ڈاکٹر صاحبؒ اور ان کے ساتھیوں کو عدالت میں حاضر ہونا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب کو صحیح بیان سے منحرف کرنے کے لئے ہرچند بے حد کوشش کی گئی لیکن وہ اپنے بیان سے قطعاً منحرف نہ ہوئے کیونکہ اس معاملے میں انہوں نے علی پور شریف بارہا حاضر ہو کر صاحبزادہ کرام اعلیٰ حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب سے تحقیقات کر لی تھی۔ اور شہادت دینے کے تمام اصول معلوم کر لئے تھے۔ اللہ دتہ مذکور بے شک تھانیدار کا اصل قاتل تھا۔ شروع شروع میں جب تک اس میں حرارت ایمان کی گرمی رہی بڑی نیک نیتی کے ساتھ اپنے صحیح بیان پر قائم رہا۔ لیکن افسوس اس کے متعلقین نے اسے راہ راست سے بہکا دیا اور اپنے اس قتل کی پاداش میں ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو اسے تختہ دار پر لٹکنا پڑا۔

اس کا فیصلہ ہونے کے بعد گورنمنٹ نے آپؒ کو ایک سرٹیفکیٹ اور ایک سو

Marfat.com

روپیہ کا نقد انعام بھیجا آپ نے لینے سے انکار کر دیا ۔ اور لکھ بھیجا کہ میں نے سچی گواہی دے کر اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے میں نے کسی پر احسان نہیں کیا اس لئے میں اس سرٹیفکیٹ اور انعام کی رقم کا حق دار نہیں ہوں اور سرٹیفکیٹ اور انعام کی رقم واپس کر دی ۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کو دنیا کی حوس بالکل نہیں تھی سیٹھ عطاء اللہ صاحب نے لوگوں کو مسجد میں اس غرض سے اکٹھا کیا کہ آپ سے عرض کریں کہ وہ آپ کے شہری نمائندے ہوں ۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کی ہرگز خواہش نہیں لیکن لوگوں نے اصرار کیا کہ آپ کے سوا کسی کو قبول ہی نہیں کریں گے آخر آپ نے ان کی یہ پیش کش قبول کر لی اور لوگ آپ کو ہار پہنا کر انتخاب میں لے گئے آپ ممبر منتخب ہونے پر نازاں نہ تھے ۔ لوگوں نے آپ کو کچہریوں میں گھسیٹنا چاہا لیکن آپ نے صاف فرما دیا کہ میں اس گاڑی کا پہیہ نہیں اور تین ماہ کے بعد استعفیٰ دے دیا ۔

قاضی محمد خورشید علی صاحب ساکن کنجاہ شریف نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ ۸ مئی ۱۹۳۲ء کو سب دوست علی پور شریف سالانہ جلسہ پر جا چکے تھے ۔ اسی رات جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی زیارت ہوئی ۔ ایک نور سے دل منور ہو گیا ۔ صبح ہوتے ہی علی پور شریف کا رخ کیا اور چار بجے شام وہاں پہنچا ۔ بیعت کرنے کا ایک حلقہ سستی کی وجہ سے گزار دیا کیونکہ جوانی میں نیند کی وجہ سے نہ اٹھ سکا ۔ جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے دوسرے حلقہ بیعت میں اعلیٰ حضرت سرکار امیر ملت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب" کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کنجاہ شریف واپسی پر آپ نے ازراہ شفقت ان کا ہلکا سا گال تھپکا جس کی لذت آج بھی محسوس کرتے ہیں ۔

○ جناب نواب دین صاحب ساکن پختہ تالاب کنجاہ شریف راوی ہیں کہ ان کے ایک عزیز کسی مقدمہ میں ملوث تھے ۔ عدالت میں فیصلہ ان کے خلاف ہوا اس نے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" سے التماس کیا ۔ آپ نے انہیں ایک رقعہ لکھ کر دیا فرمایا

Marfat.com

اسے جیب میں ڈال رکھیں پڑھنا ہرگز نہیں رقعہ جج تک پہنچا بھی نہیں تھا کہ اس نے ملزم کے بری ہونے کا حکم صادر کر دیا۔

○ محترم جناب محمد حسن صاحب کنجاہی راوی ہیں کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب ؒ کی خدمت میں دو نوجوان حاضر ہوئے ان میں ایک نے لاہور اور دوسرے نے وزیر آباد تشریف لانے کے لئے درخواست کی آپ نے وعدہ فرما لیا۔ اور دونوں کے پاس ایک ہی وقت میں حسب وعدہ موجود تھے بعد میں ملاقات پر دونوں نوجوان حیران تھے۔

Marfat.com

حیدرآباد (دکن)

حیدر آباد (دکن) قیام پاکستان سے قبل کا ذکر ہے۔ جناب بخشی مصطفیٰ علی خاں" سپرنٹنڈنٹ پولیس حیدر آباد (دکن) خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملّت" نے تبلیغی دورہ کے لئے اعلیٰ حضرت امیر ملّت" کو حیدر آباد آنے کی دعوت دی۔ اس سفر میں ہمراہ لے جانے کے لئے اعلیٰ حضرت امیر ملّت محدث علی پوری" کی نگاہ انتخاب اپنے برگزیدہ عالم و فاضل خلفائے کبار میں سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ پر پڑی دوران سفر مختلف شہروں میں مجالس وعظ و تبلیغ منعقد ہوتی رہیں۔ آخر بریلی اور بنگلور کے مقامات پر پہنچ کر اعلیٰ حضرت امیر ملّت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بذریعہ اشتہار اعلان فرما دیا کہ ایک مہینہ کے لئے روزانہ صبح و شام متواتر تین گھنٹہ جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" وعظ فرمایا کریں گے چونکہ یہ علاقے علماء ہند کے مراکز سمجھے جاتے تھے۔ لہٰذا وہاں کے علماء حیران و ششدر تھے کہ ایک ڈاکٹر یہاں کیا بیان کر سکیں گے مگر ان علماء اور عوام الناس نے آپ کی مجالس میں بیٹھ کر جب آپ کی باتیں سنیں تو نہ صرف آپ کے اسلوب بیان کے معترف ہوئے بلکہ تسلیم کیا کہ اس روحانی طبیب کی نگاہ دور بین کسی بھی مسئلہ کے لئے اَلَمْ سے لے کر وَالنَّاس تک جاتی ہے۔ آپ کی علمی اور روحانی کیفیت کے معترف ہوئے۔ آپ کو عربی فارسی اردو انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں دسترس حاصل تھی۔ اور کسی بھی موضوع پر با آسانی ہر شخص کو مطمئن کر دیتے تھے۔ دہلی کے ایک دوست (پولیس ملازم) نے بیان کیا کہ تقسیم ہند سے پہلے ایک دفعہ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ دہلی تشریف لے گئے حضور کا قیام درگاہ شریف حضور پر نور حضرت خواجہ سید محمد باقی باللہ صاحب" میں تھا میرے (سیاہی) بھائی صاحب جو حضور کے حلقہ ارادت میں تھے دعوت کی جب کھانا وغیرہ تیار ہو گیا تو بھائی صاحب نے مجھے کہا کہ حضور قبلہ عالم" کو درگاہ شریف سے بلا لائے میں نے جواب دیا کہ میں نے ابھی تک حضور قبلہ" کی زیارت ہی نہیں کی کس طرح

Marfat.com

پہچانوں گا ۔ بھائی صاحب نے بتایا حضور اقدس بہت ہی خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہیں ۔ آپ" تو مجلس میں اس طرح ہوں گے جس طرح چاند ستاروں میں ہو ۔ جاؤ اور جو بزرگ سب سے زیادہ پرہیبت اور نورانی ہو بلا لاؤ ۔ چنانچہ جب میں درگاہ شریف میں گیا تو ساری مجلس میں نظر دوڑائی مگر دل مطمئن نہ ہوا آخر میں دیکھا کہ ایک نورانی شکل والے بزرگ حضرت خواجہ سید محمد باقی باللہ" کے مزار کے دائیں جانب مراقب ہیں خیال کیا یہی وہ بزرگ ہیں ۔ آپ کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا فوراً حضور نے نگاہ مست اٹھائی اور فرمایا کیا بات ہے حضور کی نظر پڑتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی عرض کیا حضور کھانا تیار ہے چنانچہ حضور قبلہ عالم" کو ٹانگہ میں سوار کر کے گھر لا رہا تھا ۔ راستہ میں لوگ اس قدر نوجوان اور خوبصورت پرہیبت اور نورانی شخصیت کو حیرانی سے دیکھتے رہے ؎

نگائیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے کی
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہو کر

○ حضرت قبلہ بابا جی خانصاحب" فرماتے ہیں کہ آپ ایک دفعہ ایک دوست محمد شریف بھٹی ۔ آئی او ڈبلیو کے گھر تشریف فرما تھے ۔ آپ نے محسوس کیا کہ صاحب خانہ (بھٹی صاحب) اب پابند صوم و صلوا ۃ ہیں کیونکہ پہلے بھٹی صاحب کو کبھی نماز ادا کرتے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا ۔ آپ نے فرمایا بھٹی صاحب سچ کہو نماز کی عادت آپ کو کیسے ہوئی ۔ بھٹی صاحب نے جواباً عرض کیا کہ محترم خانصاحب" آپ کو یاد ہو گا ۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" اور آپ" کو حسن ابدال میں غریب خانہ پر بلایا تھا اور نذرانہ پیش کیا تھا تو اس وقت قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے پوچھا تھا یہ کیا چیز ہے بھٹی صاحب عرض کرنے لگے کہ یہ دس سیر چینی اور نذرانہ ہے ۔ تو پھر حضور ڈاکٹر صاحب" نے فرمایا تھا میں دیکھوں گا آپ نماز کس طرح نہیں پڑھتے چنانچہ اس دن سے میرے دل میں ایسا خوف خدا پیدا ہوا کہ اب نماز قضا نہیں ہوتی ۔ سبحان اللہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com

یعنی اللہ کے بندے نذرانوں سے خوش نہیں ہوتے بلکہ لوگوں کو ان کے اصلی مقصد کی طرف رجوع کراتے ہیں۔

تحریک پاکستان

اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کے سرگرم رکن تھے۔ اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکاری علی پوری" کے ہر مشورہ اور معاملہ میں مشیر اور ہمراز تھے۔ اعلیٰ حضرت" کے ہمرکاب رہ کر ہندوستان میں جگہ جگہ ہر میدان میں اپنی اعلیٰ بصیرت اور معاملہ شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کو علیحدہ وطن کی اہمیت سے روشناس کرایا اور واضح کیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس عظیم مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انفرادی طور پر اپنے دوستوں کو خط و کتابت کے ذریعہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی بھرپور پشت پناہی کے لئے ہدایات فرماتے رہے۔

سکھوں کے نام نہاد لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے جب پنجاب اسمبلی کے باہر کرپان لہرا کر ہندوؤں کی جماعت کانگرس کی حمایت میں مسلمانوں کے خلاف سکھوں کو اشتعال دلایا جس کے نتیجہ میں متحدہ پنجاب میں ہر جگہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھی تو حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے اسے مفسد لیڈر کے نام سے یوں خطاب فرمایا۔

مفسد لیڈر (تارا سنگھ) کا سیاپا

بڑھ گئیں حد سے تیری ہٹ دھرمیاں — خوب رنگ لائیں تیری سرگرمیاں
تیرا اک اک لفظ شعلہ آگ کا — تیری اک اک بات ہے آتش فشاں
تیری اک تقریر شعلہ بار ہے — جل گیا پنجاب کا امن و اماں
کر دیا ہمسائیگی کا حق ادا — خون کی ان کے بہادیں ندیاں
رو رہے ہیں جان کو تیری تمام — جو ہوئے بچے یتیم و بیوگاں

Marfat.com

حامیِ پنجاب بن کر یہ جفا — اے بہ باطن دشمن پنجابیاں
کر دیا پنجاب کا خانہ خراب — کاش ہوش آتی تجھے قبل از بیاں
مات کر ڈالا ھلاکو خاں کو بھی — دشمن انساں تری خوں ریزیاں
پھولتے پھلتے ہیں کیا ظالم کبھی — خون سے اگتی ہیں دیکھی کھیتیاں ؟
ظالموں کو بھی ملا کرتا ہے راج ؟ — بھیڑیا بھیڑوں کا ہو کب گلہ باں
یا وطن کی دشمنی سے باز آ — یا الگ ہو جا نہ کر منہ زوریاں
تو نے سیکھا ہی نہیں مل بیٹھنا — آدمیت کا نہیں تجھ میں نشاں
بیج بو کر نفرت و تحقیر کا — غیر کے ڈنڈے کی لیتا ہے اماں
ملک گیری کا طریقہ ہے کیا ؟ — یوں ملا کرتی ہیں کیا آزادیاں ؟
کیوں ہے زوروں پر تیرا غیظ و غضب — کیوں نہیں تجھ کو پسند امن و اماں ؟
تیری ذہنیت پر اف پتھر پڑیں — کیا رہے گا یوں اکھنڈ ہندوستاں ؟
ہوش میں آ طالبِ غمگیں کی سُن — تو کدھر جاتا ہے جانا ہے کہاں

مسلمانان پنجاب کے پر زور احتجاج کے نتیجہ میں ہندوؤں کی نمائندہ جماعت کانگرس اور انگریز کی سرپرستی میں چلنے والی یونینسٹ پارٹی کے ٹوڈی سردار خضر حیات ٹوانہ کی حکومت جب ٹوٹ گئی تو حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے ملّت اسلامیہ کے جذبات کی ترجمانی مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ؎

آج ہے ٹوٹی وزارت خضر کی — لٹ گئی گویا امارت خضر کی
قائد اعظم نے سمجھایا بہت — پر نہ کم ہوئی حرارت خضر کی
نور سے نکلا تو ظلمت میں گر — یوں گئی کھوئی وزارت خضر کی
غیر سے مل کر رکھا اپنوں سے بیر — حیف یہ دیکھی وزارت خضر کی
توڑ ڈالی لشکر اسلام نے — ہمت و کفر و جسارت خضر کی
ایک ہی ٹکر سے مسلم لیگ کی — گر گئی ساری عمارت خضر کی
ہو گیا رسوا عدوئے لیگ آج — بڑھ گئی حد سے حقارت خضر کی

Marfat.com

لے گیا گجرات بازی لےگیا تب کہیں ٹوٹی وزارت خضر کی
نام روشن کر دیا گجرات کا مرحبا کنجاہ تجھ کو مرحبا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت قائد اعظم محمد علی جناح ؒ کے قائدانہ صلاحتیوں کی بدولت جب مسلمانان برصغیر نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو اپنا علیحدہ وطن پاکستان حاصل کر لیا تو جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب ؒ نے ایک نظم بعنوان " پاکستان اور مسلمان " لکھی جس میں خدائے بزرگ و برتر کا شکر اور مسلمان کو قول و فعل میں مسلمان بننے کی تلقین کی گئی ملاحظہ ہو۔

پاکستان اور مسلمان

شکر خدا کا کر ہرآن اب تو بن گیا پاکستان
ہندوستان میں پاکستان ' کس کو تھا یہ وہم و گمان
رب کی قدرت کے قربان ' اب تو بن گیا پاکستان
برعظیم میں آج ' بننے لگا جب مسلم راج
دشمن بن گیا ہر شیطان ' اب تو بن گیا پاکستان
کُنْ فَیَکُوْن کا دیکھ اعجاز حق نے سنی تیری آواز
بٹ گیا آخر ہندوستان ' اب تو بن گیا پاکستان
حق نے کیا تجھ کو آزاد[۱۳۱] احسان اس کا رکھنا یاد
شکر تو کر اس کا ہرآن ' اب تو بن گیا پاکستان
بن جاؤ سب پاک انسان ' پاکوں کی جاہے پاکستان
جو ناپاک رہے نہ یاں' اب تو بن گیا پاکستان

پاک عقیدہ نیت پاک ' ظاہر و باطن بھی ہو پاک
تب کہلائے گا پاک انسان اب تو بن گیا پاکستان

پاک مکاں گھر پاک مکیں ' پاکستان کی پاک زمیں
داخل اس میں نہ ہو شیطان ' اب تو بن گیا پاکستان

ہے یہ اساس پاکستان آئین اس کا ہو قرآن
قائد اعظم کا فرمان ' اب تو بن گیا پاکستان

رہتے جہاں ہوں لوگ پلید ' دین کے دشمن نفس مرید
اسکو کہیں گے نہ پاکستان ' اب تو بن گیا پاکستان

فیشن میں کرزن ساحال اور شالن سے اعمال
اف مسلم اور یہ اعمال ' اب تو بن گیا پاکستان

ایسے مسلم پاک نہیں ' پاک زمیں کی خاک نہیں
ہیں یہ ننگ پاکستان ' اب تو بن گیا پاکستان

شرع محمدی کے نافرمان ' صورت سیرت افرنگیاں
کوئی دم کے ہیں مہمان ' اب تو بن گیا پاکستان

طالبؔ تو نہ ہو غمناک ' مسلم ہو جائیں گے پاک
زندہ رہے گا پاکستان اب تو بن گیا پاکستان

Marfat.com

پاکستان ڈے

لِلّٰہِ الحَمْد آیا آزادی کا دن یعنی پاکستان کی آبادی کا دن
حق نے اپنے فضل سے بخشا ہمیں یہ سرور و فرحت و شادی کا دن
جوئے شیریں سے ہوئے سیراب ہم
خوش ثمر لایا ہے فریادی کا دن

کٹ گیا سب سلسلہ آہنی کٹ گیا وہ حکم فولادی کا دن
بول بالا پھر سے ہو اسلام کا ہو نصیب کفر بربادی کا دن
غلبہ اسلام ہو پھر چار سو
پھر سے آئے امن و آبادی کا دن

پرچم اسلام کے سائے تلے سب منائیں مل کے آزادی کا دن
کیا مبارک ہے یہ پاکستان ڈے باربار آئے یہ آزادی کا دن
طالبِ امن جہاں کے واسطے
محمدؐ کی غلامی میں ہی یہ آئے دن

جب اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان معرض وجود میں آگیا تو جو دلی لگاؤ اور محبت اس کی ترقی و خوشحالی اور استحکام کے لئے قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ رکھتے تھے اس کی جھلک دوستوں کے نام آپکے خطوط سے ظاہر ہے ان مکتوبات سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

(۱) آپ دیانتداری سے دین و ملت، ملک و قوم اور اپنی حکومت کی بہتری کے لئے کام کرتے چلے جائیں اسلام اور پاکستان کی خدمت میں خون کا آخری قطرہ تک بہادیں اور دعا کرتے رہیں کہ مولا تعالیٰ ہمارے حکام کو محمدیؐ مسلمان اور اسلام کے سچے خدمت گزار بنائے"

Marfat.com

(۲) اب ہم سب مسلمان ہیں اور پاکستان ہمارا ہے ہم سب کا فرض ہے کہ قوم وملت اور ملک کی تہ دل سے خدمت کریں اور ہر طرح سے غیر ممالک سے اسے بہتر بنا کر دنیا پر اپنا رعب و داب قائم کریں "

(۳) بیرون ملک ٹریننگ پر گئے ہوئے ایک دوست کے نام :۔

حق سبحانہ و تعالیٰ آپ کو مع ساتھیوں کے سلامتی ایمان و جان اور عزت و آبرو سے خوش و خرم رکھے اور کامیاب و کامران کر کے بخیریت وطن واپس لائے اور ملک و ملت کی خدمت کی توفیق بخشے آمین ۔ آپ کو اور آپ کے ہمراہیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگرچہ آپ لوگوں کو حکومت پاکستان نے ٹریننگ (تربیت) کے لئے وہاں بھیجا ہے لیکن حقیقت میں آپ پاکستان اور اسلام کے نمائندے ہیں کیونکہ آپ مسلمان ہیں لہٰذا آپ کے قول و فعل اور ہر نقل و حرکت سے اسلام کا نُور اور اسلام کی شان آپ کے دیکھنے والوں کو نظر آنی چاہیئے آپ کے ہر قدم اور ہر ادا سے صداقت اسلام کا مظاہرہ ہونا چاہیئے پاکستان اسلام کے نام پر دنیا میں قائم ہوا ہے ۔ اس لئے بھی آپ کو بہ حیثیت پاکستانی (مسلمان) ہونے کے اعلیٰ کریکٹر (چال چلن) وہاں پیش کرنا چاہئے جو صبغتہ اللہ (اللہ کے رنگ) سے رنگین ہو اور جس کے سامنے بناوٹی تہذیبیں اور جھوٹے رنگ سب ماند پڑ جائیں اسلام اور پاکستان کا اخلاقی رعب اپنے ملنے والوں کے دلوں پر قائم کر کے آئیں آپ خدا کی زمین پر ہیں اور زمین خدا آپ کے ساتھ ہے اسی کے ہو کر رہیں اس پر کامل بھروسہ کریں ۔ وہ ہر وقت اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین ۔ حاضرین مجلس و پرسان حال کی خدمت میں السلام علیکم ۔

محمد حسین صاحب جو جموں کے مہاجر ہیں بیان کرتے ہیں ۔

کہ ہم جب جموں سے مہاجر ہو کر آئے تو کنجاہ میں اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کے پڑوس میں رہنے کی جگہ ملی ۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ کئی کئی دن فاقے سے گزارتے تھے ۔ جب آپ ؒ کو علم ہوا تو خود کھانا پکوا کر ہمارے گھر بھیج دیا کرتے تھے ۔

Marfat.com

قائداعظمؒ کے وصال پر

کانپتے ہیں ہاتھ اور میرا قلم اور آنکھوں سے رواں ہیں اشک دم
ہے جگر خوں۔ لڑ کھڑاتے ہیں قدم داستان جانگزا ہے پُرالم
دل شکستہ ہو گیا سن کر خبر
کوہ غم ٹوٹا ہے ایسا قوم پر

باغ پاکستان میں آئی خزاں ۔ کہر رہی ہیں بلبلیں آہ و فغاں
نوحہ گر ہیں مرد وزن پیروجواں ۔ چارسو اندوہ و غم کا ہے سماں
قائد اعظم جہاں سے اٹھ گیا
حضرت بابائے پاکستان گیا

مرثیہ خواں ہیں زمین وآسماں ۔ ہل گیا عرش بریں تک سب جہاں
مشرق و مغرب میں ہیں غم کے نشاں سرنگوں جھنڈے ہیں سارے الاماں
حاکم اعلیٰ جناح باوفا
قوم کو داغ جدائی دے گیا

غمگسار قوم و مخلص راہنما پیکر ایثار بے حرص و ہوا
صاحب عزمِ صمیم و بے ریا کوہ استقلال تھا گویا کھڑا
چل بسا دنیا سے میرِ کارواں
سارے پاکستان کی روح رواں

وہ سیاست کا دھنی اُستادِ فن ماہر آئین ارسطوئے زمن
قامع کل لیڈرانِ پرفتن شائق قانون رب ذوالمنن
آج گرچہ ہم میں وہ نابود ہے
پالیسی اس کی مگر موجود ہے

Marfat.com

ضیغم اسلام مردِ باوقار مانتے تھے رعب سب ذی اقتدار
راز ہائے مملکت کا پاسدار ہر عدو کی چال سے بس ہوشیار

وقتِ مشکل ہو گیا ہم سے جدا
جنت اس کو۔صبر ہم کو دے خدا

بارہویں شب تھی ستمبر ماہ کی ہشت و چہلم سن بد از بستم صدی
یوم یکشنبہ چھٹی ذی قعد کی غیب سے ہاتف نے یہ آواز دی

قائد اعظم ہوا واصل باحق
یاد رکھنا جو پڑھا اس سے سبق

○ ملک بشیر احمد صاحب ساکن کنجاہ شریف راوی ہیں کہ امانت علی آپ "کا مرید تھا۔ وہ آپ کے پاس دعا کے لئے آیا کہ اللہ مجھے فرسٹ کلاس ٹھیکیدار کر دے آپ نے فرمایا میں تو تمہیں ہر روز تلاش کرتا ہوں۔ لیکن تم مجھے ملتے ہی نہیں اس نے عرض کی حضور میں ہر روز گھر پر ہی ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نہیں سمجھتا رات کا جاگنا تیرے لئے مشکل کیوں ہے۔

○ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے چوہدری محمد انور ایڈووکیٹ "گڑھی شاہو لاہور کی منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی پر ان کو مندرجہ ذیل رباعی کی صورت میں مبارک باد لکھ کر ارسال فرمائی۔

امتحان منشی فاضل بود سخت ہم نتیجہ اش بر آمد زاں کرفت
شکر کن طالبؔ کہ از فضل خدا پاس شد انور کہ بود او نیک بخت

دین مبارک است از صد لیشر کز حقیقت کم کسے دارد و خبر
طالبؔ از الطاف حق غافل مباش بندگانش رابداند خوب تر

چوہدری محمد انور صاحب محکمہ ریلوے میں ملازم تھے۔ آپ" کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے چوہدری صاحب کو منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی کی کم امید تھی

اس لئے کچھ پریشان بھی تھے لہٰذا آپ سے دعا کے لئے ملتجی ہوئے چوہدری صاحب نے بیان کیا کہ نتیجہ کے سلسلہ میں ایک روز یونیورسٹی جا رہا تھا۔ راستہ میں خیال آیا کہ سنا ہے کہ پیرو مرشد مدد فرماتے ہیں جونہی یونیورسٹی کے باہر کے گیٹ سے داخل ہوا تو سامنے برآمدہ میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کو دیکھا کہ فائیل بغل میں لئے جا رہے ہیں چوہدری صاحب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اعلیٰ حضرتؒ برآمدہ کے دوسرے کونے پر جا رہے ہیں چوہدری صاحب وہاں پہنچے اور تلاش کیا تو آپ" کو تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ دفتر میں جا کر نتیجہ کا پتہ کیا تو کامیاب ہو چکے تھے۔

کامیابی کے بعد چوہدری محمد انور صاحب آپ" کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اور یہ سارا واقعہ کا ذکر کیا مگر قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے لا علمی کا اظہار فرمایا چوہدری صاحب نے منشی فاضل میں کامیابی کے بعد پڑھائی جاری رکھی اور ایل ایل بی کا امتحان پاس کر کے ریلوے کی ملازمت ترک کر دی اور قانون کی پریکٹس شروع کر دی۔

○ محمد حسین اعجاز صاحب (پیر بھائی) جو کہ محکمہ ریلوے میں ملازم تھے ایک دفعہ بمعہ اپنی اہلیہ کے کنجاہ شریف حضور قبلہ عالم" کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ حضور نے ان کی اہلیہ محترمہ کو تین آم کھانے کے لئے عنایت فرمائے۔ اور فرمایا کہ صرف تمہارا حصہ ہے چنانچہ ان کے (اعجاز صاحب) ہاں اولاد صرف تین فرزندار جمند یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے پھر کوئی اولاد نہ ہوئی۔

لاہور میں تبلیغی سرگرمیاں

برصغیر پاک و ہند میں دہلی (بھارت) اور ملتان کے بعد لاہور ہی ایک ایسا شہر ہے جو صوفیائے عظام اور اولیائے کرام کی تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز و مسکن رہا ہے حضرت جناب سید میران حسین شاہ زنجانی-داتا گنج بخش سید علی ہجویری"-حضرت میاں میر صاحب" حضرت خواجہ طاہر بندگی" خلیفہ مجاز حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ

Marfat.com

احمد سرہندی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ ۔ حضرت خواجہ خاوند محمود عرف حضرت الیشاں۔ حضرت مادھو لال حسین"۔حضرت پیر مکی"۔حضرت میاں وڈا" (درس بڑے میاں)۔حضرت شاہ ابو المعالی"۔حضرت جناب خواجہ شیخ سعدی بلغاری" اور دیگر بے شمار اولیائے کبار جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ کتاب " اولیائے لاہور " میں درج ہے ایک عرصہ تک اپنے فیوض و برکات اور بے پایان علم سے اس خطۂ لاہور کو منوّر فرماتے رہے ۔ حضرت سیدنا خواجہ محمدؐ باقی باللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ برصغیر میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی جب پہلی بار ملک پاک و ہند میں وارد ہوئے تو سب سے پہلے آپ" لاہور میں قیام فرما ہوئے بعد ازاں خاص مصلحت کے تحت دہلی کو اپنے مستقل قیام سے سرفراز فرمایا ۔ علاوہ ازیں بہت سے دیگر نامور علماء اولیاء کرام بھی وقتاً فوقتاً اس شہر میں تشریف لاتے رہے اور کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد کسی دوسری جگہ تشریف لے جاتے چنانچہ ان کی اس تبلیغ نے اپنے گہرے اثرات چھوڑے یہی وجہ ہے کہ لاہور کا مزاج خالصتاً دینی ہے ۔ بڑے بڑے دینی مراکز اسی شہر میں واقع ہیں ۔ جو اس کے دینی مزاج کی منہ بولتی تصویریں ہیں ہر سال سینکڑوں طلاب ان مراکز سے فارغ التحصیل ہو کر دوسرے شہروں اور دیہاتوں میں دین اسلام کی خدمت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔اسی سرزمین کے بارے علامہ اقبالؒ نے فرمایا ؎

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی" نے اپنے ایک پیر بھائی خلیج خاں" جو لاہور کے صوبیدار تھے انہیں اجرائے شریعت پر ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ۔

" آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاہور جیسے بڑے شہر میں آپ کے وجود سے بہت سے احکام شرعیہ نے رواج پیدا کر لیا ہے ۔ دین کی تقویت اور ملت بیضا کی تائید ہوئی ہے ۔ یہ شہر فقیر کے نزدیک ہندوستان کے تمام شہروں میں قطب ارشاد کی حیثیت

رکھتا ہے اس شہر کی خیرو برکت تمام شہروں پر اثر ڈالتی ہے ۔ اگر اس شہر میں دین کو رواج حاصل ہوا تو سب جگہ ایک قسم کا رواج پیدا ہو جائے گا ۔ حق سبحانہ آپ کی مدد فرمائیں "

شاید یہی وجہ تھی اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا تصرف تھا کہ جناب ڈاکٹر صاحبؒ نے بھی تبلیغ حق اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کیلئے خصوصاً لاہور شہر پر توجہ فرمائی چنانچہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے اسلاف کی سنت پہ عمل پیرا ہوتے ہوئے لاہور کو بھی اپنی دینی تبلیغ کے دائرہ کار میں شامل فرما لیا ۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے فوج کی ملازمت سے مستعفی ہونے کے بعد آپ نے اپنے آبائی قصبہ کنجاہ شریف کو مستقل قیام گاہ بنایا ۔ البتہ تبلیغ کے لئے اور اپنے عظیم المرتبت شیخ طریقتؒ کے تعمیل ارشاد کی خاطر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کے لئے مختلف مقامات کے دورہ پر تشریف لے جاتے اس سلسلہ میں وقتاً " فوقتاً " آپ لاہور بھی تشریف لاتے شروع شروع میں لاہور میں آپ کا قیام گڑھی شاہو میں محترم پیر بھائی جناب شیخ معز الدین صاحب کے ہاں ہوتا ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی معیت میں روزانہ نماز مغرب کے بعد ختم خواجگان پڑھا جاتا ۔ ویسے بھی شام کے بعد یاران طریقت کے علاوہ طالب دیدار اور حاجتمند لوگ وہاں جوق در جوق جمع ہو جاتے تھے ۔

آپ کی عادت مبارک تھی کہ ایک دو نعتوں کے بعد عموماً یاران طریقت میں سے کسی صاحب کو کچھ بیان کرنے کے لئے فرماتے اور اگر کبھی حضرت جناب قبلہ بابا جی فیروز خانصاحبؒ مجلس میں موجود ہوتے تو ان کو ارشاد ہوتا کہ خان صاحب ان لوگوں کو کچھ بتائیں ۔ اور خود خاموشی سے سنتے رہتے چنانچہ اس کے بعد حضورؒ خود کسی موضوع پر گفتگو فرماتے ۔ حاضرین اس قدر ارشادات سننے میں منہمک ہوتے کہ اگر کوئی پہلو آہستہ سے بھی بدلتا تو مجلس کے دوسرے سرے پر بیٹھا ہوا شخص اس کی آہٹ محسوس کرتا کئی بار ایسا بھی ہوا کہ دوران وعظ اہل خانہ نے حاضرین کے سامنے چائے کی پیالی رکھی ۔ لیکن حاضرین وعظ سننے میں اس قدر مستغرق ہوتے کہ چائے پینے

Marfat.com

کا کسی کو خیال تک نہ ہوتا۔

آپ کے ارشاد کا ایک ایک لفظ رگ و ریشے میں سرایت کرتا جاتا تھا۔ اہل دل کی محفل ہوتی آنکھیں بارش کی جھڑیوں کا منظر پیش کرتیں۔ دل ذکر الٰہی سے منوّر ہوتے۔ اور لب آہ و بکا میں مصروف ہوتے۔ ؎

جو آنکھوں میں آنسو تو لب پہ ہو آہ
موافق یہ آب و ہوا چاہیئے

ایک عجیب پر کیف سماں ہوتا وعظ ختم ہونے کے بعد بیعت کا سلسلہ شروع ہوتا جو رات گئے تک شروع رہتا آخر میں یہ مبارک مجلس اختتام پذیر ہوتی اور یاران طریقت مست الست ذکر الٰہی میں غرق اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوتے۔ حضورؒ کبھی کبھی فرماتے ؎

بٹتا سر بازار ہے یہ چاہ کا پیالہ
پینا ہے تو پی لو ورنہ پچھتاؤ گے آخر

تبلیغی جلسہ کا قیام

حق کے متوالوں اور شیدایوں کے اس گروہ میں روز افزوں ترقی ہونے لگی۔ عوام الناس جوق در جوق حضور قبلہ عالمؒ کی زیارت سے مشرف ہو کر آپ کے حلقہ ارادت میں آنے لگے۔ علاوہ ازیں پڑھے لکھے دوستوں کا ایک طبقہ معمولات سے فراغت کے بعد ہمہ وقت حضورؒ کے نورانی ارشادات اور علم و عرفان سے فیضیاب ہونے کے لئے خدمت میں موجود رہتا۔ یارون کی تعداد میں روز بروز ترقی کے پیش نظر اور ان احباب کے ذوق شوق کو دیکھ کر حضور قبلہ عالمؒ نے لاہور میں سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ فرمایا۔ شرط یہ تھی کہ پیشہ ور علماء سے اجتناب کیا جائے

اور صرف اپنے ہی یاروں کو تیار کر کے عوام کے سامنے اسٹیج پر لایا جائے تاکہ آئندہ یہی یار تبلیغ کے سلسلہ کو احسن طریقہ سے سرانجام دے سکیں۔ چنانچہ حضور قبلہ" کا یہ ارادہ پا کر لاہور کے دوست بہت خوش ہوئے چونکہ شروع شروع میں حضور قبلہ عالم" کا زیادہ تر قیام گڑھی شاہو لاہور میں ہوا کرتا تھا اس لئے اس مقام کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ لہٰذا وہاں انجمن خدام الصوفیہ (جس کا تفصیلی ذکر پچھلے صفوں میں آچکا ہے) لاہور برانچ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حضور قبلہ عالم" نے محترم جناب شیخ معزالدین صاحب کو انجمن کا سیکرٹری جنرل اور چوہدری محمد شفیع خان صاحب کو خزانچی مقرر فرمایا۔

انجمن کا پہلا جلسہ حضور قبلہ عالم" کی صدارت میں اکتوبر ۱۹۵۳ء کو مسجد محراب والی گڑھی شاہو لاہور میں منعقد ہوا۔ مسجد کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے دلہن کی طرح سجایا گیا اور بعد از نماز عشاء جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترم پیر بھائی جناب محمد حسین گلفروش" وزیر آبادی نے بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا اور بعد میں اپنے پیر بھائیوں نے حاضریں کو اپنے خیالات سے مستفیض فرمایا۔ آخر میں حضور قبلہ عالم" نے اپنے نورانی خیالات سے نوازا اور درود و سلام کے بعد اختتام پر دعائے خیر فرمائی اب لاہور میں سالانہ جلسہ کے لئے نومبر کا پہلا ہفتہ ہمیشہ کے لئے مقرر کر دیا گیا تھا آپ" بڑے اہتمام سے جلسہ میں شرکت کے لئے بمعہ حضور قبلہ بابا جی فیروز خاں صاحب" تشریف لاتے اور جلسہ میں اسٹیج پر بولنے والے دوستوں کی تربیت فرماتے تا حیات آپ" نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ یہ حضور قبلہ عالم" کے تصرف فیضان کرم اور تربیت کا ہی کرشمہ ہے۔ کہ اب بھی یاران لاہور اسی جوش و خروش اور محبت سے ہر سال حضور قبلہ عالم" کی یاد تازہ کرنے کے لئے پہلے عالی مقام الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب" اور اب جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ طالبیہ کنجاہ شریف کی سرپرستی میں جلسہ منعقد کر کے اپنے دلوں کو

Marfat.com

گرماتے ہیں ۔

بنا کر دند خوش رسمے بہ خاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کندایں عاشقان پاک طینت را

○ ایک دفعہ حضور قبلہ عالمؒ ملتان سے واپسی پر لاہور ٹھہرے یاران لاہور زیارت سے خوب لطف اندوز ہوئے چونکہ ملتان وغیرہ کا راستہ گرد و غبار والا ہے ۔ اس لئے حضور قبلہ عالم کالباس اقدس بھی کچھ گردالود تھا ایک دوست کے دل میں خیال گزرا کہ کپڑے میلے ہیں ۔ حضور کی نگاہ باطن نے فوراً دل کی بات کو پالیا اور فرمایا ۔

جو محبوب اپنے کی کم شان سمجھے
اور اوصاف میں اس کے نقصان سمجھے
وہ فاسق ہے عاشق نہیں ہے کسی کا
وہ جھوٹا ہے دعویٰ محبت کا جھوٹا

فرمایا محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے ۔

○ رام گڑھ لاہور کے ایک دوست ملک غلام محمد صاحب (لسی والا) بیان کرتے ہیں کہ ان کے ہاں کوئی اولاد نرینہ : تھی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ غریب خانہ پر تشریف لائے ۔ علیحدگی میں اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر حضور سے عرض کیا ۔ آپؒ نے فرمایا ملک صاحب فکرمت کرو مولا کریم و رحیم اپنے خاص فضل سے آپ کو اولاد نرینہ عطاء فرمائیں گے ۔ چنانچہ آپؒ کی دعا و برکت سے ملک صاحب کو ۱۹۶۲ء میں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطاء فرمایا ۔ یاد رہے جناب قبلہ ڈاکٹر کاوصال مبارک ۳ مارچ ۱۹۵۸ء کو ہوا تھا بیٹے کا نام غلام رسول رکھا ۔

ہر مشکل دی کنجی یاروہتھ مرداں دے آئی
مرد دعا کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

○ شیخ معزالدین خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے بیان کیا کہ جب میں گڑھی شاھو لاہور میں رہا کرتا تھا ۔ تو ایک دفعہ جناب حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کو کھانے کے لئے

Marfat.com

مدعو کیا - دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے کہ یکدم اٹھ کر باورچی خانہ کے اندر تشریف لے گئے اور دیکھا کہ ملازمہ روٹی پکا رہی تھی ۔ فرمانے لگے کہ جب میں نے کھانا شروع کیا تو لذت نہ آرہی تھی اس لئے معلوم کرنا چاہتا تھا ایسا کیوں ہے جب کہ ہر دفعہ کھانے میں لذت ہوتی ہے آپ" میری اہلیہ کو فرمانے لگے کہ میرے لئے تم روٹی پکاؤ کیونکہ ایک نمازی عورت کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز میں لذت ہوتی ہے جب کہ بے نمازی عورت کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز میں لذت نہیں ہوتی۔ یہ ہے اللہ کے بندوں کا علم جس سے وہ دیکھ لیتے ہیں کہ کھانا پکانے والی عورت نمازی ہے یا بے نماز

Marfat.com

زیارتِ حرمین الشریفین

Marfat.com

زیارات حرمین الشریفین

حرمین الشریفین کی زیارت سے پہلی مرتبہ آپ ۱۹۱۸ء میں مشرف ہوئے جب کہ آپ مصر سے حج وفد کے ساتھ گئے جس کا پہلے ذکر آچکا ہے ۔ دوسری مرتبہ حج کے لئے آپنے ۱۹۳۵ء میں اعلیٰ حضرت امیر ملّت رحمتہ اللہ علیہ کی ہمراہی میں حاضری دی ۔ اہل طریقت ہی خوب سمجھتے ہیں کہ اپنے پیرو مرشد کے ہمراہ مبارک سفرحج اور حرمین الشریفین کی حاضری کیا معنے رکھتی ہے ۔ خصوصاً سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار نور بار میں اپنے مرشد عالی مقام سید السادات قطب دوراں کے ساتھ حاضری بڑی سعادت تھی ۔ رسالہ انوار الصوفیہ ۱۹۳۵ء میں وصل حبیب کے تحت لکھا ہے کہ "آپ اعلیٰ حضرت امیر ملت" کی ہمراہی میں بشوق حاضری عرفات شریف کے میدان میں جس زور و قوت سے لبیک لبیک پکارتے تھے ۔ وہ مستانہ بادہ وحدت و عاشقان ذات سرمدی کا ہی حصہ ہے سننے والے اور دیکھنے والے جو اس وادی مقدس میں موجود تھے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہمراہیوں کی والہانہ اور عاشقانہ حالت کی تصدیق کرتے ہیں ۔ حضرت مجدد الف ثانی جب زیارت حرمین الشریفین کے لئے براستہ دہلی روانہ ہوئے تو سیدنا حضرت خواجہ محمد باقی باللہ" نے آپ سے پوچھا برخوردار جہاں جانا ہو ۔ پہلے گھر والے سے شناسائی اور واقفیت ہونی چاہئے ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے عرض کی حضور کرا دیجئے لیکن یہاں تو گھر والے سید السادات بنفس نفیس ساتھ لے گئے ہیں اس سفر کے انوار و عطاء کا اندازہ کیا لگایا جا سکتا ہے اور جس طرح اولیائے کبار کو ان کے مرشدوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں خود پیش فرما کر بلند ولایات پر فائز کرایا عین اسی طرح غوث دوران قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت امیر ملت" نے آپ پر نوازشات کی بارشیں کروائیں ۔

عجب اتفاق ہوا ۔ حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو چکے تو اعلیٰ حضرت امیر ملّت رحمتہ اللہ علیہ شدید بخار اور ذات الریاح میں مبتلا ہو گئے ۔ اب حضرت ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اوپر شب و روز کی نیند اور آرام حرام کر لیا ۔ اور ہر طرح سے طبی امداد اور خدمت عالیہ میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا ۔ یہاں تک کہ جہاز میں واپسی سفر کے دوران اور کراچی کے قیام اور سیالکوٹ واپسی تک مسلسل دو ماہ تک ہمہ تن خدمت بنے رہے تا آنکہ اعلیٰ حضرتؒ کی اللہ کے فضل و کرم سے بحالی صحت ہو گئی ۔

۱۹۴۹ء کا سال پھر خوش نصیبی کا مژدہ لایا ۔ اس سال تیسری مرتبہ بھی آپ اعلیٰ حضرت امیر ملّتؒ کی ہمراہی میں حرمین الشریفین کی حاضری اور حج مبارک کی سعادت سے سرفراز ہوئے ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ۔

زیارت کی تمنا لے کے میں دربار آیا ہوں
علی پور سے سفارش لے کے میں سرکار آیا ہوں
میرے مرشد میرے ہادی علی شاہ جماعت ہیں
نگاہیں ان کے قدموں سے تیرے دربار آیا ہوں
گنہگاران امت کو ملا ہے حکم جاؤ تَ
بامید شفاعت کرتا استغفار آیا ہوں
ترستی ہیں میری آنکھیں تڑپتا ہے دل مضطر
خدا را اک نظر با حسرت دیدار آیا ہوں
کہاں جاؤں ترا ہو کر حبیب خالق غفار
میں طالب آپ کے درپر بحال زار آیا ہوں

Marfat.com

پیام درد و غمِ طالب

۱۹۵۲ء میں موسم حج قریب آیا تو دیار حبیبؐ کی حاضری کے لئے دل تڑپنے لگا جس کا اظہار اس طرح فرمایا۔

جا رہے ہیں حاجیوں کے قافلے سوئے حرم
اور طیبہ کو رواں ہیں زائرین محترم
اپنی اپنی منزل مقصود کو سب چل دیئے
دیکھتے منہ رہ گئے ہیں بے سرو سامان ہم
یہ تو شکوہ ہی نہیں کہ آپؐ بلواتے نہیں
قابل دیدار ہی نہ ہو سکا ہے یہ ستم
نام لیوا آپؐ کا کب تک سہے درد فراق
آپؐ چاہیں تو بنے مہجور واصل ایک دم
عمر بھر کے حسرت وارمان مٹ جائیں مرے
سینہ بن جائے مدینہ ہو ترا لطف و کرم
مرحبا اے کوئے محبوب خدا کے رہرو
عرض کر دینا میرا بھی یہ پیام درد و غم
رحمت عالم توقع رحم کی طالبؔ کو ہے
خالی پھرتا ہی نہیں سائل ترا اے ذوالکرم

اور جلد ہی مدینہ حج ٹرانسپورٹ راولپنڈی کے قافلہ کی صورت بن گئی۔ آپؒ نے درجہ بدرجہ زیارات مقدسہ سے فیض یاب ہوتے درحبیب پر حاضر ہو کر شکر گزاری کا اظہار کیا

Marfat.com

چوتھی بار آپ ۱۹۵۴ء میں حج کے لئے روانہ ہوئے تو اپنی برادری اور تمام متعلقین سے پہلے ملتے گئے تاکہ اگر کوئی ناراضگی اور زیادتی والی بات ہو تو اس کو صاف کر لیا جلئے ایک شخص رہ گیا۔ جو بظاہر طور پر ناراض تھا۔ آپ اس کے ہاں دو مرتبہ تشریف لے گئے مگر وہ گھر پر نہ ملا۔ آخر آپ کی روانگی کا وقت بالکل قریب ہو گیا آپ ٹانگے پر بیٹھ گئے دل میں اس سے مل کر معاملہ صاف کرنے کی کھٹک رہی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ صاحب اسی وقت تشریف لے آئے ملے اور دل صاف ہو گئے۔ اس طرح آپ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ فرمایا حج پر جانے سے قبل حقوق العباد کی معافی نہایت ضروری ہے۔ اگر کوئی حقوق العباد کی پرواہ نہ کرے تو اسے وہاں فیضان میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

بطواف کعبہ رفتم کرم راہم ندادند
تو بروں چہ کر دی کہ درون خانہ آئی

میں طواف کعبہ کے لئے جب گیا تو مجھے حرم میں داخل ہونے کے لئے راستہ نہ دیا گیا اور ہاتف نے کہا یاد کر تو نے حرم سے باہر کیا کیا ہے۔ اب خانہ خدا کے اندر کس منہ سے آتا ہے۔

فرمایا قیامت کے روز حقوق العباد کے بدلے نیکیاں دینا پڑیں گی۔ ایک شخص کی نیکیوں کے پہاڑ ہوں گے مگر حقوق العباد جو دنیا میں ادا نہ کئے اُن کے بدلے وہ نیکیوں کا سب ڈھیر ختم ہو جائے گا دوسرے لے جائیں گے۔ اور ابھی حقوق العباد کی ادائیگی باقی رہ جائے گی۔ تو حق داروں کی برائیاں اس پر لاد دی جائیں گی۔

دوسری مثال بیان فرمائی کہ قیامت کے روز حق دار کو ایک جنت کا محل دکھایا جائے گا اور فرمایا جائے گا کہ جو اپنے بھائی کو معاف کر دے تو یہ محل اسے دیا جائے گا۔ اس طرح معاف کرنے والے کو محل اور دوسرے کو خلاصی مل جائے گی۔

ایک مثال اور بیان فرمائی کہ ایک شخص کو صرف ایک نیکی کی ضرورت ہو گی وہ مانگنے جائے گا تو ایک شخص جس کے عمل میں صرف ایک ہی نیکی ہو گی اسے وہ نیکی

Marfat.com

دے دے گا ۔ اس پر اللہ پاک دونوں کو بخش دیں گے ان مبادیات کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے آپ نے سب سے معاملات کو صاف کیا پھر گھر سے حج کے لئے روانہ ہوئے چنانچہ آخری بار حجاز مقدس و دیگر مقامات مقدسہ کی حاضری کے لئے آپ نے ۱۹۵۴ء میں حج پاک ٹرانسپورٹ کمپنی کے ذریعہ ایران ' عراق ' بغداد شریف کربلا معلی ' نجف اشرف ' کویت اور سعودیہ عربیہ کا سفر فرمایا ۔ اس دوران بزرگان کرام پیغمبران عظام سلطان العارفین حضرت جناب بایزید بسطامی" خواجہ فرید الدین عطار" جناب شیخ عبدالقادر جیلانی غوث پاک پیران پیر" حضرت امام اعظم"، خواجہ حسن بصریؓ سیدنا حیدر کرارؓ جناب طلحہؓ و زبیرؓ سید الشہداء حضرت امام حسینؓ حضرت یونسؑ حضرت ایوبؑ حضرت سلمان فارسیؓ سیدنا صدیق اکبرؓ فاروق اعظم عثمان غنیؓ سید کونینؐ و دیگر بہت سے صحابہ کرام بزرگان عظام کے مزارت مقدسہ پر حاضری کے وقت جو کیفیات آپ پر وارد ہوتی رہیں اور جو اشعارفی البدیہ آپ فرماتے رہے ۔ دوست احباب اکثر ماہ نامہ انوار الصوفیہ اور کتاب انوار طالب میں ملاحظ فرماتے رہے ہوں گے ۔ اور ان کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا مگر علامہ حکیم الامت الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی گجراتی جو آپ کے ہم سفر تھے آپ سفرنامہ ۱۹۵۴ء میں فرماتے ہیں ۔

" بزرگان ملت کی صحبت و رفاقت میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی سعادت تھی کہ ہم لوگوں کو تین چار ماہ حاصل رہی ۔ ان بزرگوں میں حسب ذیل ہستیاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ۔ حضرت سائیں مولا بخش صاحب سجادہ نشین کلیام شریف ہماری بس میں تھے ۔ جناب الحاج ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب نقشبندی جماعتی ساکن کنجاہ بڑے رقیق القلب عاشق رسول نہایت متقی پرہیز گار بزرگ تھے وہ اگرچہ ہماری بس میں نہ تھے بلکہ بس نمبر ۴ میں تھے مگر قریباً ہر منزل پر ہمارا ان کا اجتماع ہو جاتا تھا ۔ ناظرین اس سفرنامے میں اکثر جگہ آپ کے والہانہ عاشقانہ اشعار ملاحظہ کریں گے جو بزرگوں کے آستانوں پر حاضری کے وقت آپ" نے فی البدیہ کہے "

دیار حبیبؐ کے شوق میں کبرسنی کے عالم میں طویل را ہگذاروں کوہ و دشت کے

سفر میں صعوبت و تکالیف میں جس عظیم تحمل و بردباری کا درس اپنے رفقاء سفر کو دیتے رہے اس کا برملا اظہار شریک قافلہ ساتھیوں نے بھی کیا نیز حج پاک ٹرانسپورٹ کمپنی بھی معترف رہی۔

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۴ء کو جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے حج کے بارہ میں لاہور میں شیخ معزالدین صاحب خلیفہ مجاز کے نام اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا۔

" قافلہ حجاج کی روانگی کی تاریخ ۱۰ جون ۱۹۵۴ء بھی پختہ مقرر نہیں عنقریب اخبارات میں صحیح تاریخ اور قیام کی جگہ شائع ہو گی لاہور میں (منٹو پارک) اقبال پارک میں قیام ہو گا اور ملتان میں کہیں نہر کے کنارے واللہ اعلم بالصواب جب بھی فقیر کو براہ راست خبر ملی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو خبر دی جائے گی اور فقیر غالباً راولپنڈی سے سوار ہو گا۔ اس لئے کہ عزیزم محترم ملک محمد سلطان صاحبؒ کی یہی رائے ہے "

پروگرام کے مطابق آپ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۵۴ء راولپنڈی تشریف لائے اور محترم پیر بھائی جناب ملک محمد سلطان صاحب کے ہاں قیام فرمایا راولپنڈی کے یاران جوق در جوق حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے رہے۔ مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۴ء بروز اتوار پونے گیارہ بجے صبح آپ یاران کی معیت میں حج پاک ٹرانسپورٹ کمپنی کے قافلہ حجاج میں تشریف لا کر عازم سفر حجاز ہوئے۔

لاہور

یاران لاہور کو قافلہ حجاج کی روانگی کے پروگرام کی اطلاع مل چکی تھی محبوب کی آمد کے انتظار میں دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ ادھر قافلہ روانہ ہو چکا تھا اور قافلہ کا پہلا قیام لاہور منٹو پارک گراؤنڈ نزد بادشاہی مسجد میں تھا۔ راستہ میں اہالیان گجرات نے دوپہر کا کھانا دیا اور جلوس کی صورت میں گجرات کے بازاروں میں پھرایا۔ اور قافلہ حجاج لاہور کے لئے روانہ ہو گیا۔ وزیر آباد میں جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ

Marfat.com

کے عاشق زار اور محبوب خلیفہ اوّل حضرت جناب بابا جی ملک فیروز خاں صاحبؒ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور قافلہ مغرب کے وقت لاہور پہنچا۔

قافلہ کی آمد کی اطلاع ملتے ہی یاران لاہور حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سبحان اللہ عجب پُرکیف منظر تھا۔ یاران کے اسرار پر آپؒ نے محترم ملک عبدالعزیز خلیفہ مجاز لاہور کے مکان پر رات قیام فرمایا۔ ۲۸ جون کو سارے قافلہ کا دوپہر کا کھانا اہل لاہور کی طرف سے تھا۔

ملتان

مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۴ء قافلہ صبح سات بجے عازم منزل ہوا ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اور نعرہ رسالت کی آوازیں اٹھ رہی تھیں۔ اہالیان لاہور نے جس فراخدلی خلوص اور عقیدت کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ قافلہ رواں دواں رہا۔ اوکاڑہ ساہی وال وغیرہ میں مختصر قیام بھی ہوتے رہے اور راستہ کے باسی عقیدت کے پھول بکھیرتے رہے۔ رات دس بجے کے قریب قافلہ ملتان میں بیرون دولت گیٹ باغ عام و خاص پہنچ چکا تھا۔ یہاں کے جناب حاجی خدا بخش صاحب نے قافلہ کی دعوت طعام کی چونکہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی آمد کی اطلاع ہو چکی تھی۔ یاران ملتان کا ایک جم غفیر حضور کی زیارت و ارشادات سے مستفیض ہوتا رہا یاد رہے کہ یاران رہتک و حصار کرنال گڑ گاؤں وغیرہ کی بہت بڑی تعداد قیام پاکستان سے ڈیرہ غازی خاں اور ملتان ڈویژن میں آباد ہے۔

سکھر

اگلے روز مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۴ء نماز عصر سے پہلے تقریباً ساڑھے چار بجے شام قافلہ حجاج ملتان سے الوداع ہوا۔ اگلی منزل سکھر تھی اہالیان ملتان کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ سکھر تک کا فاصلہ خاصہ طویل تھا راستہ میں نمازیں ادا ہوتی رہیں میر کارواں کی ہدات کے مطابق امامت کے فرائض

Marfat.com

مولانا الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی" کے سپرد تھے ۔ مظفر گڑھ لیہ پنج ند ۔ صادق آباد ہوتے ہوئے ۸/۹ بجے صبح قافلہ سکھر میں دریائے سندھ کے کنارہ آموں کے ایک باغ میں لنگر پذیر ہوا ۔ اور کچھ عرصہ قیام کے بعد عازم کوئٹہ ہو گیا ۔

کوئٹہ

سکھر سے کاروانِ حجاج یکم جولائی ۱۹۵۴ء کو پچھلے ٹائم روانہ ہو کر شکار پور ۔ جیک آباد بستی مچھ میں مختصر قیام کرتا ہوا مورخہ ۲ جولائی بروز جمعہ کوئٹہ پہنچا یہاں قیام مدرسہ مطلع العلوم کے وسیع و عریض میدان میں رہا ان دنوں اعلیٰ حضرت عالیجناب قبلہ الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ کنجاہ شریف بسلسلہ فوجی ملازمت کوئٹہ چھاؤنی میں رونق افروز تھے لہٰذا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے آپ کے پاس اپنے ہی گھر میں قیام فرمایا ۔

کوئٹہ میں قیام کے دوران سعودی عرب کے سفیر جناب عبدالمجید خطیب نے کیمپ کا معائنہ کیا ۔ سفیر صاحب بغرض علاج کوئٹہ میں قیام پذیر تھے اگلے روز اچانک سفیر ایران جناب آغا غضنفر شاہ رضی کیمپ میں آئے حجاج کرام نے پر جوش استقبال کیا ۔ پاک ایران دوستی زندہ باد کے نعرے لگائے گئے کوئٹہ میں تین چار روز قیام کا مقصد کراچی سے ویزوں کی آمد اور کوئٹہ سٹیٹ بنک سے زرمبادلہ کا حصول تھا تمام امور کی تکمیل کے بعد مورخہ ۵ جولائی ۱۹۵۴ء بروز پیر نماز مغرب کے بعد کاروان حجاج کوئٹہ سے چل دیا ۔

نوکنڈی

کوئٹہ سے نوشکی اور یہاں مختصر قیام کے بعد پر پیچ پہاڑی راستوں سے ہوتا ہوا دالبندین کے راستہ ۷ جولائی بروز بدھ گیارہ بجے کارواں پاکستان کے آخری سرحدی

Marfat.com

مقام نوکنڈی پہنچا اس مقام سے آگے ایران کا ملک شروع ہو جاتا ہے ۔ نوکنڈی سے پاکستان ایران کابل کی سرحدیں ملتی ہیں یہاں بسوں کی چیکنگ اور سامان کی پڑتال کے بعد کسٹم کے عملہ سے فراغت پائی رفیق سفر جناب حسام الدین صاحب نے لاؤڈ سپیکر پر تمام حجاج کرام کو اخلاق کی تلقین فرمائی تاکہ راستہ میں آنے والے ممالک کے مسلمان پاکستانی مسلمانوں کے متعلق اچھی رائے قائم کریں ۔

زاہدان (ایران)

تمام ضروری کاغذات کی پڑتال کے بعد قافلہ اسی روز نماز عصر کے بعد نوکنڈی (پاکستان) سے کوچ کر گیا رات کا مختصر قیام ایران کی سرحد کے قریب قصبہ جوزک میں کیا گیا اور دوسری صبح قصبہ قلعہ سفید میر جاوا میں مختصر قیام کے بعد پچھلے پہر زاہدان کی جانب روانہ ہوا ۔ اور ساڑھے پانچ بجے پاکستان کے قونصل خانہ واقع زاہدان میں مورخہ ۸ جولائی کو قیام پذیر ہوا اگلے روز حجاج کرام نے نماز جمعہ کا خوب اہتمام کیا نماز جمعہ جناب مفتی احمد یار خانصاحب" کی اقتدا میں ادا کی گئی ۔ شائقین حضرات نے شہر کی سیر بھی کی ۔

مشہد مقدس

مورخہ ۹ جولائی کو نماز جمعہ سے فراغت کے بعد قافلہ کا کوچ ہوا ۔ برمق بیرجند ۔ دشت لوط شوکت آباد گناہ آباد اور تربت حیدری کے علاقوں میں قیام کرتا ہوا مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۴ء بروز پیر مشہد مقدس میں لنگر انداز ہوا ۔

مشہد مقدس پرانا اور تاریخی شہر ہے ۔ یہاں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرتاج حضرت سیدنا امام جعفر صادقؓ کے پوتے سیدنا حضرت علی موسیٰؓ عرف امام رضاؓ کا مزار پُر انوار واقع ہے حسن اتفاق کہ ۹ جولائی کو ہی حضرت کا یوم ولادت منایا جا رہا تھا دربار شریف کی عمارت بڑی وسیع اور خوبصورت ہے ۔ زائرین کا بہت زیادہ ہجوم تھا

Marfat.com

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ مع چند رفقاء کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور مندرجہ ذیل انداز میں گلہائے عقیدت نچھاور کئے۔

امام رضاؓ حضرتِ پیر ما
بہ مشہد مقدس گرفت است جا
غلامان خود را است پشت و پناہ
غلام است طالبؔ با امید ہا
امام موسیٰ کاظمؓ را غلامم
برائے پا بوسی آمدہ ام
چرانہ طالبؔ خودرا نوازد
کہ ہستم من غلام موسیٰ کاظمؓ

مزار شریف سے ملحقہ مسجد عالیشان اور خوبصورت ہے کہتے ہیں امیر تیمور بادشاہ نے بنوائی تھی

عالیجناب حکیم الامت مفتی احمد یار خانصاحبؒ ہر قابل ذکر مقام پر جانے کے لئے مستعد رہتے تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ یہاں سے چند میل کے فاصلے پر فردوسی کا مقبرہ ہے وہاں جانے کے لئے تیار ہوئے۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کو بھی چلنے کے لئے پوچھا آپ نہ گئے اور اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح فرمایا۔

تو تو زائر ہے نہ سیاح جہاں
دیکھتا پھرتا ہے غیروں کے سماں
آنکھ ہو طالبؔ تری سوئے حبیب
ہے تلاش مکیں کی قبل از مکاں
رہروان حق ہیں اپنے رہبر
ان کی صحبت غیر کی صحبت نہیں

Marfat.com

لے ہی جائیں گے ہمیں حق کی طرف
غیر حق سے کچھ ہمیں نسبت نہیں

شریعت بڑی واضح ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کریم میں ارشاد فرمایا لَاتَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ اے محبوب آپ ان کفار کی قبروں پر ہرگز کھڑے نہ ہوں ۔ آپ کا کسی کی قبر پر کھڑا ہونا شفاعت اور رحمت کا ثمرہ لاتا ہے جو کفار نے اپنے اوپر خود حرام کر لی ہے ۔

رہی طریقت تو یہ سیرالی اللہ کا خاص ذوق رکھنے والوں کا رستہ ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ مجہول شخصیت رکھنے والوں کی طرف قدم اٹھانا تو کجا نظر یا خیال بھی جانے دیں تو حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے غیرت ایمانی کی بنا پر فردوسی کے مقبرہ کی طرف قدم نہ اٹھایا کہ اس کا ایماندار ہونا بھی ثابت نہیں ۔ اور پھر سیر الی اللہ میں ہی خیال کو یکسو رکھنا صاحب ذوق ہی کے سمجھنے کی بات ہے ۔

نیشاپور

مشہد مقدس میں سفیر پاکستان نے اپنی ٹیم کے ساتھ حجاج کرام کا معائنہ کیا اور ۱۳ جولائی کی شام کو قافلہ اگلی منزل کی طرف گامزن ہوا ۔ اور نصف شب کے قریب شہر نیشا پور پہنچ کر عمر خیام کے خوبصورت مقبرہ کے باغ میں لنگر انداز ہوا نیشا پور علماء صوفیاء اور شعراء کا مسکن رہا ہے ۔ قافلہ کی قیام گاہ سے ایک کلو میٹر کے فاصلہ پر حضرت جناب خواجہ فرید الدین عطار" کا مزار اقدس ہے ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" مع یاران ہم سفر کے پاپیادہ وہاں تشریف لے گئے اور پر نم آنکھوں سے فی البدیہ ہدیہ حضرت خواجہ" کی خدمت میں پیش کیا ۔

حضرت ما خواجہ فرید الدین
آمدہ ایم بردر تو زائرین

Marfat.com

بہرما از حق دعاء نیک کن
نیک ماباشیم در دنیا و دیں

اس شہر میں حضرت محمد محروق" ابن زید" ابن حضرت سیدنا امام زین العابدین اور حضرت ابراہیم ابن موسے (علی رضا) کے برادر خورد کے مزارات پر آپ" نے حاضری دی نیز حضرت امام علی رضا کے قدم مبارک کی زیارت کی جو ایک پتھر پر ہے

شہرود (بسطام شریف)

نیشا پور کی زیارت کے بعد ۱۵ جولائی ۱۹۵۴ء بروز جمعرات کاروان حجاج یہاں سے روانہ ہوا۔ راستہ میں سبزوار ٹھہرے۔ سبزوار میں حضرت امام رضاؓ کے چھوٹے بھائی حضرت یحییٰ رضؓ ابن موسیٰؓ کے مزار شریف" پر حاضری دی۔ نماز ظہر جناب مفتی صاحب کی اقتدا میں ادا کرنے کے بعد قافلہ کوچ کر گیا اور صدر آباد سے ہوتا ہوا نصف شب کے قریب شہر شہرود میں وارد ہو کر ایک سرائے میں ٹھہرا یہاں پہنچ کر عجیب کیفیات وارد ہوئیں ہوتی بھی کیوں نہ یہ خطہ اقدس سید الطائفہ شہنشاہ ولایت اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ کا وطن پاک تھا۔

شہرود سے ۵ کلو میٹر کے فاصلہ پر بسطام شریف واقع ہے جو کہ اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ مگر حضرت خواجہ" کا مزار مبارک صحیح سالم ہے۔ کوئی غلاف نہیں اور نہ ہی اوپر چھت ہے حضرت خواجہ کے نام نامی اسم گرامی کی پلیٹ مع چند آیات قرآنی اور درود شریف کے کندہ ہے اور دو مجاور بھی رہتے ہیں۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" مع چند رفقاء سفر کے ایک بس کرایہ پر لے کر بسطام شریف حضرت خواجہ" کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

بیامد طالبؔ مسکین بسویت
منوّر کن دلش بانور رویت
سوئے خلد بریں ہرگز نہ بیند
میسر گر شود طالبؔ را کویت

Marfat.com

مزار پاک کے قریب نہایت عالیشان عمارت موجود ہے جو روایت کے مطابق والیٔ کابل سلطان اعظم خان نے حضرت کے لئے تعمیر کروائی ۔ مگر آپؒ نے خواب میں اسے منع فرما دیا کہ ہماری قبر کے لئے آسمان کا گنبد ہی کافی ہے وہ گنبد نما عمارت خالی پڑی ہے قریب ہی قدیم حجرہ شریف ہے جہاں آپ معتکف ہوا کرتے تھے مگر مسجد ویران ہو چکی ہے ۔

پیر بسطام سے گیا پوچھا
راہ حق میں مفید ہے کیاکیا
بولے طالبؔ کا قلب خاشع ہو
گوش شنوا ہو ۔ دیدہ بینا ہو ۔

مسجد کے قریب حضرت شاہزادہ محمدؓ ابن سیدنا امام جعفر صادقؓ کا مزار اقدس ہے ۔ جہاں حاضری دی گئی ۔

تہران

زیارات سے فراغت کے بعد قافلہ کی منزل اب تہران تھا ۔ چنانچہ اسی روز ۱۵ جولائی پچھلے پہر قافلہ روانہ ہو چکا تھا ۔ اور قدرت آباد ۔ اتری سمنان شریف جو ہندوستان میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے بزرگ حضرت جناب سید اشرف سمنانی ثمہؒ کچھوچھوی" کا شہر ہے ۔ قلعہ شاہ عباس اور شریف آباد میں مختصر قیام کرتا ہوا طویل مسافت کے بعد ۱۶ جولائی بروز جمعہ دو بجے ایران کے دارالخلافہ تہران کے ایک کھلے میدان میں قیام پذیر ہوا یہاں نماز جمعہ کا اہتمام کیا گیا ۔

تہران کے مضافات میں دو کلو میٹر کے فاصلہ پر سیدنا حضرت امام جعفر صادقؓ کے نور العین حضرت سیدنا عبدالعظیمؓ کا روضہ اقدس واقع ہے نہایت خوبصورت عمارت ہے برابر میں حضرت سیدنا امام زین العابدینؓ کے فرزندا رجمند سیدنا حضرت حمزہؓ کا مزار شریف ہے اس کے ساتھ ہی سیدنا حصرت امام حسینؓ کے صاحبزادہ سیدنا حضرت

Marfat.com

طاہرؓ کا مزار پاک ہے ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے ان مزارات مقدسہ پر حاضری کے موقعہ پر اس طرح عقیدت کا اظہار فرمایا

حضرت مولائے من عبدالعظیم
حضرت شاہ حسنؓ را خوش پسر
زائراں یا بند زو تسکین قلب
طالبؔ مسکیں راہم یک نظر
حضرت شاہ حمزہؓ بن موسیٰؓ
کاظمی خاندان را فخرے
بردرت طالبؔ حزیں آمد
بہر حق شاہ با خدا نظرے
حضرت طاہرؓ ز اولاد حسینؓ
یاد گار سیداں و ابن زینؓ
بیکساں را آمدہ پشت و پناہ
یک نظر بر طالبؔ شاہ حسینؓ

کوہ شہربانو

اگلے روز ۱۷ جولائی ۱۹۵۴ء کو ضروریات سے فراغت کے بعد صبح حضرت سیدہ شہر بانوؓ زوجہ مطہرہ حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسینؓ کی بارگاہ میں حاضری کا اہتمام کیا۔ تہران سے کچھ فاصلہ پر سرائے دارا کے قریب ایک پہاڑ پر آپ کا مزار شریف ہے۔ پہاڑ بھی آپ کے نام سے موسوم ہے ۔ خوبصورت اور عظیم الشان عمارت ہے یہاں ایک تاریخی کتبے پر لکھا ہوا ہے۔

"حضرت شہربانو حضرت عمرؓ کے عہد میں گرفتار ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں اور امام حسینؓ کے نکاح میں آئیں"

Marfat.com

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" مع چند رفقاء کے مزار پاک پر حاضر ہوئے اور فی البدیہ ہدیہ پیش کیا۔

حضرتؑ شہزادی فخر شہاں
شہر بانوؓ زوجۂ شاہ حسینؓ
نگہ لطفش درد منداں را دوا
درد مندم حورہا را نور عین

واپس سرائے دارا پہنچ کر سیدنا حضرت امام زین العابدینؒ کے صاحبزادے سیدنا حضرت عبداللہ ابیضؒ کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ مزار شریف کے دروازوں پر مندرجہ ذیل اشعار کندہ ہیں۔

زاں لقب شد بعبد اللہ ابیض در عرب
بسکہ رخسار منیرش بود پر نور و ضیاء
گمرہان جہل راخلق کریمش دستگیر
سالکان راہ را لطف عمیمش رہنما
ایں درے راکہ ہست کہف اماں
کرد تعمیر مہدی دریاں

اس کے بعد شمیران شہر میں سیدنا حضرت قاسمؒ ابن حضرت امام حسنؒ کے مزار شریف پر فاتحہ خوانی کی۔ سیدنا حضرت امام قاسمؓ کا سر مبارک یہاں دفن ہے جسم اطہر کربلا معلیٰ میں

مورخہ ۱۹ جولائی بروز پیر تہران سے قافلہ سوئے منزل گامزن ہوا۔ سفیر پاکستان متعینہ تہران نے الوداع کہا اور قافلہ سفیر عراق کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق قم شریف کی بجائے قزوین کی طرف مڑ گیا۔ اس طرح حجاج کرام کو حضرت سیّدہ معصومہ شہزادیؒ کے مزار شریف کی حاضری نصیب نہ ہو سکی چنانچہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے بس میں بیٹھے ہوئے قم شریف کی طرف رخ کر کے حضرت سیّدہ معصومہ شہزادیؒ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

حضرت معصومہؓ شہزادی قم
بر مزارت رحمت حق د مبدم
بیکساں را ازدرست خیلے رسد
دست بکشا سوئے من بس بیکسم

کارواں سوئے منزل رواں رہا راستہ میں قزوین۔سلطان آباد۔حسین آباد ' کانتور ' ہمدان کرمان شاہ ' اور قصر شیریں جیسے تاریخی شہروں میں بقدر ضرورت قیام کرتا ہوا ایران کے آخری سرحدی شہر خسروی پہنچا۔

عراق

قافلہ حجاج مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۴ء بروز جمعہ غروب آفتاب کے قریب ملک عراق کے سرحدی شہر خانقین میں داخل ہوا ۔ عراق کی سر زمین پر قدم رکھتے ہی دل کی دنیا میں انقلاب آگیا ۔ حجاج کرام کی عجیب کیفیت تھی ۔ اللہ اللہ یہ سیدنا جناب غوث اعظمؒ اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ جیسی پاک ہستیوں کا تصرف تھا ۔ کیونکہ انہیں کی سرزمین تھی ۔

بغداد شریف

شہر خانقین میں نماز فجر کے بعد روانگی سے پہلے ایک نعت خوان نے بڑے ہی درد اور سوز میں ڈوبی ہوئی آواز کے ساتھ نعت پڑھی ۔ جسکا پہلا مصرع تھا ۔
میں بن کے بلبل اڑ جاواں ۔ اور باغ مدینہ جاویکھاں"
چنانچہ ساڑھے سات بجے صبح قافلہ عشاق ۔ خانقین کو چھوڑ ۔ ماقوبہ اور بغداد الجدید سے گزرتا ہوا ۔ حضرت جناب قطب ربانی غوث صمدانی شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی بارگاہ میں پہنچ گیا ۔ عجیب پر کیف سماں تھا لوگ دیوانہ وار جھومتے چومتے اپنے انداز میں سلام و نیاز پیش کر رہے تھے ۔

Marfat.com

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فی البدیہ نذرانہ عقیدت پیش کیا ؎

شیخ عالم پیر پیران جہاں
شیخ عبدالقادر غوث زماں
طالبؔ شاہ جماعت بردرت
مشیاءً لِلّٰہ دستگیر بیکساں

قریب ہی حضور غوث پاک کے صاحبزادے سید عبدالجبارؒ کا مزار شریف ہے ۔ وہاں حاضری دی اور فاتحہ پڑھی

درگاہ شریف حضرت امام اعظمؒ

حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا روضہ اقدس محلہ اعظمیہ بغداد میں دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے دریا کی دوسری جانب آپ کے شاگرد حضرت امام ابو یوسف کا مزار شریف ہے قریب ہی حضرت امام حنبل کا مزار تھا جو دریا کی نذر ہو چکا تھا سب مزارات پر فاتحہ خوانی کے بعد حضرت امام اعظمؒ کے دربار گوہر بار میں سلام و نیاز کے بعد ہدیہ عقیدت یوں پیش کیا

زملک پنجاب آمدہ ام بدرگاہت امام اعظمؒ
مراست نسبت بہ پیر عالم شہ جماعت امام اعظمؒ
بہ مذہب تو مرا تسلی برائے طاعت امام اعظمؒ
بسوئے حرمین روب دارم کنم زیارت امام اعظمؒ
نہ علم دارم نہ فضل دارم نہ استطاعت امام اعظمؒ
بالتجائے دعا بخواہیم بکن شفاعت امام اعظمؒ
بحق طالبؔ قبول باشد دعائے خاصت امام اعظمؒ

آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں سیدنا حضرت امام جعفر صادقؒ کے مرید تھے دریائے دجلہ کے دوسرے کنارے پر کاظمین شریف ہے ۔ یہاں حضرت امام موسیٰ

Marfat.com

کاظم اور حضرت امام محمد جواد ابن امام رضا کے مزارات مقدسہ واقع ہیں ۔ فاتحہ خوانی کے بعد حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم کے مزار شریف پر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے مندرجہ ذیل رباعی فی البدیہ پڑھی

امام موسیٰ کاظمؒ را غلامم — برائے پا بوسی آمدہ ام
چرا نہ طالبؔ خود را نوازد — کہ ہستم من غلام مُوسیٰ کاظمؒ

کاظمین شریف سے واپسی پر انبیائے کرام حضرت ایوبؑ اور حضرت ذوالکفلؑ کے مزارات مقدسہ پر فاتحہ کے بعد ذیل کی رباعیات عرض کیں

حضرتِ ایوبؑ مقبولِ خدا — صبر اُو مشہور در ارض و سماء
بر درش طالبؔ دعا می کند — یا الٰہی دُور دار از ابتلا
حضرت ذوالکفلؑ حق را راز دار — پاکباز و ہم پاکاں را پاسدار
یا نبیؐ اللہ دعائے انبیاء — می بخواہد از تو طالبؔ خاکسار

بغداد شریف سے آدھ گھنٹہ کی مسافت پر ایک بستی سلمان پاک واقع ہے یہاں صحابی رسول سیدنا حضرت سلمان فارسیؓ کا وسیع و عریض روضہ اقدس ہے ۔ بائیں جانب دو صحابہ کرام حضرت جابر ابن عبداللہ انصاریؓ اور حضرت حزیفہ ابن یمانؓ آرام فرما ہیں ۔ ساتھ ہی سیدنا حضرت محمد طاہر ابن امام زین العابدینؓ کا مزار شریف ہے ۔ سب پر حاضری کے بعد فاتحہ پڑھی اور حضرت سلمان فارسی کی بارگاہ میں عرض کیا

درمدائن — روضہ — مولائے — من
حضرت — سلمانؓ — فارس — ضو فگن
طالبؔ — عاصی ست — حاضر — کہ ز تو
فیض — رسولی — و — صدیقی — موجزن

قریباً ایک فرلانگ پر شاہ فارس کا محل قصر کسریٰ ہے ۔ جس کے چودہ ۱۴ کنگرے حضور نبی کریمؐ کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر گر گئے تھے اور دیوار بھی پھٹ گئی تھی اسی

Marfat.com

حالت میں اب تک موجود ہیں ۔ حکومت عراق نے اس محل کی دیوار کو پشتہ لگا رکھا ہے تاکہ یہ تاریخی حامل کا محل ضائع نہ ہونے پائے

کربلائے معلی

وقت کی کمی کے باعث چار پانچ گھنٹہ ستانے کے بعد قافلہ کربلائے معلیٰ کی جانب روانہ ہوا ۔ فلوج آباد کے راستے دریائے فرات پر سے گزرتا ہوا مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۴ء بروز جمعہ کربلائے معلیٰ پہنچا ۔ چونکہ نماز جمعہ ادا ہو چکی تھی لہٰذا علیحدہ علیحدہ نمازِ ظہر ادا کرنے کے بعد سید الشہدا حضرت جناب امام حسینؓ کے روضہ اقدس پر حاضری دی اور مندرجہ ذیل ہدیہ حضرت امام عالی مقام کی بارگاہ میں پیش کیا ۔

حضرت شیر خدا را نور عین
جدّ پاک سیّداں شاہ حسینؓ
سیّد الشہداء امام العارفین
طالب مسکین را نگہے بہر زینؓ

حضرت امامؓ عالی مقام کے روضہ اقدس کے برابر میں حضرت علی اصغرؓ اور علی اکبرؓ کے مزارات مبارکہ ہیں ۔ قریب ہی ایک تہ خانہ ہے جو امام پاک کی جائے شہادت ہے کچھ فاصلہ پر سیدنا حضرت عباسؓ ابن علی المرتضیٰؓ کا روضہ شریف اور جائے شہادت ہے ۔ نہایت خوبصورت عمارات ہیں ۔ تمام مزارات پر فاتحہ پڑھی ۔ کربلا معلےٰ میں اسی جگہ ایک روضہ مبارک کی عمارت ہے جس میں ستر شہدائے کربلا مدفون ہیں جسے گنج شہیداں کہا جاتا ہے ۔ یہاں بھی فاتحہ خوانی کی گئی ۔

نجف اشرف

نماز ظہر کے بعد قافلہ حجاج کرام خلیفہ چہارم داماد رسولؐ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوا ۔ نجف شریف سے پہلے راستہ میں بہت پرانا اور بڑا قبرستان ہے ۔ اس میں دو نبیوں حضرت صالحؑ اور حضرت

Marfat.com

ہودؑ کے مزارات ہیں نیز پتہ چلا کہ صحابی رسول سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بھی یہیں آرام فرما ہیں ۔ حاضری کے بعد فاتحہ خوانی کی گئی ۔

حضرت شیر خدا کا روضہ اقدس عشاق کو دور سے دعوت نظارہ دیتا ہے نہایت خوبصورت سنہری گنبد ہیں ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے بار گاہ میں حاضری دی اور مندرجہ ذیل انداز میں ہدیہ پیش کیا ۔

یا امیر المومنین حضرت علیؓ
شیر یزدانی و شانِ ہر ولی
بردرت شاہ جماعتؒ را مرید
طالبے خواہدز تو دریا دلی

نہایت پر کیف منظر تھا ۔ پتہ چلا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے مزارات مقدسہ بھی اسی احاطہ میں ہیں اس کے بعد ایک صاحب نے سلام پڑھایا ۔

السلام و علیک یا ابن عم رسولؐ
السلام علیک یا زوج بتول
السلام علیک یا امام الاولیاء
السلام علیک یا سید الاصفیا
السلام علیک یا ابا الشہداء کربلا

نجف شریف سے کوفہ قریب ہی ہے ۔ وہاں حضرت یونسؑ کے مزار اقدس پر حاضری کے وقت مندرجہ ذیل فی البدیہ اشعار جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے نوک زبان تھے ۔

حضرت یونس نبیؑ باصفا — روضہ اش در کوفہ می بخشد ضیا
زائر طالبؔ زکنجاہ آمدہ — از تو می خواہد ضیائے انبیاءؑ
زائر طالبؔ زکنجاہ آمدہ
از تو می خواہد ضیائے انبیاءؑ

Marfat.com

بصرہ

نجف شریف کی زیارت سے فراغت کے بعد کاروان حجاج مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۴ء ہفتہ کی رات قریباً بارہ بجے بصرہ کے لئے روانہ ہوا ۔ دریائے فرات کے کنارے ہوتا ہوا ۔ راستہ میں دیوانیہ سماوا کے شہروں میں بقدر ضرورت قیام کرتا ہوا اتوار کے دن قبل دوپہر بصرہ میں داخل ہوا ۔ اور نہر شط العرب یعنی جہاں دریائے دجلہ اور فرات ملتے ہیں ۔ لنگر انداز ہوا بصرہ بہت قدیم تاریخی اور متبرک مقام ہے ۔ یہ خطہ سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامور صحابہ کبارؓ اور عظیم شخصیتوں کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہے ۔ بصرہ کے مضافات میں سیدنا حضرت طلحہؓ صحابی رسولؐ کا مزار پر انوار واقع ہے ۔ آپ عشرہ مبشرہ اصحاب میں سے تھے ۔مع رفقاء سفر کے حاضری دی اور فاتحہ پڑھی ۔ اس مقام سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر آپؓ کے رفیق سیدنا حضرت زبیر ابن عوامؓ محو استراحت ہیں آپ نبی کریمؐ کے رشتہ میں بھائی اور عشرہ مبشرہ صحابہ کبارؓ میں سے ہیں ۔ شیبہ نامی آبادی میں آپ کا مزار اقدس ہے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ مع دوستوں کے حاضر ہوئے دعاء کے بعد عرض کیا ؎

روضہ مولانا حضرت زبیر
میکشد دلہائے پاکاں را بخیر
التجا طالب کند بہر دعاء

ایستادہ بردرِ حضرت زبیرؓ

حضرت زبیرؓ بن العوام کے مزار سے قریب ہی حضرت عتبہ ابن عزوانؓ کا مزار مبارک ہے وہاں فاتحہ پڑھی اور اس کے بعد تمام زائرین سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ کے بانی اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے روضہ پاک پر حاضر ہوئے ۔ فاتحہ اور دعا کی گئی ۔ حضرت جناب مفتی احمد یار خان

Marfat.com

صاحب نعیمی گجراتی نے فرمایا کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے یہاں فی البدیہہ یہ رباعی فرمائی

سر سلسلہ خواجہ خواجگاں
امام حسنؒ بصری قطب زماں
غلاماں ز پاکستان آمدہ
دعائے کہ باشدہمہ کامران

بہت پر لطف نظارہ رہا۔ خوب لطف آیا حضرت خواجہؒ کے مزار پاک کے قریب ہی حضرت محمد ابن سیرین محدثؒ کی قبر شریف ہے ۔ فاتحہ خوانی کی گئی آپ حضرت امام بخاری و مسلم کے استاد ہیں ۔

کویت :۔ مورخہ ۲۷ جولائی نماز عشاء سے فراغت کے بعد بصرہ سے قافلہ نے کوچ کیا اور عراق کی سرحد پر شہر صفوان میں قیام پذیر ہوا سرحدی عملہ نے ضروری کاغذات کی چیکنگ کے بعد عراق چھوڑنے کی اجازت دی ۔ اب لق و دق صحراؤں کا راستہ شروع ہو گیا لہٰذا امیر کاروان جناب شیخ کرم الٰہی صاحب نے حجاج کرام کو ضروری ہدایات دیں ۔

قافلہ نے صفوان مطلاع اور باب شامی (کویت) میں دو تین روز قیام کیا ۔ ۳۰ جولائی بروز جمعہ بعد از نماز عشاء جانب حجاز روانہ ہو کر اگلے روز کویت کی سرحد القریہ پہنچا اسی جگہ شام کے وقت ذوالحجہ کا چاند نظر آیا ۔ اب تو خوشی کی انتہا نہ رہی ۔ ذوق و بالا ہو گیا ۔ چیکنگ کے عملہ سے فراغت کے بعد نصف شب کے قریب قافلہ روانہ ہوا ۔ اگلی رات بارہ بجے کے قریب سعودی عرب کے علاقہ معقلہ پہنچا ۔ یہاں جہلم کے حاجی فتح محمد انتقال کر گئے جناب مفتی احمد یار خاں صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی میت کو وہیں سپرد خاک کیا گیا اور کارواں روانہ ہو گیا ابھی مشکل سے بیس میل ہی گیا ہو گا کہ بسیں ریت میں دھنسنا شروع ہو گئیں ۔ ان کا نکلنا محال نظر آنے لگا ۔ بسوں کو دھکہ لگا کر اور کچھ لکڑی کے پھٹوں کی مدد سے بمشکل تمام نکالا گیا ۔ دھوپ اور صحرا

Marfat.com

کی گرمی کی وجہ سے بعض لوگ بیمار ہو گئے ۔ ماحول میں مایوسی چھا گئی ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے حجاج کو تلقین فرمائی ڈھارس بندھائی اور تسلی دیتے رہے ۔ اس موقعہ پر آپؒ نے تمام زائرین کے سامنے اپنے ارشادات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ۔

موٹروں کے جمپ اور دھکّے نہ دیکھ
گامزن تو تو سوئے حرمین ہے
راہ عشق حق کی ہیں یہ منزلیں
رہنما بھی سیدؐ کونین ہے
تیرا شکوہ اور گلہ اچھا نہیں
زائر حرمین تو اے جان ہے
عشق کی دولت سے ہے گر بہرہ مند
راہ کی پھر ہر کڑی آسان ہے
راہروان حق ہیں اپنے رہبر
ان کی صحبت غیر کی صحبت نہیں
لے ہی جائیں گے ہمیں حق کی طرف
غیر حق سے کچھ ہمیں نسبت نہیں
نا خدائے با خدا کو ساتھ لے
تیری کشتی کو کوئی خطرہ نہیں
سامنے طالبؔ ہے گر بحر فنا
تیری نظروں میں کوئی خطرہ نہیں
ہم نشین حق کا ہو جا ہم نشین
چاہے تو گر دولت دنیا و دیں

Marfat.com

حق کے قبضہ میں ہیں ساری نعمتیں
کون ہے جو اپنوں کو دیتا نہیں

خدا خدا کر کے کارواں معقلہ سے ۲ اگست بروز پیر رماح پہنچا ابھی بہت سی بسیں دور راستہ میں ہی کہیں پھنسی پڑی تھیں ۔ کہ رماح میں قیام کے بعد سوئے منزل روانگی ہو گئی دشوار گزار ریتلے ' صحراؤں اور کچھ میدانی پتھریلی علاقوں سے گزرتا ہوا قافلہ بصد مشکل مورخہ ۴ اگست رات دو بجے مرات پہنچ گیا

مرات

مرات لیلیٰ اور مجنوں کا شہر بتایا جاتا ہے یہیں مجنوں کی بھی قبر ہے ۔ برابر میں جبل قیس ہے جسے لیلیٰ مجنوں کی پہاڑی کہا جاتا ہے ۔ مرات بہت اہم مقام ہے یہاں سے مدینہ منورہ مکہ معظمہ ریاض اور رماح کو راستے نکلتے ہیں ۔

مورخہ ۵ اگست بروز جمعرات قافلہ نماز عصر کے بعد مرات سے روانہ ہوا ۔ مقام خفت دیوانہ دفینہ سے گزرتا ہوا المعائد پہنچا یہاں سے آگے کچھ فاصلہ پر بس نمبر ۴ جس پر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ سوار تھے عین جنگل میں خراب ہو گئی ۔ تمام تدابیر کے باوجود درست نہ ہو سکی اب ذوالحجہ کی چھ تاریخ ہو چکی تھی ۔ حجاج کرام مایوسی کے عالم میں دھاڑیں مار کر رونے لگے ۔ کہ اب کہیں در جاناں پر پہنچ کر خدایا محروم نہ رہ جائیں ۔ کیونکہ وقت انتہائی کم تھا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے بارگاہ ایزدی میں التجا کی جس کا عنوان حضور نے خود ہی تجویز فرمایا

فریاد طالب بجناب غالب علیٰ کل غالب

وطن بگذا شتم بینم روئے تو سفرہا کردم یا بم کوئے تو
اگر خواہی نیابم بردر تو چساں کنم خلاف مرضی تو
چہ گوئند مرداں باما چہ کردی تراشایان شان بود ایں کہ کردی

بجُست از وطن بیروں کشیدی
بہ دشت بے پناہ شاں را سپُردی

بگفتی بہر حج مردم بیائند — زفرمانت بعزّت رو بر آئند
چرا سوئت نہ شاں را رہنمائی — چوں شاں ترکِ وطن کردہ بیائند
مرا عمال یارب دیدنی نیست — کرمہانت بہ بیں بگذار ایں ہا
حرم را رہ بدہ از فضلِ خاصت — وگرنہ جاں بگیرند ایں زمیں ہا
الٰہی چوں مرا توفیق دادی — بقلبم شوق حج را خود نہادی
بفضلِ خویش برساں بردرِ خود — کُنی آساں مشکل ہائے مادی

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا کبھی رد نہیں فرماتا۔ بارگاہ ایزدی میں التجا قبول ہوئی۔ خدا کی قدرت اس طرف ایک ٹرک آنکلا۔ بس پر سوار زائرین ۲۰ ریال فی کس کے حساب سے ٹرک کرایہ پر لے کر قافلہ حجاج سے آملے۔

قافلہ ریگستان سے نکل گیا اگلے روز یہ رباعیات زبان پر تھیں۔

شکر تو کردن ز طالب بس محال
کر دی نا ممکن را ممکن ذوالجلال
شد میسر مارا حج از فضل تو
ورنہ ایں ممکن نہ بوددر ہیچ حال
شکر صد شکرائے ذوالجلال
اے کریم و اے رحیم و بے مثال
فضل تو بادا چنیں برما مدام
ہم زبان بالشکرت خوش مقال
روئے سوئے خانہ خدا دارم
چشم دل بہردید وا دارم
رفتم بہر ایں مکانہا نیست
سیر الٰی اللہ را ہوا دارم

اے کہ پاکیٔ تو از مکان و زمان
یا فتنت مشکل است نے آسان
سوئے بیت تو میردم شاداں
یا بم از خانہ صاحبش رانشان

سہل (ذات عرق)

قافلہ مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۴ء تمام شب مسلسل سفر کرنے کے بعد بوقت سحر سہل پہنچا یہاں نماز فجر ادا کی گئی اس کے بعد جناب مفتی احمد یار خانصاحبؒ نے وعظ میں احرام باندھنے کی ترکیب بتائی ۔ اہل عراق اسی جگہ احرام باندھتے ہیں اور مکہ شریف بھی صرف پچاس میل کے فاصلہ پر تھا سہل کے میدان کا نام حنین ہے ۔ اسی جگہ جنگ حنین لڑی گئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے ہی عمرہ کا احرام باندھا تھا ۔

مکہ مکرمہ

چنانچہ سہل کے مقام پر ہی تمام حجاج قافلہ نے اپنا اپنا احرام پہنا اور کارواں سوئے حرم رواں دواں ہو گیا ۔ الحمد للہ نماز عصر کے وقت بخیرو خوبی سب اہل قافلہ مکہ مکرمہ پہنچ چکے تھے ۔ تمام اصحاب کے عرض کرنے پر بیت اللہ شریف میں نماز عصر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے پڑھائی کعبتہ اللہ کو دیکھ کر بے اختیار سب کے آنسو چھلک پڑے ۔ اپنے اپنے انداز میں سب سفر کی صعوبتوں کے جھیلنے اور در جاناں پہ رسائی کی خوشی کا ملے جلے جذبات میں اظہار کر کے اپنے مولا سے رازو نیاز میں منہمک ہو گئے مگر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے جس انداز میں اپنے مولا کے حضور گویا ہوئے قارئین حضرات بھی اس سے استفادہ اور اپنے ذوق طبع کی خاطر وہ رباعیات ملاحظہ فرمائیں

بروں بیا زحرم عاشقاں منتظر اند
بیا بیا کہ ہمہ طالبان خوش نظر اند
بیا بیا بجمالت ہمہ شوند خوش دل
بیا بیا کہ مہجوراں بہ طلب یک نظراند

Marfat.com

بیا بیا کہ مرا خواندہ بیا آمدہ ام
درون حرم تو لیکن ترانمی بینم
حرم پراست زاغیار ایں تماشہ چیست
کجائی صاحب خانہ بیا ترا خواھم

بیامدم بہ در اقدست گنہگارم !
کسے ندارد ایں زاد عمل کہ من وارم
بہ پیش تو نیا وردم عزیز تر چیزے
کرم کن و بسوئے من نگر کہ نادارم

تراچہ طور تصور کنم کجا یا بم !
بحرم تو ہمہ غیران و دَیر پر زصنم !
اگر نگنجی در ارض و سما و دیر و حرم
بدلم آگہ درآں غرق است ہمہ عالم

گنہگارے بیامد بسر درِ تو
بغایت شرم سار آمد برِ تو
کند توبہ بصدق دل الٰہی
بہ بخشیدن نداری ہمسرِ تو

Marfat.com

طالب بدرگاہ غفار
(برموقعہ حج ۱۹۵۴ء)

گنہگارم ، گنہگارم ، گنہگار — توستاری توستّاری دستار
نہاں کے ماند از تو کردنی ہا — نہاں دار از نگاہ اہل دنیا
بسے نادم بغایت شرمسارم — تُوئی غفار جز تو کس ندارم
طفیل بندگان مخلصانت — طفیل اولیائے امتانت
طفیل پاکبازان نبوتؐ — طفیل حضرت شاہ رسالت
طفیل خادمان بارگاہت — خداوندا طفیل ذات پاکت:

بہ بخشا طالب جان حزیں را
مرید شاہ جماعت کمتریں را

اہل قافلہ اکٹھے مطاف شریف میں داخل ہوئے ۔ اللہ اللہ بنی نوع انسان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا ۔ طواف کیا ۔ صفا مروہ کیا پھر آب زمزم پیا۔اسطرح عمرہ کے بعد طواف قدوم اور سعی قدوم کی ۔

یہاں حجاج کرام آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ چکے تھے چونکہ قافلہ ۸ تاریخ کو مکہ مکرمہ بوقت عصر پہنچا تھا اس لئے ۹ ذی الحجہ کو مکہ المکرمہ سے منیٰ کی جانب روانہ ہوئے ۔ اگلے روز نماز فجر کے بعد اہل قافلہ اپنی بسوں پر سوار ہو کر عرفات شریف روانہ ہوئے ۔ عرفات میں خوب دعائیں کی گئیں ۔ اس کے بعد ڈرائیوروں کو ان کی کارکردگی کے صلہ میں حجاج نے انعامات دیئے ۔

۱۰ ذی الحجہ بروز پیر (۱۰ اگست) مزدلفہ کے لئے تیاری کی گئی مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب اور عشاء اکٹھی ادا گئیں اور کنکریاں جمع کی گئیں صبح نماز فجر کے بعد دعاؤں کا سلسلہ شروع ہوا ۔ مزدلفہ کے بعد میدان منیٰ کی جانب روانگی ہوئی ۔ جمرہ عقبہ پہنچ کر

کنکریاں پھینکیں قربانی دی سر کے بال اتروائے احرام اتار کر نئے کپڑے پہننے کے بعد نماز ظہر ادا کی گئی اور پھر طواف زیارت کے لئے روانہ ہوئے مکۃ المکرمہ بیت اللہ شریف پہنچ کر طواف کیا حجراسود کے بوسے لئے آب زمزم شریف پیا اور یہیں نماز مغرب ادا کی۔

۱۱ ذی الحجہ بروز منگل مسجد خیف میں نماز ظہر تک قیام فرمایا اور نماز ظہر کے بعد جمروں کی رمی کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلے جمرہ اولیٰ پھر جمرہ ثانیہ اور اس کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی کی گئی۔ رات وہیں گزاری اگلے روز وقت زوال کے بعد دوبارہ تینوں جمروں کی رمی کی اور مکہ شریف روانہ ہوئے۔ یہاں قیام کے دوان مسجد خیف کی زیارت کی یہاں پر بہت سے انبیاء کے مزارات ہیں اور اس جگہ حضرت آدمؑ نے ایک عرصہ عبادت میں گزارا تھا اور توبہ کی جو عرفات میں جبل رحمت کے مقام پر قبول ہوئی۔ نیز پیغمبران عظام نے یہاں نمازیں پڑھیں مسجد الیعتہ بھی قریب ہی مقام بیعتہ عقبہ پر واقع ہے۔ اب مسجد نہیں ہے مسجد الکبش۔ حضرت اسماعیلؑ کی جائے ذبیحہ ہے۔ صرف نشان باقی ہے مسجد نہیں ہے غار مرسلات جہاں سورۃ مرسلات نازل ہوئی مسجد خیف کے قریب ایک پہاڑ پر واقع ہے مسجد نمرہ اور مشعرالحرام کی زیارات کی گئیں۔

زیارات

۱۲ ذی الحجہ بروز جمعرات (۱۲ اگست) قافلہ مکہ شریف کے نواح میں خنکار کے وسیع و عریض میدان میں قیام پذیر ہوا اگلے روز نماز جمعہ بیت اللہ شریف میں ادا کی اور مقامات مقدسہ کے لئے تیاری کی۔ باب امہانیؓ جو کبھی ام المومنین حضرت ام ہانیؓ کا گھر ہوا کرتا تھا اور حضور سید عالمؐ جہاں سے معراج کو تشریف لے گئے تھے اب حرم شریف میں داخل ہو چکا ہے باب الصفا کے نزدیک دارالشوریٰ جہاں حضور نبی اکرمؐ صحابہ کبارؓ سے اہم مشورے فرمایا کرتے تھے۔ بیت ارقمؓ جہاں سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ ایمان لائے اب یہاں مدرسہ قائم ہے محلہ کشاشیہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے

Marfat.com

مکان ہیں جہاں حضورؐ کا پہلا نکاح ہوا اور حضرت فاطمتہ الزہرہؓ کی جائے ولادت ہے ۔ مولدالنبیؐ جہاں رحمت عالمؐ اس دنیا میں تشریف لائے ۔ اس جگہ پہلے گنبد تھا ۔ اب گرایا جا چکا ہے اور لائبریری قائم ہے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا گھر جہاں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ پیدا ہوئین ۔ اب اس جگہ دکانیں اور اوپر مسجد تعمیر ہو چکیں ہیں جنت معلی کے قبرستان میں حضرت خدیجہ الکبریٰؓ اور حضرت ہاشم حضورؐ کے دادا پاک کے مزارات جو اب گرائے جا چکے ہیں اور صرف نشانات باقی ہیں فاتحہ پڑھی مسجد جن ۔ جہاں جنات نے حضور سید عالمؐ کا قرآن سنا ۔ مسجد بلالؓ جبل ابو قیس کی چوٹی پر واقع ہے مسجد بلالؓ کے نزدیک ہی وہ جگہ ہے جہاں حضورؐ کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوا ۔

طائف شریف

طائف شریف میں حضور نبی کریمؐ اکثر و بیشتر دفعہ تشریف لے جا کر تبلیغ فرمایا کرتے تھی ۔ اس علاقہ سے حضورؐ کو پیار تھا ۔ پہاڑوں کے دامن میں مسجد نبیؐ ہے جہاں حضورؐ نے نماز ادا فرمائی اسی مسجد شریف میں ایک پتھر نصب ہے جس پر حضور اکرمؐ کی کہنی اور پنجہ شریف کا نشان ہے ۔ اسے حجر نبی کہتے ہیں مگر اسے دیوار میں بالکل بند کر دیا گیا ہے مسجد شریف سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر حضرت عکرمہؓ صحابی رسول کا مزار شریف ہے ۔ مسجد نبی سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ایک مینار والی مسجد علیؓ ہے اس مسجد کے قریب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کا وہ باغ ہے جو آپ نے مسلمانوں کے لئے وقف فرمایا تھا بستان علیؓ کے نام سے موسوم ہے ۔ یہ باغ اب بھی پھلوں سے لدا پڑا ہے ۔ اسی مسجد کے قریب وہ خشک کنواں ہے جو غزوہ طائف کے دوران حضور نبی کریم رؤف الرحیم کے لعاب دہن ڈالنے سے دوبارہ پانی سے بھر گیا تھا اب بھی بفضل تعالیٰ اس میں وافر پانی ہے طائف میں مسجد ابن عباسؓ کے قریب

نبی اکرمؐ کے صاحبزادہ سیدنا حضرت طیبؓ و طاہر کے مزار پر انوار ہے ۔ یہاں سپاہیوں کا سخت پہرہ ہے لوگ چھپ چھپا کر فاتحہ پڑھتے ہیں ۔ یہیں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ کے مزار شریف ہے ۔ فاتحہ خوانی کی گئی ۔ ساتھ ہی جبل غزالہ ہے ۔ جہاں ایک ہرنی جو یہودی کے جال میں پھنس گئی تھی اور حضورؐ کے پاس فریادی ہوئی ۔ کہ وہ نوزائیدہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی ۔ وہ واپس آئی اور یہودی کے اسلام لانے کا باعث بنی یہ پہاڑ اسی ہرنی کی نسبت سے جبل غزالہ کہلاتا ہے ۔ ۔

نماز جمعہ بیت اللہ شریف میں ادا کی طواف کے بعد حجرا سود کا بوسہ لیا ۔ کمپنی نے اعلان کیا کہ اب مدینہ منورہ کے لئے تیاری کی جائے ۔ اہل قافلہ میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی ۔ شوق دیار محبوبؐ میں حجاج کرام نے بسوں میں سامان لادنا شروع کر دیا اور حسب ہدایت رات کو ہی طواف و داع کیا ۔ آخری بار آب زمزم پیا ۔ حجاج حسرت و یاس سے خانہ خدا کی جانب نظر بھر کر دیکھ رہے تھے ۔ کہ شاید وہ مختار کل زندگی میں پھر ایک بار بلا لے ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے بیت اللہ شریف (مکہ معظمہ) میں قیام کے دوران جو رباعیات کہیں اور بار گاہ ایزدی میں پیش کیں وہ سب قارئین کتاب انوار طالب میں بخوبی ملاحظہ فرما سکتے ہیں البتہ مشتے از خروارے پیش خدمت ہیں ۔

Marfat.com

رباعیات طالب

اے خدا بس غریب و بے وطنم
بر درت آمدم شنو سخنم
ہیچ جز تو الٰہ نمے دارم
کن منوّر مرا تن و بطنم

اے خدا من بندہ عاجز تزم
از مکافات عمل غافل تزم
لطف فریاد دست بکشائے سوئے من
دست گیرا، گیر دستم، کہتزم

اے کریم و منعم عالی جناب
ہر کہ را خواہی رسانی بے حساب
طالب مسکین بدرگاہت رسید
عرض بند عرض من بشنو شتاب

اے خدا اے صاحب جود و کرم
مفلسم بر درگہ تو آمدم
سرفرازا ز دولت جنّت بکن
زانکہ جنّت جان ایمان داشتم

مقصد تخلیق انسان طاعتش
ما خلقتُ الجن آمد آیتش
لازم آمد بر مسلمان روز و شب
صرف بکند زندگی در طاعتش

Marfat.com

جدہ

۲۲ ذی الحجہ (۲۲ اگست ۱۹۵۴ء) بروز اتوار صبح قافلہ جدہ کے لئے روانہ ہوا۔ جدہ میں ضروری کاغذات کی تکمیل کی غرض سے مختصر قیام کے بعد قافلہ رابغ پہنچا۔ یہاں خانہ بدوش بدوؤں کے چھوٹے چھوٹے مگر بہت پیارے بچوں نے عربی میں سرکار دو جہاںؐ کی تعریف اس طرح کرتے ہوئے استقبال کیا۔

یَا قَادِی کتاب اللّٰہِ — عَلَیْکَ القبۃ الخضرۃ
من مکہ اِلیٰ جدہ — من جدہ الیٰ بَطحیٰ
من بَطحیٰ الیٰ بالبورا — مِن بالبورا الیٰ وطنک

قافلہ رابغ سے بیر عشرہ۔ اور پھر بیر عنبری پہنچا۔ اس جگہ ایک کنواں بیرِ نبی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کنواں پہ سرکار دو عالمؐ قیام فرمایا کرتے تھے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلاتے۔ سب نے پانی پیا کاروان بیر عنبری مسیب 'لیہ' قریشہ ہوتا ہوا مدینہ پاک سے صرف ۴ میل کے فاصلہ پر بیر علی جسے ذوا لحلیفہ بھی کہا جاتا ہے رکا اس جگہ سیدنا حضرت علیؓ نے مسجد اور کنواں باؤلی تعمیر کروائے۔ سرکار دو عالم اس جگہ سے احرام پہنتے

مدینہ منورہ

نماز فجر کے بعد مورخہ ۲۶-۸-۵۴ سب حضرات غسل کے بعد صاف ستھرے لباس پہن کر بصد شوق شہنشاہ عالمؐ کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں بیر عروہ. کے مقام پر مسجد اور ایک کنواں جس کا کھارا پانی حضورؐ کے لعاب دہن سے میٹھا ہوا تھا۔ رکے پانی پیا۔ مسجد میں دو رکعت نفل ادا کئے۔ اور قریب ہی ایک چھوٹی پہاڑی پر چڑھے تو دور سے گنبد خضرہ عشاق کو دعوت نظارہ دے رہا تھا۔ درود

Marfat.com

و سلام کے بعد قافلہ روانہ ہوا اور مدینہ منورہ کے باب عنبری سے ہوتا ہوا باب شامی اور جنت البقیع کے سامنے مقام رومانیہ کے کھلے میدان میں ٹھہرا۔ حجاج روضہ اقدس پر حاضری کے لئے بے چین ہو گئے۔ الحمد للہ نماز ظہر کے وقت حاضری نصیب ہوئی۔ بارگاہ ایزدی میں التجاء ہے کہ ہر دوست کو محبوبِ دو جہاں کے در کی حاضری نصیب ہو اور ان کیفیات و نوازشات کریمہ سے بہر آور ہو جنہیں ورطہ تحریر میں لانا کسی کے بس کا روگ نہیں۔ روضہ رسولؐ پر حاضر ہو کر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے عرض کیا

یا رسول اللہ نظر کن سوئے من — گاہے گاہے ہم گزر کن سوئے من
چارۂ بیچارگاں بے چارہ ام — بیکساں راکس توئی بیکس منم
در فراقت عمر بگذشتہ تمام — جلوہ ات بنماکہ باشم شاد کام
یا رسولؐ اللہ بیا با خوش جمال — بے توام سر گشتہ و آشفتہ حال
از عجم آمد بفریادے تمام — یا رسولؐ اللہ بدرگاہت غلام
بہر حق بہرے خدائے لایزال — رحم کن شہ طالبت را خستہ حال
حضرت شاہ جماعتؒ را مرید — بہرپا بوسی ات آمد پدید

بانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

حضرت صدیق اکبرؓ با خدا — افضلِ الخلوق بعد از انبیاء
طالبؔ احقر بیامد بردرت — شیئاً ؔللہ مخزنِ صدق و صفا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی حاضری کے بعد حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کیا اور یوں معروض ہوئے۔

بعد از صدیقؓ تو حضرت عمرؓ
نائب رسل در بحر و بر
مرقدت در پہلوئے حضرت رسولؐ
طالبِ بے پر بخواہد یک نظر

Marfat.com

نماز ظہر ادا کرنے کے بعد جنت البقیع میں حاضری دی ۔ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ بنت رسولؐ کے مزار انور پر فاتح پڑھی ۔ اس سے فراغت کے بعد حضرت جناب سیدنا عثمان غنیؓ کے حضور حاضر ہو کر سلام پیش کرتے ہوئے عرض کیا ۔

حضرت عثمانؓ ذوالنورینؓ را
بود حاصل بے شبہ فخرے بجا
دست اورا دست خود گفتہ نبیؐ
باد دستش برسر طالب گدا

چونکہ قافلہ کی قیامگاہ جنت البقیع کے قریب تھی ۔ اس لئے جنت البقیع شریف میں حاضری کا اکثر موقع ملتا رہتا تھا ۔ اس متبرک قبرستان میں بارہ ہزار کے قریب صحابہؓ پاک آرام فرما ہیں ۔ جن میں حضرت فاطمہؓ زہرہ ۔ زینبؓ ، رقیہؓ کلثومؓ حضورؐ کی صاحبزادیاں حضورؐ کے صاحبزادہ سیدنا حضرت ابراہیم امہات المومنین حضرت عائشہؓ ام سلمہؓ زینبؓ حفصہؓ جویریہؓ حضرت حلیمہ سعدیہؓ حضرت عباسؓ حضرت امام حسنؓ امام زین العابدینؓ حضرت امام جعفر صادقؒ حضرت امام باقرؒ چند شہدائےؓ احد اور حضرت عثمان غنیؓ حضرت ابن عمرؓ عقیل بن ابی طالبؓ حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ ۔ حضرت ابو سعید خذریؓ اور حضورؐ کی پھوپھیوں کی قبروں کی نشاندہی ہوتی ہے ۔

اگلے روز صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کی زیارت کو گئے ۔ وہاں اس کمان کی زیارت کی جو حضورؐ نے جنگ احد میں حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کو عطا فرمائی تھی نیز حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ کے مکان کے تالا کی زیارت کی اور نماز کے بعد مسجد نبوی میں حاضر ہوئے ۔ نماز سے فراغت کے بعد تاجدار مدینہؐ کی بارگاہ میں یوں فریادی ہوئے ۔

یا رسول اللہ حال من بہ بین
وازجدائیہا شنو عرض حزیں

Marfat.com

آستانت سجده گاہم ساختم
جابده باشم ہمیشہ ہم نشین

یارسول اللہ بس درماندہ ام
سالہا بگزشت زیں سوراندہ ام
ازکرم ہائے تو ام امید وار
منزلم دوراست ازراہ ماندہ ام

یارسول اللہ گشتم بس ضعیف
بد نصیبم ساخت رنجور و نحیف !!
نیست جز تو دافع آلام کس
المدد اے از ہمہ عالم شریف

خدائے راکہ لاثانی ونے مثالش ہیچ
طفیل حسنِ اخلاقت کہ مثالش ہیچ
بہ انتظارِ دیدارِ تو گشتہ دل خستہ
بیابحسن و جمالے کہ نے مثالش ہیچ

طفیل امت تو آنکہ خیرامت ہست
طفیل سیّدسیّداں کہ شاہ جماعت ہست
بدیدن تو دلم آرزو بسے وارد
قبول کن بحضورت کہ اعلیٰ نعمت ہست

مسجد قبا

۲۸ اگست بروز ہفتہ مسجد قبا میں حاضر ہوئے ۔ دو رکعت نفل کے بعد متبرک مقامات کی زیارت کی ۔ طاق کشف ایک گول سوراخ مسجد قبا کی جنوبی دیوار میں تھا جو اب بند کر دیا گیا ہے ۔ اسی مسجد کے صحن میں ایک مقام ہے جہاں حضورؐ کی اونٹنی بیٹھی تھی ۔ قریب ہی بیر خاتم نامی کنواں ہے جس میں حضرت سیدنا عثمانؓ غنی کے ہاتھوں سرکار دو عالمؐ کی انگوٹھی گر کر گم ہوئی تھی ۔ اب یہ کنواں بند ہو چکا ہے ۔ سامنے وہ پہاڑی ہے جہاں اہل مدینہ نے حضور نبی کریمؐ کو خوش آمدید کہا اور جلوس کی صورت میں ساتھ لائے مسجد قبا کی ہفتہ کے روز زیارت کرنا سنت ہے ۔

گھر سے وضو بنا کر جانا اور مسجد قبا میں دو نفل ادا کرنا ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے ۔

زیارات سے فراغت کے بعد حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے جنت البقیع میں حضرت امام جعفر صادقؓ کے مزار اقدس پر حاضری دی ۔ فاتحہ خوانی کے بعد اپنے سلسلہ نقشبندیہ حضرت امام عالی مقامؒ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کیا ۔

سید ما جعفر صادق امامؒ
اولیا را در نظر دارد مدام
پیرِ پیرانِ منی یاسیدی
یک نظر للّٰہ برطالبؔ مدام

اس کے بعد نواسہ رسولؐ شہید کربلا حضرت امام حسینؓ کے لخت جگر سیدنا حضرت امام زین العابدینؒ کے مزار پُر انوار پر فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل فی البدیہ رباعی عرض کی ۔

سیّد پاک است زین العابدینؒ
کو شہیدِ کربلا رایادگار
سایہ اش برطالبؔ مسکین مدام
کو بظلِ سایۂ پروردگار

Marfat.com

مدینہ منورہ قیام کے دوران مندرجہ ذیل مقامات مقدسہ کی زیارات کیں ۔

مسجد اجابت ۔ جہاں حضورؐ نے امت کے لئے دعائیں کی ۔ مسجد مباہلہ جس جگہ حضورؐ نے نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کیا ۔ اور عیسائیوں نے جزیہ پر صلح کی ۔ اب دونوں مسجدیں گرائی جا چکی ہیں ۔ مساجد خمسہ وہ مقامات جہاں حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ حضرت علیؓ ، حضرت عمرؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کو غزوہ خندق کے موقع پر نگرانی کے لئے مقرر فرمایا تھا ۔ تاکہ کفار رات کے وقت حملہ آور نہ ہو سکیں ۔ ایک مسجد نبیؐ اور دیگر اصحابؓ مذکورہ بالا کے نام سے موسوم ہیں ۔ مسجد قبلہ تین مسجد امیر حمزہؓ جہاں جنگ احد لڑی گئی ۔ سیدنا حضرت امیر حمزہؓ کے مزار اقدس ۔ حضرت عقیلؓ اور دیگر شہدائے احد کے مزارات پر فاتحہ پڑی بیر عثمانؓ وہ کنواں جسے حضرت عثمان غنیؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف فرمایا بفضل تعالیٰ اب بھی جاری و ساری ہے ۔ باب اسلام کے مغرب میں حضرت سید عالمؐ کے والد ماجد سیدنا حضرت عبداللہ کا مزار پاک ہے جس پر بزبان فارسی قطعات اور آپ کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے مسجد غمامہ وہ جگہ جہاں حضور عید پڑھنے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو بادل نے سایہ کیا ۔ اسی لئے اسے مسجد غمامہ کہا جاتا ہے کی زیارت کی ۔

مسجد غمامہ کے قریب مسجد ابوبکرؓ مسجد فاطمہؓ مسجد عمرؓ مسجد علیؓ مسجد بلالؓ حضرت مالک ابن سنان انصاریؓ اور حضرت عکاشہ ابن محصنؓ اصحاب رسولؐ پر حاضری دی ۔ مسجد نبی حرام جبل سلع پر ہے جہاں سرکار دو عالمؐ نے بکثرت عبادات کر کے امت کی بخشش کے لئے رو رو کر دعائیں فرمائیں ۔ بیر بضاعہ کنواں اب بھی بکثرت پانی دیتا ہے اس کنویں پر بعض دفعہ حضور نے غسل فرمایا اور پانی پسند فرماتے ۔

مورخہ ۲ ستمبر بروز جمعرات نماز فجر کے بعد سرکار دو جہاںؐ کی بارگاہ میں تمام یاران کے لئے دعائیں کیں ۔ اور خدمت عالیہ میں عرض کیا ۔

Marfat.com

(بہ بارگاہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کون کہتا ہے کہ دیکھے نہ تیرا گھر جا کر
ہوں زمیں بوس فرشتے بھی جہاں پر آکر
آپ بلوائیں تو پھر کون رہے بدقسمت
سر کے بل آئے نہ وہ حکم پیمبرؐ پا کر
ایک وہ ہیں کہ تجھے دیکھتے ہیں گھر بیٹھے
ایک ہم ہیں کہ ہیں محروم ترے گھر آکر

آج گر شربت دیدار پلایا نہ یہاں
حشر میں ہو گا کیا پھر لبِ کوثر آکر
اچھے اچھے ہیں ترے گرتو برے کس کے ہیں
ہو گی پھر کس کی شفاعت سر محشر آکر
گو گنہگار سہی ہوں تو غلاموں سے تیرے
اپنے اچھوں کی طفیل ایک نظر کر آکر
مستحق گرچہ نہیں دید کا .بتری طالبؔ
خالی سائل نہیں جاتا تیرے در پر آکر

رحمت عالمؐ کی بار گارہ میں گذارشات کے بعد جو کچھ جود و کرم ۔ نوازشات و کیفیات حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ پر وارد ہوئیں ۔ انہیں آپؒ نے مندرجہ ذیل پیرائے میں قلمبند فرمایا

در حبیب پر

خدا کا شکر ہے میری مراد بر آئی
کہ شاخ نخل تمنا ہے باردر آئی !

Marfat.com

نصیب مجھ کو ہوئی حاضری تیرے در کی
ورائے عرش سے تبریک کی خبر آئی !
در حضورؐ پہ جب سجدہ ریزیاں کر لیں
مرے حضورؐ نے کیا کیا مجھے دعائیں دیں
زہے نصیب ہوئی حاضری نصیب مجھے
مری مراد ملی میں نے جھولیاں بھر لیں
تیرا یہ آستان وہ آستان عالی ہے
کہ جس کے سامنے شاہ و گدا سوالی ہے
گدا ہے طالبؔ مسکین بھی اسی در کا
سنا نہیں گیا کوئی یہاں سے خالی ہے
سلام کے مرے آقا نے کیا جواب دیا
کرم سے مجھے اپنے اجر بے حساب دیا
میں بیٹھا رہا قدموں میں دیکھتے وہ رہے
جواب نیاز کا آقا نے با صواب دیا
مرے حضورؐ نے دیکھا مجھے محبت سے
جب ان کے پیش ہوا خالی ہاتھ طاعت سے
گنہگار ہے لیکن وہ میرا طالبؔ ہے
اسے بھی ساتھ لے لو کہا یہ شفقت سے
خدا کا شکر ہے طالبؔ خدا کی رحمت ہے
وہ خوش ہیں مجھ سے کہ ان سے مجھے محبّت ہے
کیا ٹھکانا ہے امت پہ ان کی شفقت کا
گنہگاروں سے بھی خاص ان کو الفت ہے

Marfat.com

مدینہ طیبہ سے روانگی

حرم نبوی شریف میں نماز جمعہ ادا کی گئی اس کے بعد جنت البقیع جو کہ قیام گاہ کے قریب واقع تھی ۔ حاضر ہو کر تمام مزارات مقدسہ پر الوداعی سلام پیش کیا اور فاتحہ پڑھی نواسہ رسولؐ سیدنا حضرت امام حسنؓ کی خدمت عالیہ میں خصوصی طور پر نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا ۔

تارک دنیا دنی شاہ حسنؓ
طالبت را لطف تو باشد حصول

اے ترا معراج بر دوشِ رسولؐ
شہسواری ات بدر گاہش قبول

اس کے بعد آپؓ نے سیدنا حضرت امام محمد باقرؒ کی قبر اطہر پر فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل رباعی فی البدیہ کہی ۔

سید ما محمد باقرؒ
در مدینہ منورہ قبرش
طالب آمد زیارتش کند
یا الٰہی برو فتد نظرش

کوئے محبوبؐ میں دس روزہ قلیل قیام کے بعد جمعہ ۳ ستمبر یوم فراق تھا ۔ اس روز عشاق کی عجیب حالت تھی کوئی چیخیں مار مار کر رو رہا تھا ۔ کوئی گنبد خضرا کے

Marfat.com

کمیں ؒ سے سرگوشیوں میں مصروف تھا۔ کوئی مصلیٰ پر کوئی ایستادہ کوئی درود پاک میں مشغول کوئی حسرت بھری نگاہوں سے روضہ اقدس کو دیکھ رہا تھا۔ کسی کی زبان پر تھا

روضہ اچھا زائر اچھے اچھی راتیں اچھے دن
سب کچھ اچھا ایک رخصت کی گھڑی اچھی نہیں

جناب مفتی احمد یار خاں صاحب ؒ کی زبان پر تھا

دور سے دربار میں آئے ہیں ہم
رکھیو سایہ میں کہ بے سایہ ہیں ہم

اشکبار آنکھوں سے روضہ اقدس کے آخری دیدار کے وقت حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب ؒ نے فی البدیہ یوں عرض کیا

بہ بیں بہ بیں کہ نہاں از نگاہ می گردد
ببیں ببیں کہ کنوں دور راہ می گردد
الٰہی حسرت دیدن بروں نہ شد از دل
فراق و فرقتے اکنوں ز شاہ می گردد

ترجمہ: دیکھو۔ گنبد خضرا کو خوب دیکھ لو کہ اب نگاہ سے چھپا جا رہا ہے دیکھ لو دیکھ لو کہ اب اس میں بہت فاصلہ ہوا جا رہا ہے الٰہی دل سے دیدار کی حسرت نہ نکلی۔

کہ شہنشاہ عالم ؒ سے جدائی کا وقت آپہنچا

زپاکستان می آید فقرے
بدر گاہت رسول بینظیرے
نوازی گر زدیدت طالبت را
بماند منت تو را اسیرے

بدن سے جاں نکلتی ہے آہ سینہ سے
تیرے فدائی نکلتے ہیں جب مدینہ سے

Marfat.com

نماز مغرب کے بعد قافلہ حجاج مدینہ منورہ سے الوداع ہوا مدینہ شریف سے عرجا عنبزہ اور ربیعہ منازل سے ہوتا ہوا ۷ ستمبر ۱۹۵۴ء بروز منگل رات گیارہ بجے مرات پہنچا راستہ ریتلے ٹیلوں کی وجہ سے انتہائی دشوار گزار تھا اگلے روز مرات سے قافلہ روماح پہنچا ۔ اس جگہ جاتی دفعہ قافلہ کی مرمت طلب بسیں چھوڑ دی تھیں ۔ جو اب مرمت کے بعد ٹھیک حالت میں تھیں ۔ روماح سے معقلہ ہوتا ہوا سعودیہ عربیہ کے آخری سرحدی مقام القریہ پہنچا اس کے بعد کویت کی ریاست کا علاقہ شروع ہوتا تھا ۔ کویت میں چار دن قیام کے بعد قافلہ ۱۴ ستمبر بروز جمعہ عراق روانہ ہوا ۔ صفوان سے ہوتا ہوا بصرہ پہنچا ۔ بصرہ میں چار دن تک قیام کیا اس دوران حضرت جناب خواجہ حسن بصری ؒ محمد ابن سیرین ؒ سیدنا حضرت طلحہؓ و زبیرؓ کے مزارات کی زیارت کی ۔

مورخہ ۲۰ ستمبر بروز پیر قافلہ نے بصرہ سے کوچ کیا ۔ اگلے دن صبح کے وقت شہر خرم پہنچا اور حسینہ اہواز اندمشن ، شتر خواب ، ملادی ، حرم آباد علی گودور اور طاہرا ساری کے پر پیچ پہاڑی علاقوں سے گزرتا اور قیام کرتا ہوا ۲۵ ستمبر نماز فجر کے وقت اصفہان پہنچا ۔ ایک رات قیام کرنے کے بعد کوچ ہوا ۔ اور شہریزد پہنچا اس شہر میں حضرت سید محمدؒ ابن سیدنا امام جعفر صادقؒ کا بہت خوبصورت روضہ شریف ہے جہاں فاتحہ پڑھی گئی ۔ شہریزد سے سبحان کرمان شاہ ہوتا ہوا ماہان پہنچا یہاں نعمت اللہ شاہؒ ولی کے مزار پر فاتح پڑھی مزار کی عمارت نہایت عالیشاں ہے ۔ ماہان شریف سے بام کرمان یزد دشت لوط نصرت آباد کے راستہ زاہدان اور میرجاوا کے علاقوں میں مختصر قیام کرتا ہوا مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء بروز جمعہ وطن عزیز پاکستان کی سرحدی مقام قلعہ سفید داخل ہوا حجاج نے خوشی میں نعرہ ہائے تکبیر رسالت و حیدری بلند کئے اور نصف شب کے قریب نوکنڈی پہنچ کر قیام کیا صبح ہوتے ہی تمام حجاج نے بذریعہ تار اپنے عزیز و اقارب کو بخریت پاکستان (نوکنڈی) پہنچنے کی اطلاعات دیں ۔ اگلے روز کاروان حجاج دالبندین نوشکی میں قیام کرتا ہوا ۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء بروز پیر کوئٹہ پہنچا کوئٹہ پہنچ کر بہت

Marfat.com

سے حجاج قافلہ کی بسوں کے بجائے ریل گاڑی کے ذریعہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے ۔ چونکہ ان دنوں اعلحضرت الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب لسبلہ فوجی ملازمت کوئٹہ چھاؤنی میں تشریف فرما تھے ۔ آپ نے دوستوں کے ہمراہ جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے کوئٹہ پہنچنے پر شایان شان طریقہ سے استقبال کیا ۔ چند روز آپ کوئٹہ میں رونق افروز رہے دوران قیام دوسرے لوگوں کے علاوہ میجر سالک داخل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہوئے ۔ کوئٹہ ہی کے ایک یار طریقت کیپٹن اکبر علی کے ایک خط کے جواب میں جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے قرآن و سنت کی روشنی میں اتباع سنت کے موضوع پر کیپٹن اکبر علی اور ان کے رفقاء کو جو ایمان افروز خطاب اپنے مکتوب میں فرمایا ملاحظہ ہو۔

اتباع سنت

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ '

آپ کی مذہبی کوشش کا شکریہ جو رمضان شریف میں نماز تراویح کے لئے کی گئی لیکن جس انداز میں نیک کام کا تذکرہ کیا ہے اس نے اس کے اصلی حسن و خوبی کو بحال نہیں رہنے دیا یہ کیا فخر کی بات ہے کہ چند ایک بندہ جیسے ڈاڑھی منڈوں کی محنت کا نتیجہ تھا ۔ اگر آپ کی اور آپ کے ساتھ کوشش کرنے والوں کی ڈاڑھی ہوتی تو کیا یہ کام آپ لوگوں سے نہ ہو سکتا تھا ؟ اس طرز بیان سے ڈاڑھی منڈانے کا جواز پیش کیا گیا ہے ۔ غالبا " آپ لوگوں کو آج تک معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے ۔ اور یہ کہ امام الانبیاء و المرسلین محبوب رب العالمین سید الاوّلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی کو کیا اہمیت دی ہے سنئے اور مومنوں کی طرح خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات سے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے ساتھ ہی یاد رہے کہ محب و عاشق (مومن) کو اپنے محبوب و معشوق (مومن بہ) کی ہر ادا پیاری و محبوب ہوتی ہے چہ جائیکہ محبوب کا حکم حکم ہی

نہ سمجھا جائے ۔ اس سے پہلو تہی کرنے کے لئے بہانے تلاش کئے جائیں اور پھر بھی اپنے آپ کو محب (پکا مومن) سمجھا جائے سبحان اللہ کیا خوش فہمی ہے ۔ مختلف کتابوں میں تقریباً سات حدیثیں آئی ہیں جس میں ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھوں کو کترانے کا حکم ہے اور آیتہ کریمہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى پ ۲۷ ہمارے محبوب اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے مگر وہی جو ان پر وحی کیا جاتا ہے کے مطابق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی جانتے اور مانتے ہوں گے اور آیتہ کریمہ وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے یعنی جو مطیع رسول نہیں خدا اس کو اپنا مطیع قرار نہیں دیتا ۔ "جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں " کے ماتحت حضور کا فرمان خدا کا فرمان ہے اس میں بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔بخاری شریف میں ہے تم مشرکین کی مخالفت میں ڈاڑھی بڑھایا کرو اور مونچھیں کٹایا کرو ۔ اگر اس حدیث میں مشرکین کی مخالفت کے الفاظ نہ بھی ہوتے جب بھی سات بار کی تکرار اہمیت کے لئے کافی تھی تاہم موجودہ عاشقان فیشن کفار و فرنگ کی خاطر گوارا کر لیا جا سکتا ہے کہ عام حکم ہے ۔ کوئی رکھے تو اچھا نہ رکھے تو بھی خیر مگر مشرکین کی مترشح کے الفاظ سے صافی ہے کہ یہ علامت متمیزہ اسلامیہ سے ہے اور تمیز کے لئے ناگزیر ہے پس ان کا یہ کہنا کہ کیا ڈاڑھی میں اسلام دھرا ہے ۔ وغیرہ من الفرقان کیا وقعت رکھتا ہے اس حدیث کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح ہر قوم اور ملک نے اپنی یونیفارمٹی کے لئے الگ الگ یونیفارم وردیاں تجویز کر رکھی ہیں اس طرح شارع علیہ السلام نے ڈاڑھی کو مسلمانوں اور کافروں میں امتیاز کے لئے اسلامی شعار قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ آئمہ مجتہدین نے ان آیات و احادیث پر غور فرما کر ڈاڑھی مونڈنا اور شرعی حد سے کم کرنا حرام قرار دیا ہے ۔ جس کا مرتکب شرعی اصطلاع میں فاسق کہلاتا ہے ۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھنا محض ایک سنت ہے کوئی فرض واجب تھوڑا ہی ہے کہ اسلام میں فتور آئے حالانکہ ڈاڑھی سنت ہے ۔ سنت سے مراد وہ مقام نہیں جو

Marfat.com

نماز میں فرض اور واجب کے مقابل میں آتا ہے۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ دستور چال چلن اور معمول شرعی احکام میں بدرجہ واجب کے ہے اور سنت محض ہوتا تو اس کے خلاف کرنا حرام نہ ہوتا۔ اور نہ اس کا خلاف کرنے والا فاسق قرار دیا جاتا۔ مثلاً نماز میں اگر کسی سنت کا ترک ہو جائے نہ تارک فاسق ہوتا ہے اور نہ ہی اسے سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے۔ بخلاف واجب کے کہ سہواً اس کا تارک بھی سجدہ سہو کرے گا ورنہ نماز درست نہ ہو گی اور ترک بالعمد فسق کا مترادف ہو گا۔ احکام شرعیہ کی دو قسمیں ہیں۔ اوامر اور نواہی پھر ان کی چار چار قسمیں ہیں یعنی کل آٹھ قسمیں ہیں کوئی شرعی حکم ان آٹھ سے باہر نہیں ہو گا۔

اوامر:۔ فرض[۱]، واجب[۲]، سنت[۳] (موکدہ) نفل[۴]، نواہی، حرام[۱] مکروہ تحریمی[۲] یعنی قریباً حرام، مکروہ تنزیہی[۳]، مباح[۴] جس کی مختصر تشریح اوپر سطور میں آچکی ہے۔

دوسرے اگر ڈاڑھی منڈانے والوں کے خیال کو درست بھی مان لیا جائے کہ ڈاڑھی رکھنا بھی ویسا ہی سنت ہے جیسا کہ نماز میں فرض واجب کے مقابلہ میں الگ سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ تو اگر انہی سے پوچھا جائے کہ آپ میں سے کتنے نمازی ہیں جو صرف فرض پڑھ کر چلے آتے ہیں باقی نوافل اور سنتیں نہ پڑھتے ہوں تو یقیناً صرف ایک بھی ایسا نہ نکلے گا۔

اب انصاف شرط ہے جب خالی فرض پڑھنے سے نماز مکمل نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر نمازی سنت ضرور ادا کرتا ہے اور نیت کرتے وقت کہتا ہے کہ اتنی رکعت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ تو پھر اس شعائر اسلام ڈاڑھی جو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حکم میں واجب ہے چھوڑ کر کیوں کفار و فرنگ کی سنت کو اختیار کیا ہے اور حدیث پاک مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ! جو کسی قوم کی شکل و شباہت اختیار کرے وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا" کی وعید شدید کا کیوں خیال نہیں کیا جاتا صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض، واجب نہیں۔ ہم آزاد ہیں جس حکم کو چاہا مان لیا جس حکم کو چاہا معاذ اللہ ترک کر دیا۔ یہ

ہے وہ اسلام جو آج کل کے انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ اور نقالان فرنگ (گستاخی معاف) لئے پھرتے ہیں یاد رہے کہ اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے ماتحت جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ماننا فرض ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا بھی فرض ہے تفصیل کی گنجائش نہیں ورنہ معلوم ہو جاتا اور کان کھل جاتے کہ مومن کو جس کی شان وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (قرآن کریم) اور لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (بخاری شریف) میں وارد ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کی تعمیل میں اسوہ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صورتاً و سیرتاً اختیار کرنے کے بغیر چارہ ہی نہیں اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت محبوب و مطلوب نہیں اور وہ اس کو اختیار نہیں کرتا یا اسے پسند نہیں کرتا تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے کیونکہ یہ منافی ایمان ہے دنیا میں کوئی ایسا محب دیکھا ہے جس کو اپنے محبوب کی شکل و صورت پیاری نہ ہو اور اس کی پرواہ نہ کرتا ہو۔

عزیز من یہ فخر کا مقام نہیں بلکہ اپنی کمزوری اور لغزش پر رونے کا مقام ہے جس سے توبہ کرنا اور حق تعالیٰ سے معافی مانگنا واجب ہے پھر کمزوری بھی ایسی کہ محب محبوب کی ادا کو پسند نہ کرے اور اس کے دشمنوں کے طریقہ کو پسند کرے اور اختیار کرنے میں فخر سمجھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مندی کو پیش نظر رکھ کر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں اور چند بار اس کو پڑھیں شاید سمجھ میں آجائے اور حق واضح ہو جائے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّالْبَاطِلَ بَاطِلًا

اعلیحضرت عالیجناب کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب نے بیان فرمایا کہ آپ نے حضورؒ کی خدمت میں عرض کیا نماز کے لئے جہاں مصلہ بچھاتا ہوں کوئی نہ کوئی سانپ یا بچھو نکل آتا ہے حضور قبلہ عالمؒ نے ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے فرمایا اس کے بعد کبھی کوئی سانپ یا بچھو نظر نہ آیا

جناب کیپٹن الحاج خواجہ محمد امین صاحب مزید فرماتے ہیں کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے پاس ایک گھڑی تھی مجھے بہت پسند آئی آپؒ سے درخواست کی کہ گھڑی

Marfat.com

مجھے عطاء فرما دیں حضور قبلہ عالم" نے فرمایا کہ یہ گھڑی تو لفٹننٹ کو زیب دیتی ہے آپ تو جمعدار ہیں ۔ اصرار پر وہ گھڑی جناب کیپٹن خواجہ صاحب کو مل گئی خدا کی قدرت چند دنوں بعد ہی خواجہ صاحب لفٹیننٹ کے عہدہ پر فائز ہو گئے لیکن تھوڑے دنوں کے بعد وہ متبرک گھڑی اپنا کام مکمل کر کے گم ہو گئی ۔

چند روز قیام کے بعد بذریعہ کوئٹہ ایکسپرس لاہور تشریف لائے لاہور ریلوے اسٹیشن پر عقید تمندوں کی بہت بڑی تعداد استقبال کے لئے موجود تھی عشّاق کی جونہی رخ انور پر نظر پڑی ۔ ریلوے اسٹیشن کی عمارت نعرہائے تکبیر اور نعرہ رسالت کی آوازوں سے گونج اٹھی ۔ آپ" نے بلا امتیاز حسب عادت ہر دوست سے معانقہ کے بعد خیریت پوچھی لاہور میں قیام کے بعد آپ نے آستانہ عالیہ کنجاہ شریف مراجعت فرمائی

قارئین کرام آپ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے اوّلین مقامات تلاش حق سے لے کر وجداں حق اور صحبت و تعلق و محبت اولیاء اللہ اور حزب اللہ سے آخر تک تعلق کی وسعت کا اندازہ اس سے لگائیں ۔ کہ کن کن پاک ہستیوں سے زندگی میں یا عالم برزخ والوں کی ارواح مقدسہ کی حاضری اور فیض نصیب ہوا ۔ پہلے فوجی ملازمت کا سفر بھی بزرگان دین کی جستجو کی نیت سے جاری رہا ۔ اب تکمیل مراحل و اکملیت کے وقت سفر حج و زیارت کی وسعت سامنے آکر تسکین روح کا ساماں مہیا کرتی ہے ۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بندگی و تسلیم کی معروضات کو ملاحظہ فرمائیں ۔تو معلوم ہو گا کہ رعایت آداب کا کتنا عظیم الشان مظاہرہ اور کیسی نیاز مندی ہے اور ادھر سے اکرام و الطاف کا کیسا روح پرور سماں ہے ۔

آپ اپنے اہل ثروت اور یاران طریقت کو بھی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے تلقین فرماتے رہتے تھے ۔ اور احادیث مبارکہ کا حوالہ دیا کرتے کہ جس پر حج واجب ہو جائے اور نہ کرے تو خواہ یہودی مرے یا نصرائی ہماری ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں

Marfat.com

○ حلقہ رام گڑھ لاہور کے ایک یار الدین صاحب نے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی ایک دفعہ دعوت کی ۔ حضور" تشریف لے گئے جب کھانے کا وقت آیا تو فرمایا کہ الہ دین کہاں ہے عرض کی گئی کہ وہ اپنے ہاتھ سے روٹی سالن تیار کر رہا ہے کیونکہ اس کی اہلیہ فوت ہو چکی ہے ۔ حضور" کو بے حد رحم آیا اور خود اٹھ کر چولھے کے پاس تشریف لے گئے ہنڈیا میں چمچہ پھیرا اور کمال مہربانی سے فرمایا الہ دین انشاء اللہ بہتر بیوی ملے گی چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں حضور کی دعاؤں کی برکت سے ۴۵ سالہ ان پڑھ الہ دین کو قدرت نے سترہ سالہ خوبصورت و خوش سیرت مڈل پاس اہلیہ عطاء فرمائی سبحان اللہ

محافل ذکر کا اہتمام

یوں تو پاک و ہند میں آپ" کے قائم کردہ تبلیغی مراکز اپنا کام بفضل تعالیٰ بخوبی سر انجام دے رہے ہیں مگر برما فرانس انگلینڈ مصر ایران اور جزائر انڈیمان میں آپؒ کے عقیدتمند تبلیغی مشن کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں ۔ تبلیغی سرگرمیوں میں آپ" پنجابی اردو ' فارسی ' عربی اور انگریزی میں دوستوں کی رہنمائی فرماتے تھے ۔

آپ نظم و ضبط کے پابند اور ہر کام معینہ وقت پر سلیقہ سے کرنے کے عادی تھے کسی جگہ بھی تشریف لے جانے سے قبل وہاں کے دوستوں کو باقاعدہ مطلع فرماتے دین حق کی تبلیغ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کی غرض سے آپ نے حلقہ ذکر کی مجالس کا اہتمام فرمایا جہاں سب دوست امیرانِ حلقہ کے مکان پر ہفتہ وار اکٹھے بیٹھ کر ختم خواجگاں پڑھتے اور دینی مسائل سے مستفیض ہوتے ۔

۱۔ وزیر آباد حضرت جناب قبلہ ملک فیروز خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ ملتان " حضرت جناب شیخ محمد نصیب صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۳۔ گجرات حضرت الحاج محمد ضیاء اللہ نعمانی صاحب ایم اے اسلامیات

Marfat.com

۴۔ راولپنڈی جناب ملک محمد سلطان صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۵۔ واہ کینٹ جناب مولانا سید محمد یوسف صاحب

اسی طرح دوسرے شہروں اور گاؤں میں بھی یاران طریقت ہفتہ وار محفل ذکر کا اہتمام کرتے جو بحمد للہ جاری ہے۔

لاہور

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے لاہور میں قیام کے دوران ہر روز نماز مغرب کے بعد آپ کی معیت میں ختم خواجگان نقشبندیہ شریف پڑھا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں ہفتہ میں ایک بار یاران لاہور بھی ایک جگہ اکٹھے ہو کر ختم خواجگاں شریف پڑھا کرتے تھے بڑے اہتمام اور ذوق و شوق سے شہر کے کونہ کونہ سے ہفتہ وار ختم شریف کے لئے دوست والہانہ طور پر اکٹھے ہوتے۔ مجمع خاصہ بڑا ہو جاتا تھا۔

چنانچہ ۱۹۵۴ء میں حضور قبلہ عالمؒ لاہور (رامگڑھ) میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو ہفتہ وار ختم خواجگان شریف کے بارے میں بات چل نکلی۔ آپؒ نے یاروں کی تکلیف کو محسوس کیا اور ان کی سہولت کے پیش نظر ارشاد فرمایا کہ کیوں نہ لاہور کو چند حلقوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ہر حلقہ میں ایک امیر مقرر کر دیا جائے جو ختم شریف کا انتظام بطریق احسن کر سکے۔ اس طرح یاروں کا وقت بھی بچ جائے گا اور اپنے ہی محلہ میں ختم شریف میں آسانی سے شرکت بھی ہو سکے البتہ مہینہ میں ایک بار لاہور کے سب یار ایک متفقہ جگہ پر اکٹھے ختم شریف پڑھا کریں گے۔ جس سے فائدہ یہ ہوگا کہ تمام یاروں کا آپس میں بھی رابطہ اور شناسائی رہے گی جو دینی روابط کے علاوہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حاضرین مجلس نے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتے ہوئے لبیک کہا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حلقوں کا قیام اور امیر حلقہ کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

Marfat.com

(۱) حلقہ گڑھی شاہو جناب شیخ معزالدین صاحب

(۲) حلقہ انجن شیڈ جناب ملک عبدالعزیز صاحبؒ

(۳) حلقہ چاہ میراں جناب مرزا محمد یوسف صاحب

(۴) حلقہ باغبانپورہ جناب محمد رفیق صاحب

(۵) حلقہ اندرون شہر جناب میاں رواض الدین صاحبؒ

(۶) حلقہ رام گڑھ جناب چوہدری محمد شفیع خاں صاحب

(۷) حلقہ جلو موڑ جناب ڈاکٹر تاجدین صاحبؒ

ماہانہ ختم شریف کے لئے سابقہ اپرنٹس ہوم نزد مال گودام لاہور ریلوے اسٹیشن میں محترم پیر بھائی جناب غلام احمد اوپل کی رہائش گاہ کو منتخب کیا گیا۔ اس طرح حضور قبلہ عالمؒ کی تدبیر اور فہم و فراست کی بدولت یاران لاہور نے ایک واضح پروگرام کے تحت تنظیم کی شکل اختیار کر لی چنانچہ اس کا خاطر خواہ اثر ہوا تبلیغی سلسلہ میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہونے لگی عام شخص بھی اس سلسلہ عالیہ کے کسی یار کو دیکھتا تو متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور والہانہ طور پر شیخ سلسلہ عالیہ کی خدمت میں سر نیاز خم کرنے کی آرزو کرتا۔ حضور قبلہ عالمؒ کو بھی یاران لاہور پر فخر تھا چنانچہ آپؒ اپنے ایک مکتوب شریف میں ایک یار کو جن کی تبدیلی کوئٹہ سے لاہور ہو گئی تھی فرماتے ہیں

"لاہور میں محکمہ ریلوے کے یاران طریقت ہر جمعرات کو
حلقہ ذکر کرتے ہیں۔ آپ بھی ان میں شامل ہوا کریں۔ انشاء
اللہ سب کمزوریاں و سستیاں دور ہو جائیں گی ذوق و شوق پیدا ہو
جائے گا اور آپ خوش ہو جائیں گے اگر چلنا سیکھنا ہے تو
پروانوں کی صحبت میں بیٹھا کر۔ عشق کی آگ میں جلے ہوؤں کی
صحبت اختیار کر امید ہے کہ تو بھی اس صحبت اور عشق کی آگ
میں جلنے لگے گا"

Marfat.com

پیران پیر اعلیٰحضرت امیر ملّت والدین سرکار محدث علی پور شریف رضی اللہ عنہ اپنے ملفوظات شریف میں فرماتے ہیں ۔ یہ ایک حال ہے جو صوفیوں کی صحبت اور خدمت کی برکت سے عطا ہوتا ہے اس صحبت کیمیا کی خاصیت کا وہ رتبہ اور اثر ہے کہ ناممکن کو بھی ممکن کر دیتا ہے یہ تو کہتے ہی ہیں کہ

العادۃ لا یرد الا بالموت　　جبل گردد جبلّت برنہ گردد

مگر آہن کہ بپارس آشنا شد　　فی الحال بصورت طلا شد

خورشید نظر چو کرد بر سنگ　　تحقیق کہ لعلِ بے بہا شد

اسی طرح انسان ناقص جو مثل آہن ہے انسان کامل کی صحبت میں کندن بن جاتا ہے ۔ سارا کھوٹ اس کا نکل جاتا ہے ۔ یا یوں سمجھئے کہ خورشید ولایت محمدی صوفی کامل عاشق اللہ کی نظر منوّر میں یہ اثر ہے کہ نفس امارہ کے سنگین قلعہ پر اگر وہ پڑ جاتی ہے ۔ تو اس کو لعل بے بہا بنا دیتی ہے ۔ ہر چند کہ چشم ظاہر بین اور ناقص حال میں محال معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی آہن سا سیاہ باطن کندن بن جائے ۔ یا کوئی پتھر کا دل لعل بے بہا بن جائے ۔ مگر اس محال کا ممکن ہونا یا جبلت اور عادت کا بدلنا اگر ہو سکتا ہے تو صرف ایک صوفیائے کرام کی صحبت کی برکت سے ہی ہو سکتا ہے ۔ جس کے صدہا مشاہدے ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ۔ کہ صدہا فاسق اور فاجر ہزار ہا ڈاکو اور رہزن اور بے دین اپنی بد عادتوں کو چھوڑ کر ایک صوفی کی صحبت سے پکّے دیندار عابد و زاہد و متقی پرہیزگار بن جاتے ہیں ۔

آ ادھر تجھ کو دکھا دوں میں گلستاں ان کا

○ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے خلیفہ مجاز جناب ملک عبدالعزیز صاحب بیان فرماتے تھے کہ آپؒ میرے ایک کمرہ کے کوارٹر میں تشریف فرما تھے ۔ ایک کمرہ ہونے کی وجہ سے ملک صاحب کے گھر والوں نے کمرہ کے آدھے حصہ میں پردہ کیا ہوا تھا ۔ حضورؒ

Marfat.com

سے جگہ کی قلت کے متعلق عرض کیا۔ اور کشادہ مکان کے لئے دعاء کی درخواست کی تو حضور فرمانے لگے ملک صاحب کوٹھی ملے گی خدا کی قدرت حضور کی زندگی پاک میں ہی ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے کھلی اور کشادہ کوٹھی عنائت فرما دی۔

○ امیر حلقہ رام گڑھ لاہور چوہدری محمد شفیع خاں صاحب بیان فرماتے ہیں کہ دسمبر ۱۹۵۷ء میں میری اہلیہ بیمار تھی۔ کمزوری انتہا کی تھی جس کی وجہ سے نظر کمزور ہو گئی تھی۔ ان ہی دنوں اتفاق سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" بھی لاہور کے سالانہ تبلیغی جلسہ کے سلسلہ میں یہاں تشریف فرما تھے میری دعوت پر آپ" تشریف لائے میری اہلیہ کی عیادت کے لئے کمال مہربانی فرما کر اندر برآمدے میں تشریف لے آئے اور چارپائی کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے میری بیوی نے عرض کیا حضور آپ کا چہرہ انور نظر نہیں آرہا حضور قبلہ عالم" نے دم کرنا شروع کیا پہلی پھونک آنکھوں پر ماری۔ مریضہ پکار اٹھی حضور" اب درو دیوار نظر آرہے ہیں اور آپ کا دھندلا سا چہرہ مبارک بھی نظر آرہا ہے حضور نے کچھ پڑھ کر دوبارہ پھونک ماری تو نظر بالکل ٹھیک ہو چکی تھی

کلور کوٹ

ستمبر ۱۹۵۶ء میں آپ کلور کوٹ ضلع میانوالی میں دوستوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں رانا نذر محمد صاحب کے ہاں ایک مجلس میں آپ کے پاس مولوی عبدالرحمان صاحب بیٹھے ہوئے تھے نماز عصر کے بعد انہوں نے چائے کی پیش کش کی۔ آپ نے قبول فرمائی مولوی صاحب دیو بندی عقیدہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پتہ چلا کہ مولوی صاحب کے پیچھے اکثر دوست نماز نہیں پڑھتے تھے مولوی صاحب کہتے کہ ہر کسی کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہئے انہوں نے ایک طالب علم بھیجا کہ ڈاکٹر صاحبؒ آزاد خیال ہیں۔ اگر وہ کہہ دیں تو سب ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیں گے۔ طالب علم کہنے لگا ایک مسئلہ پوچھنا ہے کہ دیو بندیوں کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں ہوتی طالب علم نے کہا ہمارے بزرگ کہتے ہیں نماز ہو جاتی ہے کوئی دلیل فرمایئے آپ

Marfat.com

نے فرمایا تمہارے بزرگ ہمارے بزرگوں کو کافر کہتے ہیں ۔ کہنے لگا تو جو دیوبندی یہ نہ کہتا ہو ۔ فرمایا پھر دیکھیں گے وہ کیسا ہے پھر ایک مولوی صاحب آگئے اپ نے پوچھا کہ کیا کہیں اسماء الحسنی میں حاضرو ناظر کا ذکر ہے یا دیکھا ہے ۔ مولوی صاحب خاموشی کے بعد کہنے لگے حاضر کا مطلب پہلے غائب تھا ۔ اب حاضر ہو گیا ہے اس لئے سکولوں میں حاضری لیتے ہیں. آپ" نے فرمایا خدا ہر وقت حاضر ہے ۔ اس کو حاضر کہنا گستاخی ہے مولوی صاحب کہنے لگے میں قرآن میں دکھا دیتا ہوں ۔ قرآن مجید دیا گیا انہوں نے شہید کا لفظ نکالا • آپ نے کہا ح ا ض ر کا لفظ دکھائیں ۔ آپ نے کہا مولوی صاحب تمہیں شہید کے معنی نہیں آتے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجلس میلاد میں یاد کیا تو حاضر ہو گئے خدا کی کہاں آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھ رہا ہے (ناظر) تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

اللہ تعالیٰ کی نہ آنکھ ہے نہ کان ہے ۔ وہ بغیر آلے کے سنتا ہے مگر تم نے اللہ کو مجسم بنا دیا ۔ وہ بیچارہ تو چلا گیا ۔ ظہر کے بعد سات آٹھ مولوی صاحبان آگئے ۔ ان میں مولوی عبدالرحمٰن بھی تھے اختلافی مسئلے پر بولنا آپ کی عادت نہ تھی اپنے بچاؤ کیلئے یہ مسئلے جان رکھے تھے ۔ مناظرے کیلئے نہیں ۔ مگر اس وقت آپ نے پہل کر دی فرمایا ۔ مولوی صاحب طالب علم آپ نے بھیجا تھا ۔ مولوی عبدالرحمن بول اٹھے ڈاکٹر صاحبؒ پچھلی باتوں کو جانے دیں ۔ میرے دل میں آپؒ کی بڑی عزت ہے ۔ آپ شرک اور بدعت کو کاٹتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ ایک طرف تو آپ ان کو حکیم الامّت اور حضرت کہتے ہیں جبکہ ان کی تصنیف حفظ الایمان میں عبارت پر کفر کے فتوے ہیں ۔ ان کے خلاف تمام ممالک کے فتوے موجود ہیں آپ نے کہا ۔ لاہور میں حزب الاحناف والوں نے چیلنج کیا کہ مولانا آپ ان عبارات سے ہمارے تمہارے درمیان بگاڑ ہو رہا ہے آؤ ۔ اس عبارت کو صاف کر لیں ۔ اگر یہ غلط ہے تو کاٹ دیں تاکہ ہم تم دونوں ایک ہو جائیں ۔ مولوی اشرف علی تھانوی نہ آئے ۔ مولوی منظور حسین صاحب سنبھلی ۔ امرتسر سے مولوی ثناء اللہ اور شیرانوالہ لاہور سے مولوی احمد

Marfat.com

علی صاحب تینوں مقابل آگئے ۔ حزب الاحناف والے کہنے لگے ۔ ہم نے مولانا اشرف علی کو بلایا ہے آپ لوگوں کو تو بلایا نہیں ۔ البتہ اگر آپ کے پاس ان کا رقعہ یا سند موجود ہے آپ لوگوں کا فیل ہونا ان کا فیل ہونا ہوگا ۔ تو دکھائیں مگر ان کے پاس کوئی تحریر نہیں تھی لہٰذہ تشریف لے گئے

مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب حاجی امداد اللہ مکی کے نام پر مواعظ امدادیہ میں مسئلہ لکھا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَلَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا ۝

مسلمان تونیت رکھتے کہ ہماری رعایت کریں جبکہ کافر دبا کر را عینا کہتے ۔ اور غلط معنے لیتے تھے جبکہ مسلمان غلط معنی نہیں لیتے تھے ۔ کتاب میں لکھا ہے اللہ نے یہ بھی برداشت نہ کیا بلکہ وہ ذو معنی لفظ ہی بند کر دیا مولوی صاحب کی عبارت جس سے مسلمانوں میں غلط فہمی ہو رہی ہے وہ نہیں مٹاتے ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ۔ نزاع کو مٹانے کیلئے یہ گستاخانہ تحریر و عبارت مٹانے کیلئے جب مولانا اشرف علی تھانوی کے سامنے یہ چیلنج کیا گیا ۔ تو کہنے لگے ۔ کہ ایسا خبیث مضمون تو میرے خیال میں بھی نہیں تھا ۔

ان مولوی صاحبان میں عبدالرحمان ایک غلام خانی تھا آپؐ نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو کیا کسی کو علم غیب دے سکتا ہے ۔ کہا ہاں آپ نے فرمایا ۔ قرآن پاک سے ثابت ہے کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا ۔ تو پھر جاؤ ناپ تول تم کرتے رہو دوسرا مولوی آیتیں پڑھنے لگا ۔ جو مستقل علم کے متعلق تھیں ۔ آپ نے کہا اگر مناظرے کا شوق ہے ۔ تو کسی کو بلا لیتے ہیں ۔ یہ آیتیں جو تم پڑھ رہے ہو ۔ ان پر ہمارا بھی یقین ہے ۔ کہ وہ خاصہ اللہ کا ہیں ۔ ان میں ہم شریک نہیں ٹھہراتے ۔ مگر تم تو اللہ کا دیا ہوا علم بھی نہیں مانتے ۔ اب الحمد اللہ ہمارا ایمان تو درست ہوا ۔ تم اپنے ایمان کی خیر مناؤ ۔ یہ ذاتی علم الٰہی ہے ۔ حضور کا علم خدا کا سکھایا ہوا عطا کیا ہوا ہے ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم آیا ۔ تو جبرائیل علیہ السلام بھی سامنے آگئے ۔ آپ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٍ ہمارا تو یہ

Marfat.com

عقیدہ ہے کہ حضورؐ امی نبیؐ ہیں ۔ اللہ تعالی نے فرمایا ۔

وَعَلَّمَكُمْ مَالَمْ تَكُوْنُوا تَعْلَمُوْنَ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

تو اس کے مقابلے میں عظیم کتنا ہوگا اللہ تعالیٰ کے علم کی انتہا نہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کا علم قطرہ ۔ مگر علم الٰہی کا عطا کیا ہوا قطرہ سب دنیا کو محیط ۔ اب آپ چھچھوری باتوں پر آگئے ہو تمہیں تو اپنے ایمان کا ڈر نہیں ۔ ہمیں تو ڈر ہے کہ ایمان نہ کھو بیٹھیں پیر کا وجود ایک مگر لطائف اور کارکردگی جا بجا ہے اور حضور علیہ الصلوۃ و السلام کا تو ذکر ہی کیا ۔لَا تَفَرَّقُوْا کے تحت فرمایا بہتر فرقوں کی بجائے تہتر میں بٹ جاؤ گے ۔ (بحث کی وجہ سے) ان لوگوں نے پیش گوئی سمجھ کر سچ مچ ایسا کر دکھایا ۔

ان مواحد علمائے نے آپ کے ساتھ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم مبارکہ میں ۸ گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا ۔ باہر نکلے ۔ تو رانا نذر محمد صاحب نے ان سے پوچھا مولویو ! تم نے اس بحث سے کیا نتیجہ نکالا تو کہنے لگے ۔ نہیں بھائی ہم تو سمجھتے تھے کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم کو خدا سمجھے ہوئے ہو ۔ مگر تمہارا عقیدہ درست ہے اس بحث سے جو اثرات آپ پر مرتب ہوئے ذیل میں اس کا اظہار فرمایا

علم غیب

خدا کس نے تم کو بتایا کہو تو
تمہیں کس نے کلمہ پڑھایا کہو تو
مسلمان ہی جس نے تم کو بنایا
اسی کی اہانت کا بیڑا - اٹھایا
خدا تو کہے میں نے سب کچھ سکھایا
نبیؐ خود کہے اس نے سب کچھ بتایا

Marfat.com

مگر اس مواحد کو انکار ہی ہے
اس انکار پر اس کو اصرار بھی ہے
خدا و نبیؐ کو جو مومن نہ مانے
اسے چاہیے خود کو مومن نہ جانے
اسے ناز ہے علم قرآن پہ اپنے
ہمیں فخر ہے فہم قرآن پہ اپنے
جس آیت میں تنقیص ہے وہ سمجھتا
ہمیں تو نظر ہے کمال اس میں آتا
محب اور تنقیص محبوب شیوہ
کہیں ہوتا ہے صبر کا تلخ میوہ
جو محبوب اپنے کی کم شان سمجھے
کچھ اوصاف میں اس کے نقصان سمجھے
وہ فاسق ہے ۔ عاشق نہیں ہے کسی کا
وہ جھوٹا ہے دعویٰ محبت کا جھوٹا
نبیؐ جس کو ہر شئے سے پیارا نہیں ہے
نبیؐ نے کہا وہ ہمارا نہیں ہے
محبت نبیؐ کی ہے ایمان کامل
محبت وہی جس کی ہوشان کامل

نبی غیب کی ہے خبر دینے والا
اسے علم دیتا ہے خود حق تعالیٰ
کہاں تک گئے غیب میں ہیں حضرت
کہاں تک خدا میں ہے دینے کی قدرت

Marfat.com

بشر ہو کے راز خدا کھولتا ہے
زبان نبیؐ سے خدا بولتا ہے

وَمَا یَنطِقُ والی آیت پیاری
علوم نبیؐ پر شہادت ہے بھاری

جو برتن ہو خالی کیا اس سے نکلے
مگر وہ ہی جو کوئی اس میں ڈالے

مَا اَنَا بِقَارِیٍ کہا خود نبیؐ نے
لقب اُمّی بخشا خدا کی وحی نے

کہا رَبِّ زِدْنِیْ پڑھا کر حبیبا
ترا کام ہے رحمتِ عالمین کا

فَتَرْضٰی سے ظاہر حدود عطا ہیں
رسائی میں حضرت ورا الورا ہیں

فَتَرْضٰی کہا مانگنا بھی سکھایا
بڑھانا نہ تھا کیا بکھیڑا بنایا

ادھر وعدہ یُعْطِیْكَ ادھر مانگ پیہم
محبت کا بھی درمیاں رشتہ قائم

دیا دینے والے نے جتنا کہ چاہا
کہ محبوب تھا لینے والا عطا کا

سکھایا تجھے جو تو نہ جانتا تھا
کیا تجھ پہ ظاہر جو تجھ سے چھپا تھا

سکھایا کیا کچھ بتایا تو کتنا
اسے کرتا ظاہر ہے فضل عظیما

Marfat.com

متاعِ جہاں کو کہا جب قلیلا
تو پھر کس قدر ہوگا فضل عظیما

یہ جو تنقیص شانِ نبیؐ کر رہے ہیں
وہ توحید کا گویا دم بھر رہے ہیں
مبارک رہے ان کو توحید شیطاں
رسالت کی ہو جس میں توہین پنہاں
ملک الموت کا اور شیطان کا تو جانیں
وہی علم لیکن نبیؐ کو نہ مانیں
غلاموں کے علموں سے آقا کا کمتر
یہ ایمان ہے کفر کافر سے بدتر
نبیؐ غیب جانے تو توحید ٹوٹے
وہی جانے شیطان نہ نکسیر پھوٹے
ملک الموت کا تو ہو حاضر و ناظر
تو توحید کامل ہو قاصر نہ خاسر
نبیؐ کو اگر مانیں حاضر و ناظر
خلل جانیں توحید میں حد سے باہر
بشر کہہ کے محبوب کی شاں بڑھائی
وراء الورا عرش دنیا دکھائی
انہیں مثل اپنے جو انسان سمجھے
وہ اپنے تئیں کیا ہیں نادان سمجھے
نبیؐ سب بشر ہیں نہ کہ کَالبَشَر ہیں
وہ یاقوت ہیں اور باقی حجر ہیں

Marfat.com

کہے لعل کو مثل پتھر جو انساں
وہ بے عقل ہے اور جنگل کا حیواں
الوہیت حق کو سمجھے ہیں ناداں
نبوت سے ملتی ہوئی کوئی ہے شاں
وہ خالق یہ خلقت یہ عابد وہ معبود
وہ واجب یہ ممکن یہ حادث وہ موجود
ہے قرآن مملو ثنائے نبیؐ سے
خلاف اسکے ہو اس میں ممکن نہیں ہے
تضاد آیتوں میں جو رکھتا روا ہے
سمجھتا ہے قرآں کلام خدا ہے ؟
تیرے دل میں ہوتی اگر الفت نبیؐ کی
تو تو کر نہ سکتا اہانت نبیؐ کی
کہے باپ کو جو کہ تو بے خبر ہے
مرے جیسا ہی ایک تو بھی بشر ہے
تو خوش ہوگا باپ اس سے یا ہوگا ناخوش
کہے گا نہ بکواس کر ہوجا خامش
پدر کو تو یوں کہنا گستاخی جانو
نبیؐ کی نہ کچھ اس میں گستاخی مانو
نبیؐ کی پدر سے بھی کم شان ہے کیا ؟
خدا را بتانا یہ ایمان ہے کیا ؟
دعا ہے یہ طالبؔ کی بار خدایا
نبیؐ کی دکھا ان کو شان رَفَعْنَا

Marfat.com

اگر دیکھ پائیں تو پھر مان جائیں
وگرنہ سزا خود سری کی وہ پائیں

خدا نے ہے مامور ان کو بنایا
انہیں کی اطاعت کا ہم کو سنایا
کریں حکم جو وہ تمہیں ماننا ہوگا
وہ روکیں گے جس سے تمہیں رکنا ہوگا
نہ ممتاز مانے جو اس کی خطا ہے
نبیؐ کی عطا ہی خدا کی عطا ہے
نبیؐ کی زبان سے ہی قرآن نکلا
کلام خدا ہے یہ ایمان اپنا
نبیؐ نے رستہ خدا کا بتایا
خدا نے انہیں جب وسیلہ بنایا
رسالت نے توحید سب کو سکھائی
نہیں جانتی تھی خدا کی خدائی
نبیؐ سے جو اب واسطہ اپنا توڑے
یقیناً خدا سے وہ منہ اپنا موڑے
جو رہبر کو رہبر نہیں جانتا ہے
تو حق کو وہ کیسے پہچانتا ہے ؟
نبیؐ کے خدا کو خدا مانتا ہوں
نہ اس کے سوا دوسرا جانتا ہوں
محمدؐ کا دامن نہ چھوڑو مسلماں
یہ دامن ہی توحید کا ہے نگہباں

Marfat.com

محمدؐ کا دامن نہ چھوٹے خدایا
ہے مطلوب طالبؔ خدا مصطفےٰؐ کا

خلیفہ نے لیلیٰ سے پوچھا کہ آیا
تمہیں نے ہے مجنوں کو پاگل بنایا
حسیناں عالم سے افزون نہیں تو
کہا چپ خلیفہ ! کہ مجنوں نہیں تو
اگر تیری آنکھیں یہ مجنوں کی ہوتیں
سوا میرے دنیا کی سب چیز کھوتیں

محمدؐ رسول خدا بن کے آئے
خدائی کے وہ حق نما بن کے آئے
فرشتے نہیں ہیں محمدؐ بشر ہیں
فرشتوں سے برتر ہیں خیرالبشر ہیں
وہ رحمت ہیں سارے جہانوں کی خاطر
یہ رتبہ ہے قرآن سے ان کا ظاہر
محمدؐ جہانوں پہ ہیں رب کا سایہ
انہیں رحمتہ للعالمین ہے بنایا
نبیؐ کو خدا نے جب اوپر بلایا
سر فرش سے لا مکاں تک دکھایا
خدا خود ہے طالب نبیؐ کی رضا کا
فَتَرْضٰی سے ظاہر ہے منشا خدا کا

Marfat.com

خدا کی رضا ہی رضائے نبیؐ ہے
عطائے خدا ہی عطائے نبیؐ ہے
نہیں ان سا کوئی زمانہ میں آیا
بزرگی میں بعداز خدا ان کا پایہ
خدانے نبیؐ کو سکھایا پڑھایا
جو نہ جانتے تھے وہ سب کچھ بتایا
ہے علم نبیؐ خاص علم خدا سے
ہے جتنا بھی ہے وہ خدا کی عطاسے
نبیؐ سے بڑا کون دنیا میں آیا
کہ ان سے بڑا اس کا ہو علمی پایا
نبیؐ غیب کا بھی پڑھاتا سبق ہے
وَمَا یَنْطِقُ فرمان حق ہے
صفت پہلی مومن کی ایمان بالغیب
بتایا نبیؐ ہی نے ہوگا وہ لاریب
ازل سے رہی ہے یہ سنت خدا کی
نہیں کرتا ہر کسی پہ وحی انبیاء کی
ہے رب کیلئے شرط گر علم مرطوب
تو رحمت رہے بے خبر کیوں ز مطلوب
ہے رحمت مقدم ربوبیت آخر
محرک مقدم ہے حرکت موّخر
نہ آئے اگر جوش میں ابر رحمت
تو جاگے کہاں باغ و گلشن کی قسمت

Marfat.com

سالانہ تبلیغی جلسہ کا انعقاد

آپ نے تبلیغ کو منظم طریقہ سے آگے بڑھانے کی خاطر انجمن خدام الصوفیہ کنجاہ ضلع گجرات کے زیر اہتمام ہر سال کنجاہ شریف میں سالانہ تبلیغی اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ کیا چنانچہ انجمن ہذا کے زیر اہتمام ۱۹۵۰ء میں جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی زیر سرپرستی پہلا تبلیغی جلسہ منعقد ہوا ملک بھر سے یاران طریقت کی شرکت نے جلسہ کی رونق کو دو بالا کیا ۔ آپ کی توجہ اور تربیت کی بدولت جو پڑھے لکھے تعلیم یافتہ نوجوان اسوہ حسنہ نبویؐ کی تصویر بنے۔نہ صرف جلسہ گاہ کی رونق کا باعث تھے بلکہ سٹیج پر قرآن و احادیث کی روشنی میں دین حقہ سے حاضرین کو روشناس کرا رہے تھے یوں تو اسی طرح ہر سال بڑے اہتمام اور ذوق و شوق کے ساتھ یہ سلسلہ جاری رہا مگر جو تبلیغی جلسہ ۱۹۵۷ء میں منعقد ہوا اس کے مناظر انتہائی پر کیف تھے شاید اس لئے کہ آستانہ عالیہ میں جناب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا یہ الوداعی اجتماع تھا اور گویا آخری دعوت دیدار تھی ۔ یہ تبلیغی جلسہ ۲ نومبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ زیر صدارت اعلیٰ حضرت سراج الملت الحاج پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری رحمتہ اللہ علیہ منعقد ہوا جلسہ کے اختتام پر اعلیٰ حضرت سراج لملتؒ نے نہایت عالمانہ اور دلنشین انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر وعظ فرما کر سامعین کو نورانی برکات و فیوضات سے مالا مال فرمایا۔ محترم پیر بھائی میاں محمد حسین گلفروش وزیر آبادی نے آپؒ کی شان میں مندرجہ ذیل منقبت پیش کی :۔

کنجاہ والے پیر ساڈے رب نوں ملا وندے
مٹھے موہوں بول مٹھا مٹھڑہ بناؤندے
وڈے وڈے بابواں نوں رنگ دینی رنگیا
اوہو کچھ دتا جہڑا مونہوں کے منگیا
رب دے خزانیاں چوں نعمتاں لٹاؤندے
نکمیاں تے نور پیا چمکدا ولائت دا

Marfat.com

فیض علی پوروں آیا شاہ جماعتؒ دا
پیراں دے پیر وانگوں لگیاں نبھاؤندے
نام محمد اللہ دتا آپ دا پیارا اے
المشہور ڈاکٹر صاحب لقب نیارا اے
تخلص رکھ طالبؔ دا نظماں سجاؤندے
گلی پیر والی راہ مدینے دا دکھاؤندی
بھوں بھوں سجناں دی دیدپئی کراؤندی
جنتاں دا لطف اینھے عاشق اٹھاؤندے
اوکھی بنے اپڑے ایہ شان سوہنے پیر دی
اکو نظر نال کٹی جاندی اے اسیر دی
پکار جنے کیتی اونہوں مدد پہچاوندے
سجناں دی سجناں اوہ محفل جھتےؔ لگدی
شراب طریقت والی نہر اوتھے وگدی
کھلے دل پیوَ ویلے نت نہیں جے آؤندے
نور حیسن میرا نام امیر ملّتؒ رکھیا
باپ میرا کلغروش ایہ قصیدہ لکھیا
اسیں غلام ڈاکٹری عرس مناؤندے

جلسہ ختم ہونے کے بعد تمام دوست جلسہ گاہ سے سیدھے جناب ڈاکٹر صاحب کی مسجد میں جمع ہوگئے آپ بھی اپنے آرام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دوستوں کے پاس ہی تشریف لے آئے اور فرمایا دل چاہتا ہے کہ رات دوستوں کے ساتھ مل بیٹھ کر گزاروں کیونکہ ؎

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

آپؒ کی صحبت میں ہر ذی روح پیکر تصویر مودّب اور سراپا خشوع و خضوع نظر آتا آپؒ خود بھی اسی طرح مؤدب ہو کر بیٹھتے تاکہ فخر و امتیاز کا کوئی رنگ نہ آنے پائے گفتگو کی اجازت میں بھی ایک خاصی ترتیب ملحوظ رہتی جس میں امتیاز تقویٰ کو حاصل تھا مال و منال کو نہیں جب تک ایک دوست کی بات ختم نہ ہوتی دوسرا شروع نہ کرتا یہ مقدّس محفلیں سالہا سال تک جاری رہیں۔

محترم گلفروش صاحب وزیر آبادی نے حسب ارشاد نعت شریف پیش کی اس کے بعد ان دوستوں کو تقریر کے لئے طلب فرمایا جن کو جلسہ گاہ میں سٹیج پر وقت نہیں دیا جا سکا تھا رات کافی گزر چکی تھی تمام دوستوں کو چائے اپنی اپنی جگہ پیش کی گئی حکم ہوا تین سے کم پیالی کوئی نہ پیئے اور حضرت باباجی فیروز خاں صاحب کو برما رنگون کے ایک واقعہ کی یاد دلاتے ہوئے مسکرا کر فرمایا۔ خاں صاحب

"بٹتا سر بازار ہے یہ چاہ کا پیالہ"

چائے کے بعد آپ نے اپنے مواعظ حسنہ سے اتباع کے موضوع پر پُر کیف دلائل کے ساتھ دوستوں کے دل و دماغ کو منوّر فرمایا۔ نماز تہجد کے بعد حلقہ بیعت ہوا اور اسی طرح نماز فجر آپ کی اقتداء میں ادا کرنے کے بعد یہ پُر لطف محفل اختتام پذیر ہوئی۔

آج کل یہ سالانہ تبلیغی جلسہ عرس مبارک کے موقعہ پر ہر سال اپریل کے دوسرے جمعتہ المبارک کو حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر واقع جامع مسجد النوّر میں منعقد ہوتا ہے جس میں ملک کے طول و عرض سے یاران طریقت شرکت کرتے ہیں۔

○ محترم جناب مرزا محمد یوسف مغل صاحب نے بتایا کہ میں آج کے جلسہ میں تقریر کر رہا تھا۔ حضور قبلہ عالمؒ بھی سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی آیت مبارک پر کچھ کہوں لیکن میں نے اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتے ہوئے اس پر (آیت مبارک) کچھ نہ

Marfat.com

کہا جلسہ ختم ہونے کے بعد جب حضور قبلہ عالمؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے مرزاصاحب فلاں آیت کیوں نہیں پڑھتے تھے۔ میرا دل بار بار چاہتا تھا کہ آپ یہ آیت پڑھیں بلکہ میں آپ کے سینے میں ڈال رہا تھا۔

Marfat.com

آخری

تبلیغی سفر اور چند خطابات اور واقعات

Marfat.com

آخری تبلیغی سفر

گڑ گاؤں ۔ نوگاواں ۔ کانور ۔ کھیڑی ۔ پڑتل ۔ ریاست الور ۔ نگانہ ضلع رہتک کے راجپوتوں اور ملکانوں میں تبلیغی ریاست نابھہ

آپ کی تبدیلی جب اٹلی کے شہر ٹرانٹو سے واپس فرانس ہوئی ۔ تو وہاں رسالدار یٰسین خان اور کھیڑی کے لال دین ہسپتال میں بیمار ہو کر آئے ۔ بات چیت سے پتہ چلا کہ لال دین اعلیٰ حضرت امیر ملّتؒ کا خادم ہے اور ملاقات شروع ہوگئی ۔ ان کی وساطت سے اس علاقے کے اور لوگ بھی آنے لگے ۔ ماحول کے اثرات سے بچنے کے لئے نماز عصر کے بعد روزانہ حلقہ ذکر اور ختم خواجگان پڑھنے کا اہتمام کیا گیا ۔

مئی ۱۹۱۸ء میں علی پور شریف کے سالانہ جلسہ کے موقع پر آپ کو خلافت عطا ہوئی اور دستار بندی سے سرفراز ہو کر واپس ڈیوٹی بر مصر پہنچے ۔ تو یہ سب لوگ بھی وہاں آملے اور سب لوگ بیعت ہوکر داخل سلسلہ ہوگئے ۔ جنگ کے خاتمے پر وطن واپس ہوئے تو گڑگاؤں کانور کھیڑی ۔ پڑتل اور ریاست الور کے علاقوں کے گاؤں کے راجپوت اور ملکانے بیعت ہوئے ۔ جو مسجدوں کے عاشق اور عقیدے کے اچھے لوگ تھے ۔ اب یہ لوگ ضلع ملتان تحصیل میلسی اور خانیوال کے علاقہ میں آباد ہیں

۱۹۲۳ء میں راجپوتانے اور یوپی کے اضلاع میں شدھی کے فتنہ کے انسداد کے سلسلہ میں آپ ان علاقوں میں اپریل ۱۹۲۵ء تک مسلسل تین سال رہے مرکزی شفاخانہ اور تبلیغی وفود کے انچارج کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور ساڑھے چار ہزار افراد شدھی کے ارتداد سے بچا کر دوبارہ اسلام میں داخل کیا۔ اس کی تفصیل شدھی کے زیر

Marfat.com

عنوان پہلے آچکی ہے یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ آپ کی تبلیغی مساعی کا یہ علاقہ مرکز رہا جس سے راجپوتوں اور ملکانوں کا آپ سے یہ تعلق قائم ہونے کے بعد بڑھتا پھولتا رہا۔

اگرچہ شدھی کی تحریک ۱۹۳۵ء میں ختم ہو گئی۔ مگر آپ نے اس محنت سے کئے ہوئے کام کو آگے بڑھایا۔ اور ان علاقوں میں مسلسل تبلیغی دورے فرماتے رہے

آپ کی عمر مبارک اس وقت تقریبا سنتیس اڑتیس برس تھی۔ نہایت خوبرو کالی بھری ہوئی داڑھی مبارک انوار سے دمکتا چہرہ۔ جو دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا اس صورت میں دور دراز گاؤں میں آپ سر پر کتابوں کا بکس اٹھائے۔ ہاتھ میں دواؤں کا بکس پا پیادہ گاؤں گاؤں جاتے۔ دینی تبلیغ کیلئے ڈاکٹری دکان کئی کئی ماہ کیلئے بند کرکے وطن سے دور جاکر تبلیغ و ارشاد کی مجلس منعقد کئے رکھتے۔

ایک مرتبہ نگانہ ضلع رہتک کی مسجد میں آپ نے اخلاق پر بیاں فرمایا۔ اس سے ہندو بہت خوش اور نہایت شکر گزار ہوئے کہ آپ نے ہم کو ان ڈاکوؤں لٹیروں سے بچا لیا اور آپ کو سچ کے پیر کے نام سے شہرت دی کیونکہ وہاں مسلمان زبردست قسم کے لوگ تھے آپ نے فرمایا ٹرین میں خواتین ہدیہ کے طور پر اپنے زیور اتار دیتیں تو میں کہتا کہ میں تمہارے زیور اتارنے نہیں آیا۔

جب پاکستان بنا اور لوگ مہاجر ہو کر پاکستان پہنچنے لگے تو ملک عبدلعزیز صاحب لاہور نے بتایا کہ آپ کنجاہ شریف سے لاہور تشریف لاتے مجھے ساتھ لے کر والٹن اور باؤلی میں مہاجرین کے کیمپوں میں جاتے کھانے کیلئے چنے وغیرہ اور دیگر ضروریات ساتھ ہوتیں اور اس علاقے کے دوستوں کو تلاش کرکے ان کے حال احوال اور ضروریات کا پتہ کرتے۔ حسب توفیق خدمت کرتے اور فرماتے اس وقت ان کو ملنا اور خدمت کرنا میرا فرض ہے۔

بلند پور تحصیل میلسی سے حافظ محمد الیاس صاحب نے اپنی والدہ مکرمہ

کے کہنے پر ڈاکٹر صاحب کو اس علاقے کے تبلیغی دورہ کے لئے دعوتی مکتوب لکھے۔

قیام پاکستان کے بعد ان علاقوں کے بیشتر افراد ملتان ڈویژن میں آباد ہوئے اور بحمد اللہ پیر خانہ سے گہری عقیدت اور وابستگی کی وجہ سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کو سال میں کئی بار مدعو کرتے رہتے تھے آپؒ باوجود پیرانہ سالی کے اصلاح احوال اور تبلیغ حق کی خاطر ان کی دعوت قبول فرماتے آپ کا آخری تبلیغی دورہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا ۔ آپؒ ان دنوں بیمار اور کمزور تھے مگر یاران ملتان کے مسلسل اصرار پر سفر کا ارادہ فرمایا اس سلسلہ میں محترم جناب شیخ محمد نصیب صاحبؒ کے نام ایک مکتوب مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء سے اقتباس ملاخطہ ہو۔

" فقیر کی صحت ابھی قابل بھروسہ نہیں کہ دور دراز کا سفر کر سکوں دل تو یاروں کے بار بار مجبور کرنے پر جلد از جلد باہر جانے کو چاہتا ہے لیکن کیا کیا جائے وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے پچھلی جمعرات پھر بخار ہو گیا پیدل چلنے کی تو پہلے ہی ہمت نہیں عزیزم جمعدار محمد امین صاحب دوماہ کی رخصت پر ایام فروری کو آ رہے ہیں اس لئے بایں صحت اگر جرات بھی کی تو ۴ ' ۳ فروری کے بعد ہی کنجاہ سے نکلنا ہوگا اور لاہور میں فقط ایک یا دو دن ٹھہر کر آگے جاؤں گا لیکن یہ تواریخ بھی یقینی نہیں ہیں واللہ اعلم بالصواب ۔ چونکہ رمضان شریف میں دن تھوڑے ہیں مکمل (پورا) دورہ نہ ہو سکے گا کیونکہ میانوالی ' ڈیرہ غازی خان اور سکھر تک جانے کے تقاضے ہیں اس رمضان شریف سے پہلے خدا منظور فرمائے تو علاقہ ملتان اور مظفر گڑھ سے ہو کر واپسی ہوگی اور عید رمضان کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آگے ۔ باقی حج مبارک کے لئے خیال تھا کہ صحت کمزور ہوتی جارہی ہے عمر گھٹتی جا رہی ہے ۔ موت سے پہلے اپنے یاروں کی صحبت میں وہاں حاضری نصیب ہو جاتی "۔

آپ ایک دیرینہ مرض بواسیر میں مبتلا تھے ۔ اوائل میں تو اس کے اثرات کچھ زیادہ تکلیف دہ نہ تھے ۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس مرض نے شدت اختیار کر لی ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اعضائے رئیسہ بھی متاثر ہونے لگے ۔ چنانچہ

Marfat.com

آپ کو اکثر ضعف قلب کی شکایت رہنے لگی ۔ آپ کے ایک نہایت ہی مرید خاص ڈاکٹر عبید اللہ تھے انہوں نے مشورۃً گزارش کی کہ موجودہ صورت میں قرین مصلحت یہ ہے کہ آپ دور دراز دیہات میں تشریف نہ لے جایا کریں ۔ لیکن اعلیٰ حضرتؒ کے فیض صحبت سے تبلیغ و ارشاد کا جو نشہ ان کی طبیعت پر غالب ہو چکا تھا ۔ بھلا وہ ان مخلصانہ مشوروں کو کب خاطر میں لاتا تھا ۔

آپؒ ۸ فروری ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ اس یاد گار تبلیغی دورہ کے لئے کنجاہ شریف سے روانہ ہوئے حسب معمول راستہ میں وزیر آباد اپنے مقبول و محبوب خلیفہ مجاز حضرت جناب باباجی ملک فیروز خاں صاحبؒ کے پاس نماز ظہر تک قیام فرمایا روانگی سے قبل آپ نے الوداعی معانقہ کے بعد باباجی صاحب کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے فرمایا۔

" خان صاحب جو شخص آپ کے پاس توبہ کی نیت سے حاضر ہو اسے ضرور توبہ کروا کر اسباق دے دیا کریں " ۔ عمر بھر باباجی صاحب کا معمول رہا کہ باوجود صاحب اجازت ہونے کے ہر شخص کو اپنے شیخ کامل کی خدمت میں پیش کیا جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ گاڑی میں سوار ہوئے تو آپ کے پاؤں میں لرزش محسوس کرتے ہوئے باباجی صاحبؒ نے عرض کیا ۔ حضور دل نہیں چاہتا آپ ملتان کا سفر کریں۔آپؒ نے فرمایا "خاں صاحب میں نہیں جا رہا لے جایا جا رہا ہوں ۔"

لاہور سٹیشن سے سینکڑوں یاران طریقت کے جلوس میں مرکزی حلقہ میں رونق افروز ہوئے اور مکمل دورات اور ایک دن مشتاقان دید کو زیارات و ارشادات عالیہ سے متفیض فرمانے کے بعد ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء بروز پیر ملتان روانہ ہوگئے لاہور سے محترم جناب مرزا محمد یوسف صاحب کو بھی ازراہ شفقت ساتھ لے لیا ۔

عصر کے وقت جب آپ ارے واہن ریلوے اسٹیشن پر اترے تو بلند پور سے سینکڑوں عقید تمند پا پیادہ گھوڑے اونٹ لئے استقبال کے لئے منتظر تھے ۔ نعتیں پڑھتے بلند پور پہنچے اتنا بڑا قصبہ مگر نہ وہاں سکول نہ مسجد میں تعلیم کی سہولت نہ ہی ڈاک خانہ مہاجر و مقامی لوگ جمعہ بھی الگ الگ پڑھتے تھے ۔

Marfat.com

گاؤں کے چوپال میں تمام لوگوں کو مدعو کیا گیا جس میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے مندرجہ ذیل آیتہ کریمہ کے تحت اہل قصبہ سے خطاب فرمایا۔

خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۔ وہی پاک ذات ہے جس نے زمین میں سب چیزیں تمہارے فائدے کیلئے پیدا فرمائی ہیں۔

اس وقت اسلام کے تمام احکام پر عمل پیرا ہونا پہاڑ پر چڑھنے کی طرح دشوار نظر آتا ہے پہاڑی پر چڑھتے ہوئے چند قدم پر ہمارا سانس پھول جائے گا۔ لیکن چند دن بعد عادت ہو جائیگی اللہ کے بندوں کے ساتھ مل کر ہم بھی نیک بن جائیں گے۔

عورت سے قیامت کے روز نماز کے بارے سوال ہوگا۔ جواب لَا اَدْرِیْ ہوگا کہ میں نہیں جانتی۔ پہلے میں باپ کے زیر حکم کسی سے باہر جا کر پوچھ نہیں سکتی تھی نہ خود اس نے مجھے اس بارے کچھ بتایا۔ یا کہا۔ پھر بھائی کے ماتحت رہی ایسا ہی اسنے کیا پھر خاوند اور اس کے بعد بیٹا۔ اس پر ایک عورت کے سبب چار مرد مجرم ٹھہریں گے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلیہ وسلم نے فرمایا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ ۔ تم میں سے ہر ایک راعی (حاکم) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے سوال ہوگا۔

پھر فرمایا راجپوتو! تم نے اپنے بچوں کو دین۔قرآن پاک نماز سکھلانے کا کیا انتظام کر رکھا ہے۔ پانچ سال پانچ ماہ اور پانچ دن کے لڑکے کو پڑھنے بٹھا دینا چاہیئے۔ مہاجر و انصار ایک ہو جاؤ۔ اس کے بعد بلند پور کے نمبردار محمد اسحاق کو سکول مسجد اور ڈاک خانہ قائم کرنے کے بارے تجویزیں دے کر رہنمائی فرمائی ۔ ہر وہ بات جس سے جھگڑا پیدا ہونے کا احتمال ہو وہ شریعت میں حرام ہے کیونکہ اسلام امن اور سلامتی چاہتا ہے۔ علمائے کرام کے جھگڑوں پر ارشاد فرمایا۔ کہ اگر ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے رہے۔ تو کافروں کا مقابلہ کون کرے گا۔ فرمایا فرض نماز مسجد میں سیاست سکھاتی ہے اور یہ عبادات اتفاق کی ضامن ہیں۔ فلسفہ نماز بیان فرمایا۔ محلے کی مسجد محلے والوں میں اتفاق جمعہ مسجد گاؤں والوں میں اتفاق عید کی نماز آس پاس کے گاؤں کا اتفاق اور حج ساری دنیا کے مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرتا ہے۔ عبادت سے

Marfat.com

اللہ پاک بے نیاز ہے ۔ چونکہ وہ بندوں سے حد سے زیادہ محبت کرتا ہے اسلئے یہ فلسفہ عبادت انسان ہی کی بہتری کیلئے ہے ۔ اسلام علیکم کے معنے بتائے ۔ حدیث پاک بیان فرمائی کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو اور محبت اکثر ملنے اور سلام علیکم کہنے سے پیدا ہوتی ہے اور حدیث پاک تَهَادُوْ تَحَابُّوْا ہدیہ لیا دیا کرو کہ محبت پیدا ہوتی ہے اور فرمایا ۔ کہ گاؤں والے شہر میں جہاں حاکم ہو نماز جمعہ ادا کریں گاؤں میں جمعہ نہیں ہوتا ۔ اگر کریں بھی تو ایک ہی ہونا چاہیئے نہ کہ گاؤں میں مہاجر و انصار علیحدہ علیحدہ

ادا کریں! اس وعظ شریف کا اثر مقامی لوگوں پر اس قدر ہوا کہ انہوں نے درخواست کی کہ اگلے جمعہ کو پھر جلسہ ضرور بالضرور منعقد کیا جائے تو عین مہربانی ہو گی کیونکہ وعظ شریف سادہ موثر اور ایک ہی عنوان کے تحت تعمیری تھا ۔ پہلے ہم ہزار ہزار روپیہ پر جیدّ عالم لایا کرتے تھے وہ واعظ کے آخر پر ضرور کچھ نہ کچھ تعصب کی بات چھیڑ کر وعظ کو خراب کر دیا کرتے تھے ۔

جمعہ کی رات کو میلاد شریف ہوا ۔ وہاں کھانا کھاتے وقت ایک شاہ صاحب نے راجپوتوں کی شکایت کی ۔ کہ جو آدمی حرام کی کمائی سے یہ کھانے اور میلاد کرائے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے فرمایا جو حرام کی کمائی کو نیک کام پر خرچ کر کے ثواب کی امید رکھے تو وہ کفر کرتا ہے پھر فرمایا مسئلہ یہ ہے کہ وہ خدا کے ایک حکم کو نہیں مانتا اور دوسرے حرام قطعی سے ثواب کی امید بھی رکھتا ہے ۔

سحری کے وقت چالیس آدمی بیعت کے لئے حاضر ہوئے ۔ بیعت کے اسباق کے دوران ارشاد فرمایا کہ خبریں پہنچی ہیں کہ یہ راجپوت لوگ سود لے دے رہے ہیں ۔ تو مسئلہ سن لو کہ جو آدمی سود کھاتا ہے ۔ وہ ایسا ہے کہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کرتا ہے سنو ! اگر شک ہو تو میں کنجاہ شریف جا کر قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی کے فتویٰ کی عبارت بھیج دوں گا ۔ تاکہ تم اسے بھی پڑھ لو ۔

فصل کے بارے میں فرمایا کھڑی فصل کپاس پھل وغیرہ کا پھل لگنے سے پہلے سودا

Marfat.com

کرنا ناجائز ہے سُنہ حرام ہے ۔ بیع سلم کی شرائط پوری نہیں ہوتیں سود والی بات بن جاتی ہے قبضے میں ہو تو سودا جائز ورنہ دوسرے کے قبضہ والی چیز کا سودا کرنا غلط ہے شراکت بیس روپے لیتے وقت شرائط طے کر کے لئے جائیں مثلاً نصف یا چوتھائی وغیرہ لوگ موجودہ تجارت کو بیع مسلمہ سمجھ کر کرتے ہیں مگر اس کی شرائط کا پورا کرنا محال اور حرام کر لیتے ہیں ۔

ایک آدمی حاضر ہو کر عرض کرنے لگا دس گیارہ بچے مردہ پیدا ہوئے ہیں کبھی سات ماہ بعد اور کبھی آٹھ ماہ بعد حمل گر جاتا ہے ۔ آپ نے فرمایا تم اور تمہاری بیوی اللہ کے بندے بن جاؤ ۔ تو پھر کسی تعویذ کی ضرورت نہ رہے گی اور خود بخود کام درست ہو جائے گا کئی بار کسی کے لئے دعا کی جاتی ہے تو اللہ پاک کی طرف سے یہ اشارہ ہوتا ہے کہ جس کے لئے دعا کر رہے ہو ۔ اس کی تو اس طرف پیٹھ ہے تم سفارشی دعا کیسے کرتے ہو پہلے وہ منہ ادھر کرے پھر کچھ سنی جاوے ۔ لوگ دیکھا دیکھی تعویذ کی فرمائش کرتے تجارت میں نفع کے لئے تو آپ نے آیت پاک وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ پڑھ کر فرمایا کہ اصل نفع دینے والی ہستی اللہ پاک ہے جس نے "مومنین" کی شرط لگا رکھی ہے پہلے مومن بنو پھر تعویذ فائدہ دیں گے ۔

جناب اعلیٰ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ چوہدری اصغر علی صاحب کی دعوت پر بلند پور سے چار پانچ میل مغرب کی طرف چوکی تشریف لے گئے چوہدری اصغر علی صاحب پڑتل نابھہ ریاست کے ایک غریب اور بے اولاد راجپوت تھے ۱۹۱۴ء میں بغداد شریف میں قادری سلسلہ کے ایک بزرگ سے بیعت ہوئے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ جب پڑتل تشریف لے گئے تو عرض کی کہ اب بغداد نہیں جا سکتا اور تکرار بیعت کے متعلق دریافت کیا آپ نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی کتاب قول الجمیل سے تکرار بیعت کا مسئلہ بتانے پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنی غربت اور بے اولاد ہونے کا ذکر کیا تعویذ علاج اور آپ کی دعا سے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں ۔ پاکستان بننے پر پینتالیس

Marfat.com

ہزار روپے کا مکان پیچھے چھوڑا اور بذریعہ ہوائی جہاز گھر والوں کو پاکستان بھیجا یہاں آکر چوکی تحصیل میلسی ضلع ملتان میں ایک گاؤں کی نمبرداری ملی ۳۶ گھماؤں زمین نہر کے کنارے ملی۔ اب سارا خاندان اس سفر کے دوران بیعت ہو گیا۔

ملتان میں رحمت علی صاحب کتب فروش کے مکان پر فجر کی نماز کے بعد اعلیٰ حضرت امیر ملّت رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز عالیقدر جناب ولی اللہ شاہ صاحب مدظلہ العالی آپ سے ملنے تشریف لائے۔ حضرت شاہ صاحب نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ جس میں سے تھوڑا سا چہرہ نظر آتا تھا۔ آپ کے ہمراہ آپ کے دو تین یاران طریقت تھے اور وہ بھی شاہ صاحب کی طرح چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے شاہ صاحب سے پوچھا کہ تبلیغ کے لئے کہیں جایا کرتے ہیں تو فرمایا کہیں نہیں جاتے۔ آپ نے تبلیغ کے لئے اکساتے ہوئے فرمایا الدَّالُ اِلَی الخَیرِ کَفَاعِلِہٖ بزرگی دوسروں کو نیکی کی طرف بلانے اور ان کے اعمال سے زیادہ بڑھتی ہے خواہ مخواہ جانا تو بیشک ٹھیک نہیں مگر بلانے پر جانا مسنون ہے اس سے تغافل کا مطلب تبلیغ کا روکنا اور سنت کے خلاف ہے دوسرے۔ نہد شاخ بر میوہ سر بر زمین۔ کو اپنایا جائے تو سب نقصانوں سے بچاؤ بھی ہو سکتا ہے حضرت شاہ صاحب نے کسر نفسی کے لئے فرمایا اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللّٰہِ اَتقٰکُم بیشک تمہاری کرامت (بزرگی) اللہ کے نزدیک تمہارے اتقا پر ہے تو آپ نے فرمایا آپ کی نسبت کا تو ہمیں خیال ضرور رکھنا ہے (اکرام سادات) اور رہا ہمارا تقویٰ تو اس پر بھروسہ نہیں امام اعظمؒ درس دیتے ہوئے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے پوچھا گیا۔ تو فرمایا وہ ایک بچہ سیّد خاندان کا کھیل رہا ہے جب سامنے آتا ہے ادباً" اٹھ کھڑا ہوتا ہوں اب تو مزاج ہی بگڑے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

نماز کی اہمیت

اُتْلُ مَا اُوحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۝

نماز ہمارے اور آپ کے نزدیک ہی نہیں اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اہم ترین فریضہ ہے عبادت اور فوائد کے لحاظ سے نماز بڑی بھاری اور بلند چیز ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے ۔ ڈپٹی کمشنر تھانیدار ایک دفعہ کہہ دے تو فوراً بجا لانا ۔ احکم الحاکمین کا ایک دفعہ کہہ دینا کافی تھا ۔ (رباعی)

سات سو بار حکم قرآن میں　　مومنوں کو ہوا نما پڑھیں
سب سے پہلے سوال ہو اس کا　　حشر کے دن بھری عدالت میں

نماز کو مولیٰ تعالیٰ نے　　وہ چیز بنایا ہے جس سے روح کو لذت حاصل ہوتی ہے نفس آہستہ آہستہ آوارگی چھوڑ جاتا ہے اور نفس مطمئنہ بن جاتا ہے برائیوں بے حیائیوں سے بچا لیتی ہے نماز حاضری کا نام ہے جو ڈپٹی کمشنر کے دربار میں جانے والا آدمی ہو کیا اس کے حکموں کے خلاف کر سکتا ہے دین کو برادری کو چھوڑ دے گا ۔ مگر افسر کے حکموں پر ضرور عمل کرے گا جب احکم الحاکمین کے دربار میں پانچ دفعہ بلایا جاتا ہے حی علی الفلاح حاضر ہونے والے کے دل پر کبریائی جبروت رعب و داب کا اثر ہوتا رہے گا ۔ سرکاری درباری لوگوں کو کہا جاتا تھا کہ یہ ٹوڈی ہے ۔ ٹوڈی (TODY) یعنی یہ سرکار کا ہے جو اللہ کے دربار میں پانچ وقت حاضر ہوتے ہیں وہ اللہ کے ہو رہتے ہیں اللہ کے ٹوڈی تو غیروں سے الگ ہو جائیں گے بچ جائیں گے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَاِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا نماز کے وقت پر دوسرے سب کام حرام ایک مسئلہ یاد کر لو تو سارے مرحلے طے ہو جائیں گے

یہ نہیں کہ تم ہر وقت نماز پڑھتے رہو۔ بلکہ صرف مقررہ اوقات میں

دوزخیوں سے جب کے پوچھیں گے
تم کو ڈالا سقر میں کس شے نے
یہ ہی بولیں گے وہ بصد حسرت
ہم نمازیں پڑھا نہ کرتے تھے

حدیث پاک مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جس نے عمداً نماز چھوڑی تحقیق اس نے کفر کیا۔ دنیا کے سب کام کرتے ہیں مگر نماز نہیں پڑھتے تو تاویل کیسے چل سکے گی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کا ارشاد ہے کہ گناہ دنیا میں توبہ سے اور آخرت میں آگ سے دھوئے جائیں گے۔

حضرت پیران پیر غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں مجھے الہام ہوا کہ اے عبدالقادر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے مجھے تو چھوڑ دیا ہے اور میری نعمتوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ اگر یہ میری طرف آتے تو یہ نعمتیں بھی تو انہیں کے لئے تھیں یہ الہام سنا کر حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا زندگی گزارنے کے دو طریقے ہیں ایک کافروں کا طریقہ وہ اللہ کو بھلا کر دنیا کے حصول میں لگ جانا ہے دوسرا طریقہ مومنوں کا اللہ کی یاد میں اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔

ماں کی محبت ایک مثال ہوتی ہے ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب پاک میں تشریف فرما تھے۔ قریب ہی ایک عورت جس بچے کو دیکھتی اسے چومتی سینے سے لگاتی۔ حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کی توجہ اس عورت کی طرف دلاتے ہوئے پوچھا اگر اس عورت کا اپنا بچہ ہو تو کیا یہ عورت اسکو جلتی آگ میں ڈال دے گی۔ عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے جو دوسروں کے بچوں کو اتنا پیار کرتی ہے اپنے بچے کو آگ میں کیسے ڈال سکتی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے ماں سے بے انتہا درجے بڑھ کر پیار ہے اگر اس کی طرف آئیں تو کونسی نعمت ان کو نہ ملے گی۔

Marfat.com

ختم خواجگان

ایک مائی صاحبہ نے ختم خواجگان کی ترکیب بالتکرار پوچھی ۔ آپ نے ایک یار طریقت کو لکھ کر دینے کے لئے حکم دیا ۔ اور فرمایا اس ختم شریف کا دنیا میں بھی فائدہ اور آخرت میں بھی ۔ ختم شریف کی برکت سے حضرات کی توجہات شامل حال ہو جاتی ہیں اور اس پیشکش سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے فلاں غلام نے ہمیں یہ تحفہ پیش کیا ہے اور فرمایا بندہ روزانہ اپنے نوافل کا ثواب انہیں بخش دیتا ہے ۔

محترم جناب مرزا محمد یوسف صاحب جو اس آخری تبلیغی سفر میں آپؒ کے ہمراہ تھے نے ایک مولوی عبداللہ صاحب کا واقعہ بیان کیا کہ مولوی صاحب کو حضرت سید غوث الاعظم جیلانی محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی اور آپ نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ عبداللہ ڈاکٹر صاحبؒ زمانے کے پیر یہاں آرہے ہیں اٹھو ان کی زیارت کرو اور ان کی خدمت میں ہدیہ پیش کرو سبحان اللہ ان کی شان کا کون اندازہ کرے ؎

تعارف جن کا کروائیں شاہے بغدادؒ خود
کہ ہیں آرہے پیر زماں اس جاہ پر
نور عرفاں لوٹ لو کر لو زیارت بار بار
پھر دوبارہ آئیں گے نہ وہ کبھی اس راہ پر

چنانچہ دوسرے دن حضور قبلہ عالمؒ اس جگہ پہنچ گئے اور مولوی صاحب بھی جو کہ زیارت کے لئے بے چین تھے خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر زیارت سے مستفیض ہوئے ۔ حضور کا پر رعب اور با جلال چہرہ اقدس دیکھ کر مولوی صاحب کو خود تو ہدیہ پیش کرنے کی جرات نہ پڑی البتہ مرزا محمد یوسف صاحب کو پانچ روپے دیئے کہ خدمت عالیہ میں پیش کریں مرزا صاحب نے پوچھا مولوی صاحب یہ کیسا ہدیہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ رات کو حضرت غوث پاکؓ کی زیارت ہوئی ہے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ ڈاکٹر صاحبؒ زمانے کے پیر آرہے ہیں اٹھو زیارت کرو اور ہدیہ پیش کرو چنانچہ یہ حاضر ہے ۔

Marfat.com

آسیب زدہ خاتون

اتوار ۱۶ فروری ۱۹۵۸ء کو بلند پور میں محمد الیاس کی بیوی ہاجرہ آسیب زدہ تھی حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں عرض کی گئی تو فرمایا اب جس وقت اس کی ایسی حالت ہو تو مجھے اطلاع کرنا۔ عرض کی گئی پہلے ایک ملاں جی خاں محمد جنات کے عامل اس سے پناہ مانگ گئے ہیں جن اس کو کہتا تھا مجھے مت چھیڑنا ورنہ اندھا کر دوں گا وہ ڈر کر چھوڑ گیا نماز مغرب کے بعد کھانا کھا چکے تو دوڑتا ہوا آدمی آیا کہ اب حالت ہو گئی ہے عورت چارپائی پر بیہوش پڑی تھی آپ نے اور دوسرے لوگوں نے جب تسلی کر لی کہ یہ بے ہوش ہے تو آپ نے پانی کا گلاس منگوایا پڑھ کر دم کیا۔ ایک چھینٹا اس کے منہ پر دیا جس سے عورت کے ہوش میں آنے کے آثار پیدا ہوئے۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے کہنے لگی معافی دے دو ہائے میری توبہ اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے پھر یہی لفظ دہرانے لگی کہ میاں صاحب معافی دے دو ہم جاتے ہیں آپ نے پھر پانی کے چھینٹے دیئے وہ کانپنے لگی اور وہی الفاظ دہرانے لگی آپ نے منہ پر ایک تھپڑ لگایا اور کہا بولو! تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے کہنے لگی میرا نام رحمت علی ہے پوچھا کیوں آئے ہو جن کہنے لگا اس نے بہت گند مچا رکھا ہے مکان میں ہمارا حصہ نہیں چھوڑتی آپ نے پوچھا تم جاتے کیوں نہیں ہو۔ کہنے لگا ہمارا اپنا ہی تو مکان ہے ہاں ہمارے لئے تیسرا حصہ مکان کا ہی چھوڑ دیں۔ تو ہم اسے چھوڑ دیں گے آپ نے کہا باتیں مت بناؤ اور چلے جاؤ جن خاموش ہو گیا بار بار سوال پر بھی نہ بولا تو آپ نے پھر پانی کے چھینٹے دیئے اور ناک پر خوشبو لگائی عورت نے آنکھیں کھول دیں اور پھر سوال جواب شروع ہوئے جن کہنے لگا سات سال اس کی عمر تھی جب سے اس کے ساتھ ہیں آخر وہ جانے کو تیار ہو گیا۔ آپؒ نے کہا کہو پھر نہیں آئیں گے قسم سلیمان پیغمبرؑ کی۔ وہ بولا قسم عزت جلال کی۔ آپ نے فرمایا قسم سلیمان پیغمبرؑ کی کہو۔ وہ یہ نہیں کہتا تھا اور جانے کو راستہ مانگتا تھا۔ آپ

نے کہا تم قسم کھاؤ پھر راستہ دیں گے اس نے نرمی سے معافی مانگنا شروع کر دی دس منٹ تک قسم نہ کھائی آپ نے کہا جلاؤ آگ اسے جلاتے ہیں تو اس نے قسم کھائی۔کہ عزت جلال کی قسم پھر نہیں آئیں گے اور پھر بار بار راستہ مانگتا تھا مگر جانے میں لیت و لعل سے کام لیتا رہا بتی سلگائی دھواں پہنچا تو اس کو کپکپی طاری ہو گئی کہنے لگا جاتے ہیں آپ فرمانے لگے تم ابھی بول رہے ہو۔جاؤ گے کب۔آپ نے اسے جلانا شروع کر دیا ۔ رخصتی سلام کا انتظار تھا۔ مگر آواز نہ آئی تو آپ نے دو تھپڑ لگائے قسم کھانے کے بعد بھی وہ نہ گیا اور اس بے قدری کی وجہ سے جل گیا۔ عورت ہوش میں آگئی اور اپنے دوپٹہ کا گھونگھٹ نکال کر کہنے لگی پیر صاحب میں آپ کی لڑکی ہاجرہ ہوں۔

قُل ان کنتم تُحبّون اللّٰہ فاتبعونی یُحببکمُ اللّٰہ یَغفِرلکم ذنوبکم واللّٰہ غفورٌ رّحیم

فرمایا یہ نعت دیکھو اور آیت پاک دیکھو آیات یہود کے حق میں نازل ہوئی مضمون عام ہے فرمادیجئے ان لوگوں سے جو اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہو تم اللہ سے محبت کرنے والے فَاتّبِعُونی میری اتباع میری تابعداری کرو نکہ فَاتّبِعُونَ اللہ یہود جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے پیارے ہیں ہمیں تمہاری تابعداری کی کیا ضرورت ہے۔آپ ان کو فرما دیں کہ اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو سبحان اللہ خدائے قدوس سے محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے اللہ کے نزدیک اللہ کی محبت کا ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی جائے جو حضور کا تابعدار نہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں لگتا مَن یّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ جو ان کا نہیں وہ ہمارا نہیں اس آیت سے بہت سے مضمون نکلتے ہیں مگر آج جو واقعہ ہوا ہے۔ اس کا بیان کروں گا۔ ملازمت کے دوران اور ۵۳۔۱۹۵۲ء تک یہ خواہش دل میں رہی کہ یہ جن اور جن کا سایہ کیا ہوتا ہے کس طرح ہوتا ہے ۱۹۲۳ء میں شدھی کا جب زمانہ تھا تو اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکاری علی پوریؒ نے علاقہ یوپی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے سکول کھول دیئے اور ایک ہسپتال میری نگرانی میں

Marfat.com

کھول دیا۔نو گانواں ضلع متھرا میں ایک حاجی صاحب تعویذ وغیرہ کا کام کرتے تھے میں نے کہا اگر آپ کو ایسا سائے والا کیس نظر آئے تو مجھے بتانا ایک دفعہ آئے اور ایک نوجوان کا واقعہ آکر بتایا بڑا بھاری جوان بالکل بیہوش پڑا تھا میں نے اس دن سے پہلے کوئی جن کا واقعہ نہ دیکھا تھا۔ ڈاکٹری حربہ استعمال کیا ناک بند کیا پانی دم شدہ کے چھینٹے مارے اور تھپڑ لگایا وہ بول پڑا جن کے سائے کا کیس نہ تھا۔ دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ وہاں ایک لڑکی کو سایہ کی تکلیف تھی سکول میں تین سو گھر جنّات کا رہتا تھا غالبا سکول میں لڑکی کو تکلیف ہو گئی شام کو آدمی آگیا کہا سایہ لڑکی پر آیا ہوا ہے میں نے اپنی تعویذ والی کاپی لے لی تعویذ الحمد والا لکھ لیا خیال تھا کہ یہ تعویذ سامنے کرنے سے وہ جن دیکھ کر چلا جائے گا۔ ورنہ جل جائے گا اور گھر سے روانگی پر ہی پڑھنے لگا۔ لڑکی کے گھر کی ڈیوڑھی میں قدم رکھا۔ تو السلام علیکم کا زبردست آواز آیا میں دہل گیا بڑا گستاخ جن تھا لڑکی واقعی بیہوش پڑی تھی اتنا بلند آواز۔دو چار سنا کر میں نے اسے کہا جاتا ہے کہ نہیں۔کہنے لگا زور لگا لو۔ میں دل میں ڈر گیا حاجی صاحب کو میں نے سورۃ جن پڑھنے کو کہا وہ نہ پڑھ سکے پانی دم کر کے چھینٹے لگانے پر اثر نہ ہوا۔پھر پڑھ کر ناک میں آنکھ میں کان میں دم کیا لڑکی بول اٹھی کہ میاں جی وہ جا بیٹھا ہے پھر گلے کے تعویذ لڑکی نے پھینک دیئے۔

حافظ صاحب مرحوم کے گھر دعوت پر گئے ابھی ڈیوڑھی میں قدم رکھا ہی تھا کہ آواز آئی بھاگو رے بھاگو ڈاکٹر صاحب آگئے ہیں۔ لڑکی کہنے لگی یہ بستر باندھ رہے ہیں ایک لڑکا بھی ہے ہر ایک کے پاس ایک ایک حقہ ہے اب چلو یہاں ڈاڈھے آگئے ہیں اس کے بعد کبھی دورہ نہ پڑا لڑکی کی نظر میں اتنی تیزی تھی کہ جیب یا گھر میں پڑی ہر چیز بتا دیتی تھی ایک عامل صاحب سیالکوٹ سے آئے پڑھتے پڑھاتے رہے آخر کہنے لگے کسی کامل نے اسے دم کر دیا ہے اب اسے سایہ نہیں ہے۔

گفتہ اُو گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com

جن کے واقعہ سے معلوم ہوا کہ بندہ فنا فی الجن ہو کر بول رہا ہے جو فنا فی اللہ ہو۔ اس میں خدا ہی تو بول سکتا ہے اگرچہ زبان عبداللہ کی مگر آواز اللہ تعالیٰ کی اَنَا الحَقّ "میں خدا ہوں" منصورؒ کی زبان سے نکلا۔ ان کو سولی دے دیا گیا حضرت مجدد الف ثانیؒ اس پر فرماتے ہیں کہ منصورؒ تو یہ کہہ رہے تھے کہ میں گم ہو گیا ہوں خدا ہی خدا رہ گیا ہے رسول اللہ کا کہا خدا کا کہا ہے یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ پیچھے اس کی تائید کر رہا ہے ؎

بشر ہو کے راز خدا کھولتا ہے
نبی کی زباں سے خدا بولتا ہے

دوسری جگہ فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ کوئی بات نہیں رہ جاتی اگر حضورؐ کی تابعداری نہ کریں خدا کو تو سب مانتے ہیں مگر جو منکر رسول ہے وہ کافر ہے جو میرے نبی کی تابعداری کرنے والا ہے وہی میری تابعداری کرنے والا ہے جو سنت پر نہیں چلتا وہ اللہ کو قبول نہیں۔

آیت مذکورۃ صدر قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

سائے کا اگر انسان پر اثر ہے تو جب کوئی انسانوں میں سے اللہ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس میں بولنے والا اللہ ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ سنت پر نہیں چلتے اور ولایت کا دعویٰ کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہودی عیسائی مسلمان جو دعویٰ کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کو CHALLENGE چیلنج کرتے ہیں

حدیث قدسی ہے لا یسعنی فی الارض ولا فی السماء الا فی قلب عبد مومن میں نہیں سما سکتا زمین اور آسمانوں میں مگر ہاں بندہ مومن کے قلب میں سماتا ہوں۔ مولانا روم فرماتے ہیں

گفت پیغمبر حق فرمود است
من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست
در دلِ مومن بگنجم اے عجب
گر مرا خواہی دراں دلہا طلب

Marfat.com

الہامات کی بھول بھلیاں

مولا پور (ملتان) میں ایک دلچسپ بحث

مولا پور میں رات کو ختم خواجگان نقشبندیہ پڑھنے کے بعد شمس الدین صاحب ریٹائرڈ صوبیدار نے ایک معاملہ پیش کیا کہ ہمارے چچا صاحب ریٹائرڈ صوبیدار نیاز محمد صاحب بزرگ آدمی ہیں نمازی با شریعت عامل زاہد ۔ کسی سے پرخاش نہیں رکھتے اپنے گزارے میں اچھے ہیں مگر ان میں بڑی علت خودنمائی پیدا ہو گئی ہے ۔ کہتے ہیں خدا سے ملتا اور باتیں کرتا ہوں ۔۔۔ الخ ۔ آپ انہیں سمجھا دیں ۔ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے صوبیدار نیاز محمد سے جو اچھے خوش شکل ساٹھ سالہ ہوشمند شخصیت کے مالک تھے پوچھا کہ یہ باتیں کہاں تک درست ہیں اس پر صوبیدار نیاز محمد صاحب نہایت تسلی اور اطمینان سے کہنے لگے ہاں صاحب ایسے واقعات میرے ساتھ اکثر ہوتے رہتے ہیں ایک دفعہ اللہ پاک نے فرمایا کل تمہارے پاس فرشتے آئیں گے میں نے کہا اگر تو بھیجنا چاہتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں وہ فرشتے آئے میرا ان سے جھگڑا ہو گیا پھر بچے بن کر آتے رہے مجھے اولیاء بھی ملتے رہتے ہیں اور ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ میں خود حیران ہوتا ہوں کہ یہ کیا ہیں میری ستر سالہ بہن کو قیامت تک کے واقعات دکھائی دیتے ہیں اللہ میاں کبھی خواب میں کبھی بیداری میں مجھ سے باتیں کرنے لگتا ہے بے شمار ملاقاتیں ہوتی ہیں بوقت ملازمت ملٹری میں جو میرے خلاف بات کرتا اس کی موٹر الٹ جاتی ۔ ملٹری سے فارغ ہونے کے بعد اللہ نے پوچھا تو کیا چاہتا ہے میں نے کہا نوکری میں بھیج دے تو کہا کل جانا میں دہلی گیا پیسے کم تھے کھانے

Marfat.com

کا خیال آیا تو سوچا وہاں باقی باللہؒ پاس ہوں گے اولیا ہیں میرے لئے کھانا بھیج دیں گے وہ ایسا کھانا لائے کہ دنیا میں پہلے کبھی نہ کھایا تھا۔ اللہ میاں نے کہا میں نے تمہارے لئے افسوس پیدا نہیں کیا۔اولیاء میرا پہرہ دیتے تھے جیب میں جب پیسے نہ رہیں تو نوٹوں اور روپوں کی بارش ہوتی ہے القصہ کافی لمبا بیان تھا جو اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔

جواب و تبصرہ اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ

ترکی کی لڑائی سے جب حاجی سراجدین صاحب کنجاہ (گجرات) تشریف لائے تو ان سے ملاقات ہوئی جب میں مصر سے مکہ مکرمہ گیا تو معلوم ہوا کہ حاجی صاحب غار ثور اور غار حرا میں رہے ہیں اوراس حد تک ریاضتیں کرتے رہے کہ کئی کئی دن تک کچھ نہ کھاتے پیتے بیہوشی کی حالت میں لوگ ان کو اٹھا کر لاتے۔ انہوں نے ترکوں کے ساتھ مل کر انگریزوں کے خلاف جہاد بھی کیا نیز وہاں ان کی بہت تعریف سنی واپسی پر ۱۹۲۰ء میں ان سے ملاقات ہوئی اور ان کے پاس اکثرجاتا آتا رہتا کیونکہ میں فقیروں کا معتقد تھا حاجی صاحب کو دیکھا سارا سارا دن روزہ اور رات بھر جاگنا ان کا معمول تھا کنجاہ میں ان کی برادری کے لوگ اور دیگر اشخاص اس کے مرید ہو گئے اور سالانہ میلاد النبی کا جلسہ بھی کرتے تھے اس جلسہ میں اپنا سب کمایا ہوا روپیہ لوگوں کو کھلا دیتے کچھ عرصہ بعد برادری سے ان کی ان بن ہو گئی اس پر کنجاہ چھوڑ کر بھاگو شہید کے قبرستان پر جا بیٹھے وہاں ارد گرد کے دیہات میں ان کے مرید تھے انہوں نے وہاں مسجد اور رہائشی مکان بنا دیئے میرے ساتھ ان کی محبت تھی اور آنا جانا تھا بلا بھیجا کہنے لگے مجھے سات حج کرنے کا حکم ہوا ہے غالبا " تیسرے حج سے واپس ہوئے تو کنجاہ میں آپ کے مریدوں نے ٹھہرنے کی درخواست کی مگر وہ سیدھے بھاگو شہید چلے گئے اور کنجاہ نہ ٹھہرے جب بعد میں کنجاہ آئے تو میں ان کو ملنے گیا۔ مولوی نیاز احمد صاحب کے علاوہ ان کے اور مرید بھی تھے میں نے سوال کیا کہ حج سے واپسی پر گھر آنے سے پہلے جس جگہ کوئی برکت کے لئے بلائے تو حاجی صاحب کی زیارت کرنے والوں کو بھی اس حج کی برکات اور ثواب نصیب ہوتا ہے اور پھر دعوت

پر جانا بھی مسنون ہے آپ کے مریدوں نے حج سے واپسی پر آپ کو ٹھہرنے کی درخواست کی تھی مگر آپ سیدھے ہی گھر چلے گئے کہنے لگے ٹھہرنے کا حکم نہیں تھا اور ہمیں حکم کے بغیر کام نہیں کرنا (مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کام کرتا ہوں) میں نے پوچھا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ کلام خدا کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے ہو رہا ہے۔

دل ہمہ فخر نیست رحمانی خانہ دیورا چہ دل خوانی

جو آواز آرہی ہے خدا کی طرف سے آرہی ہے یا شیطان کی طرف سے کہنے لگے ڈاکٹر صاحب اس کی تو پہچان نہیں آپ نے ٹھیک بات کہی ہے اس پر بات ختم ہو گئی بھاگو شہید جانے کے بعد پھر الہام کی بات چلی میں نے سوال کیا کہ سنا ہے آپ کوئی کام بغیر خدا کے حکم کے نہیں کرتے مگر کیسے معلوم ہو کہ آواز خدا کی ہے یا شیطان کی۔ کہنے لگے ادھر سے خدا کی ہی آواز آتی ہے باقی اطراف سے شیطان آسکتا ہے انہوں نے میری تسلی کے لئے شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی کتاب مرصادالعباد دکھائی میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے وہ کتاب پڑھ لی مگر اس میں اس کے متعلق کچھ نہ تھا۔ گھر آیا قرآن کریم میں پڑھا۔ کہ شیطان کہتا ہے میں سب اطراف سے آجاتا ہوں اب ایک آدمی خدا کی آواز سنتا ہے مگر ہوتی ہے شیطان کی پھر ملاقات ہوئی پوچھا کیا نظر آتا ہے کہنے لگے نور۔ اللہ نور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نور اور پیر بھی نور۔ میں نے پوچھا سب نور ہیں تو ان میں فرق کیا ہوتا ہے تمیز کیسے ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور یہ پیر کا نور ہے۔ کہنے لگے سفید رنگ کا نور اللہ کا ہوتا ہے سبز رنگ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پھر پیر کے نور کا رنگ بھی بتایا میں نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم شکل و صورت میں نظر آئیں تو پتہ چلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حاجی صاحب مان گئے اور کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب میں تجلیات کی بھول بھلیوں میں پھنس گیا ہوں ان کے مرید تبلیغ کے لئے بلاتے مگر آپ باہر قبروں پر رہتے ہیں نے عرض کیا سنت کے مطابق جنازوں میں شامل ہوا کریں' بیمار

Marfat.com

پرسی۔عیادت۔تبلیغ اور مریدوں کی ہدایت اور نیک کاموں کے لئے آپ باہر جایا کریں۔ کہنے لگے حکم نہیں ہے۔میں نے کہا خدا نیک کاموں سے تو نہیں روکتا۔ یہ کام نیک ہیں یہ کیسا الہام ہے کہنے لگے ڈاکٹر صاحب تجھے کیا معلوم کہ الہام کیا چیز ہے اس کے بعد بھاگو شہید کے قبرستان سے باہر نکلنا بند کر دیا حتیٰ کہ اپنے پیر خانہ حضرت سلطان باہوؒ جانا بھی چھوڑ دیا۔ پھر معلوم ہوا کہ روزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آتے ہیں اور قرآن پاک کی تفسیر لکھاتے رہتے ہیں فجر ہونے پر کہتے ہیں جاؤ نماز پڑھاؤ حاجی صاحب نے کچھ اشتہار عربی ہندی بھاشا گورمکھی فارسی الفاظ پر مشتمل عبارت والے چھپوائے جن کا گرائمر کے لحاظ سے کوئی عربی فقرہ ہی درست نہ تھا۔ مختصر یہ کہ اس عبارت کی نسبت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف کرتے تھے ان میں لکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنے والے ہیں اور سلطانی فوج (باہو سلسلہ) میں ہوں گے تمام فرشتے اور جنوں کی فوجیں میرے سپرد کر دی گئی ہیں اور شیریزداں کا خطاب مل چکا ہے۔

میں نے دس سوال اس نیت سے لکھ کر بھجوائے کہ شاید حاجی صاحب پڑھ کر غلطی کا احساس کریں گے اور لکھا کہ میں نے سنا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لاتے ہیں مبارک ہو۔ یہ دس سوال لکھے ہیں۔ آپؐ کی خدمت اقدس میں پیش کر کے جواب لے دیں اگر پیش نہ کر سکیں تو مجھے ان کے پاس پہنچا دیں میں خود آپؐ کی خدمت سے جواب لے لوں گا اور اگر کہیں کہ آواز سن لو تو میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ اس پر کوئی ضمانت نہیں۔ حدیث پاک میں ہے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ بھی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو اس کی تصدیق کی جائے گی تردید نہیں کی جائی گی کیونکہ شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل نہیں بن سکتا مگر آواز کی کوئی ضمانت نہیں سورۃ نجم کی تلاوت کے دوران شیطان نے آواز کا مغالطہ ڈال کر بتوں کے نام بیچ میں ڈال دیئے صحابہ کرام متعجب ہوئے پھر جبرائیل علیہ السلام نے آکر شیطان کے اس مغالطہ

Marfat.com

دینے کے متعلق بتایا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں قرآن شریف پڑھتے ہوئے شیطان ایسا کر سکتا ہے تو پھر کیسے معلوم ہو کہ آواز رحمانی ہے یا شیطانی اگر قرآن پاک کی آیت اور حدیث شریف کے خلاف نہ ہو تو قابل قبول ورنہ نہیں جو ولی کو الہام ہوتا ہے وہ دوسروں کے لئے حجّت نہیں مگر نبی کا الہام دوسروں پر حاوی اور حکم کا درجہ رکھتا ہے ولی کے الہام کو نہ ماننے پر جرم نہیں اگر ولایت کا انکار کرے تو مجرم ہے مگر خاص شخص کی ولایت کا انکار جرم نہیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے رسالہ المُنتَقَّس میں لکھا ہے حضور نبی کریمؐ کی زیارت ایک شخص کو ہوئی کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شراب پیا کرو) اس پر شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تک زیارت کا تعلق ہے یہ درست ہے مگر یہ فرمانا کہ شراب پیا کرو یہ نہیں مان سکتے کیونکہ آیت اور حدیث کے خلاف ہے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہ سمجھیں مزید فرمایا اس میں تین اشکال ممکن ہیں (۱) آپؐ نے فرمایا (لا تشرب) مت پیا کرو۔ اس نے سمجھ لیا (اشرب) پیا کرو (۲) الہام کو صحیح نہیں سمجھ سکتا (۳) بیان غلط کر جاتا ہے یا بیان کرنے میں غلطی لگ جاتی ہے۔ مذکورہ اشتہار کی بابت حاجی صاحب کو لکھا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی عبارت منسوب کر دی ہے جو ذلّت کا باعث ہے۔ ہندو وغیرہ کیا کہیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ زبان ہے؟ جواب میں لکھتا ہے "دکتر حکیم اللہ دتہ پیر جماعت علی (شاہ صاحبؒ) کا خلیفہ کیا جانتا ہے الہام کیا ہوتا ہے" سبحان اللہ حضور نبی کریم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات پاک کہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (عمر ۲۵۰ سال) ہمارے سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں میں تیسرے درجہ پر ہیں آپؓ عربی نہ جانتے تھے۔ فارسی الاصل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک منہ میں ڈال دیا عربی بن گئے۔

اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا۔ مہدی علیہ السلام آرہے ہیں میں ان کا دربان ہوں گا یہ رقعہ وعظوں میں تبلیغ کے لئے پیر ولایت شاہ صاحبؒ گجرات والوں کو

بھیجا۔حاجی صاحب نے اعلان کیا کہ کل جمعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے وہ سارا دن حجرہ سے باہر نہ نکلے عصر کے قریب باہر نکلے اور کہنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عرش معلی پر لے گئے اور فرمانے لگے یہ جو سفید ہے خدا کا نور ہے یہ سبز میرا نور ہے دیکھو یہ الگ ہے وہ الگ ہے اور میں نبی ہوں (محمد الرسول اللہ) اور جو تو کہتا ہے (انا من نور اللہ) اور (اول خلق اللہ نوری) دیکھو وہ الگ ہے اور فرمایا ۔ اب میں نہیں آیا کروں گا ۔ صرف آواز آیا کرے گی ان کا ایک مرید کہتا تھا ۔ مجھے بھی دکھایا اب آواز آتی ہے انا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ حاجی صاحب نے مزید کہا کہ مرزائیوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے سب فوجیں میرے ماتحت کر دی گئی ہیں میں نے خیال کیا یہ مرزا صاحب کی لائن پر چل نکلا ہے اب مہدی کا دعویٰ کرے گا ۔ ایک دن حاجی صاحب کے مرید نور محمدؐ نے مجھے آکر بتایا کہ مہدی کا دعویٰ کر دیا ہے اور کہا ہے ۱۳۸۰ ہجری میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے میں جہاز پر جا کر سیڑھی لگا کر اتاروں گا مجھے امام مہدی کہا گیا ہے مریدین تنگ آگئے ان کے خلیفہ حاجی محمد حسین صاحب سیالکوٹ والے وہاں ان کے پاس تھے انہوں نے مجھے پیغام بھیجا آکر جان چھڑاؤ ۔ اب تک ان کا کوئی الہام درست تو ہوا نہیں روز بدل دیتے ہیں پھر ایک کشتی بنائی اور کہا کہ یہ اڑ جائیگی ۔ ایک رات ضروری سامان اس میں رکھ کر مریدوں کو کہا راجباہ تک اٹھالے چلو وہ لے گئے کشتی نہ اڑی کہا ابھی حکم نہیں ہوا آخر کشتی جلادی۔

ولیوں کے ساتھ ایسی باتیں تو ہوتی رہتی ہیں کہ فرشتے ولیوں کو ملتے شب برات میں مصافحہ کرتے ہیں مگر ان باتوں کی تصدیق یا تردید قرآن و حدیث پاک سے کرنا ہوگی

۔ اگر کشف یا الہام قرآن و حدیث پاک کے خلاف ہو ۔ تو ایسے کشف اور الہام کو دیوار پر پھینک دو ۔ اور اگر درست بھی ہو تو اسی کی ذات کیواسطے ہے جبکہ دوسروں کے لئے حجت نہیں ۔

Marfat.com

اب دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر ایسا بزرگ (صوبیدار نیاز محمد) تمہارے گاؤں (مولا پور ملتان) میں موجود ہے جس کی ہر بات اللہ مانتا ہے تو تمہاری موج ہو گئی جو تمہیں کسی قسم کی دکھ تکلیف مصیبت ہو ان سے کہہ دیا کرو اس کی حقیقت از خود کھل جائے گی۔لوگوں نے عرض کیا کہ ایک دفعہ فصل خراب ہو رہے تھے تو صوبیدار صاحب سے عرض کیا گیا تھا مگر انہوں نے عاجزی کا اظہار کر دیا مگر جب کوئی کام ہو جاتا ہے تو کہتا ہے یہ میں نے اللہ سے کرایا ہے ۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے کہا کہ ہمیں کشمیر کا معاملہ آ پڑا ہے ذرا یہ تو اللہ سے کہہ کر ٹھیک کرا دو ۔ مگر جواب بن نہ پڑا اور اپنی بزرگی کی باتیں شروع کر دیں جمعدار شمس الدین صاحب نے کہا توبہ کرو کہنے لگا ۔ یہ کلمہ کلام تو میں پڑھتا ہوں ۔ عرش پر جایا کرتا ہوں اللہ مجھے خوب ملتا ہے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ سے درخواست کی گئی کہ اس کی دستگیری فرمایئے آپ نے فرمایا بزرگوں کی خدمت میں آکر بندگی تسلیم اور عاجزی کا راستہ ڈھونڈا جاتا ہے مگر یہاں راہ ہی الٹا اختیار کر لیا گیا ہے کہ بزرگی جتائی جا رہی ہے فرمایا سلنڈر سے جب گیس نکل رہی ہو تو اس میں کوئی چیز داخل کیسے کی جا سکتی ہے ۔

اوچ شریف

آپ یاران طریقت سے ملنے جتوئی تشریف لے گئے وہاں سے عبدالقدوس صاحب اور دیگر یاران طریقت کے ساتھ اوچ شریف حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشتؒ کے مزار پر تشریف لے گئے (آپ کا ایک ارشاد ہے جو شخص نماز با جماعت ادا نہیں کرتا اس کی قبر سے کیڑے ختم نہ ہوں گے) آپ نے حضرت مخدوم صاحبؒ ممدوح الشان کو اشعار میں خطاب پیش کیا ۔ تو عبد القدوس صاحب کو مکاشفہ میں پتہ چلا ۔ کہ حضرت صاحب مرحوم اپنے مجاوروں کو حکم دے رہے ہیں کہ یہ امیر ملتؒ کے غلام ہیں اور میرے خاص مہمان ہیں ان کا خاص خیال کریں متولی اس وقت سو رہے تھے دوبارہ سہ بارہ یہی حکم پا کر سوتے سے فوراً اٹھے اور حضرت ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ

علیہ کی مخدوم صاحبؒ کے ارشاد کے مطابق شایان شان پذیرائی کی۔

حضرت مخدوم صاحبؒ نے دنیا کی سیر کی، مصر مکۃ المکرمہ مدینہ منورہ اور دیگر ممالک اسلامیہ کا سفر اختیار کیا۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کو آپ کے ملفوظات پڑھ کر آپؒ کی زیارت کا شوق ہوا۔ آپ علم دین کا سبق دیتے بیعت کرتے اور اس قدر صاحب پرواز تھے کہ آپ کے مرید اڑ کر پہنچ جاتے۔

عبدالقدوس صاحب جتوئی والے اعلیٰ حضرت امیر ملتؒ کے خلیفہ غلام احمد اخگر امرتسریؒ ایڈیٹر الفقیر سے بیعت تھے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ سے کھیڑی کے مقام پر بیعت ہوئے مجذوبی حالت تھی اور صاحب کشف تھے۔ ملتان میں جب ایک رات کے لئے اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ اپنے آخری سفر میں ٹھہرے تو وہ جتوئی سے آکر حاضر ہوئے تھے جتنی دیر رہے روتے اور جذب کی حالت میں رہے۔

میلاد شریف

مورخہ ۲ر فروری ۱۹۵۸ء کو میلاد شریف کی محفل میں

تلاوت کلام پاک اور نعت خوانی ہوئی۔ آپ نے آیت پاک لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمٌ۔ پڑھ کر فرمایا اپنے دوست کی خاطر ترجمہ کرنے لگا ہوں نعت شریف میں گوارا کا لفظ آگیا۔ حضورؐ کا تعلق اپنی امت کے ساتھ کیا تھا آیت میں حضورؐ کی آمد کا ذکر ہے۔ تحقیق آئے رسول تمہاری طرف تم میں سے ہی۔خطاب مومنوں سے ہے جو اپنی قوم میں سے آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں۔ہمارے محبوب تمہاری طرف آئے ہیں اور وہ تم میں سے ہی آئے ہیں۔ اور کتنے خیر خواہ ہیں۔جماعت میں سے جو ہو وہ ہمیشہ جماعت کا خیر خواہ ہی ہوتا ہے جب تمہیں دکھ تکلیف ہوتی ہے۔ جب تم کو مصیبت آتی ہے تو حضرتؐ اس کو گوارا نہیں فرماتے کہ میری امت کو کانٹا چبھے۔حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ۔حریص

Marfat.com

ہیں اوپر تمہارے ۔ آپ لوگوں کی خاطر اتنی چاہت کرتے ہیں کہ جتنی نعمتیں ہیں میری امت کو ملیں حضورؐ جب شب معراج لا مکاں سے واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ۔پوچھا کیا ملا فرمایا پچاس نمازیں۔کہا جایئے اور ..... یہ کم کرائیں آخر پانچ رہ گئیں پینتالیس معاف کر دی گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے آپ کی امت پانچ بھی نہیں پڑھے گی ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیال فرمایا کہ اگر پچاس پڑھتی تو ساری امتوں سے زیادہ جنّت میں جاتی اب پانچ رہ گئیں دل پر بوجھ محسوس ہوا گرانی محسوس کی فوراً جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا کہ آپ کیوں پریشان ہیں پچاس کا ہی ثواب ملے گا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ یہاں شفیق کے معنوں میں آرہا ہے ۔میلاد شریف جب بھی پڑھتے ہیں تو پیدائش کا ذکر ہوتا ہے ۔ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ کا سر سجدے میں تھا نبی پاکؐ کی جیسا کہ آپؐ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا ۔رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ یا پروردگار عالم ! میری امت کو بخش دے حریص علیکم پیدا ہوتے ہی یہ مظاہرہ حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ پیارے محبوبؐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لحد مبارک میں رکھا۔تو ہونٹ ہل رہے تھے رَبِّ ھَبْلِیْ اُمَّتِیْ اے اللہ پاک میری امت کو بخش دے پیدا ہوئے تو بخشش کی دعا جب تشریف لے جا رہے ہیں تو یہ دعا۔

بمقامے کہ رسید نرسد ہیچ نبیؐ

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ اِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اس میں قوم کا لفظ ہے جس میں سب شامل ہیں ان کو سیدھا راستہ دکھا دے یہ جانتے نہیں جان جائیں تو مان جائیں پروردگار مجھے وہ جان جائیں ۔

دعا ہے یہ طالبؔ کی بار خدایا
نبیؐ کی دکھا ان کو شان رَفَعْنَا
اگر دیکھ پائیں تو پھر مان جائیں
وگرنہ سزا خود سری کی وہ پائیں

Marfat.com

سلطان محمود غزنوی کو بتایا گیا کہ آپ کی ولایت میں کامل درویش رہتے ہیں۔ ان دنوں کامل عالم فاضل ہوتے تھے اب صرف انگریزی دان ہی ہوتے ہیں محمودؒ خود ولی اللہ تھے۔ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیا کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں کہ کاملین کی زیارت یا ذکر سے رحمت حق برستی ہے کیونکہ اِذَا رُؤا ذُکِرَ اللّٰہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے تو ان کی زیارت کرنی چاہیے ھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ وہ اللہ کے ہمنشین ہیں۔ بادشاہ کو خیال پیدا ہوا تو غلام اور پچیس عورتیں ساتھ لے لیں۔ خرقان شریف سے باہر ڈیرہ لگا لیا۔

حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانیؒ کے پاس ایک شاگرد پڑھنے بیٹھا چھوٹی چھوٹی چند کتابیں پڑھیں پھر اس نے خیال کیا کہ آپ نے حدیث نہیں پڑھائی۔ عراق جا کر درس حدیث میں شرکت کے لئے اجازت طلب کی آپ نے پوچھا کیا یہاں کوئی درس حدیث دینے والا نہیں جواب دیا یہاں تو کوئی مشہور محدث نہیں ہے فرمایا ایک تو میں ہی موجود ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے امتی ہونے کے باوجود اپنے فضل و کرم سے مجھے تمام علوم سے آگاہی بخشی ہے۔ اور حدیث تو میں نے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھی ہے لیکن آپ کی بات کا اس شاگرد کو یقین نہ آیا۔ چنانچہ رات کو خواب میں اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا کہ جوانمرد سچی بات کہتے ہیں یہ خواب دیکھ کر صبح آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درس حدیث لینا شروع کر دیا۔ آپ درس دیتے ہوئے کبھی یہ بھی فرماتے جاتے کہ یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہے۔ اس شخص نے پوچھا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا جب تم حدیث پڑھتے ہو تو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشاہدے میں مشغول رہتا ہوں اور جو صحیح حدیث ہوتی ہے اس کو پڑھتے وقت حضورؐ کی پیشانی پر مسرت ہوتی ہے۔ لیکن جو حدیث صحیح نہیں ہوتی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک شکن آلود ہو جاتی ہے جس سے مجھے اندازہ ہو جاتا ہے کہ صحیح حدیث کونسی ہے اور موزوں کون سی ہے۔

آپ کے اسی شاگرد اور مرید نے سنا کہ دور دراز پہاڑ پر قطب مدار جمعہ پڑھاتے ہیں جو سب قطبوں کا مرجع ہیں آپ سے اجازت چاہی مدت تک خراب حال راہ طے کیا۔ پہنچا دیکھا تو خود اپنے پیر حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ تشریف فرما ہیں آپ کے قدموں پر گر پڑا واپسی پر آپ نے اسے آنکھیں بند کرنے کو کہا اور پلک جھپکتے اپنے مقام خرقان لے آئے۔

انہی حضرتؒ کے پاس محمود غزنوی اردلی کو بھیجتا ہے جاؤ کہو اسلام کا بادشاہ آپ کو یاد کرتا ہے اگر آپ پرواہ نہ کریں تو آیت پاک اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ سنا دینا اور کہنا بادشاہ اسلام کی تابعداری فرض ہے پیغام سنایا گیا کہ بادشاہ یاد کرتے ہیں حضورؒ نے کوئی جواب نہ دیا اس نے پھر آیت پاک پڑھ کر کہا اولی الامر منکم کے تحت بادشاہ اسلام کی اطاعت فرض ہے فرمایا محمود کو جا کر کہہ دینا کہ میں اطیعو اللہ میں اتنا غرق ہوں کہ اطیعو الرسول سے شرمندہ ہوں اولی الامر تو پیچھے پڑا ہے اردلی نے جا کر یہ واقع سلطان محمود غزنویؒ سے بیان کیا تو اسے سمجھ آگئی مجھے ہی حاضر ہونا چاہئے آپ تو ایاز کا لباس اور اس کو اپنا پہنا کر اور پچیس عورتوں کو مردانہ لباس پہنا کر ساتھ لے گئے اور ڈیوڑھی میں جا بیٹھے آپ کام میں مشغول تھے توجہ نہ کی تو محمود کہنے لگا یہ بادشاہ ہیں۔ آپ نے محمود کو جو ایاز کے لباس میں تھا فرمایا محمود کیا پاکھنڈ بنا کر لائے ہو ایاز کو باہر بھیج دیا اب محمود نے عرض کی حضرت بایزید بسطامیؒ کی کوئی بات بیان فرمائیں۔فرمایا مردوں کی بات سننی ہو تو نا محرموں کو دور کرنا چاہئے۔ بادشاہ کے اشارہ سے وہ عورتیں وہاں سے چلی گئیں اب اکیلے رہ گئے آپؒ نے کہا حضرت بایزید بسطامیؒ فرما گئے ہیں جس نے ہمیں دیکھا وہ شقی نہ رہا۔ یہ حدیث لَا یَشۡقٰی جَلِیۡسُھُمۡ اس کے ساتھ بیٹھنے والے شقی (بدبخت) نہیں رہتے فرمایا میرے دیکھنے والے ان کے دیکھنے والے بائیس پشتوں تک اثر ہو گا۔ محمودؒ نے کہا آپ نے ان کا درجہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی بڑھا دیا۔ آپ نے جلال میں ڈانٹا اور ہوش دلایا کہ ان کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہی نہیں تھا اس لئے آتے

جاتے باتیں کرتے تھے ۔ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ آپؐ کو دیکھ رہے ہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مگر آپ کو پہچان ہی نہیں سکتے ہیں ۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ وہ میری علو شان کو نہیں جانتے۔

ایک دفعہ حضورؐ صحابہ کرامؓ میں تشریف فرما تھے حضرت صدیق اکبرؓ کبھی آپؐ کے چہرہ پاک کو کبھی سورج کو دیکھتے پوچھا کیا کرتا ہے عرض کیا۔ آپؐ کے چہرہ مبارک سے روشنی نکل کر سورج کو روشن کر رہی ہے ۔ ابو جہل آگیا عادتاً "بکواس کرتا رہا آپ نے فرمایا ٹھیک کہتا ہے صحابہ متعجب ہوئے دونوں ٹھیک کیسے ہو سکتے ہیں ۔ ایک ہی مجلس میں دو حالتیں۔فرمایا میں تو درمیان میں شیشہ ہوں صدیقؓ اپنا منہ اور ابو جہل اپنا منہ دیکھتے ہیں ۔

الطاف ہیں آقا کے سراج حد سے زیادہ
ان لطفوں پر بندہ ہو کمینہ نہیں اچھا

کینہ نہ رکھو سینے میں کینہ نہیں اچھا
سینے میں جو کینہ ہو سیبنہ نہیں اچھا

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غار میں سر سجدے میں رکھ کر رونا اصحابہ کرامؓ کا آپ کو ڈھونڈنا پوچھتے پوچھتے ایک چرواہے کا بتانا کہ آپ کو جانتا تو نہیں ہوں ۔ مگر آپ کے رونے سے میری بکریاں بھی رو رہی ہیں اور دن بھر کچھ کھایا پیا نہیں ۔ دوستو ہمیں رحمت عالمؐ کی ان نوازشات اور مہربانیوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا اسوہ حسنہ اپنانا چاہیے ۔ ؎

محب اور تنقیص محبوب شیوہ کبھی ہوتا ہے صبر کا تلخ میوہ

ماہنی سیال

مولا پور میں قیام فرمانے کے بعد کبیر والا ' خانیوال 'کوٹ میلا رام ہوتے ہوئے موضع ماہنی سیال تشریف لے گئے یہاں چھ روز کا پروگرام تھا حلقہ بیعت مجالس وعظ

Marfat.com

اور میلاد شریف روزانہ کا معمول تھا یکم مارچ ۱۹۵۸ء کو آپ نے معمولات سے فراغت کے بعد ماہنامہ انوار الصوفیہ کو سلسلہ وار مضمون تصوف کچھ تازہ کلام کے علاوہ مندرجہ ذیل خط بنام ایڈیٹر رسالہ الحاج حضرت ماسٹر شیخ کرم الٰہی صاحبؒ ارسال فرمایا:

قبلہ ماسٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔میں اگرچہ کمزور اور بیمار تھا مگر یاروں کے مجبور کرنے سے سفر اختیار کیا اور مضمون ملتان سے لکھ رہا ہوں دیر ہو گئی ہے امید ہے آپ مجھے مجبور اور قابل معافی سمجھیں گے اور دعا میں یاد رکھیں گے فقط

آپ کا فقیر محمد اللہ دتہ از ملتان ۵۸۔۳۔۱

۲ مارچ ۱۹۵۸ء ☆ کو چائے نو بجے صبح تک نہ آئی آپ نے مہندی لگانی تھی عرض کیا گیا دیر ہو رہی ہے فرمایا آج تو بھینس نے ابھی تک دودھ نہیں دیا تھوڑی دیر بعد محمد اشرف صاحب نے آکر چائے پینے کے لئے اپنے گھر تشریف لے چلنے کی درخواست کی ۔ چائے نہایت ہی لذیذ تھی ۔ حضور نے بہت پسند فرمائی اور کہا کہ چیزیں تو سب ہی بناتے وقت ڈالتے ہیں مگر اس کے ساتھ اصلی روح خلوص محبت بھی ہو تو خود بخود پتہ چل جاتا ہے محمد اشرف عرض کرنے لگا روزانہ صبح کی اذان کے ساتھ بھینس کا دودھ دھوتا ہوں آج اب اس نے دودھ دیا ہے اس وجہ سے دیر ہو گئی ۔

آپ نے حجام کو سنت نبویؐ کے مطابق حجامت بنانے کی وضاحت فرمانے کے بعد حجامت بنوائی ۔ فراغت کے بعد سلسلہ وعظ و نصیحت شروع ہوا جو نماز ظہر تک جاری رہا نماز مغرب کے بعد محفل میلاد میں نعت خواں حضرات نے نعتیں پیش کیں نماز عشاء سے فارغ ہو کر جناب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے خود اپنے تازہ کلام سے دوستوں کو مستفیض فرمایا بظاہر آپ ہشاش بشاش نظر آرہے تھی دوستوں کے خاصی تعداد میں داخل سلسلہ عالیہ ہونے کے بعد رات ۲ بجے یہ آخری اور مبارک مجلس اختتام پذیر ہوئی ۔

وصالِ حبیب

آپ نے دو اڑھائی گھنٹہ آرام فرمایا تین بجے نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے فراغت کے بعد خود وضو بنایا ۔ نوافل ادا کرتے وقت سانس پھول رہا تھا آپ اطمینان قلب سے وظائف میں مشغول ہو گئے مگر سانس کی تکلیف بڑھ چکی تھی آپ بار بار گھڑی کی طرف دیکھتے آخر جب سحر کے نور کا ظہور ہوا اور اذانوں کی صدائیں فضاؤں میں ارتعاش پیدا کر چکیں تو اپنے مولا تعالیٰ جل وعلا کے حضور فرائض کی آخری سجدہ ریزی کے فوراً بعد بائیں جانب تکیہ کی طرف جھک گئے آخری لمحات میں مشفق و غمخوار رہبر نے بار گاہ رب العزت میں ہاتھ اٹھا کر تمام یاروں کے لئے دعائے خیر اور سلامتی جان و ایمان کی التجا فرمائی اور ذکر اللہ میں مشغول ہو گئے اسی محویت کے دوران چھ بج کر بیس منٹ پر مورخہ ۳ مارچ ۱۹۵۸ء بمطابق ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۷۸ھ بروز پیر سورج کے آنکھ کھولنے سے قبل یہ آفتاب طریقت مالک حقیقی کو لبیک کہہ چکے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

آپ کی وصیت کے مطابق یاران ملتان نے آپ کے جسد اطہر کو کنجاہ شریف پہنچانے کے لئے ایک ٹرک کا بندوبست کیا کوٹ بیلارام کے دوستوں نے غسل اور تجہیز و تکفین کے امور سر انجام دیئے بذریعہ تار لاہور گجرات اور دیگر تمام جگہوں پر اطلاعات پہنچانے کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور جسد اطہر بذریعہ ٹرک کنجاہ شریف کے لئے روانہ کر دیا گیا ۔ راستے میں مولا پور جہاں یاران عقیدت کی بہت بڑی تعداد ہے ۔ دوبارہ نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ مولا پور سے نماز مغرب کے بعد راونگی ہوئی راستہ میں ساہیوال کے قریب ٹرک کی پھاٹک سے ٹکر ہو گئی جس کی وجہ سے ٹرک کو کچھ نقصان پہنچا چنانچہ ساہیوال میں اس کی ضروری مرمت کرائی گئی اگلے روز ۴ مارچ کو قریباً ۸ بجے شب آپ کی میت پاک کنجاہ شریف پہنچی آپ کے وصال کی خبر بجلی کی طرح آناً فاناً کنجاہ شریف اور اس کے نواح میں پہلے ہی پھیل چکی تھی ۔

یاران طریقت ملک کے اکناف و اطراف سے جمع ہو کر آپ کی آمد کے لئے ہمہ

Marfat.com

تن مستعد تھے جب جسد اطہر کو گاڑی سے نیچے اتارا گیا کچھ نہ پوچھیئے یاران عقیدت کے اضطراب کا کیا عالم تھا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو نم ناک اور سوگوار نہ تھی۔ کوئی دل نہ تھا جو آپ کے غم میں نڈھال نہ تھا۔

آپ کے ایک معتقد اور دیرنہ رفیق کار جناب سید محمد صدیق شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بھاٹی گیٹ لاہور والے تدفین کے موقع پر کنجاہ شریف میں موجود تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے مریدین میں سے ایک صاحب حال انہیں مل گئے وہ کہنے لگے کہ آپ فرماتے ہیں میں سب دوستوں اور عزیزوں کی آہ و زاری سنتا ہوں مگر ان کو اس سے باز رکھنے کی سکت نہیں پاتا۔

رات بھر اسی عالم میں بسر کرنے کے بعد اگلے دن پانچ مارچ بروز بدھ دس بجے قبرستان شیخاں کے متصل بہت بڑے میدان میں پہلے حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب گجراتیؒ خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت سرکار ملیپوریؒ اور پھر محترم پیر بھائی جناب حافظ مولانا محمد ذکریا صاحب لاہوریؒ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور اس کے بعد میت پاک کو آخری دیدار کے لئے رکھ دیا گیا۔ چنانچہ چند لمحوں کے بعد بے شمار آہوں اور ہزار ہا غمناک آنکھوں نے آپ کو الوداع کہا۔

بعد از وفات تربت مادر زمین مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزارما است

سبحان اللہ اس مردِ درویش جس نے تا حین حیات اَطِیْعُوالرَّسُوْل سے سرمو انحراف نہ کیا قدرت کاملہ نے اطاعت رسول کے صلہ میں ایسے اسباب پیدا فرما دیئے کہ سرکار دو عالم نبی مکرم نور مجسمؐ نے پیر کے روز وصال فرمایا اور بدھ کے روز آپؐ مدفون ہوئے تو حضورؐ کی اتباع میں جناب ڈاکٹر صاحبؒ بھی پیر ہی کے روز واصل بحق اور بروز بدھ مدفون ہوئے۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی تاریخ وصال جو الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب عاصیؔ سجادہ نشینؒ دربار عالیہ نے تحریر فرمائی درج ذیل ہے۔

Marfat.com

شیخ کامل اللہ دتا طالب حق ذوالمنن
عابد و زاہد سراپا خاک پائے پنج تن
پیر کی شب گیارھویں شعبان پیر نقشبند
چھوڑ دنیائے دنی کو چل بسے پیر زمن
جب ہوئی عاصیؔ کو تیرے فکر تاریخِ وصال
رحمت حق نے ندادی طالبؔ ہو مغفور بن
سال و صل طالبؔ حق فی البدیع عاصیؔ بگفت
ایں کہ گوئی یک ہزار و نہد صد و پنجاہ ہشت !
روز دو شنبہ پگاہ یا زدہ شعبان بود !
شیخ اللہ دتا سوئے جنت الفردوس رفت

جناب سید محمد صدیق شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بھاٹی گیٹ لاہور نے مندرجہ ذیل رباعیات جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب کے وصال پر کنجاہ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمائی تھیں ۔ درج کی جاتی ہیں ۔ ۔

ڈاکٹر صاحب تھے اک مرد جلیل
گمراہوں کے واسطے روشن دلیل
حیف ! ایسے رہنما رخصت ہوئے
کیا ہو منزل پر پہنچنے کی سبیل
اللہ دتہ پیشوا تھے بے مثال
ان کو حاصل تھا طریقت میں کمال
ناقص ان کے فیض سے کامل بنے
وا دریغا ! کر گئے وہ انتقال
ماحی بدعت ، شریعت کے امین
سیف حق اور حامی دین متین

چھوڑ کر ہم سب کو تنہا چل بسے
تاکہ حق کے اور ہو جائیں قریں

رباعی

(۲) ان کو محبوب ارض پاکستان تھی
لب پر ان کے یہ دعا ہر آن تھی
خوب پھولے اور پھلے یہ خاک پاک
جو کہ قائد کی ہمارے جان تھی

قطعہ

(۳) ڈاکٹر صاحبؒ کی رحلت کی خبر
برق صورت حاصل دل پر گری
لٹ گیا اک آن میں صبر و قرار
دل کی دنیا دم میں ویراں کر گئی

Marfat.com

وصال میرے پیردا

(از قلم محترم محمد حسین کلفروش طالبیؒ وزیر آباد)

چن وانگ چن ساڈا بدلی ہیٹھاں آگیا
دید دے پیاسیاں تھیں مکھڑا چھپا گیا
پتہ نہیں سی سجناں نوں اجل انج آنا سی
پردیسی ہو پردیس وچ یار ٹر جانا سی
مڑ کے نہ میل ہونا جدائی لمی پا گیا
ایہو جئی سوہنی صورت ڈھونڈیاں نہ لبھدی
ویکھ لئے جنوں تے آوے یاد رب دی
اوہ رب دے نور والا نور چمکا گیا
جادو نالوں ودھ اثر بول میرے پیردا
نشانہ خالی جاندا نہیں نیناں والے تیر دا
نظراں والا نظراں وچ نظراں بدلا گیا
فانی دنیا فانی ہر شے فانی آنا جانا اے
گلاں گلاں نال گلاں کر گلاں سمجھانا اے
بے سمجھاں دی سمجھ والا سمجھ بنا گیا
قوم دی خاطر لئی نیندراں نوں واردے
گمراہاں نوں دسدے گلاں نال پیار دے
کنے سمجھانا انج جیویں اوہ سمجھا گیا
با ادب تے باوضو بیٹھناتے اوکھا اے

Marfat.com

کھاپی کے سوں جانا سب نالوں سوکھا اے
جاگ جاگ راتیں سوہنا مسئلے سنا گیا
ملتان دا علاقہ پنڈ ماہنی سیال اے
ہویا جھتے آقا دا میں سنیا وصال اے
پیر نوں دن پیردا پیراں ویلے آگیا
شہر کنجاہ وچ روضہ اے حضور دا
فوارہ پیا چلے جھتے ملپوری نور دا
نور والی بستی وچ نور اوہ سما گیا
اول خیر آخر خیر - خیر ہووے سب دی
کیتی فریاد اے درگاہ وچ ربدی
سجن جاندی واری وی یاد فرما گیا
بار بار یاد آوے یاد میری یادنوں
رج کے نہ ویکھیا نہ ملیا ایہ ناشادنوں
نور حسین طالبی دے دل نوں غم کھا گیا
بابا جی سجناں وانگوں دیندے فیض روحانی نے
خلیفہ مجاز ڈاکٹر صاحب دی نشانی نے
ایناں دے ای ہتھ بائیں ساڈیاں پھڑا گیا
دیدے پبا سیاں تھیں مکھڑا چھپا گیا

Marfat.com

وصال پیر

(از قلم جناب عبدالقادر خوشتر کنجاہی)

میرے قبلہ کعبہ کہاں جا رہے ہو
ہمیں چھوڑ کر یہ جہاں جا رہے ہو
نہ لوٹا کوئی جا کے ملک عدم سے
میری جان پھر کیوں وہاں جا رہے ہو
نہ کیں آپ نے ہم سے دو چار باتیں
دیئے غم کے نشاں جا رہے ہو
ذرا ٹھہر جاؤ ذرا من بھی جاؤ
کیوں روٹھتے ہو کہاں جا رہے ہو
یہ مانا تمہارا وہاں بھی ہے چرچا
بہ تبلیغ کروبیاں جا رہے ہو
یہ اختر عثماں ہیں رو رو کے کہتے
ہائے نانا جی اب کہاں جا رہے ہو۔

Marfat.com

فراق رہبر کامل

(از قلم چودھری عبدالرحمٰن خاں، مغل پورہ) لاہور

دلاں اُتے حکومتاں کرن والے لُک گئے نے شہسوار کدھرے
پاک مجلساں دے قائم کرن والے ڈیرے لا بیٹھے شہروں بار کدھرے
کنجاہ وچ بہار لگان والے نظر آوندے نہیں سردار کدھرے
پورا قول قرار دے کرن والے پلہ گئے نے اج چھڑا کدھرے
ڈانواں ڈول خلقت پئی ڈھونڈدی چھُپ گئے نے اودلدار کدھرے
بیٹھک پاک والی مسند رہی خالی یار ڈھونڈدے نے بار بار کدھرے
بیٹھک پاک دے نیڑے پاؤندے نے شاید ہون بیٹھے سرکار کدھرے
یار دلاں دیاں ایہہ تسلیاں نے نظر آون نہ مہ انوار کدھرے
ویکھ جنہاں نوں یار سن چین پاوندے پردہ پوش ہوئے ابرار کدھرے
پکڑ عاصیاں نوں گلے لون والے گئے جنت اوسدھار کدھرے
جیکر ہو یا منظور دیدار دینا پھر آون کے وچہ خواب کدھرے
مولا رکھ حیات خلیفیاں نوں سوہنے پیر والون دربار کدھرے
ویکھ جنہاں نوں یاد حضورؐ آون دور اکھیاں تھیں نہ جان کدھرے

(۲)

(از جناب چوہدری عبدالرحمان خاں صاحب مغل پورہ لاہور)

میرے اعلیٰ حضرت میرے پیرو مرشد
زمانہ کے ہادی زمانہ کے رہبر

Marfat.com

پائی شان نرالی اور رتبہ عالی
حضوری میں ہر وقت خالی نہ دم بھر

خود ریا اور بڑائی کِبر سے مبرّا
فرمان بھی یہ رہو ان سے بچ کر

اتنی پیاری نورانی تھی صورت
یہی چاہتا دل کہ دیکھیں عمر بھر

میسر ہوئی ہے جسے ان کی صحبت
کھڑا کر دیا اس کو ولیوں کی صف پر

دلوں کو تسلی نگاہوں کو تمکیں
اسی در سے عشّاق پاتے تھے جاکر

نہ مالک کو منظور یہ بات تھی
کہ دائم رہے سایہ آقا کا سر پر

میری اب یہ مولا سے اک التجاء ہے
تصور رہے ان کا بھولوں نہ پل بھر

Marfat.com

ارتحال ــــــــــ بے ثباتی دنیا

ماہنامہ انوارالصوفیہ مارچ ۱۹۵۸

محبوب محبان و مقبول برگزیدگان خاتم الانبیاء و المرسلین و رب العالمین ارحم الراحمین کے حالات زندگی اہل دنیا کی محفل و فکر فہم و ادراک سے بالاتر ہوتے ہیں ۔ ان کی زندگی جہان فانی و باقی دونوں کے لئے باعث برکت ازدیات مدارج اعلیٰ ہوتی ہے ۔ اس جہان فانی سے جہاں وہ اپنی حیات مستعار مخلوق خدا کی رہبری ۔ رہنمائی اور ان کو انوارِ باطن اور فیضات عطا کرتے ہیں انتقال کر جانا اور واصل باللہ ہو جانے سے انکے حالات اور مقامات میں کوئی فرق کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ۔ دنیا ان کیلئے دارسجن اور اس جہانِ فانی سے ان کا انتقال ان کو واصل باللہ کرتا ہے بحکم حدیث شریف الموت جَسْرٌ یوصل الحبیبُ اِلَی الحَبِیبِ ۔ وہ ہر دو جہاں میں حیات طیبہ کے مالک ہوتے ہیں ۔ ان کی وفات ان کے مدارج یا ان کے فیوضات پر کوئی اثر انداز نہیں ہوتی ۔ صرف ظاہرا جسمانی پوشیدگی ہوتی ہے ورنہ ان کے دلوں کا نور وسیع ان کے فیوضات ویسے کے ویسے ہی راہ گم گشتگان کیلئے تا ابد قائم ان کی زندگی اور زندگی کے کا رہا اس دنیا کے فہم و ادراک سے بالا تر ہوتے ہیں ۔ اور ان برگزیدگان خدا کی باقی زندگی ہمارے شعور اور عقل سے بالاتر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان مقبولان کو روز الست سے ہی اپنا مجتبیٰ بنایا ہوا ہے بحکم اللہ ۔ اللہ یَجْتَبِیْ مَنْ یَّشَاءُ اس میں کسی کا اجارہ نہیں کسی کا اختیار نہیں محض اس ملک پر دوسرائے خالق ارض سماء کی عطا اور اس کا فضل و کرم ہے جسے وہ مقبول بنالے ۔ وہی مقبول اور محبوب خدا مطاع دوجہاں اور تمام عالم اسکا مطیع اور اس کی نورانیت سے فیض یاب بلکہ اس کی بارگاہ عالی سے دریوزہ گر اور خوشہ چین ہوتا ہے ۔ اس پاک اور متبرک وجود کی نورانی زبان کے نورانی الفاظ باعث عطا نور دل اور تسکین خاطر ہوتے ہیں ۔ اور اسکی نظر میں شفا اسکی

مصاحبت خدا کی مصاحبت ۔ اسکی معیت خدا اور رسول کی مصاحبت اور معیت ہوتی ہے ۔ وہ نمونہ خلق عظیم سرکار دو عالم علیہ السلام ہوتے ہیں ۔ ایسے پاک اور متبرک وجود جو جہاں میں نورانیت پھیلا رہے ہیں ۔ اورجن کو یہ مدارج یہ برگزیدگی مخزن برکات فیوضات کرامات و عنایات سیدالسّادات اعلیٰ حضرت رفع منزلت عظیم البرکت امیر الملّت والدین مجدد دوراں قیوم زمان سید نا و مرشد نا پیر پیران حیات سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی محدث علی پوری نوراللہ مرقدہ کی کرم نوازی بندہ پروری سے عطا ہوئی ۔ ان بزرگواروں ؒ سے سرکار علی پوری نوراللہ مرقدہٗ کے ایک نہایت ہی محبوب اور مقبول صاحب ارشاد و غلام جناب مولنا الحاج ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب طالب کنجاہی کی دار فانی سے انتقال کر جانے کی جاں گزار اور ہوش ربا خبر آئی جس نے چند لمحوں کے لئے میری اوسان خطا کر کے دماغ کو معطل کر دیا سخت صدمہ ہوا کیونکہ ابھی ان کی بڑی ضرورت تھی ۔ اور اپنی اس دار فانی سے انتقال فرمانے سے وہ ہزار ہا اپنے غلاموں اور عقیدت مندوں کو ظاہر ملاقات سے محروم کر گئے ۔ جناب ڈاکٹر صاحب مرحوم کے سلسلہ ارادٰت اور عقیدت میں بے شمار مخلوق خدا ۔ انگریزی خوان اعلیٰ ملازمین ریلوے ۔ وکیل گریجویٹ اور زمیندار افراد داخل تھے ۔ ڈاکٹر صاحبؒ عابد کامل زاہد نہایت ہی متقی اور پرہیز گار تھے ان کا واعظ موثر پر نور جامع معقول و منصول ہوتا تھا ۔ دنیا کی بے ثباتی ہر دم ان کی نظروں کے سامنے رہتی تھی اسپر کئی نظمیں ارشاد فرمائیں نعت گوئی ان کا خاصہ ہی ہوتی تھی مقام حضور انکو ہر دم حاصل تھا ۔ خلق عظیم کے پر تو ۔سرکار علی پوری نوراللہ مرقدہ کے قدم بقدم چلنے والے تبلیغ سنت حضورعلیہ السلام تھے ۔ خدا تعالیٰ ان کی قبر کو جنت کی کیاری بنائے اور ان پر بے حدو حساب رحمتیں نازل فرما کر جنت الفردوس میں سرکار علی پوری نوراللہ مرقدہ کے قدموں میں اعلی مقام عطا فرمائے ۔

آمین

اہل خانہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا بچیوں کے نام آپ نے جگر گوشہ رسولؐ خاتون جنت سیّدۃ النسا حضرت فاطمتہ الزہرہؓ کے نام نامی اسم گرامی کی نسبت سے رکھے کہ یہ نام پاک موجب برکات ہے۔ بڑی صاحبزادی صاحبہ کا نام کنیز فاطمہ منجھلی نور فاطمہ اور چھوٹی صاحبزادی صاحبہ کا عزیز فاطمہ رکھا آپ کے اکلوتے صاحبزادہ صاحب کا نام نور محمد تھا ۔ بڑی صاحبزادی صاحبہ کنجاہ شریف کے رئیس اعظم سیٹھ رحیم بخش صاحب کے برخوردار خورد جناب سیٹھ سیف الملوک صاحبؒ کی اہلیہ تھیں سیٹھ صاحب محکمہ مال میں ملازم تھے ۔ جسے ان کی آزاد منش طبعیت نے گوارہ نہ کیا اور جلد ہی ملازمت کو خیر باد کہہ دیا ۔ آپ نہایت پاکباز خوش خلق اور خوبصورت بزرگ تھے ۔ آپ کی منجھلی صاحبزادی صاحبہ کا نکاح الحاج حضرت خواجہ کیپٹن محمد امین صاحبؒ سے ہوا ۔ جنہیں حضورؒ قبلہ ڈاکٹر صاحب کے وصال کے بعد آپ کی سجادہ نشینی کا اعزاز حاصل ہوا جناب محترمہ صاحبزادی صاحبہ جو کہ جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کنجاہ شریف کی والدہ ماجدہ بھی ہیں اپنے عالی مرتبت والد گرامی اور شوہر نامدار کے وقت سے وابستگان سلسلہ عالیہ کی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں ۔ آپ نیک سیرت اور خدا رسیدہ خاتوں ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطاء فرمائے ۔ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کے خیالات تبرکاً ملاحظہ فرمائیں :۔

میرے محترم جناب والدصاحبؒ کے معمولات زندگی میں سے ایک خاص معمول یہ بھی تھا کہ اپنے پیرو مرشد پر اعتماد اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ایک مثال دیا کرتے تھے ۔ بالخصوص عورتوں کی محفل میں کیونکہ عورتیں اکثر توہمات کا شکار ہوتی ہیں ۔ کوئی کچھ کہتی ہے کوئی کچھ کہ فلاں بزرگ فلاں پیر ایسے ہیں ایسے ہیں تو ان کے جواب میں انہیں فرماتے کہ جس طرح اللہ ایک ہے رسولؐ اللہ ایک ہیں اور قرآن ایک ہے اسی طرح عورتوں کیلئے پیرو مرشد ایک ہی ہے یعنی ایک پیر صاحب

Marfat.com

کے ہاتھ پر بیعت کر کے دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیئے قبلہ والد صاحب ایک بار نہیں بلکہ کئی بار اس مثال کا حوالہ دیا کرتے تھے۔ کہ جب ہیر نے رانجھے کیساتھ تعلق اور رابطہ قائم کیا تو وہ رانجھے کے نام کا ورد کیا کرتی تھی ۔ ہیر کے گھر والے بہت پریشان ہو گئے کہ ہیر کو کیا ہو گیا ہے اس کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا اسی دوران اس شہر میں ایک بزرگ کا گزر ہوا ۔ تو ہیر کے والد صاحب نے ان سے کہا کہ ٹھہریں میری بیٹی کا دماغ خراب ہو گیا ہے اس کیلئے کچھ دعا کریں وہ بزرگ فرمانے لگے جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ جب وہ اپنی بیٹی کے پاس آیا اور کہا کہ چلو فلاں بزرگ آئے ہیں تو وہ (ہیر) کہنی لگی میں ہرگز نہیں جاؤنگی ۔ کیونکہ جب سے میں نے رانجھے کو دیکھا ہے میری آنکھوں کیلئے دوسرے کو دیکھنا حرام ہو گیا ہے جب ہیر کے باپ نے یہ بات بزرگ صاحب کو بتائی وہ لرز کر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر پوچھا کہ کیا کہا آپ کی بیٹی نے تو سن کر پھر سکتہ طاری ہو گیا۔ اسی طرح تین بار ہوا ۔ پھر انہوں نے کہا یہ ہے عقیدت کا اظہار پیر صرف ایک ہی اپنانا چاہیے ایک ہی پیر پر اعتماد اور عقیدت ہو گی ۔ تو دونوں جہاں سنور جائیں گے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

(۲) والد صاحب کا معول تھا کہ گھر میں خمیری روٹی کھاتے تھے ۔ اور ہم سب ایک ہی برتن میں سالن ڈال کر اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے اس لئے کہ مل کر کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے ۔ چھوٹی بچیاں کہتیں کہ ہم خمیری روٹی نہیں کھائیں گی ۔ تو فرماتے کہ خمیری روٹی نہیں کھانی تو نہ کھاؤ ہم نے وہ کام کرنا ہے جو نبی کریم صلعم کی سنت کے مطابق ہے تو بچیاں خاموش ہو کر کھالیتی تھیں ۔ جن بچیوں نے اپنے نانا جی کی صحبت میں پرورش پائی ہے وہ آج بھی ان کے فرمان کے مطابق باوجود انگلینڈ اور ڈنمارک میں رہتے ہوئے صوم و صلوات کی اس قدر پابند ہیں کہ کوئی وقت ان کا نا فرمانی سے نہیں گزرتا ۔ یہ ان کی صحبت اور پرورش کا اثر ہے کہ میں آج تک اپنے پیر و مرشد کے علاوہ کسی کے پاس نہیں گئی ۔

(۳) جب کبھی عورتوں کی محفل ہوتی تو عورتیں سوال کرتیں کہ کیا ہم فلاں وظیفہ کیا

Marfat.com

کریں آپؒ فرمایا کرتے کہ جو سبق آپکو اپنے پیرو مرشد سے ملے ہیں اگر ان پر پابندی سے عمل کیا جائے تو پھر کسی اور وظیفہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی ۔ جس انسان نے ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کا ذکر جاری رکھا اسے مزید وظیفہ کرنے کی فرصت نہیں ملتی

نماز کی پابندی کے متعلق فرمایا کرتے کہ جان جائے تو جائے نماز نہ جائے جو ان کی اپنی ی مثال کا مصداق ہوا اپنے پیرو مرشد کا دل میں تصور اور اپنی آنکھوں کے سامنے شکل رہتی ہو تو پھر دوسرے کا خیال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔

(۴) شب کے آخری حصے میں تہجد پڑھنے کا حکم دیا ہے جو کہ ۱۲ نوافل ہیں ۔ وقت کی کمی بیشی سے کم و بیش پڑھ سکتے ہیں ۔

(۵) تہجد کے بعد تین تسبیح درود شریف ہزارہ پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے اگر رات کو وقت کم ہو ۔ تو دن کو بھی پڑھ سکتی ہیں ۔

(۶) مراقبہ ۔ ہر نماز کے بعد وقت جتنا بھی ملے بیٹھ کر زبان سے نہیں ہر سانس کے ساتھ بائیں طرف دل کی طرف منہ کر کے اللہ اللہ کا ذکر کیا کریں ۔ یہ تھے ان کے اپنے پیرو مرشد کے بتائے ہوئے سبق جن پر انہوں نے تازندگی عمل کیا اور دوسروں کو بھی یہی تلقین کی ۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی صاحب کا عقد آپ کے اپنے ایک قابل احترام مقامی یار طریقت جناب منشی احمد دین صاحب کے فرزند ارجمند جناب محترم محمد شفیع صاحب سے ہوا بڑی صاحبزادی صاحبہ انتقال کر چکی ہیں باقی دونوں صاحبزادیاں اپنے بزرگ والد گرامی قدر کے اعلیٰ فضائل کا بہترین نمونہ ہیں ۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے اکلوتے فرزند ارجمند صاحبزادہ نور محمد صاحب کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا ۔ قارئیں کرام نے اس سلسلہ میں پچھلے مضمون میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب کا ایڈیٹر ماہنانہ انورالصوفیہ کے نام مصر سے لکھا ہوا ایک مکتوب ملاحظہ فرمایا ہوگا علاوہ ازیں آپ نے "کون خوش نصیب ہے" ایک پہیلی لکھی ملاحظہ فرمائیں ۔

کون خوش نصیب ہے؟

یار تھے دو قصبہ ء کنجاہ میں ۔
رہتے تھے ایک دوسرے کی چاہ میں
دونوں تھے شاہ ؒ علی پور کے غلام
طالب اولاد تھے دونوں مدام
دونوں کی خاطر دعا حضرت نے کی
دونوں کو اولاد بھی اللہ نے دی
فضلِ حق سے دونوں کے بیٹے ہوئے ۔
نام بھی دونوں کے حضرت نے رکھے
دونوں کا نور محمد نام تھا
ایک سا دونوں کا خوش اندام تھا ۔
ایک کب کا چل بسا قدرت کے کھیل
دوسرا زندہ رہا ۔ قسمت کے کھیل
تھا بہ منظور خدا زندہ رہے ۔
یہ تھا منظور خدا وہ چل بسے
جینے والے کا ہے والد مر گیا ۔
چھوڑ کر چھ بیٹے دنیا سے گیا
جینے والے کی ابھی زندہ ہے ماں
بیٹوں کی خاطر رہے وہ جاوداں
دونوں یار آپس میں پکّے یار تھے
دونوں ہی باہم بڑے غم خوار تھے ۔

Marfat.com

کچھ بتاؤ تو یہ دونوں کون تھے ؟

میں بتا دوں تم نہیں گر جانتے
ایک تو شیخ کریم ان دو میں تھا
ڈاکٹر اللہ دتا ہے دوسرا

کون دونوں میں بھلا ہے خوش نصیب ؟

کچھ تو طالبؔ کو بتا دو اے حبیب

ارشادات عالیہ

۱ ☆ رہبر کامل کے خطوط کو بار بار پڑھنا چاہیے اگرچہ معمولی نوعیت کا ہو کیونکہ ان کا پڑھنا صحبت کا کام دیتا ہے۔

۲ ☆ خط سے آدھی ملاقات ہوتی ہے اس سے محروم نہیں رہنا چاہئے المکتوب نصف ملاقات

۳ ☆ وظائف مع تسبیحات و استغفار وغیرہ پابندی کے ساتھ ادا کرنا پریشانیوں اور مشکلات کا حل ہے۔

۴ ☆ پیر اور مرید کا تعلق بڑا نازک ہے ۔ آدابِ طریقت سے پوری پوری واقفیت چاہئے۔

۵ ☆ روزہ میں جو اس کے اپنے ذاتی انوارو برکات ہیں ۔ ان کے وجہ سے روزہ اہل ایمان سے نبھ جاتا ہے۔

☆ اخراجات خانگی کو اسلامی نہج پر لانا سب سے بڑی عبادت ہے۔

☆ صبح کے وقت شجرہ شریف (مناجات سحرگاہی جو صف پر درج ہے) کے پڑھنے والا بہت خوش نصیب ہے۔

Marfat.com

۸ ☆ جو تمہارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ نیکی کرو تمہارا مخالف تم سے بدی کرتے نہیں تھکتا۔ تم اس کے ساتھ نیکی کرتے کیوں تھکتے ہو۔ ہر شخص اپنے کئے کی سزا پائے گا ہم اپنی نیت اور نیک عادت کیوں بدلیں اور سزا کی لپیٹ میں کیوں آئیں۔

۹ ☆ ہمیں رات کے آخری حصہ میں سر بسجود ہو کر گڑگڑاتے ہوئے توبہ استغفار کرنی چاہیے۔

۱۰ ☆ اہل دنیا یعنی لذات و شہوات دنیوی سے محبت رکھنے والے بہتر سے بہتر ملفوظات اور اچھے سے اچھے اولیائے کرام کی صحبتوں سے بھی فیض نہیں اٹھا سکتے۔جب تک کہ کثرت صحبت اور عدم صحبت میں کثرت ذکر اذکار سے اللہ کی محبت بڑھ نہ جائے۔ؒ

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

۱۱ ☆ مذہبی کتابوں رسالوں پر خرچ کرنا تبلیغی اور خیراتی خرچ ہے کیونکہ یہ خرچ فی سبیل اللہ میں داخل ہے۔ نماز روزہ نفلی ورد و وظائف پڑھنا ہل چلانا ہے۔ روپیہ پیسہ اسکی رُہ میں دینا بیج ڈالنا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کی مثال یوں بیاں فرماتا ہے کہ ایک دانہ بیجو اس میں سے بالیں (سٹے) نکلیں گے ہر ایک بال میں ۱۰۰ دانہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو دگنا پھر اس سے دگنا کر دے شیخ سعدیؒ ایک حدیث پاک کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ؒ

بخیل از بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

۱۲ ۔کامل پیر کے بغیر مرید یا سالک کا کام دشوار ہے۔ پیر ایسا ہونا چاہیے جو جذب و سلوک کی دولت سے بہرہ ور ہو۔ فنا و بقا کی سعادت نصیب ہو۔اسکا کلام دوا اور اس کی نظر شفا ہے۔ مردہ دل اسکی توجہ سے زندہ ہوتے ہیں مرجھائی ہوئی جانیں اسکی نظر التفات سے تازہ ہوتی ہیں۔ اگر کسی طالب کو اس قسم کا کامل پیر مل جائے تو چاہئے

Marfat.com

کہ اسکے وجود شریف کو غنیمت جانے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اسکے حوالے کردے اور اپنی سعادت اسکی رضا مندی میں جانے۔

۱۳۔شیخ کی حرکات و سکنات پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے اگرچہ وہ رائی کے دانہ کے برابر ہو۔ کیونکہ اعتراض سے ماسوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ پیرو مرشد سے کرامت طلب نہ کرے۔

۱۴۔ٹوپی خواہ کسی قسم ہو اس سے نماز ہو جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹوپی سے نماز پڑھنا ثابت ہے البتہ حضورؐ نے ٹوپی سے یا خالی پگڑی (بغیر ٹوپی) سے کبھی امامت نہیں فرماتے تھے۔

۱۵۔استغفار کی تسبیحات کے بعد تین بار یہ دو رباعیات حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ کی تبرکاً خشوع و خضوع سے پڑھ لیا کریں کوئی بدخواہ کامیاب نہیں ہوگا

آمد بردرت امیدوارے
کورا نبود بجز تو یارے
محنت زدہ نیاز مندے
خجلت زدہ گنہگارے

وزکردۂ خویش روسیا ہے۔
وز گفتۂ خویش شرمسارے
حاشاز در توباز گردو
نومید چنیں امیدوارے

۱۶۔ خلقت سے نہ کسی کو راحت پہنچتی ہے اور نہ رنج کیونکہ ہر دو (دوست و دشمن) کے دل اللہ تعالیٰ کے تصرّف اور قبضہ میں ہیں جدھر وہ چاہتا ہے۔ ان کو پھیر دیتا ہے۔ اسلئے ہمارے لئے بہترین طریق عمل یہی ہے۔ کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے

Marfat.com

دروازہ پر جھکے رہیں اور اسی پر کامل توکل رکھتے ہوئے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کریں۔

۱۷۔ اسلام اور پاکستان کی خدمت میں خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں اور حرص و ہوا کے بندوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دینا چاہیے

بزرگوں کی صحبت اور معیت میں رہنا خدا کے ساتھ بیٹھنے کا فائدہ دیتا ہے

جوکہ چاہے ہم نشینی خدا
چاہئے ہو ہم نشینِ اولیاء

۱۸۔ اگر کوئی علوم ظاہری حاصل کرے تو وہ علم بھی مرنے کیوقت کچھ دستگیری نہ کریگا۔ اسکو اسوقت اسکے لوح دل سے محو کر دیا جائیگا۔ البتہ اگر اس نے حضور دوام و آگاہی بحق کا ملکہ حاصل کر لیا ہوگا۔ تو یہ اسکو مرنے کیوقت دستگیری کریگا۔ جوانی کو غنیمت جان کر کچھ دن ریاضت ایسی کرو کہ ملکہ حضور دوام حاصل ہو

۱۹۔ مقدس ہستیاں (اولیاء اللہ) کو دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُا ذُكِرَ اللّٰه۔

۲۰۔ ہر چیز کا ایک مصقلہ (زنگ دور کرنے والا) ہے۔ دلوں کا مصقلہ ذکر اللہ ہے۔ ذکر اللہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ وہ جہاد اور سونا چاندی صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ ؎

طالبؔ جو یاد حق میں گذرتا ہے ایک سانس
بہتر ہزار سانس سے ہے سانس ایک ہی۔

۲۱۔ وہ ذکر جو شیخ کامل سے بعد از بیعت حاصل کیا ہو وہ اعمال مقربین میں سے ہے اور وہ ذکر جو خود بغیر بیعت کے کیا جائے وہ اعمال ابرار سے ہے اور بلا سندی ہے۔ خدا کو حقیقت میں یاد کرنا یہ ہے کہ اسکے مقابلے میں جملہ اشیاء کو فراموش کر دے اللہ کا ذکر بغیر کسی غرض کے خالصتاً لوجہ اللہ اخلاص سے کرے۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وہ علم جو انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام سے باقی رہا ہے دو قسم کا ہے ایک علم احکام دوسرا علم اسرار (علم باطن) وارث انبیاء وہ عالم ہے۔ جس کو ان

Marfat.com

دونوں علموں سے حصہ حاصل ہو نہ کہ وہ شخص جسکو ایک ہی قسم کا علم نصیب ہو یہ وراثت کے منافی ہے

۲۲- اونچی آواز سے اللہ اللہ کہنے والوں کو منع فرماتے ۔ کیونکہ بلند آواز سے اللہ اللہ کہنے میں ریا اور تصنع پائی جاتی ہے ۔

۲۳ - جب لاہور میں تشریف فرما ہوتے تو مجلس ذکر ایک ڈیڑھ بجے تک جمی رہتی جب دوست اجازت لیکر جاتے تو آپ فرماتے کہ تہجد کے نوافل پڑھکر سونا گرچہ چار ہی کیوں نہ ہوں ۔

۲۵-آپ فرماتے وظائف اور تسبیح کرتے وقت خاموش اور توجہ سے کرنی چاہیے اس سے پورا فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔

۲۶-آپ فرمایا کرتے کہ کثرت سے اپنے گناہوں سے توبہ کیا کرو ۔ چنانچہ ایک خادم نے عرض کی کہ حضور استغفار کی تسبیح صبح و شام کافی نہیں ارشاد ہوا کہ وہ صرف عبادت میں کوتاہی اور کمی کو پورا کرنے کیلئے ہے ۔

۲۷-آپ فرمایا کرتے کہ ہمارے سلسلہ نقشبدیہ میں یہ اسباق انسان کی تکمیل اور نجات کیلئے کافی ہیں ۔ مراقبہ کے متعلق فرماتے کہ اتنا ذکر کرنا چاہیے کہ کرتے کرتے غشی طاری ہو جائے یا نیند آجائے ۔

۲۸-درود شریف کی تسبیح فرماتے وقت دوزانو قبلہ رخ بیٹھتے اور کسی چیز سے سہارا نہ لگاتے۔

۲۹-شیخ اپنے مریدوں سے نذرانہ صرف اس لئے قبول فرماتا ہے کہ مرید کے دل سے دنیا کی محبت اور حرص و ہوا کم ہو جائے ۔

۳۰-اگر کوئی شخص آستانہ عالیہ حاضر ہوتا ۔ تو جناب قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ خود اس شخص کے ہاتھ دھلاتے اور اسکے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اپنے دست مبارک سے پیالوں میں چائے ڈالتے اگر کوئی خادم اپنی خدمات پیش کرتا ۔ تو فرماتے کہ آپ فقیر کے مہمان ہیں جب آپکے گھر جائینگے تو خدمت کرلینا یہاں فقیر کا ہی حق ہے ۔

۳۱-کئی ایسے لوگ (مومن) ہوتے ہیں جو حقیقت میں ولی ہوتے ہیں ۔ لیکن بارگاہ الٰہی

کی طرف سے کسی حقیقت کے پیش نظران پر واضع نہیں کیا جاتا۔ جان کنی کے وقت ان کو ان کے درجات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

۳۲۔ اگر کوئی شخص سنت کا تارک ہو تو چاہے ہوا میں اڑ کر دکھائے بالکل خیال نہیں کرنا چاہیے کہ یہ شخص ولی یا بزرگ ہے بلکہ جادوگر ہے۔

۳۳۔ حضورؐ (ڈاکٹر صاحب) لوٹا پکڑ کر خود وضو فرماتے۔ کسی خادم کی خدمت قبول نہ فرماتے بلکہ فرمایا کرتے کہ وضو خود ہی کرنا چاہئے کیونکہ یہ بھی ایک عبادت ہے اور عبادت میں کسی شخص کی امداد کی ضرورت نہیں۔

۳۴۔ مزارات مقدسہ کی زیارت و حاضری بہت ہی مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اپنے شیخ (پیر و مرشد) نے اسکا حکم فرمایا ہو۔ زندگی میں مرید کیلئے پیر کی زیارت اور وصال کے بعد ان کی مرقد پاک کی زیارت ذریعۂ فیض ہے مرید کو جو کچھ ملنا ہے اپنے شیخ کے طفیل اور انہی کی وساطت سے ملنا ہے۔

۳۵۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت و سیرت کے لباس سے ظاہر و باطن کو ملبوس کریں۔ کیونکہ ہماری مسلمانی کا ثبوت اور ہمارے ایمان کا مظاہرہ اس کے بغیر ہیچ ہے۔ جو چیز اتباع سنت سے روکنے والی ہے اس سے دستبردار ہو جائیں ورنہ نام کی مسلمانی نہ ہمیں یہاں کام دے سکتی ہے اور نہ قیامت میں سود مند ہو سکتی ہے۔

۳۶۔ دنیا کے کاروبار ایک ذریعہ معاش ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس کئی ذریعے ہیں جن کے ذریعے وہ رزق پہنچیا تا ہے وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ ہمیں اسباب کو خدا نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ مسبب (مالک اسباب) کو اپنا خدا مان کر اسباب پر بھروسہ و اعتماد کرنے سے بے نیاز ہو جانا چاہئے

۳۷۔ جوں جوں ایک سالک یا مرید کو معیت تام اور حضور دوام حاصل ہوتا جاتا ہے۔ بے قراری کم ہوتی جاتی ہے۔ حتی کہ ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کی وہ احساس بھی کم ہوجاتا ہے پھر آنا جانا عادتاً" و ادباً" رہ جاتا ہے۔ مستفیض تو وہ گھر بیٹھے ہی ہو سکتا ہے

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ وصال پیر کے بعد بھی بلند نسبت رکھنے والا مرید فیض حاصل کرتا اور منازل طے کرتا رہتا ہے۔

۳۸۔آپؒ وضو بناتے وقت سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کی تلاوت فرماتے اور بعض دفعہ کھڑے ہوکر وضو کا باقی پانی نوش فرماتے۔

۳۹۔آپ ہمیشہ با وضو رہتے اور یاروں کو بھی با وضو رہنے کی تلقین فرماتے سوتے وقت تازہ وضو بناتے اور سر پر ٹوپی پہن کر سوتے۔

۴۰۔عموماً " نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ والضحیٰ دوسری میں سورت الم نشرح کی تلاوت فرماتے۔ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ فیل اور دوسرے میں لاِ اِیلٰف کی تلاوت بھی اکثر فرماتے۔

۴۱۔یاروں کو جموں کشمیر کے مسلمانوں کے لئے تہجد کے نفلوں میں دعا کے لئے تلقین کرتے اور خود بھی ان الفاظ میں دعا فرماتے۔

" الٰہی مسلمانان عالم دی خیر۔ جموں کشمیر اور گلگت سارے دا سارا علاقہ پاکستان وچ شامل فرما کے اسنو مضبوط تر بنا دے "

۴۲۔نماز ادا کرنے کے بعد سو جانے کی تلقین فرماتے عموماً فرمایا کرتے کہ سوتے وقت ذکر الٰہی کرنا چاہیے اسی طرح جب ذکر الٰہی کرتا انسان سو جاتا ہے تو اسکی تمام رات عبادت میں شمار ہوتی ہے۔

۴۳۔آپ فرمایا کرتے کہ نیند مراقبہ کی برکت سے اور اللہ پاک کے فضل و کرم سے پوری ہو جاتی ہے۔

۴۴۔پیر کامل کی یاد کبھی خالی نہیں آتی ہمیشہ ذکر ساتھ لاتی ہے یعنی جب پیر کی یاد آئے دل میں خود بخود ذکر شروع ہو جاتا ہے۔

۴۵اعلیٰ حضرت امیر ملت سرکار علی پوری کی اتباع میں عشا کے تین وتر اور دو نفل تہجد کے نفلوں کے ساتھ ادا فرماتے۔

Marfat.com

۴۶ آپ ہمیشہ نماز اور نوافل کھڑے ہو کر ادا فرماتے اور دعاء میں یہ پڑھا کرتے
اَللّٰھُمَّ یَسِّرِ امورنا۔ اَللّٰھُمَّ طَاھِرْ قُلُوْبَنَا اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا ابوابَ رَحْمَتِكَ باالخَیْرِ

۴۷ آخری جلسہ کنجاہ شریف کے موقع پر آپ نے مسجد میں فرمایا کہ مسجد کے دو نفل پڑھ لیا کرو پھر مسجد میں قیام و طعام جائز ہو جاتا ہے۔

۴۸ آپ فرماتے کہ ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندی میں بڑے سے بڑا چلہ یہ ہے کہ مرید اپنے شیخ کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ حاضری دے اور یہ شعر پڑھا کرتے

بر درِ پیر برو ہر صبح شام
تا ترا حاصل شود مقصد تمام
نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

۴۵ پنجگانہ نماز کے متعلق فرماتے جان جائے تو جائے نماز نہ جائے۔

تہجد کے نفلوں کی تلقین فرماتے وقت یہ حدیث شریف ارشاد فرماتے
ھَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ہے کوئی معافی چاہنے والا ہے کوئی مانگنے والا ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ روے منزل نہیں۔

۵۰۔ ذکر کے متعلق یاروں کو تلقین کرتے وقت یہ شعر ارشاد فرمایا کرتے

غفلت میں نہ گزار تو اب سانس ایک بھی
شاید یہی ہو سانس تیرا سانس اخری
دم دم دیو چ یاد کریں دم خالی مول نہ جاوے
جو دم غافل سو دم کافر ہادی اے فرماوے
طالب یاد الٰہی جیڈی ہور نعمت نہ کائی
یاد الٰہی دے وچ رہنا ہر دم میرے بھائی

Marfat.com

۵۱ - دوستوں سے فرماتے ۔ بتائے گئے اسباق کو خوب یاد کرو اور لطف اٹھاؤ فقیر کیلئے یہی صدقہ جاریہ ہوگا اور یہی خدمت ہوگی ۔

۵۲ شلغم گاجر کدو آپ کو بہت مرغوب تھا ۔

۵۳ آپ دوستوں کو ہر نماز کے بعد تین بار دعائے حدیث پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیَ اَعُوذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

۵۴ مرید کا مقصد اپنے مرشد ہی سے حاصل ہوگا ۔ اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو فیض و برکت سے محروم رہے گا ۔ آجکل یہی سبب ہے کہ عوام الناس فیض سے محروم رہتے ہیں ۔ جس فقیر کو دیکھا چار روز کے واسطے اسکے پیچھے لگ گئے ۔

۵۵ مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے یہاں تک کہ سوائے فرض و سنن کے نماز نفل یا کوئی اور وظیفہ بغیر اسکی اجازت کے نہ پڑھے کیونکہ پیر کی صحبت وردو وظائف پر مقدم ہے

اک گھڑی صحبت ولی اللہ کی طاعت سو سال سے بھی ہے بھلی

۵۶ جسطرح مومن کیلئے فرض ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی آوردہ کتابوں اور ادیاں پر ایمان لائے اور عمل فقط اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ و اسلام اور آپ کی شریعت پر کرے اس طرح ایک مرید صادق کو چاہیے کہ وہ تمام دیگر مشائخ اور انکے اسباق و وظائف پر اعتقاد رکھے کہ وہ حق ہیں لیکن عمل اپنے شیخ کے فرمودہ وظائف پر ہی کرے ۔

۵۷ سالک اگر طلب راہ حق میں کامیابی چاہتا ہے تو وہ شیخ کامل کی تلاش کرے اور اپنے پختگی عقیدت اور صدق ارادت کا اسکو یقین دلادے ۔ اور جب اسکی خدمت میں حاضر ہو تو مجلس میں کسی دوسرے سے اس سے پہلے مخاطب نہ ہو اور جب تک شیخ کی خدمت میں بیٹھا رہے ۔ اپنے توجہ اسکی طرف مرکوز رکھے جب وہاں سے فارغ ہو تو پھر دوسروں سے علیک سلیک کرے اور آخر پر اپنے شیخ سے مل کر رخصت ہو

Marfat.com

۵۸ جو لوگ اہل اللہ (بزرگان دین) پر پھبتیاں اڑاتے ہیں اور اداب کا لحاظ نہیں رکھتے وہ ان کے فیوضات سے ہی محروم نہیں رہتے بلکہ اکثر عذاب الٰہی میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اگرچہ اس حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں

۵۹ علما اور مشائخ کیلئے ضروری ہے کہ عوام کو برائی سے روکیں اور نیکی کی ترغیب دیں جو مشائخ احکام شریعت کے مطابق خود بھی عمل نہیں کرتے اور اپنے مریدوں کو اس پر چلنے کا حکم نہیں دیتے وہ دونوں گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں ایسے پیر کہلانے کے مستحق نہیں اگر غلطی سے کسی ایسے پیر سے بیعت ہو گیا۔ جسکا عمل خلاف شرع ہے تو اسکو چھوڑ کر کسی با شرع رہبر کامل سے بیعت کرے اور مرید ہونے کی اصل غرض و غائت بھی یہی ہے کہ بزرگان دین کی معیت میں راہ حق پر چل کر قرب حق حاصل کیا جائے۔

۶۰ ختم خواجگاں اور حلقہ ذکر ہفتہ وار پڑھنا چاہئے اگر کوئی دوسرا دوست اسکی دعوت دے تو اسکو بھی موقعہ دینا چاہئے۔

Marfat.com

عارف کامل خواجہ محمد امین عاصیؔ کنجاہیؒ

سر زمین پنجاب جنت نشان جہاں گھبرو جیالوں اور بانکے نوجوانوں کا مسکن ہے ۔ وہاں یہ اللہ والوں کی بھی پاک دھرتی ہے اس مہک بھری دھرتی پر بے شمار اولیاء کرام ' صوفیائے عظام اور مشائخ حضرات نے جنم لیا اور اپنے اپنے زمانے میں نورانی چراغ جلا کر یہاں کے گھپ اندھیروں کو چاک کیا ۔ طاغوتی اور باطل قوتوں کو توڑا اور فطری دین اسلام کا بول بالا کیا ۔ اپنی زندگیاں درس و تدریس میں وقف کر دیں شہر لاہور ہی کو لیجئے جب حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش تشریف لائے تو یہاں آپ نے باطل نقوش مٹا کر توحید کے ابدی نقوش کندہ کرائے باطل رسوم کو توڑا اور اسلام کی صاف ستھری رسموں کی داغ بیل ڈالی ۔ ظلم و بربریت کو ختم کر کے بھائی چارے اور امن کا پیغام دیا ۔

اسی طرح جناب میاں میر صاحبؒ شرقپور شریف میں آفتاب ولایت میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ نے پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارے کی تعلیم دی ہدایت کے موتی لٹائے ۔ گولڑہ شریف کے سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے اپنی علمی بصیرت سے سیاہ دلوں کو منوّر کیا ۔ چورہ شریف میں حضرت بابا جی نور محمد صاحب چوراھیؒ نے اپنے وقت میں اسلام کی بھرپور تبلیغ اور طاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد کیا جاہل مسلمانوں کو گمراہی کے دلدل سے نکالا ۔ ان بزرگوں نے تبلیغ پر کمربستہ رہ کر دنیا کے آرام اور آسائش ترک کر دیئے ۔ انگریزی دور میں جب کہ ہر طرف ظلم و ستم کا دور دورہ تھا مظلوم مسلمانوں کو تنگ اور مجبور کیا جاتا تھا اور شدھی سنگھٹن جیسی مسلم کش تحریکیں چل رہی تھیں ۔ تو اس گئے گزرے دور میں سرکار امیر ملّت کے صاحبزادگان اور آپ کے خلفائے کبار نے ایثار و قربانی کے جذبے سے سرشار ہو کر وہ بھرپور کارنامے انجام دیئے ۔ کہ اسلامی تاریخ میں سنہری لفظوں سے لکھنے کے قابل ہیں

Marfat.com

اسلامی تاریخ اپنے ان فدائیوں پر ہمیشہ ناز کرتی رہے گی ۔ اسی پاک دھرتی علی پور سیداں پر نقشبندی مسلک کا ایک تنا آور سایہ دار درخت نمودار ہوا ۔ جسے علی پور سیداں کی پاک دھرتی پر اعلیٰ حضرت امیر ملّت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری ؒ نے اپنے ہاتھ مبارک سے لگایا تھا ۔ اور شب و روز اس کی آبیاری کر کے اسے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا موقع مہیا کیا ۔ آج اس درخت کی شاخیں نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ چکی ہیں ۔ اسی درخت کی ایک سر سبز شاخ حضرت شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؔ کنجاہی ؒ کی شخصیت ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی زہدو عبادت میں گزاری اور اپنے شب و روز خدمت خلق اور دین کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیئے تھے ۔ اس بلند پایہ ہستی کے خلفاء میں سے جناب حضرت باباجی فیروز خاں صاحب فیروزہ آبادی اور جناب کیپٹن الحاج خواجہ محمد امین صاحب عاصیؔ کنجاہی ؒ نے بڑا بلند مقام پایا ۔

عالی جناب الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ بفضل تعالیٰ اسم بامسمیٰ تھے ۔ ایسی بزرگ ہستیوں کے دم قدم سے ہی یہ دنیا بقعۂ نور ہے ان کا وجود بابرکت تشنگانِ حق کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے سچ تو یہ ہے کہ آپ کے اسوہ عالی اور صورت و سیرت کی ایک جھلک دیکھتے ہی اس حقیقت کا برملا اعتراف ہوتا تھا کہ آپ گویا نقش طالبؔ ہیں اور علامہ اقبال کے مطابق ۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرھان

کتاب و سنت کی ترویج اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت میں آپ ہمہ وقت مستعد و منہمک رہتے تھے تبلیغ اسلام کی خاطر جہاں کہیں تشریف لے جاتے وہاں خلاف اسلام و خلاف شرع رسوم کی بیخ کنی فرما کر عوام الناس کو قرآن و سنت سے راہنمائی حاصل کرنے کی تلقین فرماتے سیدھی ستھری اور مختصر بات کہنے کے عادی تھے

Marfat.com

آپ کی گفتگو دلوں کو موہ لیتی تھی جو شخص آپ کی خدمت میں صدقِ دل سے حاضر ہوتا اس کی دنیا بدل جاتی اور آپ ہی کا گرویدہ ہو کر رہ جاتا دراصل ذکر و فکر اور یاد الٰہی سے ان اللہ والوں کے قلوب اتنے منوّر ہو جاتے ہیں کہ روح شریعت ان کے قلوب میں منعکس ہو جاتی ہے نیز شریعت و طریقت کے حسین امتزاج سے ان کی زندگی ایسا مینارِ نور بن جاتی ہے کہ ہزاروں لاکھوں تشنہ کام افراد اپنی روحانیت کی اجڑی بستی بسانے کے لئے ان کے فیوض سے بہرور ہوتے ہیں یہی وہ مقدس ہستیاں ہیں کہ مرجع خلائق ہونے کے باوجود ان کی طبیعت میں کبھی غرور و تکبر کا شائبہ تک پیدا نہیں ہوتا مخلوق خدا سے انتہائی شفقت و محبت سے پیش آنا ان کا معمول ہے مصائب و آلام اور حوادث روز گار سے دکھی مخلوق جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے تو ان کی شفقت غم خواری محبت اور پر خلوص دعاؤں سے بے چین دل اطمینان پاتے ہیں دراصل یہ صلحائے عظام کا وہ گروہ ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی اشاعت و تبلیغ دین حقہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے تاکہ مخلوق خدا ان کے فیوض و برکات کے باعث کفر سے ایمان گناہ سے عبادت اور نفسانیت سے روحانیت کی طرف آتی رہے۔

اسمِ گرامی آپکا اسم گرامی محمدؐ آمین ہے۔ اور آپ کی تاریخ پیدائش ۲ مئی ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ ہے گویا آپ کی ولادت شب برات کی برکتوں بھری رات میں ہوئی۔آپ کے والد بزرگوار کا نام سیٹھ سیف الملوک ہے آپ کا خاندان صاحب ثروت اور شرافت میں بڑا مشہور ہے ارد گرد کے دیہات میں رہنے والوں نے آپ کی ولادت پر سیٹھ سیف الملوک کو مبارک باد پیش کی کنجاہ کے باسیوں نے اس نومولود کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں آپ نے اس چھوٹے سے تاریخی گاؤں میں بچپن گزارا۔

تعلیم آپ نے جب ہوش سنبھالی تو اسلامیہ ہائی سکول کنجاہ میں تعلیم حاصل کرنے لگے اور میٹرک تک یہیں پڑھتے رہے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے آپ

Marfat.com

بچپن سے ہی بڑے راست باز اور خاموش طبع تھے آپ نے عہد انگریز میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتے دیکھا آپ اپنے مسلمان بھائیوں کی گردنوں میں انگریز کی غلامی کا طوق دیکھتے تو آپ کا خون کھول جاتا اور آپ پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ۔ ان دنوں آپ نے علامہ اقبالؒ کا چرچا سنا اور قائداعظمؒ محمد علی جناح کو مسلمانوں کو آزاد کرانے کے لئے دن رات سعی کرتے دیکھا ۔

ملازمت میٹرک سے فارغ ہوئے تو ڈاکٹر جناب الحاج شیخ محمد اللہ دتہ صاحب طالب" کے کہنے پر آپ ۷ مئی ۱۹۳۶ء کو فوج میں بھرتی ہو گئے آپ فوج کے شعبہ EME میں بھرتی ہو کر ترقی کرتے کرتے کپتان کے عہدے پر پہنچے آپ کی جوانی جہاد کے جذبے سے سرشار تھی آپ نے بھارت کے خلاف اپنے ملک پاکستان کی طرف سے جنگ آزادی کشمیر ۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۵ء میں بھرپور حصہ لیا ۔ آپ کو ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ ملا مشہور زمانہ رانی توپ بھی اسی کور سے وابستہ تھی

دوسری جنگ عظیم میں آپ مصر میں تعینات تھے مصر سے آپ کا تبادلہ لیبیا ہو گیا۔ وہاں جنگ کے دوران آپ دشمن کی قید میں پہلے اٹلی پھر اسٹریا ' جرمنی اور آخر میں فرانس پہنچا دیئے گئے وہاں سے آپ نے ESCAPE کیا اور سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے اس جگہ آپ کا قیام آٹھ ماہ رہا ۔ جب آپ کو مختلف ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کے تجربات و مشاہدات میں پختگی آتی گئی ۔ اور جہاد کا جذبہ دن رات بڑھتا گیا ان دنوں مصر شہر کو اچھی طرح دیکھنے کا موقعہ ملا آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس شہر میں تاریخی کھنڈرات بھی دیکھے آپ نے دریائے نیل کے کنارے بیٹھ کر وضو کیا اور حضرت عمرؓ کا خط بنام دریائے نیل کا مضمون ذہن میں لاکر بے خود ہوئے ۔

دوران ملازمت آپ کوئٹہ حیدر آباد سندھ راولپنڈی لاہور اور مانسر کیمپ کراچی میں تعینات رہے جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" ۱۹۵۴ء میں بذریعہ بس زیارت حرمین الشریفین تشریف لے گئے تو واپسی پر کوئٹہ میں آپ کے پاس کچھ

Marfat.com

عرصہ قیام فرمایا ۔ آپ اپنے کام کے دھنی اور بہترین انجینئر تھے ۔ آپ کے بارے میں ایک انگریز آفیسر کے ریماکس ملاحظ ہوں ۔

NO NEED TO SEND HIM IN ENGLAND DISTING UISHED IN ALL RESPECTS . NO ONE CAN TEACH HIM IN ENGLAND .

بڑے ہی ذمہ دار اور لائق انجینئر تھے آپ کا نشانہ کبھی خطا نہ جاتا تھا آپ کی جوانی بے داغ تھی آپ کی راتیں زہدو عبادت میں گزرتی تھیں آپ کا معمول تھا کہ رات کے پچھلے پہر غسل کر کے خوشبو لگاتے اور نماز تہجد ادا کرتے تلاوت قرآن پاک کے بعد نماز فجر ادا کر کے ناشتہ کرتے اور ڈیوٹی پر حاضر ہو جاتے ہر نماز وقت پر ادا کرتے اور وضو کے وقت مسواک کا استعمال کرتے آپ کی صحت قابل رشک تھی ۔ آپ کڑیل جوان تھے چوڑا چکلا سینہ سرخ سپید رنگ اور بھرا بھرا جسم آواز میں ایک گرج تھی چہرے پر ایک عجیب کیفیت رقصان رہتی جوانی کے دنوں میں آپ کبڈی کے کھیل میں حصہ لیتے تھے جب چھٹی پر گھر آتے تو ایک ایک دوست احباب کو مل کر ان کی خیریت دریافت کرتے جب فراغت پاتے تو اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر شکار کھیلنے کے لئے نالہ بھمبر کے اس پار تک چلے جاتے جب انہیں انگریزی دور میں فوج کی ملازمت کے سلسلہ میں انڈیا کے مختلف شہروں میں جانا پڑا تو بمبئی ۔ پونا احمد نگر کھنڈالہ ہلز اور کھسارا ہلز جانے کا بھی موقع ملا یہاں گھنے جنگلوں میں آپ نے درندوں کا شکار کھیلا خونخوار جانوروں اور شیر کا شکار بغیر مچان کے کیا آپ نے بھارت کے حسین علاقوں اور گھنے جنگلات کی دل بھر کر سیر کی۔

خانہ آبادی

یوں تو قبلہ ڈاکٹر محمد اللہ دتہ طالبؔ صاحب" کی نظر عنایت ان کے اوپر بچپن سے ہی تھی مگر ملازمت کے دوران ان کے ساتھ ایک خاص قلبی لگاؤ رہنے لگا آپ کے ساتھ خط و کتابت جاری رہتی اور اس طرح آپ کے ساتھ ان کی والہانہ محبت بڑھتی

Marfat.com

گئی ۱۹۴۶ء میں جب تعطیلات گزارنے کنجاہ آئے تو سیٹھ سیف الملوک نے ان کو قبلہ جناب ڈاکٹر الحاج شیخ محمد اللہ دتہ صاحب طالبؔ کے حضور پیش کر کے کہا کہ محمد امین کو ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لو۔

چنانچہ آپ کی عمر ۲۷ برس کی تھی کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب کی منجھلی صاحبزادی صاحبہ سے سلسلہ ازدواج میں منسلک ہوئے چونکہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے اکلوتے فرزند ارجمند جناب صاحبزادہ نور محمد صاحب صغر سنی میں وفات پا چکے تھے اس لئے حضور نے آپ کو اپنی امیدوں اور تمناؤں کا محور بنا لیا اور اکثر آپ کی خصوصی باطنی فیوضات سے نوازتے رہتے تھے ہمارے سلسلہ عالیہ کے عظیم روحانی پیشوا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے خلیفہ اول حضرت جناب بابا جی فیروز خان صاحب فیروز آبادی جناب کیپٹن صاحب کو ایک کونہ میں لے گئے اور کہا کہ محمد امین میں بھی نہیں ہونگا اور ڈاکٹر صاحب بھی نہیں ہونگے یہ باغ باغیچہ اور پھول پھلواڑی سب آپ کی ہے۔ اگر آپ نے اس کی آبیاری کی تو آپ اس کے امین اور ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

ولی راولی می شناسد یہ رمز کی باتیں تھیں بہر حال بعد میں آنے والے وقت نے اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ وہ باغ باغیچہ جس کی آبیاری حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ اپنے خصوصی باطنی فیوضات اور روحانی توجہ سے سالہا سال فرماتے رہے آپ اس کے حقیقی امین ثابت ہوئے نیز اس گلشنِ طالب کو مزید ہزار ہا گلہائے طریقت سے آراستہ فرمایا آپ نے اپنے والدین کی اعلیٰ رہائش گاہ کو خیرباد کہہ کر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی بار گاہ میں ہمیشہ کے لئے سکونت اختیار کر لی۔ دوران ملازمت رخصت پر آتے تو پہروں حضور کی خدمت میں صرف ہوتے اکثر و بیشتر مسائل طریقت پر گفتگو ہوتی اور جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں آنے والے احباب و یاران طریقت سے ہونے والی گفتگو سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تواضع پر بھی مامور رہتے

بیعت

دل کی دنیا بھی نرالی ہے خیال نہ آئے تو ماہ وسال گزر جائیں مگر سوز و گداز پیدا

Marfat.com

ہو تو انسان سراپا اضطراب بن جاتا ہے دل کسی کی یاد میں مضطر اور نگاہیں بیقرار رہتی ہیں عاشق صادق کے دل میں فقط ایک تمنا ہوتی ہے کہ اپنے محبوب و مطلوب کی ایک جھلک دیکھ لے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دل عشق حقیقی کی لذت سے آشنا ہیں.

آٹھ سال کے اس عرصہ میں آپ کے دل کی دنیا بدل چکی تھی گویا زمین پہلے ہی ہموار تھی ۔ ۱۹۵۴ء کے موسم بہار کے ایک روز آستانہ عالیہ کے صحن میں مصلّہ بچھایا اور اس پر مودّب ہو کر بیٹھ گئے دل اور نگاہ تو پہلے بک چکے تھے اب ہاتھوں کو بھی بیعت کے لئے بڑھا دیا حضور قبلہ عالمؒ نے ہاتھوں کو تھام لیا مسکرائے اسباق تلقین فرمائے اور معمول کے مطابق دعا فرمائی اب آپ داماد ہونے کے علاوہ مریدی کے دوہرے رشتہ میں بھی منسلک ہو چکے تھے ۔

سنت کے مطابق داڑھی

ایک دفعہ دوران ملازمت رخصت پر گھر آئے ہوئے تھے اور افراد خانہ سب اکٹھے کھانا کھا رہے تھے کھانے سے فراغت کے بعد حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا محمد امین سنت ڈاڑھی تو یہ ہے کہ جدھر سے بھی پیمائش کی جائے ایک مشت ہو لیکن آپ ابھی فوجی افسری میں ڈاڑھی ترشوا رہے ہیں اس روز کے بعد آپ نے سنت نبوی کے عین مطابق ڈاڑھی رکھ لی ۔

خلافت

جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی صحت آخری ایام میں انتہائی کمزور تھی مگر یارانِ ملتان ڈویژن کے مسلسل اصرار پر وہاں تشریف لے گئے بیس بائیس روز کے عرصہ میں سینکڑوں بندگان خدا کو راہ راست پر لانے کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک فرمایا اور ۱۱ شعبان المعظم بروز پیر بمطابق ۳ مارچ ۱۹۵۸ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے چونکہ رمضان المبارک کی آمد آمد تھی لہٰذا حضورؒ کے چہلم کی تاریخ عید الفطر کے بعد ۲۴ اپریل ۱۹۵۸ء مقرر کی گئی چہلم کے موقع

Marfat.com

پر وطن عزیز کے کونہ کونہ سے یاران طریقت و دیگر علمائے کرام و بزرگان عظام جمع تھے اس عظیم اجتماع میں اعلیٰ حضرت سراج الملّت الحاج صاحبزادہ پیر حافظ سید محمد حسین شاہ صاحبؒ سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور شریف نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک سے الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ کے سرپر دستار خلافت پہنائی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ طابیہ کی آبیاری کے لئے مسند ارشاد پر بٹھا کر وابستگان آستانہ عالیہ کنجاہ شریف پر احسان عظیم فرمایا۔

سیرت و کردار

آپ میں حسن سیرت خلق حسن معاملہ ' خدمت خلق زہدو قناعت اور مہمان نوازی کا عنصر بدرجہ اتم موجود تھا ہزاروں معتقدین ہونے کے باوجود ہر فرد سے خواہ امیر ہو یا غریب آپ بلا امتیاز سب سے یکساں محبت کرتے تھے علمائے کرام و مشائخ عظام کی انتہائی عزت کرتے تھے طبیعت میں سادگی اس قدر کہ بازار سے سودا وغیرہ خود خریدتے تھے۔

مہمان نوازی

آپ مہمانوں کی خاطر تواضع کا بڑا اہتمام فرماتے دوستوں کو دیکھ کر بڑے لطف و کرم کا اظہار فرماتے ان کی آسائیش کا خاص خیال رکھتے اور مناسب مشورہ سے نوازنے کے بعد خصوصی دعا فرماتے اور ان کی خوشی اور غم میں برابر کے شریک ہوتے آپ نے کسی سے ادھار نہ لیا آپ فضول خرچی سے منع فرماتے مگر جہاں ضروری ہوتا دل کھول کر خرچ کرتے۔

تبلیغ

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی رحلت کے بعد عرصہ بتیس برس تک تبلیغ اسلام اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ کی اشاعت میں آپ اہم اور گراں قدر خدمات سرانجام دیتے رہے شروع شروع میں چونکہ ابھی آپ فوجی ملازمت میں تھے اس لئے وقت کی

Marfat.com

کمی کے باعث دوستوں کو آپ کی ظاہری محبت کے کم مواقع میسر رہے ۔ البتہ ۱۹۶۶ء سے ملازمت میں کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنی تمام تر توجہ تبلیغ پر مرکوز فرمائی ان تمام علاقوں کا جہاں جہاں یاران طریقت اور وابستگان آستانہ عالیہ رہائیش پذیر تھے دورہ فرمایا ۔ راولپنڈی وزیر آباد سیالکوٹ گوجرانوالہ ' لاہور ' خانیوال ' ملتان ' لودھراں بلند پور میلسی ماہنی سیال گاہی ممبٹر دنیا پور کہروڑپکا ' سرگودھا رنگ پور بھگور نور پور تھل کلور کوٹ اور دیگر بہت سے مقامات جہاں یاران طریقت کی وابستگی قیام پاکستان سے بھی پہلے کی ہے دوستوں نے آپ سے رابطہ پیدا کیا کیونکہ ملازمت کے باعث ہر جگہ کے یاروں سے آپ کا نامانوس ہونا قدرتی بات تھی لہٰذا آپ کے تبلیغی دوروں کی بدولت دوستوں سے رابطہ کو مزید تقویت ملی آپ کی صحبت و مجالس میں بیٹھنے سے یوں محسوس ہوتا کہ گویا جناب قبلہ ڈاکٹر صاحب" خود بنفس نفیس مجلس میں تشریف فرما ہیں آپ نے ان علاقوں مین ہفتہ وار حلقہ ہائے ذکر مقرر کر کے ختم خواجگان کے بعد دینی مسائل بیاں کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کچھ سرکردہ ہندو لیڈروں نے قیام پاکستان سے قبل برصغیر میں شدھی اور سنگھٹن جیسی مسلم کش تحریکیں چلا رکھی تھیں اور برملا کہتے تھے کہ ترکی اور عرب کا خواب دیکھنے والوں کے لئے بھارت میں کوئی جگہ نہیں ان تحریکوں کا مرکز راجپوتانہ اور یو پی کے وہ اضلاع تھے جہاں معاشی طور پر غریب اور کمزور مسلمان بستے تھے مسلمانوں کو مرتد و برگشتہ کر کے ہندو ازم میں ضم کرنے کا نام شدھی تھا اعلیٰ حضرت امیر ملّت الحاج حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ محدث علی پوری نے اس فتنہ کے قلع قمع کے لئے ملکی سطح پر اقدامات کئے یاران طریقت کو خصوصاً اور مسلمانان ہند کو عموماً اس فتنہ کا نوٹس لینے کا پیغام دیا اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکار علی پوریؒ نے قبلہ حضور ڈاکٹر صاحبؒ کو فرمایا کہ راجپوتانہ کے زیادہ تر لوگ فوج میں آپ کے ساتھ رہ چکے ہیں اس لئے آپ اس علاقہ پر خصوصی توجہ دیں اپنے شیخ کامل کی تعمیل ارشاد میں دن رات ایک کر کے وہ کام کیا کہ آپ کے مساعی جمیلہ کی بدولت نہ صرف برگشتہ

Marfat.com

مسلمانوں کو دوبارہ دولت اسلام نصیب ہوئی بلکہ ہندو آریوں کی فریب کاریوں سے آگاہی پا کر بے شمار غیر مسلم بھی مشرف بہ اسلام ہوئے لہٰذا شدھی کی تحریک کے کامیاب خاتمہ کے بعد بھی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے اس علاقہ میں اپنی تبلیغی توجہ مرکوز رکھی قیام پاکستان کے بعد یہ تمام یار ملتان ڈویژن میں آباد ہوئے۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی رحلت اور حضرت صاحبزادہ صاحبؒ کی ملازمت کے باعث ان دوستوں سے کچھ عرصہ رابطہ کم رہا اس دوران اس علاقہ میں کچھ موقع پرست جاہل اور جعلی پیروں کا آنا جانا بڑھ گیا راجپوت چونکہ اپنی دھن کے پکے اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہوتے ہیں اور پھر شیخ کامل کا تصرف تھا کہ اس گروہ کی ان کے سامنے ایک نہ چلی چنانچہ ان جعلی پیروں نے ایک نئی چال چلی کہ چونکہ راجپوتوں کا کوئی پیر نہیں اس لئے ان کے ہاں اولاد نرینہ کم ہی ہو گی۔ اولاد نرینہ جیسی نعمت عظمیٰ کی خواہش کسے نہیں ہوتی ان کا یہ ہوائی تیر نشانے پر بیٹھا دوستوں کو پریشانی ہوئی چنانچہ ۱۹۵۹ء میں حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب ابھی حرمین الشریفین کی زیارت اور حج بیت اللہ سے واپس تشریف لائے تھے۔ کہ بلند پور سے محترم پیر بھائی حافظ محمد الیاس صاحب حاضر خدمت ہوئے اور ساری صورت حال عرض کرنے کے بعد ملتان ڈویژن کے تبلیغی دورہ کے لئے ساتھ جانے کی دعوت دی آپ نے دعوت قبول فرمائی اور وہاں تشریف لے گئے آپ کی تشریف آوری کی خبر تمام دوستوں کو ہو چکی تھی عوام الناس کا جم غفیر آپ کی مجالس میں حاضر رہتا آپ اپنی مجالس اور نماز جمعہ کے خطبات میں خلاف اسلام اور خلاف شریعت رسوم کے مضر اثرات سے لوگوں کو آگاہ کر کے قرآن و سنت سے راہنمائی حاصل کرنے کی تلقین فرماتے رہے جس کی خاطر خواہ نتائج حاصل ہوئے آپ کی بنفس نفیس موجودگی خصوصی توجہ حسن اخلاق اور روحانیت کی بدولت ہزاروں افراد راہ راست اختیار کر کے داخل سلسلہ عالیہ ہوئے نیز بیمار لوگوں کے علاج اور آپ کی دعا و برکت سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں کو اولاد نرینہ کی نعمت سے مالا مال فرمایا اگرچہ آپ پیشہ ور مبلغ نہیں تھے مگر یہ آپ کے

Marfat.com

پیر کامل کی توجہ اور تصرف کا اثر تھا کہ آپ بطریق احسن اس مشن کو جاری رکھے ہوئے تھے اور بفضل تعالیٰ ہزاروں بندگان خدا صالح و پرہیز گار بن کر کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔

تعمیرات

آپ ۱۹۶۶ء میں ملازمت سے کیپٹن کے عہدہ پر ریٹائر ہو گئے اور گھر آکر اپنی ساری توجہ تبلیغ اسلام اور خدمت خلق پر لگا دی جہاں جہاں آپ کے چاہنے والے دوست پیر بھائی مریدیں تھے آپ نے وہاں کا دورہ فرمایا۔ اپنے شیخ کامل کے معتقدین کی دلجوئی فرماتے اور ان کو کبھی مرشد کی کمی نہ محسوس ہونے دی آپ اپنے مریدوں پر بڑی شفقت فرماتے۔ ان کی خوشی اور غم میں شریک ہوتے اور ان کو اسلامی طریقوں پر اپنی زندگی گزارنے کی تلقین کرتے آپ جب وعظ کرتے تو آپ کی ایک ایک بات سننے والوں کے دل پر اثر کرتی آپ نے تعمیرات کی طرف توجہ دی اپنی نگرانی میں اپنے شیخ کامل رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر ایک شاندار عمارت بنوائی جو کنجاہ کے مشرقی گوشہ میں راستے سے قریب واقع ہے مزار اقدس کے ساتھ ہی ایک عالیشان مسجد النور نئے فن تعمیر کے مطابق بنوائی اس مسجد میں انجمن خدام الصوفیہ کے نام پر درس و تدریس کے لئے مدرسہ کی بنیاد رکھی ساتھ ہی غسل خانے اور وضو گاہیں بنوائیں باہر سے آنے والے مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے حجرے اور لنگر خانے تعمیر کروائے مسجد اور دربار کے درمیان نادار اور غریب لوگوں کے علاج کے لئے شفا خانے شفاء للناس کلینک کی بنیاد رکھی جو زیر تعمیر ہے۔

آپ ہر سال عرس مبارک۔قومی اور مذہبی تہواروں پر شاندار اجتماع منعقد کرواتے اور تبلیغی جلسے بھی کرواتے زائرین کے آرام و آسائش خوردو نوش اور ٹھہرنے کا انتظام خود فرماتے ان موقعوں پر لوگ جوق در جوق حاضر ہوتے اور ان کے دامن پیار محبت شفقت اور نیک دعاؤں سے بھر دیتے۔ آپ کے لنگر خانے سے غریب امیر اور خاص و عام سبھی ایک دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے یہاں کسی طرح

Marfat.com

کی اونچ نیچ روا نہیں رکھی جاتی اور سب کو پُر تکلف اور رنگ برنگے کھانے سیر ہو کر کھانے کو دیئے جاتے ہیں۔

حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی قدس سرہ العزیز کا مزار اطہر زائرین کو دور سے گنبد خضرا کی یاد دلاتا ہے موسم بہار میں ہر سال ماہ اپریل کے دوسرے جمعہ اور ہفتہ کے روز حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کا قائم کردہ انجمن خدام الصوفیہ کنجاہ شریف کے سالانہ تبلیغی جلسہ کے موقعہ پر حضور کا عرس شریف بھی منعقد ہوتا ہے۔

کتب

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی دو کتب صحبت کا اثر اور یاران طریقت سے خطاب بہت پرانی ہیں اول الذکر یاران کراچی اور دوسری جناب مولانا غلام رسول صاحب گوہرؒ ایڈیٹر ماہنامہ انوار الصوفیہ نے قیام پاکستان کے بعد شائع کروائیں جناب صاحبزادہ صاحبؒ نے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے مختصر مجموعہ کلام " نادرات " کو ۱۹۵۹ء میں دوبارہ شائع کروایا اس کے بعد آپ نے حضور کے اردو فارسی پنجابی کلام اور تصوف کے مضامین کو یکجا کر کے دو مختلف کتب بنام انور طالب" اور " تصوف " شائع کروانے کا اہتمام فرمایا مشائخ عظام ' علمائے کرام اور باذوق حلقہ میں ان کی بے حد پذیرائی ہوئی لہٰذا آپ کی مساعی جمیلہ سے انوار طالب دوبارہ شائع ہو چکی ہے اور بفضل تعالیٰ تصوف کا تیسرا ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں آپؒ نے اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کی رباعیات نماز چھپوا کر دوستوں اور دیگر مسلمانوں میں مفت تقسیم کیں۔

اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحب کے مکتوبات شریف کو علیحدہ چھپوایا جا رہا تھا۔ جس کو اب مکمل کر لیا جائے گا۔

اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحب کی سوانح حیات تحریر کرنے کے لئے بہت سا مواد جمع ہو چکا تھا۔ آپ یہ کوشش کر رہے تھے کہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے کہ بارگاہ ایزدی سے بلاوا آگیا اور یہ سعادت حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب سجادہ نشین کے حصہ میں آئی ما

Marfat.com

شاعری

آپ کبھی کبھی خوبصورت اور پر معنی شعر بھی کہتے اور اپنا تخلص عاصیؔ لکھتے نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی تاریخ وصال جو الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ عاصیؔ سجادہ نشین دربار عالیہ نے تحریر فرمائی درج ذیل ہے

شیخ کامل اللہ دتہ طالب حق ذوالمنن
عابد و زاہد سراپا خاک پائے پنج تن
پیر کی شب گیارھویں شعبان پیر نقشبند
چھوڑ دنیائے دنی کو چل بسے پیر زمن
جب ہوئی عاصیؔ کو تیرے فکر تاریخ وصال
رحمت حق نے ندادی طالبؔ ہو مغفور بن

۱۳۷۸ھ

منقبت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے غنیمت قصبۂ کناہ میں — طالبؔ حق کا وجود باسعود
فقرو درویشی و جذب و شوق میں — بے عدیل و بے مثیل ان کا وجود
سن کے بیگانے یگانے بن گئے — لحن داؤدی سے ذکرِ یا وُدود
تیرے فیضِ دم سے کلمہ پڑھ اٹھے — ہند میں نصرانی و گبرو ہنود
اللہ اللہ عاصیؔ و مہجور کو — کر دیا مانوس قعود و سجود

Marfat.com

سہرا

بتقریب شادی خانہ آبادی السید خورشید حسین شاہ خلف الرشید اعلیٰ حضرت جوہر ملت السید اختر حسین شاہ صاحبؒ جماعتی علیپوری -

سہرے کا یوں انداز بدلتا ہی رہیگا
الفاظ کے پیکر میں سنورتا ہی رہیگا
گھر جوہر ملت کا ہے انوار سے تاباں
خورشید منوّر ہے چمکتا ہی رہیگا
اشرف ہوئے افضل ہوئے ذاکر بھی مظفر
اختر تیرا ہر ذرہ چمکتا ہی رہیگا
شاخ گلِ طوبیٰ کی چٹک اور مہک اور
سدرہ کا یہ پودہ سدا پھلتا ہی رہے گا
بلبل شہ بطحا کا چہکتا ہی رہیگا
یہ گلشن زہرہ ہے مہکتا ہی رہیگا
مکہ ہو مدینہ ہو بخارا کہ علی پور
یا شاہ جماعت تیرا چرچا ہی رہیگا
سہرا ہے جماعت کا جماعت ہے علیؓ کی
سہرا تیرے سر پر سدا بندھتا ہی رہیگا
محفل ہے کہ ہے مرکز انوار الٰہی
اللہ کا نور اس پر برستا ہی رہیگا
خورشید کا سہرا لکھا عاصیؔ نے بصد شوق
یہ خادم دربار ہے لکھتا ہی رہیگا

Marfat.com

اولاد

آپ" کی چار صاجزادیاں اور دو صاجزادگان ہیں بڑے صاجزادہ صاحب کا اسم گرامی الحاج محمد ولی اللہ نور الامین ہے ۔ آپ ان دنوں سعودی عرب جدہ میں مقیم ہیں جب کہ چھوٹے صاجزادہ صاحب جو بفضل تعالیٰ ان دنوں سجادہ نشین آستانہ عالیہ کنجاہ شریف ہیں آپ کا نام نامی اسم گرامی جناب ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین ہے ۔ آپ سروسز ہسپتال لاہور میں میڈکل آفیسر کے عہدہ پر تعینات ہیں ۔ اس کے علاوہ گھر کی دیکھ بھال اور دوستوں کی خدمت آپ کا شعار ہے ۔حضرت قبلہ خواجہ صاحبؒ کی زندگی سے ہی کنجاہ شریف کے سالانہ جلسہ اور عرس شریف کے اہم امور آپ کے سپرد ہیں۔

ایک دفعہ حضرت جناب قبلہ کیپٹن صاحبؒ نے اپنے دونوں صاجزادگان کو جب کہ وہ سکول میں زیر تعلیم تھے ۔ اپنے پاس بلایا ۔ فرمانے لگے آپکے نانا جان اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالبؔ الٰہی" جن کا یہ فقیر مسند نشین ہے ۔ ڈاکٹر تھے ۔ انہوں نے غریب لوگوں کا مفت علاج کیا تھا ۔ اور دکھیوں کے مداوا تھے ۔ ان کی نظر شفقت سے مجھے ان کی سجادگی ملی ۔ لہٰذا فقیر کی یہ خواہش ہے کہ آپ دونوں میں سے جو صاحب ڈاکٹر بنیں انہیں مسند نشینی کے اعزاز سے نوازا جائے ۔ بڑے صاجزادہ صاحب اگرچہ لائق فائق تھے ۔ مگر گجرات جاتے ہوئے دوران سفر آنکھ پر چوٹ لگ گئی ۔ جس کی وجہ سے آپ میٹرک کے بعد تعلیم جاری نہ رکھ سکے ۔ چھوٹے صاجزادہ جناب محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب کو گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی میں نمایاں کامیابی کے بعد علامہ اقبال میڈیکل کالج میں داخلہ مل گیا ۔ لہٰذا ایم بی بی ایس کرنے کے بعد آج کل آپ سروسز ہسپتال لاہور میں بطور میڈیکل آفیسر ملک و ملّت کی خدمت میں مصروف ہیں ۔

وصال :۔ آپ دن رات دور دراز علاقوں میں تبلیغ دین اور مخلوق خدا کی رہنمائی

Marfat.com

کے لئے اکثر و بیشتر سفر پر رہتے تھے ۔ آپ کی صحت آہستہ آہستہ کمزور ہوتی چلی گئی ۔ ڈیڑھ سال تک آپ زیر علاج رہے ۔

مریض عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کمزوری اس قدر بڑھ گئی کہ آخری ایام میں اکثر آپ لیٹے ہی رہتے جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب شب و روز علاج کے لئے خدمت عالیہ میں حاضر رہتے ۔ ۱۹۸۹ء کے سالانہ تبلیغی جلسہ اور اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب" الٰہی کے عرس شریف کی تقریبات میں شرکت کے لئے دن میں کئی بار ارادہ فرمایا تاکہ مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کا خود جائزہ لے سکیں مگر صحت خاصی کمزور ہو چکی تھی ۔ آخر کار صبح کے الوداعی اجلاس میں شرکت کے لئے آپ" تشریف لے آئے مشتاقان دید جو آپ کی ایک جھلک دیکھنے کو ترس گئے تھے جی بھر کر زیارت سے مستفیض ہوئے ۔

مساں مساں ہتھ لگدا یارو ایہ کرماں دا ویلا
رب جانے پھر نال سبب دے کدوں ہوے گا میلا

انتظامات وغیرہ دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور اطمینان کا اظہار فرمایا صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب اور دیگر تمام دوستوں کے لئے دعائے خیر فرمائی ناشتہ دینے کے بعد فرداً فرداً سب دوستوں کو خود رخصت فرمایا عرس شریف میں یہ آپ کی آخری شرکت تھی ۔ چنانچہ اس کے بعد آپ کی صحت باوجود علاج پیہم کے دن بدن گرتی چلی گئی آخرکار سالانہ تبلیغی جلسہ اور عرس شریف منعقدہ ۱۹۹۰ء کے چند روز بعد ۱۶ مئی بروز بدھ آپ نے رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ تمام دوست اس حادثہ جانکاہ کی اطلاع پا کر آستانہ عالیہ کنجاہ شریف پہنچ چکے تھے ۔ اگلے روز ۱۷ مئی بروز جمعرات صبح ۸ بجے میت پاک جامع مسجد النور میں زیارت کے لئے رکھ دی گئی ۔ ٹھیک ۹ بجے اعلیٰ حضرت عالیجناب الحاج پیر حافظ سید افضل حسین شاہ صاحب

Marfat.com

سرکار علی پور شریف کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ آپ کے فرمان اور وصیّت کے مطابق اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الہیؒ کے مزار شریف کی عمارت کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

قطعہ تاریخ ارتحال

از قلم سید عارف محمود مہجور گجراتی

رہبر طریقت الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین عاصیؔ نقشبندی طالبی کنجاہیؒ ۱۹۹۰ء

نقشبندی سلسلہ کے پیش رو
پیر روشن فکر شیخ شرع و دیں
چھوڑ کر دنیا فانی وہ گئے جانب جنت شہ والا آمیں
ہیں سراپائے الم ان کے محب رنج و غم کی تاب لا سکتے نہیں
حشر میں رکھے انہیں رب کریم شافع محشرؐ کے ہر لحظہ قریں

سال وصل ان کا اے مہجور کہہ
" فخر درویشی تھے حضرت بابقیں

سنہ ۱۴۱۰ھ

Marfat.com

بروفات کیپٹن خواجہ محمد امین عاصیؔ کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ

از قلم پروفیسر بہاءالحق صاحب عارفؔ گجراتی

واحسرتا ! متاعِ کارواں جاتا رہا
واحسرتا ! ہمارا راز داں جاتا رہا

اپنی قید حیات وہ کر کے پوری عارفؔ
متقی ' پرہیز گار ' امین و اماں جاتا رہا

جو مراد پیر تھا وہ با ایماں جاتا رہا
ٹھہر نہ سکا پر سکوں ' میر کارواں جاتا رہا

گھر چھوڑ ' بچے چھوڑ ' چھوڑ ساماں جاتا رہا
متاع قلیل جان کر چھوڑ جہاں۔ جاتا رہا

جس کے حسن خلق نے رام کیا جہاں جاتا رہا
جس نے شب و روز دین کیا بیاں جاتا رہا

مثل مرشد تھی حیات وہ مہماں جاتا رہا
عارفؔ بے سرو ساماں کا ارماں جاتا رہا

دین و دنیا کا وہ راز داں جاتا رہا
عشق و محبت کا پیام و جاں جاتا رہا

جینا مرنا دین کے لئے تھا یہاں جاتا رہا
ابدی حیاتی مل گئی عارفؔ جہاں جاتا رہا

اپنے دینی مشن میں وہ کامراں جاتا رہا
لنگر وسیع خدمت خلق کا نگہباں جاتا رہا

Marfat.com

دوستوں کی اور حق و حلال کی جان جاتا رہا
طالبؔ " کنجاہی کے دربار کا دربان جاتا رہا
جس نے یاران طالبؔ " کو سدا سیراب کیا
وہ عارف و محمود صاحب عرفاں جاتا رہا

اثر انصاری فیضپوری دی غمگین نظم

للہ والیاندا عجب شان ہندا عجب آن تے بان تران ہندا
تلی اہنا ندی ہیٹھاں اے ساری دنیا کدی تلی دے اتّے جہان ہُندا
یسا مرد ہے وچ کنجاہ ہو یا جیہدا تھاں تھاں ذکر زیشان ہندا
شیخ طالبؔ " کنجاہی دا لاڈلا سی اوہدا چرچا اج پاکستان ہندا
یک سیرت خلوصاں دا پتلا سی اوہ اوہدے زہد دا نیئں بیان ہندا
ساری رات مصلے تے کھڑا رہندا ایویں حاصل نیئں نور عرفان ہندا
لحہ لحہ لنگھایا ریاضتاں وچ تاں جا کے کتے وجدان ہندا
ترکے شوہ تصوّف حقیقتا ندا فیر جا کے کامل انسان ہُندا
پہلوں اپنی ہُیں نوں مار دینا فیر پیردی ذاتے برہان ہندا
فنافی الرسول دی پا منزل فنافی اللہ مڑ رتبہ پان ہندا
اوہدوں کنجی ہر مرض دی لبھ جاندی فیر جانِ جاناں دی جان ہندا
اوہدوں پیراں وچ رلدیاں بادشاہیاں ایڈا اچّا فقیر دا شان ہندا
ساری عمر ایس لائی تبلیغ اندر کدی ہندتے کدی ایران ہندا
مصر لیبیا جرمن فرانس اندر سوئٹزرلینڈ وچ فوجی کپتان ہندا
سیٹھ سیف الملوک دا جگر گوشہ اُہدا ذکر نِت یا سبحان ہُندا
آئے گئے نوں خوب رجاوندا سی جدوں محفل دا سی میزبان ہندا

Marfat.com

زور آورسی بانکاں جوان ایسا شیر مار دا بناں مچان ہندا
جدوں پینٹھ دی جنگ سی لائی ہندیاں رانی توپ دا سی نگہبان ہندا
اوہدے نعریوں ہندی بیہوش ہو گئے کتے نس نہ سرلکان ہندا
ایہدا راکھا سی رب رسولؐ آپے اوہدی کچھے سی نت قرآن ہندا
۱۶ مئی نوں چھڈ جہان فانی گیا خلد وچ اوہ شادمان ہندا
اوسی خواجہ محمد امین عاصیؒ جیہدا ذکر اج ہر زبان ہندا
شالا اوسدا چمن رہے ترو تازہ بعد مدتاں ساوا گلستان ہندا
درہیاں تیک اڈیکدی ہے نرگس تاں فیر چمن وچ روپ سہان ہندا
لکھیا اثر نیں اجے سرنامہ تھوڑا ٹورے قلم تاں جمع دیوان ہندا
اللہ والیاں دیاں گلاں کدوں مکن ختم اہناندانہ عنوان ہندا

Marfat.com

الحاج کیپٹن صاحبزادہ خواجہ محمد امین عاصیؔ نقشبندی جماعتی

طالبی کے حضور نذرانہ عقیدت

نتیجہ افکار چوہدری عبدالرحمٰن خاں رام گڑھ لاہور

کاش نہ ہوتے جدا شیخ طالبؒ کے امین
فیض اک عالم نے پایا جن سے واللہ بالیقین
بوریا جن کا نشیمن سیٹھ بھی ہوتے ہوئے
اتباع پیر کامل میں یگانہ اور حسین
اک نظر نے آپ کی تابع شریعت کر دیا
متقی پرہیز گار اور مرد کامل صادقین
عالم بھی تھے رہبر بھی تھے پر عجز میں عاصیؔ رہے
نظر عنایت سے بنی جن کے جماعت صالحین
کر گئے ہم سے کنارا جا بسے طالبؒ کے پاس
اک سہارا خوب تھے بے سہاروں کے امین
در کھلا تھا شیخ کا شاہ و گدا کے واسطے
جام وحدت کے پئے عشّاق نے یاں ہر گھڑی
فیض تھا شاہ جماعت پیر عالم کا رواں
بزم حزیں پھر منتظر ہے اک نظر یاسیدی
حشر تک تشنگاں میں فیض یاں بٹتا رہے
محفلیں عشّاق کی یا رب سدا سجتی رہیں
یوم بدھ اور بیس تھا ماہ شوال
سن ہجری ۱۴۱۰ھ حضرت ہوئے جنت نشین

عارف کامل خواجہ محمد امین عاصیؔ کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ

از قلم پروفیسر بہاؤ الحق عارفؔ صاحب گجرات

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کیپٹن صاحب تنومند کڑیل جوان ' شکار کے شوقین اور میلوں پیدل چلنے والے دیکھنے میں صرف فوجی جوان نظر آتے تھے ۔ لیکن ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی نظر شفقت نے ان میں وہ کچھ بھر دیا ۔ جس نے ان کی کایا ہی نہیں پلٹی ۔ بلکہ ایک مرد حق شناس حق بیں حق گو اور حقیقت پسند بنا دیا

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی

ایک فوجی افسر کا غرباء ' مساکین ' بے علم اور نا تہذیب یافتہ لوگوں کو اسوہ حسنہ پر عمل پیرا بنانے والا بن جانا کسی مسیحائی سے کم نہیں جب بیعت ہوئے تو ریش تراشیدہ فوجی افسر تھے ۔ جب ڈاکٹر صاحبؒ دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے خلیفہ اول حضرت بابا جی فیروز آبادی رحمتہ اللہ علیہ آپ کو پہلے ہی بشارت دے چکے تھے کہ محمد آمین نہ میں ہوں گا ۔ نہ ڈاکٹر صاحبؒ یہ سارا باغ تجھے سنبھالنا ہے " وہی کچھ ہوا کہ محمد امین کو ڈاکٹر صاحبؒ بابا جیؒ اور اپنے یاران طریقت کی آبیاری کرنا پڑی پھر بھی یہ ہی کہتے رخصت ہوئے کہ

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

عارف کامل خواجہ صاحب" کو ۱۹۶۴ء میں جب بندہ کو دیکھنے کا موقع ملا ۔ تو ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ مردِ کمال دیکھنا ہو تو کیپٹن صاحب کو دیکھ لیں ۔ فیضیاب ہونا

Marfat.com

ہو تو ان کی ایک ہی صحبت کا اثر آپ کو بھی کامل کر دے گا ۔ انسان کامل کی جستجو ہو تو خواجہ صاحب اس حال میں ہیں ۔ مردِ کامل بننا ہو تو محمد امین سے سیکھئے بار گا ہ رسالتؐ میں باریاب ہونا ہو تو خواجہ صاحب کی بارگاہ میں حاضری دیجئے ۔ غرض جس کسی نے دیکھا اپنی نگاہ انتخاب میں کامل پایا ۔

بندہ ان دنوں راولپنڈی میں E.S.T مدرس تھا ۔ کبھی کبھی آپ بندہ کو یاد فرما لیتے ۱۹۷۱ء کے اوائل کی بات ہے کہ بندہ نے ایم اے اسلامیات کا امتحان دے رکھا تھا ۔ یاران طریقت کی محفل میں مرزا حبیب الرحمٰن بیگ کے مکان پر قدم رنجہ فرمانے لگے تو فرمایا اب تو ماسٹر صاحب ایم اے ہوگئے ہیں اب یہ ماتحت نہیں رہیں گے میں یہ فرمان سن کر خاموش رہا ۔ لیکن پیر کامل کی زبان مبارک سے ارشاد ہو چکا تھا ۔ ٹھیک دو ماہ بعد نتیجہ آیا تو بندہ ایم اے اسلامیات میں کامیاب ہو گیا ۔ اور اس کے ایک ہی ماہ بعد بندہ ریاض الادب سیکنڈری سکول بوہڑ بازار راولپنڈی کا ہیڈ ماسٹر تھا

اکتوبر ۱۹۷۵ء میں بندہ زمیندار کالج گجرات میں پروفیسر بن کر متعین ہوا ۔ تو تھوڑی سی جو دوری تھی ۔ وہ بھی ختم ہو گئی ۔ اور کپتان صاحبؒ سے ہفتے میں ایک دو ملاقاتیں ہوتی رہیں جب کہیں جانا ہوتا فرماتے جمعہ باقاعدگی سے پڑھاتے رہنا ۔

بندہ نے اپنے گاؤں حاصلانوالہ کے علاوہ سندھا نوالا اور ڈھوک مراد ' سویہ پاہڑیاں والی آدھی اور کئی مقامات پر بھی آپ کے ساتھ تبلیغی سفر کئے ۔ لوگوں کو آپ کا عاشق پایا ۔ کیونکہ آپ خود عاشق رسولؐ تھے ۔ بات مدلّل اور پر مغز فرماتے ۔ باطل عقائد کی نفی کرتے حق بات ڈنکے کی چوٹ سے کہتے لوگوں کی دل جوئی بھی فرماتے بیماروں کا علاج بھی فرماتے اور آسیب زدہ لوگوں کو تعویذ وغیرہ بھی عطا فرماتے تھے ۔

میں جب کبھی بھی کنجاہ شریف میں جمعہ پڑھانے کی تحریری اطلاع پاتا تو لکھا ہوتا کہ بندہ صرف دو ماہ کے لئے ماہنی سیال اور اس کے مضافات میں یاران طریقت کے

Marfat.com

پر زور مطالبہ پر جارہا ہے جمعہ کی نماز پڑھاتے رہنا کہیں کنجاہ والے کی محسوس نہ کریں حتیٰ کہ آخری ایام میں جب آپ صاحب فراش تھے ۔ تو بھی جب ذرا سکون ہوتا تو اپنا ارادہ یہی ظاہر فرماتے کہ دوستو نے بلا رکھا ہے ۔ انشاءاللہ صحت پاتے ہی ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا ۔ آپ کی تعلیمات اسوہ حسنہ کی مظہر تھیں ۔ ایک دفعہ فرمانے لگے لَآ تَعْبُدُوْ الا اللہ ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وحدانیت کو جانا جائے. پھر اس کی سمجھ رسالت کے بغیر نہیں آتی ۔ لہٰذا رسالت کو اچھی طرح سے جانا جائے ۔ لیکن رسالت کی بھی پہچان قرآن کے بغیر نہیں ہوتی ۔ اس لئے قرآن کو حرفاً حرفاً سمجھنے کی ضرورت ہے ۔ لہٰذا قرآن رسول اور اللہ ایک ہی حقیقت کے تین پہلو ہیں ۔ ایک کو چھوڑ کر دوسرے کی پہچان نا ممکن ہے ۔ پھر اسلام نے ہمیں جسم کی طہارت کے لئے شریعت۔قلب کی طہارت کے لئے طریقت روح کی طہارت کے لئے حقیقت اور اللہ کی پہچان کے لئے معرفت عطا کی ہے ۔ کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم لا الہ الا اللہ رہی ہے ۔ اس لئے کسی اور اللہ کا سوچنا بھی شرک ہے ۔ شرک کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ شرک فی الالوہیت ہے ۔ کہ عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرایا جائے شرک فی الرسالت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں کسی اور کو شریک ٹھہرایا جائے ۔ پھر شرک فی الذات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی اور کو شریک بنایا جائے اور اس کے بعد شرک فی الصفات ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک تسلیم کیا جائے ہم تو بت کی پوجا کرتے ہیں روح کی پہچان نہیں مثلاً بیوی ' بچوں ' بھائی بہن اور پیر سے محبت محض جسمانی تعلق پر کرتے ہیں جب کہ روح سے پیار تو کسی کی روحانی صفت سے پیار ہے ۔ جسم بت ہے بت سے پیار شرک ہے جیسا کہ سلطان العارفین حضرت باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ۔۔

مکے گئے تے اٹاں و یکھیاں گنگا گئے تے پانی
جدوں دا مینوں مرشد ملیاں میری مک گئی کل کہانی

ایک دفعہ حج کے بارے میں فرما رہے تھے کہ بہت سے لوگ مکے جا کر بھی

Marfat.com

مشاہدہ میں مصروف رہتے ہیں ۔ اصل غرض حج کرنے سے رجوع الی اللہ ہے اگر یہ مقصد حاصل نہ ہوا تو مکّے جانے سے کیا فائدہ ؟ پھر ایک عازم حج شخص کا واقعہ بیان فرمایا کہ حج کو چلنے لگا تو پڑوس سے سالن منگوا کر کھانا چاہا۔

پڑوسی نے جواب دیا کہ یہ سالن حاجیوں کے کھانے کا نہیں کہ ہم نے تو اضطراری حالت میں مردار پکا رکھا ہے یہ سنتے ہی اس عازم حج کی کیفیت بدل گئی کہ تم حج پر جا کر کیا لو گے جب کہ تمہارے پڑوس میں یہ کیفیت ہے ۔ اسی وقت حج کے لئے تمام زاد راہ اس پڑوسی کے ہاں پہنچا دیا ۔ اور خود بار گاہ ایزدی میں گڑگڑایا کہ خدایا مجھے معاف کرنا مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ میرا پڑوسی اس اضطراری حالت میں مردار کھا رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کی جگہ مقرر کیا جو ہر سال اس کی جگہ حج کرتا ہے ۔ اور لوگوں نے اس سال واپس آکر گواہی دی کہ اس شخص نے ہمارے ساتھ حج کیا ہے حالانکہ انہوں نے فرشتہ کو اس کی شکل میں حج کرتے دیکھا اور وہ شخص گھر سے باہر بھی نہیں گیا تھا

فرمایا معیشت کے بگڑنے سے معاشرہ بگڑ جاتا ہے ۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے دین میں اکل حلال اور صدق مقال دو بنیادی امور ہیں ۔ ان کے بغیر باقی عملیات سب بے سود ہیں پیر کو چاہئے کہ اکل حلال سے گزارا کرے ۔ اور اپنے متوسلین کو بھی اکل حلال کی تلقین کرے ۔

ایک دفعہ ماہنی سیال والوں نے آپ کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کی قیادت کے لئے گزارش کی آپ وقت پر وہاں پہنچ گئے ۔ جلوس کی قیادت بھی کی اور ایک سو روپیہ نقد اپنی جیب سے دوستوں کی خدمت کے لئے پیش بھی کیا ۔ جب کہ ہمارے علماء کرام جلوس وغیرہ کی قیادت کے لئے پہلے سے پیسے طے کر لیتے ہیں ۔ تاکہ دن بھی ضائع نہ ہو اور ثواب بھی مل جائے

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنّت بھی نہ گئی

آپ امیر ملت رحمتہ اللہ علیہ کے منظور نظر تھے ایک شخص نے ایک محفل میں جس میں آپ بھی موجود تھے عرض کی حضرت فراخیٔ رزق کے لئے دعا کیجئے آپ نے

Marfat.com

نے فرمایا بندہ کے پاس تو ہزاروں افراد آتے ہیں اور کھانا کھا کر جاتے ہیں۔

لوکی آون کھا کھا جاون راضی پیا ہووے بلہا"

اسی طرح امیر ملّت رحمتہ اللہ علیہ کے خوان کی آپ تعریف کیا کرتے تھے کہ جب بھی دستر خوان بچھایا جاتا قسم قسم کے کھانے چنے جاتے اور دوستوں کو خوب سیر ہو کر کھانے کو کہتے جب کہ خود نصف شب کو آدھ پاؤ ابلے ہوئے چاول نوش فرماتے آپ دوستوں میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ علم حاصل کرنے سے نہیں ملتا جیسا کہ علامہ اقبال نے بھی اشارۃ بیان فرمایا ہے۔

جیتا ہے رومی ہارا ہے رازی"

محبت کے قانوں نہ ترکی نہ تاری

اس سلسلے میں آپ سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کا یہ شعر اکثر سنایا کرتے تھے۔

لکھ نگاہ جے عالم ویکھے کسے نہ کدھی چا ہڑھے ہو

ہک نگاہ جے عارف ویکھے لکھاں نوں چا تارے ہو

ایک دفعہ جمعہ کے وعظ میں آپ نے فرمایا کہ ہمارے بہت سے نعرے ہیں مثلاً روٹی کپڑا اور مکان یا پھر تعلیم اور صحت کی سہولتیں پھر نوکری وغیرہ کی دستیابی وغیرہ لیکن ہمارے نفس کا ایک ہی نعرہ ہے وہ ہے ھَلْ مِنْ مَزِیْد کیا اور کچھ ہے یعنی یہ نفس کبھی برائی سے سیر نہیں ہوتا۔ انسان جتنا بھی حکم عدولی سے کام لے اور خدا اور رسول کے خلاف چل لے۔ یہ پھر بھی اپنا نعرہ مذکورہ بالا دہراتا رہتا ہے۔ یہاں بھی اکثر آپ سلطان باہو" کا یہ مصرعہ دہرایا کرتے تھے۔

باہو فقیراں کسے نہ ماریا باہو" ظالم چور اندر دا ہو

کھانے کی بات چل نکلی تو فرمایا کہ ہم اور ہمارے دوست تو بیمار ہی کھانے کی بنا پر ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب بھی کھاتے ہیں۔ دل کھول کر بے حد کھاتے ہیں۔ بلکہ پچھلی کسر بھی پوری کر کے چھوڑتے ہیں۔ جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تو پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہی نہ ہوتا تھا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کئی کئی دن

Marfat.com

فاقے کاٹتے تھے ۔ پھر فرمایا کہ ہمارا مقصود تو دنیا کی دولت اکٹھی کرنا ہے ۔ اس کے لئے ایمان تو کیا ہم جان بھی دے دیتے ہیں ۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ دیکھئے کہ اگر گھر میں سونا قسم کی کوئی چیز رات کو بچ گئی تو ساری رات نہیں سوئے ۔ جب تک اسے کسی حق دار مسکین تک پہنچا نہیں دیا ۔

دنیا چھوڑنے سے تقریباً دو سال پہلے فرما دیا ۔ کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں ۔ وہ غور سے سن لیں کہ بندہ کی آخری آرام گاہ ڈاکٹر صاحبؒ کے بالکل سامنے باہر شمال مغربی کونے میں ہو ۔ الحمد للہ ! آپ کے فرمان کے مطابق آپ کو اپنی آخری آرام گاہ بھی مل گئی ۔ بیٹے کو فرمایا کہ ڈاکٹر کا جانشین ڈاکٹر ہی ہو سکتا ہے ۔ اس لئے یہاں شفاءاللناس ہسپتال بناؤ ۔ اور ڈاکٹر صاحب کا مشن چلاؤ ۔

الحمد للہ کہ اس ہسپتال کی عمارت کا ڈھانچہ اپنی حین حیات میں تعمیر کروا کر رخصت ہوئے ۔

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ہرگز نہیں اوہ مردا جنہوں عشق زندہ کردا
دنیا اتے سدا اوہ جیوندا کدے نئیں اوہ مردا

Marfat.com

مرشد کامل

از پروفیسر اعتبار علی خان لاہور

آج سے تقریباً پانچ برس قبل احقر نے جامع مسجد فاروقیہ رضویہ عمر بلاک لاہور میں بطور خطیب کے فرائض سنبھالے تو انجمن "الحق" کے صدر محترم پروفیسر محمد حنیف صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے امین ملّت کیپٹن الحاج خواجہ محمد امین نور اللہ مرقدہ کے بارے میں سرسری تذکرہ فرمایا آہستہ آہستہ آپؒ کا تذکرہ ہوتا رہتا۔ میرے دل میں تڑپ پیدا ہوتی کہ حضرتؒ سے شرف ملاقات حاصل ہو جائے ایک عرصے سے دل میں کسی مرشد کامل کی تڑپ تھی کہ ان کی صحبت میں روحانی بالیدگی حاصل ہو جائے۔ چنانچہ دل کی آرزو پوری ہوئی کہ قبلہ امین ملّتؒ لاہور الحاج شیخ محمد نصیب رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک پر تشریف لائے۔ اور آپ کا تبلیغی انداز اس قدر دل پر اثر انداز ہوا کہ محبت اور بڑھتی گئی اور شوق بیعت بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ اگلے ہی سال آپ کے دست شفقت پر شرف بیعت حاصل ہوا۔ اور پھر وہ قلبی سکون محسوس ہوا۔ جس کی تلاش ایک عرصے سے تھی۔

میں اس لحاظ سے خوش قسمت ہوں کہ حضرتؒ جس جمعتہ المبارک کو لاہور تشریف لاتے تو جمعہ کی ادائیگی اس مسجد میں ہوتی۔ انجمن "خدام الصوفیہ" کے جملہ ارکان کشاں کشاں مسجد میں تشریف لاتے اور اہل محلّہ کو آپ سے خاص عقیدت و محبت تھی۔ کیونکہ اس مسجد کا سنگ بنیاد بھی آپ ہی نے اپنے دست مبارک سے فرمایا اور انداز تبلیغ اس قدر پر کشش تھا۔ کہ غیر بھی سن کر سکون محسوس کرتے۔ بہت سی مثالیں ہمارے ہاں مسجد میں نمازیوں کی موجود ہیں۔ کہ خطبہ سننے کے بعد وہ

Marfat.com

حضرات حضرتؒ کی خدمت میں بیٹھ کر دیر تک ذکر کرتے اور کہتے کہ جو علمی ورثہ آپ نے لیا ہے۔ اس سے آج کا خطیب کوسوں دور ہے۔

اہل محلّہ کا جم غفیر نہ صرف مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے حاضر ہوتا بلکہ پروفیسر محمد حنیف کے مکان پر روحانی محفل کا انعقاد ہوتا اور رات دیر تک یہ محفل سامعین کو قلبی سکون عطا فرماتی۔

میں نے ذاتی طور پر حضرت کیپٹن الحاج خواجہ محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے جو فیض حاصل کیا۔ ان دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ قبلہؒ ایک مرشد کامل تھے۔

دسمبر ۱۹۸۸ء میں ایک مناظر اسلام کی طرف سے میرے عقیدے پر حملہ ہوا اور ساتھ ہی یہ کہا گیا کہ قبلہ خواجہ امین صاحبؒ کے دست شفقت پر بیعت ایک سیاسی بیعت ہے اس وقت تو میں نے جوابات دے دیئے۔ مگر کئی لحاظ سے میری عزت کی ساکھ کا بہت نقصان تھا۔ پریشانی کے عالم میں گھر آیا اور یہ الفاظ کہہ دیئے۔ "قبلہ جے پیراو سچے تے مینڈی بیعت وچ کوئی سیاست نہیں تاں فیر امداد کرو" اور پھر اس پر یقین کر لیا کہ کامل پیر اپنے مریدین کے احوال سے آگاہ ہو جاتا ہے اور قبلہ کامل مرشدؒ ہوئے تو ضرور امداد فرمائیں گے۔

چنانچہ اسی رات ایک خواب دیکھا کہ ہر طرف سے گندلا سیلاب کا پانی مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ اور موت یقینی ہو چکی ہے۔ کیونکہ بچنے کے تمام ذرائع محدوم ہو چکے ہیں۔ تو میں نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اور شجر سر سبز و شاداب کو دیکھا اس کے ساتھ لپٹ گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ تو میں نے محسوس کر لیا کہ قبلہؒ میری امداد کے لئے پہنچ چکے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس مناظر اسلام کو اپنے مقاصد میں ناکامی ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس مرشد کاملؒ کا صدقہ میری عزت اور ساکھ بحال فرمائی چنانچہ یہی خواب میں نے قبلہؒ سے عرض کیا۔ تو آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ نا مساعد حالات میں دین اسلام ہی روشنی اور امید ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسا ویسا پیر ہوتا تو کہہ

Marfat.com

دیتا کہ میں تیری امداد کو پہنچ گیا۔ لیکن یہ میرے مرشد کامل ؒ کی نشانی تھی کہ آپ متبع سنت اور اپنے مریدین کو دین اسلام کے سنہری اصولوں پر کار بند رہنے کی تاکید فرماتے

مرشد کامل کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مریدین کے دلوں کے احوال سے آگاہ ہوتا ہے۔ قبلہ الحاج خواجہ محمد امین صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں یہ بات موجود تھی۔

پچھلے سال محترم پروفیسر محمد حنیف صاحب، شیخ نعمت علی صاحب، شیخ ظفر اقبال صاحب اور بندہ قبلہ خواجہ صاحب کی عیادت کے لئے رمضان شریف میں کنجاہ شریف میں حاضر ہوئے اور راستے میں سوچا کہ اگر آج قبلہ ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتہ رحمتہ اللہ علیہ کی تصویر مل جائے تو اپنے لئے سکون کا باعث ہو گا۔ ڈرتے ہوئے حضرت خواجہ محمد امین صاحب ؒ سے بھی کہہ نہیں سکتا تھا۔ مگر دوران محفل آپ ؒ نے خود ارشاد فرمایا۔

" یہ لو ڈاکٹر صاحب قبلہ ؒ کی تصویر دیکھ لو "

اس وقت میرے جسم کا رواں رواں اس بات کی گواہی دے رہا تھا۔ کہ میں نے تو یہ خیال راستے میں کیا تھا۔ مگر حضرت خواجہ صاحب ؒ نے یہ کمال شفقت خود فرمائی۔ اور پھر یقین ہو گیا کہ " حضرت قبلہ خواجہ امین ملت ؒ مرشد کامل ہین۔ تو تیری آمد اور سوچ کو جان چکے ہیں " بعد میں معلوم ہوا کہ بہت سے ساتھیوں پر آج ہی قبلہ ڈاکٹر صاحب ؒ کی تصویر ظاہر کی گئی۔

Marfat.com

چند یادیں چند مشاہدات (ایک کرامت)

از پروفیسر محمد حنیف لاہور

پہلا واقعہ :۔ چار سال کی بات ہے کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب" جمعہ کے روز لاہور تشریف لائے ۔ آپ" جب بھی لاہور آتے تو بندہ ناچیز کے ہاں ضرور قیام فرماتے۔ اگر جمعہ لاہور میں پڑھنا ہوتا تو علامہ اقبال ٹاؤن عمر بلاک کی جامع مسجد فاروقیہ رضویہ کو ہی منتخب کرتے ۔ کیونکہ اس مسجد کی سنگِ بنیاد آپ" ہی کے دست مبارک سے رکھی گئی تھی ۔ آپ نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے متعدد بار حاضرین کو تعاون کرنے کی دعوت دی ۔ اور نمازیوں نے آپ کی اپیل پر دل کھول کر عطیات دیئے ۔

جمعہ کا ذکر کر رہا تھا ۔ اس وقت مسجد زیر تعمیر تھی ۔ اور جمعہ پڑھانے کا کوئی خاص بندوبست نہ تھا چھوٹی سی کچی مسجد تھی اور باہر سڑک پر صفیں بچھا کر نماز ادا کی جاتی تھی ۔ جونہی آپ" نے اپنے ارادے سے مطلع فرمایا ۔ میں چند لمحوں کے لئے سوچ میں پڑ گیا کہ مسجد میں جمعہ کے لئے آپ" کے لائق معقول انتظام نہیں ۔ مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ آپ ان حالات میں یہاں جمعہ پڑھائیں ۔ یہ علاقے کے لئے شرمندگی کا باعث ہے ۔ میں اس سوچ میں غرق مسجد کی طرف گیا ۔ اور پروفیسر حافظ اعتبار خاں صاحب خطیب جامع مسجد سے بات کی کہ کیپٹن صاحب" تشریف لائے ہیں۔ اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جمعہ کی تقریر فرمائیں گے ۔ اور خطبہ دیں گے مسجد میں آپ" کے لائق کوئی بندوبست نہیں یونہی یہ بات ہو رہی تھی کہ میری نظر مسجد کے سامنے والے بڑے خالی پلاٹ پر پڑی ۔ وہاں پر ہمسائے کی لڑکی کی شادی کا اہتمام ہو رہا تھا ۔ قناتیں اور شامیانے لگ رہے تھے ۔ میں نے ان سے

Marfat.com

دریافت کیا کہ آپ کی بچی کی شادی کس وقت ہو رہی ہے ۔ انہوں نے فرمایا شام کو بارات ہے میں نے ان سے کہا کہ اگر آج یہاں جمعہ کی نماز ادا کی جائے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ۔ انہوں نے بصد خوشی اس بات کی اجازت دے دی اس طرح جمعہ کی تقریر اور نماز کا اتنا اچھا بندوبست خود بخود ذات باری تعالیٰ کے خاص کرم سے ہو گیا ۔ جس کا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا ۔ ہمارا بھرم اور عزت رہ گئی ۔ سامعین نے نہایت عقیدت سے آپ کی تقریر سنی اور آپ" کے جذبات اور خیالات کو بہت سراہا ۔ اور آپ ہمارے انتظام سے بھی بہت خوش ہوئے میں نے آخر میں سامعین کو بتایا کہ یہ بندوبست اللہ تعالیٰ نے آپ" کی آمد سے پہلے ہی اپنے نیک بندوں کی شان کے مطابق کر دیا تھا ۔ تاکہ اس کے نیک بندوں کی شان بلند اور لوگ ان کی طرف مائل ہوں ۔ اور مستفید ہوں ۔

دوسرا واقعہ :۔ قبلہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب" ایک بار شدید بیمار پڑ گئے اور علاج کے لئے ریلوے ہسپتال میں داخل ہوئے ۔ کچھ عرصہ کے بعد جب صحت یاب ہوئے تو فرمانے لگے پروفیسر صاحب آپ مجھے اپنی گاڑی میں کنجاہ چھوڑ آئیں ۔ وقت مقررہ پر میں ہسپتال اپنی گاڑی لے کر چلا گیا ۔ وہاں سے ہم کنجاہ کے لئے عازم سفر ہوئے ۔ ابھی لاہور کی مال روڈ کے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کے قریب ہی پہنچے کہ گاڑی بند ہو گئی ۔ بسیار کوشش کے بعد بھی گاڑی سٹارٹ نہ ہوئی ۔ وہاں سے میں کسی کی مدد سے گاڑی کو منٹگمری روڈ پر لے گیا ۔ جمعتہ المبارک کا روز ہونے کے باوجود وہاں پر دو چار ورکشاپ معہ دکانوں کے کھلی تھیں ۔ ایک مستری کو دکھایا ۔ اس نے فوراً ایک پرزہ تبدیل کر کے گاڑی کو فٹ کر دیا ۔ ہم دوبارہ عازم سفر ہوئے ۔ گجرات جاتے ہوئے میں راستہ بھر یہی سوچتا رہا کہ گاڑی اگر لاہور سے باہر خراب ہو جاتی تو پھر کتنی تکلیف اٹھانا پڑتی ۔ ایسا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ جب کیپٹن صاحب جیسے بزرگ ہمسفر ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسی کئی تکلیفوں سے ان کے طفیل محفوظ رکھتا ہے ۔ وہ نہ تو اپنے

Marfat.com

برگزیدہ بندوں کو تکلیف دیتا ہے ۔ نہ ان کے ہم سفروں کو بلکہ ایسے مشاہدے کرا کے ان کے ایمان کو زیادہ راسخ کرتا اور تقویت پہنچاتا ہے ۔ تاکہ ان کا رشتہ اپنے سلسلہ کے بزرگوں سے زیادہ قریب اور مضبوط ہو جائے ۔

جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب کی دستار بندی

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۹۰ء بروز جمعتہ المبارک ملک کے ہر کونہ سے یاران طریقت اعلیٰ حضرت عالیجناب الحاج صاحبزادہ کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب قدس سرہ کے چہلم میں شمولیت کے لئے آستانہ عالیہ میں جمع ہو چکے تھے ۔ سابقہ روایت کے مطابق مہمانوں کے لئے پر تکلف دعوت کا اہتمام تھا ۔ کھانے سے فراغت کے بعد نماز جمعہ سے قبل چہلم کی تقریبات کا تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا ۔ جناب الحاج پروفیسر بہاؤ الحق صاحب گجراتی اور دیگر حضرات نے حضرت خواجہ صاحب" کے سیرت و کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی سامعین کو سرکار علیپوری اعلیٰ حضرت عالیجناب الحاج صاحبزادہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب مدظلہ ' سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور شریف کا شدت سے انتظار تھا ۔ کمال مہربانی فرماتے ہوئے ڈیڑھ بجے کے قریب آپ تشریف فرما ہوئے ۔ آپ نے حضرت خواجہ صاحب" کی دربار عالیہ علی پور شریف کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت و احترام کے بارے میں سامعین کو آگاہ فرماتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ علی پور شریف سے ایک صاحب حضرت خواجہ صاحب" سے ملاقات کے لئے کنجاہ تشریف لائے ۔ آپ نے ان کی بہت خاطر و مدارت کی اور جتنی دیر ان کا قیام رہا آپ ان کے سامنے مودّب کھڑے رہے وہ صاحب واپس جا کر آپ کی پیر خانہ سے حسن عقیدت اور ادب و احترام کے بہت معترف ہوئے ۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ" باوجود فوجی افسر ہونے کے علی پور شریف حاضر ہوتے تو دوستوں کے ساتھ مسجد نور

Marfat.com

سے ملحقہ قیام گاہ میں چٹائی پر بیٹھنا ہی فخر سمجھتے ۔ اسی پر کمر بھی سیدھی کرتے اور کبھی آپ سے یہ گمان تک ظاہر نہ ہوا کہ رات کیسے کٹی ۔ بلکہ فرماتے کہ پیر خانے آئے ہیں نخرہ کس چیز کا یہاں سے کچھ لینا ہے تو اپنے آپ کو حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی طرح عاجزو خاکسار بنانا ہو گا ۔ کیونکہ آپ عرس شریف سے پندرہ روز پہلے علی پور شریف حاضر ہوتے اور پندرہ دن بعد اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث سرکاری علی پوریؒ سے اجازت پا کر گھر روانہ ہوتے ۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ پیر خانہ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی حضرت شمس الملت الحاج پیر حافظ سید نور حسین شاہ صاحبؒ ہر سال ہمیشہ کنجاہ شریف کے سالانہ جلسہ و عرس کی تقریبات میں باقاعدہ شمولیت فرما کر سرپرستی کیا کرتے تھے ۔ ایک دفعہ جب کہ اس سالانہ جلسہ و عرس کے دن قریب تھے اور آپ کہیں دور دراز تبلیغی سفر پر تھے جہاں سے عرس میں شمولیت ممکن نہ تھی ۔ آپ نے وہاں سے علی پور شریف خط لکھ کر صاحبزادگان عالیمقام کو کنجاہ شریف کے جلسہ و عرس میں شرکت کی تاکید فرمائی ۔ بلا شبہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے بتیس برس تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی بہت خدمت کی کیونکہ

" طریقت بجز خدمت خلق نیست "

اور اس ذمہ داری کو بطریق احسن انجام دیا ۔ لہٰذا آپ کی شب و روز تبلیغ کا ہی یہ ثمر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج آپ کے عقیدت مندوں اور مریدین میں بہت سی نامور عالم اور جید فاضل حضرات شامل ہیں ۔ جن کا شمار ملک کے نامور مبلغ حضرات اور مثالی لوگوں میں ہوتا ہے ۔ آپ کے سب مرید پیار محبت اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے سرشار ہیں ۔ ان کا چلنا پھرنا بیٹھنا اٹھنا اور لینا دینا قرآن و سنت کے مطابق ہوتا ہے ۔ وہ اپنا تن من دھن اللہ کی رضا کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں ۔ اور اپنی ساری زندگی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں بسر کر رہے ہیں ان کی راتیں مصلے پر عبادت میں اور دن تلاوت میں گزرتے ہیں ۔ یہ سب اس سایہ دار درخت کی ٹہنیاں معلوم ہوتی ہیں جسے علی پور شریف کی پاک دھرتی پر

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امیر ملّت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نے اپنے ہاتھ مبارک سے لگایا تھا۔ اور شب و روز اس کی آبیاری فرمائی تھی۔ آج اس درخت کی شاخیں ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ چکی ہیں اور اس کے سایہ میں کتاب و سنت کا درس دیا جا رہا ہے۔

کنجاہ شریف میں اس مرکز فیض نبوت کو جاری و ساری رکھنے کے لئے اعلیٰ حضرت عظیم ابرکت الحاج پیر حافظ سید افضل حسین شاہ صاحب نے اپنے جد امجد اعلیٰ حضرت سرکار سراج الملتؒ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے حضرت خواجہ صاحبؒ کے چھوٹے فرزند ارجمند جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین صاحب کی اجلاس عام میں دستار بندی فرما کر سجادہ نشیں مقرر فرمایا۔ آپ نے برسر منبرؑ اس بات کا اعلان فرمایا کہ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ صاحب کو خلافت عطا کی گئی ہے اور انہیں اس بات کی بھی اجازت ہے کہ وہ آئندہ تبلیغ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے لئے جس شخص کو مناسب خیال فرمائیں دستار بندی کر سکتے ہیں اس طرح سے آستانہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ طالبیہ کا انتظام اور تشکیل بدست اعلیٰ حضرت سرکار علی پوری مدظلہ تکمیل کو پہنچا نماز جمعہ آپ کی اقتدا میں ادا کی گئی جس کے بعد حضرت خواجہ صاحبؒ کی روح پر فتوح کے ایصال ثواب کے لئے ختم شریف پڑھا گیا۔ اور دعائے خیر کے بعد دوستوں کو رخصت کی اجازت دی گئی۔

Marfat.com

پیر کامل ڈھونڈ گر چاہے کمال
جو کہ ہے بے پیر کب کھتا ہے حال

وہ پیر، پیر نہیں جو نبی نما نہ ہو
نہیں وہ پیر جو ہمرنگِ مصطفیٰ نہ ہو

مرشدِ کامل خدا کی داد ہے
یہ رسولِ پاک کی امداد ہے

Marfat.com

غیر مطبوعہ فارسی جواہر پارے

Marfat.com

اعلیٰ حضرت عالیجناب الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ کے ذاتی غیر مطبوعہ مجموعہ سے جو چند نادر قلمی تحاریر دستیاب ہو سکیں قارئین کرام کے استفاضہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل جلا لہ و عم نوالہ اپنی ذات میں بے مثل اور اپنی صفات میں بے مثال ہے بلکہ اپنی ہستی کے وجود میں ان صفات سے بھی اعلیٰ اور بالا ہے جب اللہ تعالیٰ کی صفت محبت نے جوش مارا تو اظہار معرفت کے لئے اَن اُعْرِفَ کے تحت صاحب لَوْلَاکَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کے نور کو پیدا فرمایا اسی لئے آنحضور پر نور شافع یوم النشور شفیع المذنبین رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تخلیق کائنات کے راز سے روشناس فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یا جَابِرُ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّکَ اور اپنی شان نبوت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کُنْتُ نَبِیًّا وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

شانِ مصطفیٰؐ مقامِ مصطفیٰؐ و نظامِ مصطفیٰؐ

حقیقت یہ ہے کہ ذات حق کی صفات کا ادراک و عرفان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے واقفیت نہ ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ذات خداوندی کے لئے مَا عَبَدْنَاکَ (اے اللہ ہم نے تیرا حق عبادات ادا نہیں کیا) فرماتے ہیں اور تمام انسان آپ کے حق میں مَا عَرَفْنَاکَ (ہم نے آپکو نہیں پہچانا کہتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں تخلیق کائنات کا سبب اور آخر میں بنی آدم کی ہدایت کا وسیلہ ہیں باطن میں تربیت کنندہ ارواح اور ظاہر میں تکمیل کنندہ اجسام ہیں ارکان مذاہب کو منہدم کرنے والے ادیان سابقہ کو منسوخ کرنے والے انگشتری وجود کا نگینہ اور نگینہ معرفت و شہود کا نقش ہیں پابند تصور اخلاق کا مقصود

Marfat.com

سا لکین اہل زمین کا مطلوب مکارم اخلاق کے تکمیل کرنے والے کاملوں کو درجۂ کمال تک پہنچانے والے وجود و عدم کی منزلوں کو دیکھنے والے دربار حدوث و قدم سنگم امکان و وجوب کے جامع طالب و مطلوب میں واسطہ مملکت خداوندی کے خدیو اور حکومت الٰہی کے بادشاہ ہیں حقیقت خلوت کے مظہر صورت رحمانیت کے جلوہ عالم لاہوت کے راز سربستہ خزینہ جبروت سے واقف ارواح ملکوتیہ کو تر و تازگی بخشنے والے اور اجسام ناسوت کو رونق دینے والے ہیں ولایت کے راہنما دائرہ نبوت کی انتہا مظہر کامل رحمت عالم عقل اول ترجمان اولین نوروں کے نور رسولوں کے سردار اللہ کے سب سے زیادہ محبوب سب سے زیاد برگزیدہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

آلِ پاکؓ وصحابہ کبارؓ

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کاملؓ کے کمالات صحابہ کرامؓ کی تمام صفات اور آئمہ عظامؒ کے احسانات کا حساب و شمار طاقت بشری کے امکان میں نہیں ہے در حقیقت یہ تمام حضرات دریائے نبوت کی نہریں اور آسمان رسالت کے چاند ہیں جس فیض کو فروغ ملا جو نور دین میں ظاہر ہوا وہ انہی بزرگوں کے طفیل ہوا ان میں ہر نہر کا پانی جدا اور ہر چاند کی روشنی الگ ہے ان میں سے ہر بزرگ کتاب فضیلت کا ایک مستقل باب اور مستقل فصل ہے کوئی صدق و راستی میں مشہور ہے کوئی عدل و انصاف میں معروف کوئی لباس حیاء سے مزیّن اور کوئی علوم بے پایاں کا ماہر غرضیکہ خاتم نبوت کے خلفاء کا اختتام خاتم ولایت کی مہر سے ہوا۔

ذکر حبیبؒ

یہ گل سرسبز (قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ) ۱۲ فروری ۱۸۸۶ء عیسوی کو عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کی خوشبوئے جانفزا سے نہ صرف آپ کے والد شیخ پیر بخش صاحب کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ کا گھر ہی معطر ہوا بلکہ ہندوستان پاکستان بہا

جزائر انڈمان ایران سعودی عرب مصر فرانس اور انگلستان جیسے دور دراز ممالک بھی مہک اٹھے اپنی ۷۲ سال ۱۹ روزہ مستعار زندگی میں اس شمع محفل نے ساری انجمن کو بقعہ نور بنایا اور مذکورہ بالا ممالک میں سلسلہ رشد و ہدایت کو جاری وساری فرمایا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ کی تبلیغ کو اپنا مشن بنا کر ایک انبوہ کثیر کو اس سلسلے میں منسلک فرمایا۔ آج ماشاء اللہ ہر ملک میں آپ کے ذریعے رشد و ہدایت پانے والوں صراط مستقیم پر چل کر ساری زندگی بسر کرنے والوں ہر سانس کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والوں کی کثیر تعداد موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ رہتی دنیا تک قائم رہیگا۔

تعلیمات قرآنی کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ کچھ ایسی ہی سعید روحیں تھیں جن کے نادر لوجود ہونے کے باعث اللہ رب العزت نے فرشتوں سے خطاب فرماتے ہوئے انکی توجہ حضرت آدم علیہ السلام خلیفہ الارض کی طرف اس طرح مبذول کرائی تھی اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں فرشتوں نے انسان کی ضمیر اور اس کی بناوٹ اثرات و کیفیات کو مد نظر رکھ کر جب بارگاہ صمدیت میں عرض کی اَتَجْعَلُ مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ ایسے کو نائب کریں گے جو اس میں فساد پھیلائے اور خون ریزیاں کرے اور اپنی تعریف میں یوں رطب اللسان ہوئے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکیزگی بیاں کرتے ہیں تو اللہ جل شانہٗ نے فرشتوں کی یکسوئی کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ راز سربستہ اس طرح عیاں فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ مجھے معلوم ہے جو تم سب نہیں جانتے اسطرح اپنی حکمتوں کے خزانے لٹاتے ہوئے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی تعلیم کی خاطر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ اسلام کو علم الاسماء تمام عطا فرمایا اور فرشتوں کے سامنے امتحان لیکر سرٹیفکیٹ ان الفاظ میں عطا فرمایا۔

فَلَمَّآ اَنْبَاَھُمْ بِاَسْمَآئِھِمْ جب آدم علیہ السلام نے انہیں سب کے نام بتا دیئے فرشتے ابھی محو حیرت میں تھے کہ کن فیکون کے اٹل اور انمٹ حکم سے ایسی ایسی

Marfat.com

متبرک ہستیاں شہود پر لائیں جن کے سر عبدیت کا سہرا باندھنے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے تقدس پر برتری ظاہر فرماتے ہوئے ان کے جدا مجد کو تو تعظیمی سجدہ کرایا اور ختم المرسلین سید کونین و سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فداک امی دابی) کے نور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی پاکیزہ زندگی اور معجزاتی تعلیمات اصحابہ پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طہارت اور اولیاء عظام کے وجود سے بُقعہ ہستی کو نورٌ علیٰ نُور فرمایا اور ثابت کر دیا کہ علم لدنی کا جاننے والا انسان بھی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا گیا تھا اور مزید برآں قرآن مجید کی اس آیت نے مہر تصدیق ثبت کر دی وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن اور میں نے جن اور انسان اس لئے ہی بنائے کہ میری بندگی کریں ۔ اس طرح فرشتوں کی تسبیح و تقدیس پر انسانی تصرفات کو ترجیع دی اور اپنی غیر متناہی نعمتوں سے مالا مال فرمایا ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی ان ہی متبرک ہستیوں میں سے تھے جنہوں نے مقصد حیات کو سمجھ لینے کے بعد اس ڈگر پر چل کر اپنی ساری زندگی بسر کر دی جس ڈگر کو صراط مستقیم کے پر معنی الفاظ سے قرآن مجید نے یاد فرمایا ان کی طبیعت میں عنا اور یکسوئی اعتقادات اور عبادات میں راسخ العقیدگی عمل پیہم تبلیغ و تہلیل باری تعالیٰ ہمہ تن مشغولیت جدوجہد آزادی اور اس نعمت سے ہمکنار ہونے کے بعد اس کی استقامت کے لئے پر جوش عمل اور دوستوں کو نیک کارکردگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی شب و روز تبلیغ ملک و ملت کی واسے درسے سخنے خدمت اور عالم کبر نمنّ میں قریہ قریہ پھر کر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دینا یہ سب باتیں ان کی مصروفیات کا آنکھوں کے سامنے نقشہ آتا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ کے بندے جن کے زہد و اتقا کو دیکھ کر فرشتے شرمائیں جن کی طہارت اور بے لوثی کو دیکھ کر جنّات بھی دنگ رہ جائیں جن کے نقش قدم پر چل کر ہزاروں گم گشتگان راہ ہدایت پائیں جن کی دعاؤں سے مخلق خدا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال ہو ۔ امت محمدیہ علیہ الصواۃ و السلام کے ان قافلہ سالاروں کی فہرست میں ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی اور اسم گرامی چندے آفتاب اور چندے ماہتاب چمکتا دمکتا نظر آتا ہے

Marfat.com

جہانبانی سے ہے دشوار تر کار جہاں بینی
جگر خون ہو تو چشم دل میں ہوتی ہے نظر پیدا

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عام طور پر ہمارے اہل اللہ ارباب اقتدار سے الگ تھلگ رہے اور ان کی تمام روایت گوشہ ہائے تنہائی میں یاد خدا کرنے اور اصلاح نفس کرنے کی ہیں لیکن اس وقت انگریز وائسرائے نے ہندوستان میں تقسیم کرو اور حکومت کرو کے باعث غیر اقوام میں تو درکنار خود مسلمانوں میں تفریق کی انتہا کر دی لہٰذا اس وقت ضرورت اس امر کی تھی کہ ارباب فیض ارباب اقتدار سے الگ تھلگ رہنے کی بجائے خاص طور پر ان سے ربط و ضبط پیدا کریں اور ان خرابیوں کی اصلاح کریں جو حکومت وقت کی معاشرتی بدعتوں نے پیدا کر دی تھیں ۔ صوفیہ میں اس طریقہ کار کے سب سے پر زور ترجمان نقشبندی حضرات ہیں ۔ جن کے ایک مشہور بزرگ حضرت خواجہ عبیداللہؒ احرارؒ کا ایک قول حضرت مجدد الف ثانیؒ نے کئی مکتوبات میں نقل کیا ہے اگر ما شیخی مے کردیم دریں روزگار ہیچ شیخ مرید نمے یافت لیکن مارا کار دیگر فرمودہ اند کہ مسلمانان را نگاہد اریم بواسطۂ ایں بباد شاہاں بایست اختلاط کردن و نفوس ایشاں رامسخر گردانیدن و بتوسط این عمل مقصود مسلمیں بر آوردہ

جلد اول مکتوب ۱۹۵ صدر جہاں کے نام شریعت کی ترقی پر ترغیب دینے اور اسلام اور اہل اسلام کی کمزوری پر افسوس ظاہر کرنے کے بیان میں ہے اس میں بڑے زور اور جوش سے امور شرعی کی کمزوری پر آنسو بہائے ہیں اور یہ شعر درج کیا ہے ۔

آنچہ از من گم شدہ گراز سلیماں گمشدے
ہم سلیماں ہم پری ہم اہرمن بگریستے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ

ہر عارف عالم ہوتا ہے اور ہر عالم عارف نہیں ہوتا۔ انبیاء کرام خلیفت اللہ فی الارض اور اولیا کرام جلساء اللہ۔سالکان طریق حذیٰ پر لازم ہے کہ صادقین کی صحبت اختیار کریں اور اگر یہ میسر نہ آسکے تو ان کی تحریرات (تصنیفات) کو ہی زیر مطالعہ رکھیں حضور قبلہ و کعبہ ڈاکٹرصاحب" کے نزدیک مرشد کامل کی سب سے بڑی علامت یہ تھی کہ وہ شریعت اور احسان کا جامع ہو کشف و کرامات کو احکامات خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح نہ دیتا ہو۔

وہ پیر پیر نہیں جو نبی نمانہ ہو
نہیں وہ پیر جو ہمرنگ مصطفیٰ نہ ہو

قلیل مدت میں آپ کو نسبت نقشبندیہ کامل طور پر حاصل ہو گئی مرشد کے حین حیات ہی روحانی مسرتوں اور حیات ابدی کے طلبگاروں کی تسکین خاطر پر مامور ہوئے آپ نے چشم بینا سے برصغیر ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کیا اور اس وقت کے مسلم معاشرے کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھا کہ تصوف و طریقت کے پردے میں غیر صالح افکارو نظریات مسلم معاشرے کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں گاندھی اور اس کے چیلے علماء دیو بند ایسے علماء کی مصلحت پرستانہ تعبیر دیں ہندو کانگرس کی گمراہیوں کو سند قبولیت مہیا کر رہی ہے۔ غیر اسلامی رسم و رواج بیہودہ تکلفات اہمیت حاصل کرتے جا رہے ہیں اسلامی معاشرہ مجموعی طور پر اپنی اصلی بنیادوں سے ہٹتا چلا جا رہا ہے۔ اور اسلام کی طرہ امتیاز قدروں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

آپ خداداد بصیرت کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر اس بڑھتے ہوئے طوفان بدتمیزی کے آگے بند نہ باندھا گیا تو مسلمانان ہند ہمیشہ ہمیشہ کے لئے شرک و

Marfat.com

بدعات میں مبتلاء ہو جائیں گے اور انہیں پھر آسانی سے شدھ کر لیا جائیگا آپ نے محسوس کیا کہ توحید الٰہی میں شک اور شرک کی جانب رغبت تمام گمراہیوں کی جڑھ ہے اس لئے آپ نے سب سے پہلے شرک کے خلاف آواز اٹھائی اور توحید کو کھول کھول کربیان کیا ۔ دین صرف اللہ ہی کیلئے ہے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا سارا عمل خبط ہو جائے گا۔

شرع کی ترویج

طریقہ نقشبندیہ کی اشاعت شریعت اور طریقت کی تطبیق اور شیعیت مرزائیت نام نہاد عیسائیت شرک وبت پرستی نجدیت کی مخالفت کے علاوہ حضرت نے جو اہم کام کیا وہ اسلام کا عام احیاء تھا ۔ حضرت نے خود احیاء اسلام کی کوشش کی اور اس کے علاوہ ایک ایسا نظام قائم کیا جس سے آپ کے مقاصد کی تکمیل ہوئی آپ کے امیران حلقہ نے ملک کے کونے کونے بلکہ ہندوستان سے باہر بھی آپ کے خیالات کی اشاعت کی اور کر رہے ہیں ۔

آنچہ بر جستم و کم دیدیم و بیسار است و نیست
نیست جز آدم دریں عالم کہ بسیار است و نیست

(عالم گیر رحمتہ اللہ علیہ)

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ پانہ سکا سر تو کھو سکا

چند روز پیشتر محترم جناب پروفیسر بہاء الحق صاحب ایم اے مدظلہ العالی ملنے کے لئے جب تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک فہرست مضامین تھی فقیر کے دریافت کرنے پر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ماہنامہ رسالہ کے لئے کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہوں لہٰذا اب کے سالانہ نمبر کے لئے یہ فہرست پیش خدمت ہے لہٰذا میری یہ خواہش ہے کہ آپ اس فہرست پر نظر ثانی فرما کر ایک مضمون کا انتخاب فرمالیں اور طبع آزمائی کریں فقیر نے فہرست کا توجہ سے مطالعہ کیا اور لکھنے کے لئے وحدت الوجود وحدت الشہود کی سرخی منتخب کی ۔

Marfat.com

اس سرخی کو پڑھتے ہی فقیر کے ذہن میں مندرجہ ذیل خیالات ابھرنے لگے

۱۔ اگر اس سرخی پر لکھنے والا کوئی ملحد ہو گا تو وہ مضمون میں ان تصورات کا منہ چڑائیگا

۲۔ اگر اس پر طبع آزمائی کرنے والا اہلحدیث یا دیو بندی ہو گا تو وہ تصوف کو عجمی سازش کا نام دے کر خارج از بحث قرار دیگا اور حدیث پاک تَفَکَّرُوا اِلَّا اللّٰہَ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

۳۔ اگر اہل علم حضرات میں سے کوئی ہو گا تو وہ اپنی رسمی مصلحت کے باعث بزرگان دین کے خلاف اپنی بزرگی جتلانے کے لئے کبھی ایک بزرگ سے اختلاف کریگا اور کبھی دوسرے سے اور مسئلہ کو اس قدر توڑ موڑ دیگا کہ اس کی تحریر خود ایک مسئلہ بن جائیگی اور پڑھنے کے باوجود کوئی کچھ سمجھ نہ سکے گا۔

۴۔ اگر مضمون نگار جماعت اسلامی کا فرد ہو گا تو وہ نقاد کی حیثیت سے مسئلے کو اور الجھا دیگا اس سلسلے میں فقیر کو ایک تلخ تجربہ بھی ہوا سود کی حرمت کے باعث فقیر کو مسئلہ کے سمجھنے کی ضرورت درپیش آئی تو اتفاق سے ایک وکیل صاحب کی معرفت فقیر لاہور میں جماعت اسلامی کے ایک بزرگ کے ہتھے چڑھ گیا میرے دریافت کرنے پر فرمانے لگے کہ مولانا مودودی صاحب نے سود کی حرمت پر دو کتابیں لکھیں ہیں میں آپ کو کل دونوں نسخے پیش کر دونگا آپ ان کا مطالعہ کر لیں مسئلہ صاف ہو جائیگا جب فقیر نے دونوں کتابوں کا مطالعہ بغور کیا تو یہ سمجھ آئی کہ

۱۔ مولانا مودودی صاحب کی نوازشات سے فقیر کی زندگی کے دو دن ضائع گئے۔

۲۔ میری طرح جس نے بھی اسے پڑھا ہو گا چند مخصوص جماعت اسلامی کی اصطلاحات کے سوا اسکے کچھ پلے نہیں پڑا ہو گا۔

۳۔ دو کتابیں لکھنے کی بجائے اگر چند قوائد و ضوابط مرتب کر کے مولانا مودودی صاحب جماعت اسلامی کے سرمایہ سے ایک بے سود بینک کی بنیاد ڈال جاتے تو آنے والی نسلیں حرام کھانے سے بچ جاتیں اور قوم کے پلے بھی کچھ پڑ جاتا اور آنے والی نسلوں کے لئے یہ کاروبار مشعل راہ کا کام دیتا لیکن افسوس مولانا بہتّر فرقوں میں ایک کا اضافہ کر کے دنیا سے چلتے بنے اور سارے مسائل جوں کے توں چھوڑ گئے اور کتابوں کا اتنا

Marfat.com

بڑا انبار لگا گئے جس کے مطالعہ کے لئے عمر گرانمایہ کا ایک حصہ وقف کرنے کے بعد کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

۵۔ اگر خوش قسمتی سے لکھنے والے بزرگان سلسلہ چشت اہل بہشت سے ہونگے تو وہ اپنی طرز نگارش سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ فصوالحکم کی تحریر کا ہر شوشہ ناقابل تردید ہے اور حضرت محمدؐ ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی بات آخری بات ہے۔

۶۔ اگر صاحب تحریر نقشبندی مجددی مسلک سے تعلق رکھنے والے ہونگے تو وہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق صفحات پہ صفحات لکھتے چلے جائیں گے اور یہ باور کرانے کی کوشش کریں گے کہ مجدد صاحبؒ کا مسلک ہی اصل حقیقت ہے۔

فقیر کا تعلق بحمد اللہ دونوں سلاسل سے ہے والد گرامی قدر رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سے فقیر چشتی قادری سلسلے سے محبت رکھتا ہے اور بلوح دل فقیر نقشبندی مجددی جماعتی۔ طالبی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جسم کی سلامتی کم کھانے روح کی سلامتی ترک گناہ عقل کی سلامتی حصول علم اوردل کی سلامتی ذکر و فکر میں ہے۔ دین کی سلامتی حضور نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھنے میں اور اجتماعی فلاح جہد مسلسل میں ہے۔

۲) محبت کو اپنا شعار بناؤ۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔ جہد مسلسل اور عمل پیہم سے خوش حالی کی راہیں کھلتی ہیں۔

۳) ذکر الٰہی کو اپنے اوپر لازم کر لو اور محبت کو اپنا شعار بناؤ کیونکہ محبت وہ آگ ہے جو تمام کثافتوں کو ختم کر دیتی ہے۔

۴) جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ صرف خدا سے ڈرتا ہے اور دنیا کے عیش و عشرت کو اپنے اوپر حرام کر دیتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا مستقر جب زمین کو ٹھہرایا تو ان کی رہنمائی کے لئے سلسلہ وحی جاری فرمایا پھر اولاد آدم علیہ السلام کی ہدایت کے لئے انہیں میں سے انبیاء کرام منتخب فرمائے اور یوں یہ سلسلہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک آکر اختتام پذیر ہوا ۔ آپ کی امت کے صلحاء و علماء و صوفیاء تک کی زبان و قلم اور نفوس قدسیہ کو شریعت حقہ کا ستون بنایا علامہ اقبال" صاحب نے خودی کا سبق سیکھا ۔ اسلام مومن کی انفرادیت قائم رکھنے پر زور دیتا ہے ۔ خواہ اس کا وجود ساری دنیا میں تنہا ہی کیوں نہ ہو ۔ نظریہ وحدت الوجود کو ماننے والے بزرگ فنافی اللہ ہونے کو معراج انسانیت سمجھتے ہیں لیکن حضرت مجدد" وحدت الشہود کے علمبردار تھے اس طرح ذات مطلق میں جذب ہو کر فنا ہو جانے کو انتہائے نظر ٹھہرانے کی بجائے سالک کی انفرادیت قائم رکھنے پر زور دیا وحدت الوجود توکل کا درس دیتا ہے جو انجماد کی ایک صورت ہے جب کہ وحدت الشہود جہد پیہم اور پیکار مسلسل کا نام ہے جس کے نفس گرم سے ہی گرمی احرار حرکت و عمل کا پیغام بر ہے ..ناموس مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عزت صحابہ رضی اللہ عنہم آبروئے اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم تقدس اولیاء اللہ کو مجروح کرنے والوں میں جہاں کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ پیش پیش تھے اور اپنی ریشہ دوانیوں کے باعث رکیک حملوں سے نہ تو اسلام کی عزت ہی محفوظ رہ سکی نہ دین کی حرمت قائم ہو سکی بے گانوں نے مخالفت کی اور یگانوں نے توحید کی آبرو کی حفاظت کے پردے میں فرقہ واریت کو ہوا دی اور امت مسلمہ کو افکار باطلہ سے بچانے کی بجائے ان میں مبتلا ہو گئے اور وہی کام اپنے کر گزرے جس کی توقع بیگانوں سے بھی نہ کی جا سکتی تھی ۔ اس سے دین میں فرقہ واریت اور ملک میں انتشار پیدا ہوا ۔

جو لوگ امام الانبیاء و المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتے وہ آپ کی امت کے کب بہی خواہ ہو سکتے ہیں اور جو لوگ آپ کے وفادار نہیں وہ

Marfat.com

آپ کے نام پر بنائے گئے ملک و ملت کے کب وفادار ہو سکتے ہیں ۔ یہ تحفظ حکومت کی طرف سے ملنا چاہئے تھا لیکن جب حاکم ہی بے دین ہوں تو ناموس رسالت کی حفاظت عظمت صحابہؓ کی رکھوالی عزت اہل بیت کی نگہداشت اور شان اولیاء اللہ کو تحفظ کہاں سے میسر آئے امت مسلمہ کا دین و ایمان اور حق و اسلام کسی نہ کسی ولی اللہ ہی کی نگاہ کرم کا مرہون منت ہے ۔ اور اولیاء اللہ کو غیر اللہ تصور کر کے انہیں ہدف تنقید بنانا ۔ غفلت دین کا باعث ہے ۔ کلام اللہ کی تمام سورتوں کا نام غیر اللہ کے ناموں سے منسوب ہے اور کسی سورۃ کا نام اللہ نہیں مثلاً قرآن کریم کی دوسری سورۃ البقرہ ہے جس کے معنے خاص گائے ہے ۔ یا اللہ وہ کیسی گائے تھی ؟ کس کی گائے تھی ۔ کہاں رہتی تھی ؟ کس کی امانت تھی ؟ اس میں کون سا کمال تھا ؟ اور اس میں کونسی خوبی تھی جو تجھے پسند آگئی ۔ اور پھر اپنے کلام کو اس کے نام سے شروع کیا جواب آتا ہے ہاں وہ ایک صالح مرد اور ایک ولی اللہ کی گائے تھی اور پھر ماں کے ایک فرمانبردار بیٹے کی امانت تھی ۔ وہ جنگل میں چرتی پھرتی تھی اور لوگوں کو دیکھ کر بھاگ جاتی تھی ۔ اس لئے کہ وہ گائے جانتی تھی کہ میرا مالک کوئی اور ہے ۔

ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے ایک آدمی نے کسی دوسرے آدمی کو قتل کیا لیکن قاتل کا پتہ نہیں چلتا ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ اگر قاتل کا پتہ چلانا ہے تو ایک گائے ذبح کرو ۔ قوم پوچھتی ہے اس گائے کا رنگ کیسا ہو ؟ اس کی عمر کتنی ہو ؟ کھیتی باڑی کرنے والی ہو ؟ اس کے جسم پر کوئی داغ نہ ہو ۔ دیکھنے والے کو مسرور کرنے والی ہو ۔ ہاں ایسی صفات والی گائے اللہ کے ایک ولی کی ہے جو ماں کے فرمانبردار بیٹے کی امانت ہے ۔ اسے ذبح کر کے اس کے جسم کا کوئی حصہ مردے پر مارو وہ زندہ ہو جائے گا اس لئے کہ اللہ کے ولی کی ذبح کی ہوئی گائے کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے ۔ قوم نے ایسا ہی کیا ۔ مردہ اللہ کے فضل سے زندہ ہو گیا اللہ نے فرمایا کَذٰلِکَ یُحْیِ الْمَوْتٰی کہ اللہ اس طرح بھی مردوں کو زندہ کرتا ہے ۔ یعنی

Marfat.com

کبھی تو اللہ براہ راست و بلاواسطہ مردوں کو زندہ کردیتا ہے اور کبھی اللہ کے ولی کی ذبح کی ہوئی گائے کے ذریعے مردے کو زندہ کرتا ہے تاکہ دنیا والے اولیاء اللہ کی شان عظمت و کمال ان کے تصرفات و کمالات ان کی صفات و کرامات کو تسلیم کر کے اپنے دین و ایمان کی اجڑی ہوئی کھیتی کو اولیاء کرام کے چشمہ فیوض و برکات سے سیراب و شاداب کر سکیں۔

حق تو یہ تھا کہ وہ لوگ معجزہ عظیم کو دیکھ کر ایمان لے آتے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ کہ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی ان کے دل اور بھی سخت ہو گئے پتھروں کی مانند سخت' اور چٹانوں کی طرح سخت اور وہ نسل اب بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ تمام مسجدیں اللہ کی ہیں۔ تو جامعہ مسجد اہل حدیث کیوں قاسمیہ اور فاروقیہ کیوں۔ ایسے جاہلوں کے لئے اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا فرمایا۔ جنت مومنوں کی وراثت ہے (سورہ مریم) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ کی جنت غیر اللہ کے قبضہ میں ہے۔ کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔ ماں بھی غیر اللہ ہے۔ اور غیر اللہ کے پاؤں کے نیچے جنت لہٰذا جنت انہیں سے ملے گی۔ تلوار سے کسی کی گردن اڑا دینا کمال نہیں محبت و اخلاق سے کسی کے دل پر حکومت کرنا کمال ہے لشکر و سپاہ سے کسی کو شکست دینا بہادری نہیں نگاہ فقر و درویشی سے کسی کے سر کو حق کے آگے جھکانا بہادری ہے۔

عقیدہ توحید

۱۔ ہر مسلمان جو سرور کون و مکان رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شریف پڑھتا ہے۔ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کو ہی اپنا الہ (رب) مانے

نبیؐ کے خدا کو خدا مانتا ہوں
نہ اس کے سوا دوسرا جانتا ہوں

Marfat.com

جس طرح پ ۵ ع ۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ترجمہ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم یہاں اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب کا رب ہونے کی قسم کھائی ہے۔ اسی لئے ہمیں بھی محبوبؐ کے رب کو ہی عبادت کے لائق ماننا ہو گا۔

۲۔ جب حضرت یعقوب علیہ اسلام نے اپنی اولاد سے سوال کیا کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے جواباً عرض کرتے ہیں اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ یعنی اے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام تمہارے رب کی اور تمہارے آباؤ اجداد کے رب کی۔ تو یہاں بھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے رب کی عبادت کا تذکرہ ہے۔

۳۔ وہ رب یکتا ہے اس کا کوئی نہ ذات میں نہ صفات میں شریک نہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اس کی محتاج ہے۔ وہ خالق و مالک ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کا علم غیر متناہی و غیر محدود قدیم اور غیر مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا ادراک غیر ممکن ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو سمجھنا شرک ہے۔ اس سے کوئی چیز غائب نہیں۔ ساری کائنات اس کے سامنے ایک رائی کے دانہ کے برابر ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہے شرک ہے کیونکہ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے یہ صفت ماسوائے اللہ تعالیٰ کسی اور کو ہی ہو سکتی ہے (قابل غور)

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو کہ بت پرست تھا اور حقیقی خدا کے مقابل کئی خدا بنائے ہوئے تھا اس شرک (بت پرستی) سے منع فرمایا جب کہ کلام پاک میں آیا ہے یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ مسلمانوں پر بتوں والی آیات چسپاں کرنا ایک نا پسندہ فعل ہے

علمِ غیب

رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ اور یہ علم اللہ تعالیٰ جل شانہ کا

Marfat.com

عطاء کردہ ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز غائب نہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق قرآن پاک میں متعدد جگہ ارشاد ہوا ہے ۔

(۱) هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ پ ۱ ترجمہ :۔ یہ قرآن پاک متقی لوگوں کے لئے راہ ہدایت ہے اور متقی وہ لوگ ہیں جن کا ایمان غیب پر ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم جانتے ہیں ۔ تب ہی تو وہ مسلمانوں کو بتاتے اور مسلمان ان کو مانتے ہیں ۔ اگر آپ غیب کا علم نہ جانتے ہوتے ۔ تو اس آیت میں مسلمانوں کو جس غیب پر ایمان لانے کا ذکر ہے وہ کہاں سے آگیا (سورہ) جن میں ہے ۔

(۲) فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص غیب پر مطلع نہیں فرمایا ۔ مگر اس کو جس کو اپنے رسولوں میں سے انتخاب فرمائے ۔

(۳) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (العمران)

ترجمہ ۔ اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے ۔ ہاں البتہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے ۔

(۴) وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (آل عمران)

ترجمہ ۔ یعنی جتنے غیب ہیں آسمانوں اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں اس کلام پاک کی تعلیم جس میں سارے غیب موجود ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب و مقبول افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ۔ جیسا کہ ارشاد ہے الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن کا علم سکھایا (سورہ رحمٰن)

۵۔ الحدیث فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ترمذی شریف)

ترجمہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ۔ اس کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ۔

مندرجہ بالا آیات مبارکہ اور حدیث پاک سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب جاننا ثابت ہے اور کئی واقعات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلالت کرتے ہیں پیش کئے جا سکتے ہیں، جس کے یہ چند اوراق متحمل نہیں

Marfat.com

ہو سکتے ۔ صاحب ایمان کے لئے یہی کافی وافی ہیں ۔ کیونکہ کسی ایک آیت کا انکار کفر ہے ۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آپ ؐ کا یہ علم ذاتی اور مستقل نہیں ۔ محدود متناہی اور مخلوق ہے ۔

یہ آیت پاک جو قرآن مجید میں ہے قُلْ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ ترجمہ ۔ اے محبوب تم فرما دو کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں یا عالم الغیب ہوں ۔ وغیرہ بلکہ میرا تو دعویٰ ہے رسالت کا نبوت کا ۔ تم اس کو مان لو یہ ذاتی علم غیب کے متعلق نفی ہو رہی ہے ۔ اگر کوئی مسلمان یہ سمجھے یہ آیت پاک دوسری آیات کو منسوخ کرتی ہے تو یہ ان کی کم علمی ہے ۔ اس طرح تو آدھا کلام پاک ہی منسوخ ہو جائے گا پھر یہ کلام خدا کیسے ثابت کریں گے اور اسلام کی سچائی داغدار ہو جائے گی (العیاذ باللہ)

چند اشعار سرکار کنجاہی طالب الہیٰؒ کے علم غیب پر پیش خدمت ہیں

نبی غیب کی ہے خبر دینے والا — اسے علم دیتا ہے خود حق تعالیٰ
بشر ہو کے راز خدا کھولتا ہے — زبان نبی سے خدا بولتا ہے
سکھایا تجھے جو تو نہ جانتا تھا — کیا تجھ پہ ظاہر جو تجھ سے چھپا تھا
تضاد آیتوں میں جو رکھتا روا ہے — سمجھتا ہے ۔ قرآن کلام خدا ہے

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ منعقد کرنا جائز موجب برکت ہے ۔ اس کا کرنا قرآن پاک کی نص قطعی سے ثابت ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْبِیَآءَ

Marfat.com

(ترجمہ) اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم کہ تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو (ذکر کرو) جو تم پر ہے کہ تم میں انبیاء علیہ السلام کو پیدا کیا اس آیت مبارکہ میں انبیاء علیہ السلام کے پیدائش کے ذکر کا حکم فرمایا گیا ہے

اور اس کو نعمت قرار دیا ہے۔ نبی کریم رؤف الرحیم تو سیّد الانبیاء ہیں۔ آپکا ذکر اور بھی افضل و اعلیٰ ہے بلا شبہ حضور کی بعثت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک رفیع الشان نعمت ہے۔ اور ہر مومن پر فرض ہے جس کو اس نعمت سے حصہ ملا ہے وہ اس کو فراموش نہ کرے بلکہ اس کو ہمیشہ یاد کرتا رہے۔ اور اس رب کریم کا شکر ادا کرنے میں کوشاں رہے جس نے اپنے حبیب کو ہمارے لئے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔

۲۔ محفل میلاد میں اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا بھی کثیر منافع کا باعث اور جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (اے ایمان والو اللہ کے محبوب پاک پر صلوٰۃ و سلام پیش کرو)

۳۔ محفل میلاد منانے سے شرک کی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔ کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ ہوتا ہے۔ حضور اپنی کمال شان اور رفعت منزلت کے باوجود خدا نہیں ہیں سب اوصاف اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔

۴۔ انبیاء علیہم السلام حضورؐ کا ذکر سناتے آئے ہیں۔ اور جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی آپؐ کا ذکر ان الفاظ میں کیا مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ کہ میں بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آنے والے ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی احمدؐ ہو گا۔

۵۔ حدیث قدسی میں وارد ہے۔ ذِکْرِیْ ذِکْرُکَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے حبیب آپ کا ذکر میرا ذکر ہے مَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ یعنی آپ کی تعظیم و توقیر کرو۔ صلوٰۃ وسلام میں قیام تعظیمی عین مطابق حکم الٰہی ہے اور سنت ملائکہ ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے جس کو امام بیہقیؒ نے روایت کیا۔

Marfat.com

بدعت

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ الحديث

بدعت کی تعریف :۔ بدعت شرعی وہ ہے جو قرآن پاک یا حدیث صحیح یا اجماع کے بر خلاف دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جائے ۔ اسی کو حضور علیہ السلام نے ضلالت فرمایا ۔ اور جو وعید اہل بدعت کے حق میں ہے اس سے یہی بدعت مراد ہے ۔ لیکن ایسا امر جو قرآن شریف یا حدیث شریف یا اجماع کے خلاف نہ ہو نیا شروع کیا جائے تو وہ حکماً سنت ہو گا ۔ اس کو بدعت سمجھنا غلط ہے

وَرَهْبَانِيَّةً ۨ ابْتَدَعُوهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا پ ۲۷ ع ۲۰

رہبانیت :۔ نصاریٰ نے رہبانیت (موٹے کپڑے پہننا کم کھانا عبادت زیادہ کرنا گوشہ نشینی) خود بخود ایک بدعت نکالی جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا تھا ۔ لیکن ممانعت بھی نہیں تھی ۔ انہوں نے محض خدا کی خوشنودی کے لئے رہبانیت ایجاد کی ۔ پھر انہوں نے اس کو اچھی طرح نہ نبھایا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی ظاہر فرما دی جیسا کہ متذکرہ آیت میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نبھانے والوں کو اس کا ثواب عطا کیا ۔ اس آیت پاک سے ثابت ہوا کہ کوئی نیا طریقہ ایجاد کر کے اس کو چھوڑ دینا اور اس کی رعایت نہ کرنا اللہ کے نزدیک بہت برا ہے ۔ اگر ہر ایک بدعت بری ہوتی تو حق تعالیٰ رہبانیت کے نہ نبھانے پر اظہار ناراضگی نہ فرماتے رہبانیت اگرچہ بدعت تھی مگر بری بدعت نہ تھی ۔

الحدیث :۔ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

یہ حدیث پاک اس امر پر دلیل ہے کہ ہر نیا طریقہ بدعت شرعی نہیں بلکہ وہی بدعت شرعی گمراہی اور مردود ہو گی جو مغیر دین ہو (برخلاف ہو)

متذکرہ بالا آیت مبارکہ اور حدیث شریف کے علاوہ اور بھی حدیثیں پیش کی جا سکتی ہیں جن کو طوالت کے ڈر سے یہاں نہیں لکھی جا رہی ۔

Marfat.com

ان متذکرہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مومن کو حضور علیہ السلام کی طرف سے اجازت تھی کہ وہ نیک طریقہ نکالے پھر قیامت تک جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس سے موجد کو ہر ایک کے برابر ثواب ملتا رہے گا یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرامؓ نے کئی طریقے نکالے اور ثواب حاصل کئے اور بعض صحابہ نے حضور علیہ السلام کے سامنے اپنی طرف سے نیک امور ایجاد کئے جن کو آپؐ نے دیکھ کر پسند فرمایا۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

نماز جمعہ (ا) نماز جمعہ صحابہ کرام نے مدینہ شریف میں ایجاد کی اور سعد بن زرارہؓ نے پڑھائی پھر جمعہ کی فرضیت نازل ہوئی۔

(ب) امام بخاریؒ نے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن ہم حضور علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدہ فرمایا تو ایک مقتدی نے کہا ربنا لَکَ الحمد کثیراً طیباً مبارکاً فیہِ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا من المتکلم کون مجھ سے کلام کر رہا تھا۔ اس صحابی نے عرض کی حضور میں نے کثیراً طیباً مبارکاً پڑھا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کلمہ کو فرشتے لینے آگئے اگر مطلقاً احداث منع ہوتا تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس اصحابی کو بجائے پسند فرمانے کے منع کرتے اگر نماز میں احداث ذکر جائز ہے تو بغیر نماز میں بطریق اولیٰ جائز ہو گا۔

(ج) حضور علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی اذان اول زائد کی جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں نہ تھی۔

(د) شراب کی حد شرعی:۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کے زمانہ میں شراب کی حد جوتیوں سے پٹوانا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی یہی رہی۔ لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے سے اسّی کوڑے تک زیادہ کئے۔

(ج) عید گاہ میں منبر:۔ اسی طرح عید گاہ میں منبر حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں بنوایا گیا اور آپ نے اس پر چڑھ کر عید کا خطبہ دیا۔

Marfat.com

تراویح :۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کئے نہ کہ قیام نماز تراویح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں با جماعت ادا کی گئیں۔

(خ) تالیف و طبع :۔ کتابیں لکھنا اور اس کی نشرو اشاعت حضور علیہ السلام کے وقت میں نہ تھی۔ اب اس کا عام رواج ہو گیا ہے۔ قرآن مجید اس موجودہ شکل میں نہ تھا۔ قرآن پاک کا اکٹھا کرنا اور زیر زبر پیش کا لگانا بعد میں ہوا۔

کسی مسئلہ کے غلط یا صحیح پرکھنے کا قاعدہ۔

الغرض یہ قاعدہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم و حدیث شریف سے جس کی بھلائی ثابت ہو۔ وہ بھلی اور جس کی برائی ثابت ہو وہ بری۔ اور جس کی نسبت کچھ بھی ثابت نہ ہو وہ جائز اور مباح رہے گی۔ اس کو حرام یا ممنوع یا بدعت وغیرہ کہنا شریعت پر بہتان ہو گا اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (ترجمہ) اور نہ کہو لسے جو تمہاری زبان جھوٹ بیان کرتی ہے یہ حلال ہے۔ اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا۔

Marfat.com

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ برحق ہیں ۔ ولی اللہ وہ ہوتا ہے جس کا دل عشق مصطفیٰ ؐ میں گداز ہو اور ظاہر و باطن سیرت مصطفیٰ ؐ کے مطابق ہو ۔ ایمان و تقویٰ سے آراستہ ہو جو متبع سنت نہ ہو وہ ولی اللہ نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ شیطان کا ایجنٹ ہے ۔

خلاف پیغمبر کسے راگزید

ہرگز نہ خواہد بمنزل رسید

۳۔ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں جو اولیاء کرام کی توہین کرتا ہے ۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے ۔ تجرید بخاری حدیث قدسی میں وارد ہے کہ

میرا بندہ جتنا میرے فرائض ادا کرنے سے مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے اتنا کسی چیز سے نہیں کر سکتا ۔ میرا بندہ نوافل پڑھنے سے میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں ۔ تو میں ان کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے وغیرہ

۴۔ اولیاء اللہ کا انکار آیت قرآنی کا انکار ہے ۔ جو کہ کفر ہے ۔

۵۔ اللہ کے ولی قبروں میں زندہ ہیں ۔ ان کے پاس جا کر دعا کرنا قبولیت پر دلالت کرتا ہے ۔

۶۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوب شریف نمبر ۱۲۰ جلد ثانی میں فرماتے ہیں اہل اللہ کا وجود حقیقت میں دو کرامات میں سے ایک بڑی کرامت ہے ۔ اور لوگوں کو حق تعالیٰ کی طرف ان کی دعوت حق تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے۔ اور ان کا مردہ دلوں کو زندہ کرنا بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ۔ اہل اللہ زمین والوں کے لئے امان اور زمانہ کے لئے غنیمت ہیں ۔ ان کی شان میں ہے کہ ان کی طفیل سے بارش ہوتی ہے ۔ اور لوگوں کو رزق ملتا ہے ۔ ان کا کلام دوا اور ان کی نظر شفاء ہے ۔ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہتا وغیرہ ۔

۷۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی" آیت صراط الذین انعمت علیہم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اہل اللہ (اولیاء کرام) کے طریقہ میں داخل ہونا اور ان کو بارگاہ رب العزت میں وسیلہ بنانا اہل اسلام کے نزدیک نیک اور مستحسن ہے ان کی زیارت کرنے والوں کو بھی لگاتار برکتیں ظاہر فرماتا ہے ان کی دعا قبول کی جاتی ہے بلکہ جو کوئی کسی حاجت میں ان کا وسیلہ پکڑتا ہے۔ ان کی حاجت بھی پوری ہو جاتی ہے۔

۸۔ الحدیث هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاءاللہ وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ هم جلساء الله (وہ اللہ کے جلیس ہیں) چنانچہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

جو کہ چاہے ہم نشینی خدا
چاہیئے ہو ہم نشین اولیاء

Marfat.com

قبروں پر جانا سنت ہے

الحدیث : عَن ابوھریرۃؓ قَالَ زار النَبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّہٖ (مشکوٰۃ)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت فرمائی۔

الحدیث شہدائے احد کی قبروں کو بھی اپنی زیارت سے مشرف فرماتے۔

۳۔ فَزُوروالقبور فَانَّھَا تذکر الموت. قبروں کی زیارت کرو۔ اس سے موت یاد آتی ہے

۴۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ بقیع کی زیارت کے لئے تشریف لاتے اور اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے۔

۵۔ ایک ہفتہ وار رسالہ اخبار العالم الاسلامی جو رابطہ عالم اسلامی کے شعبہ صحافت و نشر کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے اس کے صفحہ ۷۹۰ سوموار ذیقعد ۱۴۰۲ ہجری کے شمارہ میں ایک مقام پر حضرت مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ایمان افروز تذکرہ ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفقت بھری نگاہیں حضرت مصعبؓ اور ان کے رفیق شہیدوں پر ڈالیں جو احد کے میدان میں پڑے ہوئے تھے اور بلند آواز سے فرمایا اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہداء ہو۔ پھر اپنے صحابیوں کی طرف توجہ مبذول کی اور کہا۔ ان کے پاس آیا کرو انہیں سلام دیا کرو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ قیامت تک جو مسلمان بھی ان کو سلام عرض کرے گا وہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ (صفحہ ۳۳ ضیاء حرم)

۶۔ من زار قبری وجبت لہٗ شفاعتی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت وسیلہ شفاعت ہے۔

Marfat.com

گر ہو مسلم ادا نماز کرو
سجدے رب کو بصد نیاز کرو!
بے نماز ہونا کار شیطاں ہے!
تم خدارا نہ اِس پہ ناز کرو

ہے نشان ہر چیز کی پہچان کا
اور نماز آئی نشاں ایمان کا
ہے وہی مومن جو پڑھتا ہے نماز
ورنہ بے جان جسم ہے انسان کا

Marfat.com

خلفائے کرام

Marfat.com

خلافت

خلافت کے لغوی معنی جانشین کے ہیں اور دین کی اصطلاح میں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور قائم مقام ہونے کے ہیں ۔ آپ کے نائب کی حیثیت سے خلیفہ مجاز امام الوقت ہے ۔ لہٰذا خلافت پیغمبری کی نیابت اور امامت ہے .خلیفہ اپنے پیروکاروں کے لئے مجدد کی حیثیت رکھتا ہے ۔ کیونکہ وہ قرآن اور سنت کی روشنی میں مسائل حاضرہ کا حل بھی پیش کرتا ہے ۔ جس کا ماننا پیروکاروں کے لئے اطاعت کا درجہ رکھتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ لہٰذا دینی ، روحانی ، علمی ، اخلاقی ، سیاسی ، انتظامی ، معاشرتی و معیشی استعداد و صلاحیت میں پیغمبرانہ تربیت و صحبت سے اثر پذیر ہوتی ہے ۔ اس کا مزاج ایسا ہونا چاہئے ۔ ۔

صورت و سیرت میں گویا مصطفیٰ
دیکھنا اس کا نبی ؐ کا دیکھنا

اعلیٰ حضرت عالیجناب الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالب ؒ کنجاہی نقشبندی مجددی جماعتی رحمتہ اللہ علیہ کے خلفائے کرام کا مختصر تعارف قارئین ملاحظہ فرمائیں گے ۔ جنہوں نے دین متین اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کے لئے زندگی کا ہر لمحہ وقف کر رکھا ہے ۔

جناب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کا تصرف اسقدر تھا کہ متعلقین کو توجہ کے ذریعہ ایک ہی مجلس کے اندر ذاکر اور شاغل بنا دیتے جو کہ یاران طریقت کی دین ودنیا کی فلاح اور درجات قرب الٰہی کا سبب بنتا آپکی یہ خواہش ہوا کرتی کہ ہر خادم انکا جلد حضوری کے بلند مقام پر فائز ہو جائے اور نماز روزہ ذکر فکر مراقبہ دیگر تمام احکام شرعیہ کا پابند ہو جائے اور اسی پر استقامت کو حضور تمام کرامتوں پر ترجیح دیا کرتے

حضور کی تمام خصوصیات سے بڑھ کر خصوصیت یہ ہی تھی کہ اکثر انگریزی طرز کے لوگوں کے دلوں میں آپ نے انقلاب برپا کر دیا جوکہ ایک خاموش انقلاب ہے اور ایسے لوگ حضور کی معیت میں رہ کر خدا اور رسول کی محبت میں اس طرح سے پورے پورے رنگے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ذکر فکر تہجد کی ادائیگی کے علاوہ بفضلہٖ تعالیٰ متشرع ہو چکے ہیں ان حضرات کے اس طرح سے سیراب ہونیکی وجہ سے انکے ذریعہ سے جو فیض طریقت رواں دواں ہوا اس نے نہ صرف انکی گھریلو زندگی پر اثر ڈالا بلکہ اس سے گھر کے افراد اسلامی نظریات کے حامل ہوگئے ۔ گھروں میں اسلام کی خیرو برکات کا نزول جاری ہوا اور ان لوگوں کے ملنے والے خوب اسلام پسند ہوتے جارہے ہیں ۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے معتقدین میں سے جو حضرات خلافت یافتہ ہوئے انکے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں اور یہ حضرات تبلیغ اسلام کا فریضہ اپنے اپنے حلقہ میں خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں انشا اللہ یہ فیضان نقشبندیہ اعلیٰ حضرت امیر ملّت سرکار علی پور رحمتہ اللہ علیہ اور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ سے جو یہاں تک پہنچا ہے بفضلہٖ تعالیٰ جاری رہے گا :۔

1 ۔ حضرت جناب باباجی ملک فیروز خاں صاحب" فیروز آباد گجرات

2 ۔ حضرت جناب شیخ محمد نصیب صاحب" لاہور ۔

3 ۔ حضرت حاجی مولانا حافظ محمد ذکریا صاحب" لاہور

4 ۔ جناب حاجی شیخ سعید احمد صاحب ۔ لاہور

5 ۔ جناب ملک محمد سلطان صاحبؒ راولپنڈی

6 ۔ حضرت مولانا الحاج محمد ضیاء اللہ نعمانی صاحب فیروز آباد گجرات

7 ۔ جناب حاجی ملک عبدالعزیز صاحب" لاہور

8 ۔ جناب حاجی شیخ معزالدین صاحب ۔ لاہور

9 ۔ جناب حاجی مولانا مرزا محمد یوسف صاحب لاہور

10 ۔ جناب سید محمد یوسف صاحب واہ کینٹ

Marfat.com

11 - جناب شیخ نعمت علی صاحب لاہور

12 - جناب پروفیسر مولانا حاجی بہاؤالحق صاحب گجرات

13 - جناب مولانا احمد حسن صاحب نوری - لاہور۔

حضرت بابا جی ملک فیروز خان صاحبؒ

حضرت جناب قبلہ بابا جی ملک فیروز خان صاحب فیروز آبادی گجراتی" اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی کے عاشق صادق تھے آپ" کے خلیفہ اول اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ طالبیہ کے انتہائی با کمال صاحب کشف و کرامات بزرگ گزرے ہیں

فوجی ملازمت کے دوران ۱۹۱۹ء میں جناب ڈاکٹر صاحب" سے برما کے ایک شہر بھامو چھاؤنی میں ملاقات ہوئی ایک ہی نظر میں گرویدہ ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے اور برما میں بھامو ۔ رنگون اور دیگر شہروں کے تبلیغی مشن میں آپ کے دوش بدوش رہے ۱۹۳۵ء میں جناب ڈاکٹر صاحبؒ نے جب تمام مراحل کی تکمیل کے بعد آپ کو اپنے شیخ کامل کی خدمت میں پیش کیا تو اعلیٰ حضرت امیر ملتؒ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے خرقہ خلافت سے نوازا مگر جناب بابا جی صاحب" کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ جو شخص بھی توبہ کی نیت سے حاضر ہوتا اسے تربیت کے بعد جناب ڈاکٹر صاحب" کی خدمت میں پیش کرتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں جس بحر بیکراں سے میں سیراب ہوا ہوں ہر شخص وہیں سے فیضیاب ہو لاہور اور راولپنڈی کے تبلیغی دورہ میں اکثر جناب ڈاکٹر صاحب" کے ہمراہ ہوتے ۔ علی پور شریف عرس کے موقعہ پر دوستوں کے لئے چائے کا انتظام خود کرتے ۔ جناب ڈاکٹر صاحب" کی رحلت کے بعد سلسلہ بیعت شروع کیا ۔ پیر خانہ سے والہانہ عقیدت میں عمر گزار دی ۔ الحاج کیپٹن صاحبزادہ خواجہ محمد امین صاحبؒ سجادہ نشین سے انتہائی عزت و احترام سے پیش آتے چونکہ ان دنوں جناب صاحبزادہ صاحب فوجی ملازت کی وجہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے تھے ۔ آپ نے ان کی عدم موجودگی کا احساس نہ ہونے دیا دوستوں سے نہایت

Marfat.com

ہمدردی اور شفقت سے پیش آتے ان کے دکھ درد میں شریک ہونے کے علاوہ صحیح رہنمائی فرماتے اسوہ حسنہ کا نمونہ اور گویا اپنے پیر کی چلتی پھرتی تصویر تھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا آپ کے حلقہ ارادت میں پڑھے لکھے طبقہ کی خاصی تعداد شامل ہے جناب ڈاکٹر صاحبؒ کے بعد پانچ سال اور پانچ روز تک دوست فیضیاب ہوتے رہے اور ۸ مارچ ۱۹۶۳ء بمطابق ۱۱ شوال المکرم بروز جمعتہ المبارک ۷۸ برس کی عمر میں وصال ہوا آپ گجرات شہر کی آبادی فیروز آباد جو کہ سرگودھا روڈ پر واقع ہے آخری ایام میں قیام فرما ہوئے یہیں شیخ کامل کی گزر گاہ پر آپ کا مزار مقدس دور سے دعوت نظارہ دیتا ہے۔

پیدائیش :۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ اعلیٰ حضرت سراج الملت پیر حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری اور بندہ ہم عمر ہیں۔ اس لحاظ سے آپ کا سن پیدائیش ۱۸۸۶ء ہونا چاہئے۔ آپ کا آبائی گاؤں موضع بڑیلہ ہے جو ہزارہ ضلع ایبٹ آباد صوبہ سرحد میں واقع ہے۔ آپ صاحب ثروت زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ اور اپنے والد گرامی جناب ملک سید خان صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ اعوان خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت باباجی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگرچہ ہم سید نہیں مگر علوی ہیں اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت بابا جی کے والد ایک امیر کبیر زمیندار تھے مگر اس کے ساتھ ہی ایک مذہبی رجحان رکھنے والے انسان بھی تھے اور اپنی اولاد کی تربیت کے بارے میں خاص محتاط تھے بچپن میں اور لڑکپن میں باباجی کو کیسا ماحول ملا اس کا اندازہ آپ اس واقع سے کر سکتے ہں۔ کہ آپ سات آٹھ برس کے تھے۔ آپ کے والد باہر سے آئے رمضان شریف کے دن تھے انہوں نے آپ کو کھانا کھاتے دیکھا اور پوچھنے لگے کہ تم نے تو روزہ رکھا تھا اب پھر کھانا کیوں کھا رہے ہو آپ نے معصومیت میں جواب دیا میرا چڑی روزہ تھا اس پر آپ کے والد بہت ناراض ہوئے اور آپ کو مسجد میں لے

Marfat.com

گئے ۔ مسجد کے امام صاحب سے پوچھا کہ اس بچے پر نماز روزہ فرض ہے ۔ یا نہیں امام مسجد نے آپ سے چند سوال کئے پہلا سوال تھا کہ اپنے والد کی بھینسوں میں سے کون سی بھینس لینا پسند کریں گے آپ نے جواب میں جس بھینس کی نشاندہی کی وہ سب سے زیادہ دودھ دیتی تھی اس کے بعد آپ سے دوسرا سوال یہ کیا کہ آپ کونسی زمین لینا پسند کریں گے آپ نے جواب دیا دریا کے کنارے اس پر امام مسجد نے کہا اس بچے پر روزہ اور نماز فرض ہے آپ سے بڑی دو بہنیں تھیں جن کی شادی ہو چکی تھی اور آپ کے چھوٹے دو بھائی تھے ۔ جن کے نام علی الترتیب بوستان خان اور جعفر خان تھے جعفر خان پانچ برس کی عمر میں فوت ہوگیا جب آپ گیارہ برس کے ہوئے تو آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور سترہ برس کی عمر میں آپ کو والد کی جدائی کے سانحہ کو بھی برداشت کرنا پڑا اس وقت بوستان خان بھی سمجھدار ہو چکا تھا آپ والدین کی وفات کے بعد تایا کے گھر رہنے لگے لیکن والدین کی جدائی کا غم آپ کو چین نہ لینے دیتا ادھر زمینوں کی دیکھ بھال اور زمینوں کے جھگڑے آپ کی طبعیت اور مزاج میں نہ تھے چنانچہ آپ نے اپنے ماموں سے مشورہ کیا جو اس وقت فوج سے ریٹائرڈ ہو چکے تھے اور ان کی اجازت اور مشورے کے مطابق تمام جائیداد اور زمینیں چھوڑ کر پنجاب آگئے اور یہاں فوج میں بھرتی ہوگئے فوج کی ملازمت کے دوران آپ رسالپور مانچسٹر اور برما میں رہے تاہم فوج کی زندگی کا بڑا حصہ برما میں گزارا ۔ اسی اثناء میں آپ کا چھوٹا بھائی بوستان خان برما آچکا تھا وہیں پر اس نے بسوں کا کاروبار شروع کر دیا اور وہیں پر شادی کر لی برما میں قیام کے دوران ہی آپ کو اپنی دونوں بہنوں کی وفات کی خبر باری باری ملی برما ہی میں قیام کے دوران آپ کو اپنے بھائی کی موت کا صدمہ بھی سہنا پڑا ان حادثات نے آپ کو دل گرفتہ کر دیا آپ نے اپنے بھانجے کو برما بلا بھیجا اس کا نام بہادر خان تھا شاید قدرت کو آپ کے صبر و ضبط کا امتحان مزید درکار تھا کہ اس کا بھی وہیں انتقال ہوگیا اب آپ ایک مرتبہ پھر تنہا تھے ۔

شیخ کامل سے ملاقات :۔ آپ بچپن ہی سے دین کی طرف راغب تھے چونکہ

مستقل نمازی پرہیز گار اور پاکیزہ زندگی گزار رہے تھے۔ اس لئے فوج میں بھی آپ کو عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اپنے شیخ کامل حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ سے ملاقات کے بارے میں فرمایا کرتے کہ آپ ان دنوں چین کی سرحد کے قریب بھامو چھاؤنی (برما) میں بحیثیت حوالدار تعینات تھے۔ حسن اتفاق سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ بھی مصر سے بھامو چھاؤنی کے ہسپتال میں ڈاکٹر انچارج کی حیثیت سے نومبر ۱۹۱۹ء میں تشریف لے آئے چونکہ انگریز کی عملداری اور پہلی جنگ عظیم کا زمانہ تھا اور متحدہ ہندوستان سے ہر مذہب کے لوگ فوج میں شامل تھے۔ اس لئے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ ہسپتال سے فارغ ہو کر چھاؤنی تشریف لے گئے وہاں فوجی جوان سے پنجاب کے کسی مسلمان آفیسر کے بارے میں استفسار پر پتہ چلا کہ ایک مسلمان یہاں حوالدار انچارج ہیں۔ آپؒ نے فوجی جوان کے ذریعے انہیں سلام بھیجا بابا جی صاحبؒ نے پیام و سلام کو کوئی خاص اہمیت نہ دی اور اردلی سے کہا کھانا لاؤ یہ ڈاکٹر بابو تو خواہ مخواہ ہم لوگوں سے کوئی بیگار ہی لیں گے۔ اتفاق سے اگلے روز جمعتہ المبارک تھا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ بابا جی صاحبؒ کے پاس تشریف لائے۔ ایک دوسرے سے متعارف ہوئے۔ آپ نے فرمایا خانصاحب نماز جمعہ میں میرا ذرا انتظار کر لینا اور واپس اپنے بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ بابا جی صاحبؒ اپنے وقت پر مسجد میں چلے گئے خطیب صاحب نے وعظ شروع کر دیا۔ اتنے میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ بھی تشریف لے آئے۔ آپؒ نے جونہی مسجد میں قدم رکھا تمام نمازی اور خطیب صاحب تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ بابا جی صاحبؒ اس واقعہ سے بہت متاثر ہوئے خطیب صاحب نے آپؒ سے وعظ کہنے کی درخواست کی۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے دریافت کیا کہ اس مسجد کا متولی کون ہے۔ بتایا گیا کہ بابا جی صاحب ہیں۔ آپ کی اجازت سے آپ نے وعظ کیا۔ دوران وعظ تمام حاضرین کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خطبہ کے بعد آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز جمعہ کے بعد آپ نے بابا جی صاحبؒ کو بازار تک ساتھ چلنے کے لئے فرمایا کچھ پس وپیش کے بعد ساتھ ہو لئے۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے جا

Marfat.com

رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا خانصاحب جو کچھ آپ پڑھتے ہیں درست ہے۔ مگر آپ کا دل ٹھیک نہیں بابا جی صاحبؒ نے ہاتھ چھوڑایا اور جواب دیا میرا دل بالکل ٹھیک ہے اب میں آپ کے ساتھ بازار نہیں جاؤں گا وہیں سے واپس چل دیئے۔

حضرت قبلہ بابا جی صاحب نے بیان فرمایا کہ اسی رات ایک عجیب واقعہ پیش آیا خواب میں دیکھا کہ ایک سفید گھوڑے نے آپ کے سینہ پر اپنا سُم رکھا ہے۔ آپ کی آنکھ کھل گئی۔ نیند آئی تو دوبارہ بھاری بھر کم چیز کا بوجھ محسوس کیا۔ منہ سے لحاف اتارا تو کمرہ روشن اور ایک ہاتھ لٹکتا ہوا دکھائی دیا۔ آپ چارپائی کو تھام کر نیچے بیٹھ گئے۔ نومبر کے مہینہ میں آپ کے جسم سے اس قدر پسینہ خارج ہوا کہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ گویا بارک بھی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چل رہی ہے۔ کچھ دیر بعد جب یہ سلسلہ ختم ہوا تو قلب و جسم کی صفائی ہو چکی تھی۔ دل نور معرفت اور حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی محبت سے لبریز ہو چکا تھا۔ قبلہ بابا جی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس پسینہ کے سیاہ داغ فرش سے صاف کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بدستور قائم رہے۔

بیعت:۔ حضرت قبلہ بابا جی صاحبؒ کی نیند اب اچاٹ ہو چکی تھی۔ اٹھ کر غسل کیا۔ نوافل اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد شیخ کامل کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ معمول کے مطابق اس وقت طلوع آفتاب تک کے لئے مراقبہ میں تھے۔ بابا جی صاحبؒ آپ کے عقب میں خاموش بیٹھ گئے۔ فراغت کے بعد حضور نے پوچھا کہو خانصاحب کیسے آنا ہوا۔

بابا جی صاحب۔ جی ایسے ہی۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب۔ ایسے ہی تو نہیں بیگانے پتراں ہورے مارے نیں تے آئے او۔

بابا جی صاحبؒ خاموش رہے۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب۔ خانصاحب جو کچھ آپ پڑھتے ہیں سب لے لیں گے اور

Marfat.com

صرف ایک لفظ دیں گے ۔

بابا جی صاحب ۔ جناب منظور ہے ۔

آپ نے بابا جی صاحب کو نماز مغرب کے بعد حاضر ہونے کی تلقین فرمائی مگر آپ مغرب سے پہلے در محبوب کے کئی چکر کاٹ چکے تھے ۔ آخر وہ سعید ساعت آپہنچی بابا جی صاحبؒ نے نماز مغرب کے بعد سگرٹ کی ڈبیہ کوٹھی کے باہر اردلی کے حوالہ کی کہ واپسی پر لے لیں گے ۔ حاضر خدمت ہوئے ۔ آپؒ نے ہاتھ میں ہاتھ لیا آنکھیں چار ہوئیں ۔ نگاہ ولی میں یہ تاثیر تھی کہ حضرت بابا جی صاحبؒ متواتر دو گھنٹے تک بے خود رہے ۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے ہوش دلا کر اسباق کی تلقین فرمائی اور رخصت فرمایا۔گیٹ پر اردلی نے پکارا جناب خاں صاحب سگریٹ کی ڈبیہ واپس لیتے جایئے مگر اب سگرٹوں کا کسے ہوش تھا ۔ رات نماز عشاء کے بعد سونے کے لئے چارپائی پر مچھر دانی لگائی ۔ خیال آیا سبق یاد کرنا ہے چارپائی کے قریب بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ فجر کا وقت ہو گیا ۔ حضرت الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب کنجاہیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت بابا جی صاحبؒ کی کئی راتیں مسلسل ایسے ہی گزر گئیں اور جب تک ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہوا اس وقت تک آپ چارپائی پر نہیں سوئے ۔

حضرت باباجی صاحب نے فرمایا بھاموکے مقام پر پلٹن میں مجھے ایک دفعہ بخار آگیا میں بغیر میموکے ہسپتال میں ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دوائی لینے گیا ۔ حضور نے فرمایا کہ بغیر پرچی کے میں دوائی نہیں دوں گا ۔ میں پرچی بنوا کر دوبارہ حاضر ہوا ۔ پھر فرمایا کہ میں دوائی نہیں دوں گا میں نے دل میں تردد کیا ۔ فرمانے لگے کہ خاں صاحب ان سب دوائیوں میں شراب کی آمیزش ہے اس لئے یہ تم کو نہیں دوں گا ۔

فرمانے لگے کہ ایک دفعہ میں رخصت پر گھر آیا تو بعد میں پلٹن میں میرے قائم مقام حوالدار انچارج سیکشن میں بیس عدد برانڈیاں چوری ہو گئیں ۔ میں جب واپس گیا تو کرنل صاحب نے مجھے بلا کر کہا کہ تمہارے سیکشن میں ۲۰ برانڈیاں چوری ہو گئی ہیں اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے میں بولا کہ صاحب سوچ کر جواب دوں گا میں

Marfat.com

نے واپس آکر تمام رنگروٹوں کو فالن کر دیا اور جن جن پر مجھے شبہ تھا ان کے نام لے لے کر ۱۲ قدم آگے مارچ فارورڈ کرایا اور باؤٹ ٹرن کہہ کر ان کا منہ باقی آدمیوں کی طرف کر دیا پھر ان کو کہا کہ معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ برانڈیاں چوری ہو گئی ہیں ۔ اس لئے صبح پریڈ نہیں ہو گی ۔ تم اپنے اپنے کیمپ میں صندوقوں پر برانڈیاں رکھ دو ۔ پھر ان کو DISMISS کر دیا ۔ اگلی صبح ان سب نے سوائے ایک کے اٹھارہ برانڈیا واپس کر دیں ۔ اب باقی دو برانڈیوں کے متعلق سوچنے لگا ۔ ایک اردلی اکرم کو علیحدہ لے جا کر کہا کہ سب نے برانڈیاں واپس کر دی ہیں تو کیوں نہیں کرتا ۔ کہنے لگا میں نے فلانے صاحب کے اردلی کو دے دی ہیں ۔ میں اس کو بٹھا کر صاحب کی کوٹھی پر لے گیا اور اردلی کو کہا کہ برانڈی لے آئے وہ کہنے لگا وہ تو میں نے فلانے سپاہی کو دے دی ہیں اس اردلی کو بھی ٹانگے پر بٹھا لیا اور بازار میں آگئے تو دیکھا کہ ایک چوک میں وہ سنتری کھڑا ہے اس کو بلا کر کہا کہ برانڈی لے آئے پہلے تو منکر ہوا ۔ میں نے کہا میں بھی ہزارہ کا ہوں اور تو بھی ہزارہ کا ہے ۔ اس لئے چپکے سے برانڈی دے دو نہیں تو ڈیڑھ سال کی سزا ہو گی ۔ کہنے لگا شام کو لا دوں گا ۔ میں نے کہا نہیں اس وقت ہمارے ساتھ ٹانگے پر بیٹھ ۔ وہ چوکی پر آیا اور ہم کو برانڈی دے دی ۔ اس طرح ایک اکرم اور دوسری سنتری سے برانڈیاں لے کر ۲۰ برانڈیاں پوری کر کے کرنل صاحب کو اطلاع کر دی ۔ کرنل صاحب بولے کہ کون آدمی چور ہے میں نے کہا صاحب ۱۹ آدمی چور ہیں اس لئے اگر ان کو سزا دی تو کام میں خلل واقع ہو گا ۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے ۔ لہٰذا کرنل صاحب نے میری رائے سے اتفاق کیا ۔

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے کرنل ڈاکٹر پیل شروع دن سے ہی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" سے بغض رکھتا تھا ۔ آپ کے بھامو تشریف آوری سے قبل ہی خائف تھا ۔ اس کی میم اور وہ خود اکثر آپ کے لئے مشکلات کا باعث بنتے حضرت بابا جی صاحب کو معلوم ہوا تو آپ نوکری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کرنل پر برس پڑے ۔ خدا کی قدرت آپ کی ناراضگی رنگ لائی کرنل پر محکمانہ کیس بن گیا ۔ اور تحقیقاتی رپورٹ میں اس

Marfat.com

پر جرم ثابت ہو گیا۔ کرنل کو سمجھ آگئی مگر دیر سے۔ حضرت بابا جی صاحب کی منت سماجت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا اب وقت گزر چکا ہے۔ چنانچہ نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔

مانڈلے :۔ بھامو سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی تبدیلی جب مانڈلے ہوئی تو حضرت بابا جی صاحب" اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ اپنے شیخ کامل کی معیت میں برما کے تفصیلی تبلیغی دورہ میں ہم سفر رہے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے برما کے اس مختصر تبلیغی دورہ میں ہزارہا بندگان خدا کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک فرما کر حیات ابدی بخشی حضرت بابا جی صاحب" آپ" سے اجازت پا کر جب واپس ڈیوٹی پر پلٹن میں حاضر ہوئے تو کسی نے آپ سے باز پرس تک نہ کی ۔ پیر ایک اس کے لطائف بیشمار کے مصداق خانصاحب" کے ساتھیوں نے بتایا کہ آپ" تو روزانہ حاضر رہے ہیں۔

ریٹائر منٹ :۔ حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ شاہ نقشبندیہ بخاری" نے خوب فرمایا ہے۔ رباعی۔

چوں ترا بدیدم اے شمع طراز　　نہ کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
چوں باتو بوم مجاز من جملہ نماز　　چوں بے تو بوم نماز من جملہ فجار

اے محبوب شمع ساں جب سے تجھے دیکھ لیا ہے نہ کوئی کام رہا نہ نماز روزے کا دعویٰ جب آپ کے خیال میں گم ہو جاتا ہوں تو میری بناوٹیں بھی نماز کا درجہ پا جاتی ہیں اور آپ کو بھول کر تو میری ساری زندگی گناہ بن جاتی ہے۔

جب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" برما میں فسادات کی وجہ سے مدلین میں کلینک بند کر کے وطن مالوف لوٹے تو حضرت بابا جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ جمعدار سے نائب صوبیدار کے عہدے پر ترقی کے احکام آگئے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب" کی برما سے روانگی کے بعد بابا جی صاحبؒ کے لئے وقت کٹنا مشکل ہو گیا۔ آپ نے بجائے ترقی لینے کے فوراً ریٹائر منٹ لی۔ اور برما سے سیدھے گجرات پہنچے اپنے وطن مالوف بڑیلہ ضلع

Marfat.com

ایبٹ آباد جہاں آبائی زمین اور پن چکی تھی تک نہ گئے ۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس وقت کنجاہ شریف میں لائسنس یافتہ میڈیکل پریکٹیشنر کی حیثیت سے اپنی دکان کھول چکے تھے ۔گرمی کا موسم تھا جناب بابا جی صاحب" دکان پر پنکھا کھینچنے بیٹھ گئے ۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے آبائی وطن میں عزیزوں کو پتہ چلا تو آپ سے ملنے گئے بھائی نے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں فرمایا ملازمت ۔ بھائی کہنے لگا ۔ ہمیں معلوم ہے دکان پر پنکھا کھینچتے ہو

سلام ہے ان بزرگ و برتر و اعلیٰ پیر بھائیوں پر جنہوں نے اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی خدمت میں عین عالم شباب اور رنگین دنیا سامنے ہوتے ہوئے انگلینڈ فرانس مصر جزائر انڈیمان اور برما میں پیش ہو کر جام محبت پیا اور تکمیل کے مراحل لمحوں گھنٹوں اور دنوں میں طے کر گئے ۔ ان میں سے خلقت کو راہ ہدایت پر لانے کا سبب بھی بنے تو برما میں یہ جام سرمدی عام چھلکا اور خوش بخت سیر ہو کر پیتے رہے ۔

ع پینا ہے تو پی لے ورنہ پچھتاؤ گے آخر
سر بازار ملتا ہے چائے کا پیالہ

حضرت بابا جی صاحب" فوج سے سرداری کا عہدہ چھوڑ کر وطن و زمین و جائیداد و عزیز و اقربا کو بھول کر در محبوب پر بستر جما کر بیٹھ گئے ۔ کامیاب ہوئے اور لاہور سے راولپنڈی تک علاقہ میں تبلیغ کا سبب بنے ۔

وزیر آباد:۔ جناب بابا جی" نے اپنے پیرو مرشد کے نزدیک رہنے کے لئے ریلوے میں واچ مین کی حیثیت سے ملازمت کر لی ۔ وزیر آباد ریلوے یارڈ میں کوئلے پر ڈیوٹی تھی ۔ کہ شیخ سعید احمد صاحب جو اس وقت گڑھی شاہو لاہور میں رہائش پذیر ہیں ۔ کوئٹہ سے تبدیل ہو کر ریلوے انجن شیڈ وزیر آباد میں ہیڈ کلرک تعینات ہوئے ۔ شیخ سعید احمد صاحب قبلہ بابا جی" کے رخ انور کی کشش سے متاثر ہو کر عزت کرتے ۔ دفتر میں کرسی پر بٹھاتے ہندو عملہ اس بات سے سخت ناراض ہوتا انہوں نے مل کر شیڈ انچارج غلام محمد کو بھڑکایا ۔ ہندو عملہ اور غلام محمد نے خفیہ شکایات ڈی ایم ای لاہور

کے نام لکھیں ۔ ایک انگریز آفیسر انکوائری کے لئے آیا سعید احمد صاحب نے اپنے بیان میں کہا ٹھیک ہے میں جناب بابا جیؒ کی عزت کرتا ہوں ۔ آپ خود انہیں دیکھ لیں اور ان کی وجہ سے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ۔ شیخ سعید احمد کہتے ہیں کہ میں پریشانی میں بیٹھا تھا کہ حضرت بابا جیؒ تشریف لے آئے مغموم دیکھ کر فرمایا مجھے جو خدا نے بتایا ہے ۔ وہ سن لو ۔ شیڈ کے ساتھ دروازہ ہے کھڑکی سے میں نکلا ہوں گھریلو سامان لوگ لا کر اکٹھا کر رہے ہیں پوچھتا ہوں یہ سامان کس کا ہے ۔ جواب ملا سعید احمد صاحب کا اس کی تبدیلی لاہور ہو گئی ہے ۔ ان کا سامان ہے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ پاک جس کی میرے ساتھ سلام دعا ہو وہ تبدیل ہو جاتا ہے ۔ آپ (بابا جیؒ) فرماتے ہیں کہ ابھی دعا مانگ رہا ہوں کہ غائب سے سامان پر کرسی آجاتی ہے ۔ سعید احمد صاحب کو اوپر بٹھا دیا گیا ۔ شیڈ انچارج کے منہ پر کالی دھول پڑ گئی شیڈ انچارج کا گلا بند ہو گیا ڈاکٹر بلانا پڑا شیخ سعید احمد کی تبدیلی رک گئی اور شیڈ انچارج بنانے کا حکم جاری ہوا ۔ آپ کے پیرو مرشد فرمایا کرتے تھے کہ خاں صاحب زبان سے بات حتی الوسع نہ نکالا کریں کیونکہ وہ اسی طرح پوری ہو جاتی ہے ۔ ایک واقعہ وزیر آباد شیڈ کا اور ملاحظہ ہو ۔

حضرت بابا جی ملک فیروز خاں صاحبؒ صبح کی ڈیوٹی دے کر ویٹنگ روم سے گزر رہے تھے کہ ہندو شفٹ انچارج دیس راج سوہنی مسواک کر رہا تھا ۔ اس نے بابا جیؒ پر گستاخانہ آواز لگائی ۔ او بابا ادھر آ ۔ آپ غصہ سے دیکھ کر چلے گئے وہ ٹیں ٹاں کرتا رہا ۔ دوسرے روز ٹانگ سوج گئی ۔ ٹانگ کاٹ دینے کا فیصلہ ہوا ۔ کسی نے اسے کہا کہ بابا خاں صاحبؒ کو تو کچھ کہہ نہیں دیا ۔ کہا ہاں میں نے گستاخی کی ۔ اس نے کہا کہ جاؤ ان کے قدموں میں گر جاؤ ۔ معافی معانگو اس ہندو نے آپ سے معافی مانگی آپ نے دم کر کے تھوک لگا دی ۔ اور پانی دم کر کے پینے کو دیا ۔ وہ چند دن میں بالکل تندرست ہو گیا ۔ اور بے حد عزت کرنے لگا ۔ جناب بابا جیؒ نے دیس راج سے پوچھا کیا ہوا تھا ۔ عرض کرنے لگا کہ رات کو بابا ڈانگ والا خواب میں آیا اس نے مجھے

Marfat.com

ڈانگ ماری صبح اٹھا تو یہ سوج پڑ گئی ۔ آپ نے فرمایا دیس راج جو حلیہ تم نے بیان کیا ہے وہ میرے والد صاحب کا ہے ۔

خلافت

تمام مراحل کی تکمیل کے بعد جب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے حضرت بابا جی صاحب کو بڑی محبت اور شفقت کے بعد اپنے شیخ کامل اعلیٰ حضرت امیر ملّت محدث سرکاری علی پوری کی خدمت میں بصد ادب و نیاز پیش کیا تو ولی را ولی می شناسد ۔ اعلیٰ حضرت سرکار نے اپنی دستار مبارک حضرت بابا جی صاحب کے سر پر پہنا کر آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خلافت عطا فرماتے ہوئے سلسلہ عالیہ کی اشاعت کے اہم منصب پر سرفراز فرما دیا ۔ مگر حضرت بابا جی صاحبؒ کا ہمیشہ معمول رہا کہ جو شخص بھی توبہ کی نیت حاضر ہوتا آپ پہلے اس کی تربیت فرماتے جب اس قابل سمجھتے تو اسے اپنے شیخ کامل حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں توبہ کے لئے پیش کرتے آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں جس بحر بیکراں سے میں سیراب ہوا ہوں ہر شخص وہیں سے فیض یاب ہو ۔

تبلیغ

حضرت بابا جی صاحب جیسا کہ بیاں کیا جا چکا ہے آپ کے پاس ہمیشہ حاجتمندوں اور آپ کے پرستاروں کا ہجوم رہتا تھا مشہور تھا کہ بابا جی صاحب کی چائے کا ایک پیالہ جو شخص بھی پی لیتا وہیں کا ہو کر رہ جاتا چائے کا دور چل رہا ہوتا اور آپ مجلس میں بیٹھے مسکراتے انداز میں سیدھی سادھی میٹھی باتوں سے حاضرین کے دل کی دنیا بدل کر رب کائنات اور اس کے محبوب کی محبت سے مزیّن کر رہے ہوتے تھے ۔ چنانچہ توبہ کے طلبگاروں کو جب آپ مناسب خیال کرتے کنجاہ شریف ساتھ لے جا کر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں قدم بوسی کے بعد پیش کر دیتے عمر بھر آپ کا یہی دستور رہا ۔

Marfat.com

اس طرح ملک عبدالعزیز صاحب جو شیڈ میں ملازم تھے شیخ سعید احمد کو کہتے رہتے تم اس بابا کے پاس مت بیٹھا کرو جو اس کے پاس جا کر چائے پیتا ہے وہ پھر اس کے پاس سے اٹھتا نہیں وہیں کا ہو رہتا ہے ۔ تقریباً روزانہ یہی کہا جاتا کہ میں تمہیں اپنے پیر صاحب حافظ عبدالکریم صاحبؒ راولپنڈی کی بیعت کرا دوں گا شیخ صاحب نے کہا میں شیڈ کا ہیڈ کلرک ہوں تم یونین کے لیڈر ہو لوگ نہ میرے پاس آتے ہیں نہ تمہارے پاس مگر بابا جی کے پاس جاتے ہیں کچھ بات ہے نہ ۔مگر وہ بدستور ایسے ہی کہتے رہے ۔

میاں محمد حسین گلفروش وزیر آبادی نے اپنا واقع بیان کیا کہ انہیں نئی نئی نوکری ملی تھی ۔ نوکری کے کچھ عرصہ بعد اپنی ملازمت کے بارے میں لاپرواہی برتنا شروع کر دی اور اکثر دیر سے کام پر جانے لگا باباجی نے کئی مرتبہ سمجھایا کہ اسطرح لاپرواہی مت برتا کرو اس کے چند روز بعد ایک دن باباجیؒ سے راستے میں ملاقات ہوگئی باباجی نے دیکھا اور نہایت پریشانی سے بولے محمد حسین تمہیں ملازمت سے نکال تو نہیں دیا؟ میں ان کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا اور رونے لگا اور بتانے لگا کہ وہ ان کے طرف ہی جارہا تھا ور اسے ابھی ابھی ملازمت سے نکالا گیا ہے آپ سے دعا کرنے کی درخواست کی باباجی نے کہا میں نے تمہیں سمجھایا تھا مگر تو نہیں سمجھا اب تو وزیر آباد کی گلیوں میں تیری روزی لکھی ہے اس کے بعد محمد حسین نے کئی جگہ ملازمت کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی وزیر آباد میں چل پھر کر پھول فروخت کرنے لگے اور گلفروش کے نام سے مشہور ہوئے میاں محمد گلفروش وزیر آبادی اعلیٰ نعت گو اور بزرگان کرام کے قصیدہ خواں شاعر تھے اکثر کہا کرتے تھے کہ ۔

گلفروشی ہے بہانہ ہوں تلاشِ یار میں
ڈھونڈتا پھرتا ہوں اس کو ہر گلُ و گلزار میں

ملک محمد سلطان صاحب وزیر آبادی لالہ موسیٰ شیڈ میں ملازم تھے ۔ ایک دفعہ لالہ موسیٰ اسلامیہ سکول کی انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی ۔ معزز لوگ بیٹھے تھے ۔

Marfat.com

لالہ موسیٰ کا سب انسپکٹر پولیس ٹوانہ بھی میٹنگ میں بیٹھا تھا میٹنگ کے دوران ملک سلطان صاحب اور سب انسپکٹر پولیس میں تلخ کلامی ہو گئی ۔ پولیس انسپکٹر ٹوانہ نے دھمکی دی اور کہا کہ مجھے ماں نے نہیں جنا اگر تمہیں میں جیل نہ بھجوا دوں ملک صاحب ڈر گئے ۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد وزیر آباد آگئے ۔ شیخ سعید احمد صاحب اور بابا جی نے بات پوچھی ۔ واقعہ بیان کیا اور کہا دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں ۔ جناب بابا جی" فرمانے لگے جاٹوانہ تجھے نہیں گرفتار کر سکتا ۔ ٹوانہ خود یہاں نہیں رہے گا ۔ ٹوانہ صاحب گورنر کا رشتہ دار تھا ۔ اسی رات ٹیلیگرام آگئی ٹوانہ صاحب سب انسپکٹر سے انسپکٹر کے عہدے پر ترقی پا کر سرگودھا چلا گیا ۔ بات ختم ہو گئی پھر ملک سلطان صاحب نے داخلے سلسلہ ہونے کی درخواست کی ۔ فرمایا میں تمہیں داخلے سلسلہ نہیں کر سکتا ۔ بلکہ اسی چشمہ پر لے جاؤں گا ۔ جہاں سے مجھے فیض ملا ۔ چنانچہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے دست حق پرست پر بیعت کی ۔

ختم خواجگاں

حضرت جناب قبلہ بابا جی صاحبؒ کا معمول تھا کہ ہر ماہ کی انیس تاریخ کو حضور قبلہ عالم" کو اپنے ہاں وزیر آباد مدعو کیا کرتے اور اعلیٰ پیمانہ پر ختم خواجگان کا انتظام فرماتے گو آمدنی قلیل تھی لیکن محبوب کے قدموں پر سب کچھ نثار کر دیتے ۔ یاروں کی خاطر تواضع کے لئے جناب بابا جی صاحب کا لنگر چوبیس گھنٹے جاری رہتا تھا ۔ نا معلوم ہفتہ عشرہ میں کتنی دفعہ آستان فیض نشاں پر حاضر ہوتے ۔ لیکن یہ مرد درویش کبھی خالی ہاتھ حاضر خدمت نہ ہوتے ایک دفعہ حضور قبلہ عالم" آپ کے پاس چند روز قیام فرمانے کے بعد مراجعت فرما کر آستانہ عالیہ ہونے لگے تو جناب بابا جی صاحب نے کمال ادب و نیاز مندی کے بعد ٹکٹ پیش کیا ۔ جیب مبارک میں ایک روپیہ تھا ۔ دل میں خیال آیا کہ چلو یہ نہیں پیش کرتے گھر میں ایک روپیہ کام آجائے گا ۔ حضرت بابا

جی خود ڈاکٹر صاحبؒ کو گاڑی میں روانہ کر کے گھر تشریف لائے اور نماز کے بعد آرام کے لئے لیٹے تھے کہ خواب میں حضور قبلہ عالمؒ تشریف لائے اور فرمایا خانصاحب صرف ایک روپیہ کے بدلے جناب بابا جی صاحبؒ بیدار ہو گئے فوراً اٹھے بازار سے کچھ سامان چینی مہندی اور کچھ دیگر اشیاء خرید کر اپنا تھیلا بھر لیا اور کنجاہ شریف حضور قبلہ عالمؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے کچھ عرصہ حضور کی خدمت میں گزارنے کے بعد اجازت چاہی حضور قبلہ عالمؒ نے کمال شفقت و مہربانی فرمائی اور جناب بابا جی صاحب کو ٹانگے کے اڈے تک چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔ جب تک بابا جی صاحب حضور قبلہ عالمؒ کے پاس بیٹھے رہے۔ حضور نے بالکل بات نہ دہرائی لیکن اڈہ پر آکر فرمایا خانصاحب ایک روپیہ کے بدلے اتنی تکلیف اٹھائی۔ اللہ اللہ

محبت محبت تو کہتے ہیں سب
محبت کو سامان بڑا چاہیئے
محبت تو ہے کام دل والوں کا
اور اس میں جگر بھی ذرا چاہیئے
محبت میں شرکی محبت کہاں
محبت کو مرد خدا چاہیئے

ڈاکٹر صاحبؒ کا نانبائی

حضرت بابا جی صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ وزیر آباد میں میرے پاس تشریف فرما تھے رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھا تو میرے دل میں اخراجات کے بوجھ کا خیال گزرا۔ حضورؒ بھی اس وقت آرام فرما رہے تھے۔ فوراً اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گئے اور فرمایا خانصاحب فکر مت کریں آپ کا کچھ ضائع نہیں ہوا۔

Marfat.com

بلکہ فرق صرف اتنا ہے کہ مولا کریم کسی کو ساتھ ساتھ اس کی سخاوت و عمل سے (اس شخص کو) اس کے درجات سے آگاہ فرماتے رہتے ہیں اور کسی کو موت کے وقت یہ لنگر اعلیٰ حضرت امیر ملّت" محدث سرکار علی پوری کا لگایا ہوا ہے اسی طرح لگا رہے گا۔

عالیجناب بابا جی صاحبؒ نے فرمایا کہ حضور قبلہ عالم ڈاکٹر صاحبؒ نے اس کے بعد حضرت جناب خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان فرمانے لگے کہ خواجہ صاحب کے ایک دن کافی مہمان آگئے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ان مہمانوں کا کھانا کون پکائے گا ایک نانبائی اٹھا اور عرض کی حضرت غلام حاضر ہے الغرض نانبائی نے سب مہمانوں کو کھانا کھلایا۔ اور خواجہ صاحب نے خوش ہو کر فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اس نانبائی نے عرض کی حضور بس اپنے جیسا ہی بنا لیں کچھ دیر سوچنے کے بعد فرمایا آؤ حجرے میں۔حجرے میں لے جا کر نانبائی سے فرمایا کہ میری پیشانی کی طرف دیکھو اس کے بعد آپ نے توجہ فرمائی اور اپنے جیسا بنا کر فرمایا باہر آجاؤ جب باہر آئے تو لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے ایک ہی شکل ایک ہی رنگ و قد کے دو باقی باللہ اور قطعاً" یہ نہ پہچان سکے کہ اصلی باقی باللہ کون ہے اور نقلی کون صرف پہچان یہ تھی کہ حضرت خواجہؒ صاحب مسکرا رہے تھے اور نانبائی مدہوش تھا۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد حضرت قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ خانصاحب ادھر (پیشانی کی طرف) دیکھو آپ نے پیشانی مبارک کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے اب نا معلوم ڈاکٹر صاحب" کون ہے اور خانصاحب کون سبحان اللہ چنانچہ اس کے بعد سب لوگ حضرت قبلہ عالمؒ اور انہیں سگا بھائی سمجھنے لگے۔

نوٹ۔ حضور قبلہ عالم ایک دفعہ دربار عالیہ علی پور شریف کے عرس مبارک کے موقعہ پر کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے صرف جناب بابا جی صاحب تشریف لے گئے بعض اشخاص بابا جی صاحب کو حضور قبلہ عالمؒ سمجھ کر سلام عرض کرتے اور کہتے کہ ڈاکٹر صاحب سنایئے مزاج کیسا ہے؟ کب تشریف لائے ہیں۔

Marfat.com

۲۔ حضور قبلہ صاحبزادہ عواجہ صاحب سجادہ نشین بیاں فرماتے ہیں حضور قبلہ عالمؒ کے وصال کے بعد ایک دفعہ جناب بابا جی صاحبؒ حضور کی مسند مبارک کے پاس بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان کے چہرہ کی حضور سے اس قدر مشابہت معلوم ہوئی کہ کچھ دیر سوچتا رہا۔

شادی خانہ آبادی

ملازمت کے دوران اور بعد میں بھی آپ نے اپنے علاقے میں رشتہ داروں سے بہت زیادہ تعلق نہ رکھا تھا کہ مبادہ وہ یہ سمجھ لیں کہ اپنی زمینوں کے لئے اور جائیداد کے لئے کوئی راہ نکالنا چاہتے ہیں البتہ جب کوئی ملنے آتا تو بہت گرم جوشی اور پرتپاک طریقہ سے ملتے تھے اور رشتہ داروں کے دکھوں اور خوشیوں کی خبر آپ تک پہنچتی رہتی تھی ۔ اسطرح آپ کو اپنے خالہ زاد بھائی کے انتقال کی خبر ملی تو آپ تعزیت کے خیال سے ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں تھا تھی احمد خان کے لئے روانہ ہوئے اس گاؤں کا نام آپ کے تایا احمد خان کے نام پر تھا وہاں آپ عرصہ کے بعد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے ملے تھے وہاں آپ گئے تو تعزیت کے خیال سے تھے مگر ایک روز آپ نماز پڑھنے گئے ہوئے تھے کہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے رشتہ داروں کے درمیان آپ کی شادی کا ذکر شروع ہوگیا اور انہوں نے آپ کے علم میں لائے بغیر ایک جگہ پر بات پکّی کر دی آپ اس جھنجھٹ میں پڑھنا نہیں چاہتے تھے رشتہ داروں کے اصرار پر آپ رضا مند ہوگئے اس طرح آپ کی شادی اپنی خالہ کی بیٹی سے انجام پائی شادی کے بعد وزیر آباد ہی میں رہائش پذیر رہے اس سلسلہ میں ایک عجیب بات باباجی ہی نے اپنی بڑی بیٹی کو بتائی تھی کہ شادی سے قبل برما میں آپ نے فوج کی ملازمت کے دوران ایک خواب دیکھا ابھی ڈاکٹر صاحبؒ سے آپ کی ملاقات نہ ہوئی تھی آپ نے وہ خواب کسی بزرگ کو سنایا انہوں نے تفصیل سن کر اس کی تعبیر یہ بتائی کہ تمہاری شادی ننھال کے رشتہ داروں میں ہوگی۔

آپ کی شادی ۱۹۳۶ میں انجام پائی۔

Marfat.com

حضرت باباجی صاحبؒ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ کا بیان

ہے کہ ایک روز ہم گھر میں چھت پر بیٹھے تھے اور میری والدہ زمینوں اور جائیداد کے متعلق سوچتی ہوئی کچھ تاسف سے کہہ رہی تھی کہ اگر وہ سب کچھ ہمارے پاس ہوتا تو کتنا بہتر ہوتا۔ یہ واقع وزیر آباد رہائش کے دوران پیش آیا میں اس وقت تقریباً ۱۰۔ ۱۱ برس کی تھی ابھی والدہ اس موضع پر بات کر رہی تھیں کہ باہر دورازہ کھٹ کھٹایا گیا میں نے دروازہ کھولا تو والد محترم تھے۔ غصے سے آپکا چہرہ اور آنکھیں سرخ تھیں۔ تاہم آپ نے ضبط سے مگر خلاف معمول ناراض اور سخت لہجے میں کچھ دریافت کیے بغیر والدہ سے کہا کہ اگر تمہیں اتنا ہی زمینوں اور جائیداد کا لالچ ہے تو ٹھیک ہے آج ہی چلو۔ تمہیں سب کچھ دلا دیتا ہوں سب حیران رہ گئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہوں نے یہ بات سامنے بیٹھے ہوئے سنی ہو والد صاحب کے غصے پر والدہ خاموش ہوگئی اور پھر کبھی ان کی زبان پر حرف شکایت نہ آیا۔

ملک بشیر صاحب کنجاہ میں رہتے ہیں اور بفضل خدا آج بھی زندہ ہیں انہوں نے بتایا کہ وہ ریلوے میں ملازم تھے اور چاہتے تھے کہ ان کا تبادلہ ایک دوسری جگہ ہوجائے تبادلہ کی کوشش جاری تھیں مگر کوئی یقینی راہ نظر نہ آتی تھی ملک بشیر صاحب باباجی کے پاس آئے ان سے اس مسئلہ کے لئے دعا فرمانے کے لئے کہا آپ نے کہا اللہ بہتر کرے گا۔ مگر ملک بشیر صاحب چونکہ ضرورت مند تھے چنانچہ وہ ایک اور بزرگ کے پاس گئے اور ان سے بھی دعا کرنے کو کہا انہوں نے کہا میں نے دعا کی ہے مگر تمہارا تبادلہ ہوتا نظر نہیں آتا ملک بشیر صاحب دونوں جگہ حاضری دیتے رہے آخر ان کا تبادلہ ان کی مطلوبہ جگہ پر ہوگیا۔ ملک بشیر صاحب دوسرے بزرگ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ تو کہتے تھے کہ تبادلہ ممکن نہیں مگر یہ تو ہوگیا ہے۔ اس پیران بزرگوں نے فضا میں چند لمحے دیکھا اور اتنا کہہ کر خاموش ہوگئے کہ وہاں بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں۔

یہ واقع باباجی نے خود سنایا تھا کہ ایک روز وہ ریلوے کی لائنوں کے درمیان

چلے جارہے تھے کہ اچانک ریل گاڑی آگئی آپ اپنی سوچوں میں اس قدر محو تھے کہ گاڑی کی آمد کا پتہ نہ چل سکا یہ محویت اس وقت ٹوٹی جب انہیں محسوس ہوا جیسے کسی نادیدہ چیز نے انہیں اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا ہو اور عین اس وقت ریل گاڑی ان کے قریب سے گزر گئی اس واقع کے بعد جب آپ کی ملاقات ڈاکٹر صاحبؒ سے ہوئی تو انہوں نے آپ سے ملتے ہی کہا خان صاحب کتنی بارکہاہے کہ لائنوں کے درمیان نہ چلا کریں آئندہ احتیاط کیجئے گا۔

امرتسر:۔ جناب بابا جیؒ ریلوے شیڈ امرتسر میں ۱۹۳۶ء سے ۔۱۹۴۰ء تک رہے۔ اگرچہ آپ کو کوارٹر الاٹ تھا۔ لیکن انجن شیڈ کے فورمین انچارج میاں محمد اسماعیل صاحب آپ کو اپنے بنگلہ میں اپنے ساتھ رکھتے ۔ آپ نے وہاں حلقہ ذکر اور ختم خواجگان جاری رکھا ہوا تھا آپ کی روحانیت سے ہندو تک متاثر تھے ۔ اور بے حد عزت و احترام کرتے ریلوے شیڈ امرتسر میں ایک ہندو کلرک شانتی تھا۔ اس کی اولاد نہ تھی ۔ اس کی بیوی کا آپ پر بڑا اعتقاد تھا۔ وہ آپ کو ولی اللہ مانتی تھی ۔ آپ کی دعا اور توجہ سے اللہ پاک نے اسے اولاد سے نوازا جناب بابا جیؒ ہمیشہ درود شریف کی تسبیح فرماتے وقت اپنے رہبر کامل کی طرح دوزانو قبلہ رخ بیٹھتے اور کسی چیز سے سہارا نہ لگاتے تھے۔

سگرٹ نوشی :۔ اعلیٰ حضرت قبلہ بابا جی صاحبؒ فرماتے تھے کہ بیعت کے بعد میں نے حسب الحکم تمباکو نوشی بالکل چھوڑ دی تھی ۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے کہ میں راولپنڈی میں تھا۔ دل چاہا کہ سگرٹ نوشی کی جائے چنانچہ ایک ماچس اور کچھ سگرٹ لے کر چوراہے میں کھڑا ہو گیا۔ سگرٹ سلگا کر پینا شروع کر دیا ۔ دل میں خیال آیا کہ اب یہاں کون دیکھ رہا ہے چنانچہ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان فال رمل والا اس طرف آنکلا اور مجھ سے کہا کہ خاں صاحب فال بتاؤں میں نے کہا بھاگ جا یہاں سے پھر نوجوان کہنے لگا تیرا پیر بڑا کامل ہے ۔ اور آپ ایک پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے ہیں ۔ میں نے کہا چل تو یہاں سے میں جانتا ہوں ۔ اتنی بات کہی تو فوراً ایک لمبے قد والے

Marfat.com

بزرگ اچکن اور پاجامہ پہنے ہوئے حاضر ہوئے کہنے لگے کہ اگر جانتا ہے تو خیانت کیوں کرتا ہے۔

بابا جیؒ فرماتے تھے کہ میں بے ہوش ہو کر وہیں گر پڑا۔ کچھ دیر بعد جب ہوش آیا تو نہ ہاتھ میں سگرٹ تھا اور نہ ہی وہ بزرگ وہاں تھے۔ چنانچہ خاں صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں سیدھا گھر گیا۔ دوسرے دن کنجاہ شریف اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ صبح کا وقت تھا۔ حضور (ڈاکٹر صاحب) نے ستّو پینے کے لئے عطا کئے بعدازاں نہانے کے لئے نہر پر لے گئے واپس آکر چائے پینے کے لئے ساتھ بٹھایا اور ارشاد فرمایا خاں صاحب اگر کسی کتّے کے گلے میں پٹا ہو تو وہ کتّا دوسرے کتّوں سے الگ ہو کر چلتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ میرا کوئی مالک ہے۔ لیکن خاں صاحبؒ فرماتے تھے کہ میں چائے پینے میں مشغول رہا۔ آپ کے اس ارشاد پر غور نہ کیا۔ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ پھر فرمانے لگے۔ خانصاحبؒ کئی لوگ کتے کے گلے میں گھنگھرو ڈال دیتے ہیں وہ کتّا اتنا خوش ہوتا ہے کہ دوسرے کتوں سے نہیں ملتا اور عجیب چال چلتا ہے۔ افسوس کہ لوگ خیال نہیں کرتے اور پھر بات بھی دھوئیں کی خاں صاحبؒ نے بتایا۔ کہ جب دھوئیں کا نام لیا گیا تو مجھے راولپنڈی میں سگرٹ پینے کا واقعہ یاد آگیا۔ چائے کا پیالہ ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ حالت دگرگوں ہو گئی ..... رہبر کامل قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا خاں صاحب! کوئی بات نہیں میں تو وہاں موجود نہ تھا ہاں بات منہ سے نکل گئی ہے۔

غیر مسلم پیر:۔ حضرت قبلہ بابا جی صاحبؒ ایک دفعہ وزیر آباد صبح دس بجے کے قریب اپنے کوارٹر کے باہر بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی آواز سنائی دی "رگ پدم سنگھ آرہا ہے" آپ نے ادھر ادھر دیکھا لیکن حضور کہیں نظر نہ آئے باباجیؒ فرماتے ہیں کہ میں دیوار کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اور غنودگی طاری ہو گئی

Marfat.com

اسی حالت میں حضور نے میرے سامنے ایک بدصورت شخص کو لا کھڑا کیا۔ اور فرمایا یہ ہے " رگ پدم سنگھ " اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور تھوڑی دیر بعد او جملہ سے محمد شفیع اور ایک دو شخص آئے اور آپ سے کہا ایک بزرگ آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہی شخص ہو گا جس کی اطلاع مجھے حضورؒ نے دی ہے میں نے اس سے نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام پھول حسین شاہ بتایا۔ میں نے کہا شاہ جی مسجد میں جا کر خلق خدا کو وعظ و نصیحت کیا کریں (دراصل وہ شخص بے نماز تمباکو نوش اور کافر تھا) کہنے لگا میرے ہاتھ میں ہاتھ دو میں نے لا حول و لا قوہ پڑھا اور کہا تم میرے ہاتھ میں ہاتھ دو تا کہ میں تمہیں مسلمان بناؤں وہ شور و غل کرنے لگا۔ تو میں نے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا اس نے لاریوں کے اڈہ پر پہنچ کر زمین پر لیٹنا شروع کر دیا اور کہنے لگا ہائے میرا بازو توڑ دیا۔ میرا مرشد کہتا تھا کہ اس طرف نہ جانا لیکن دو بجے دوپہر پھر آگیا۔ اور کہنے لگا بابا جی مجھے چائے پلاؤ۔ میں نے چائے تیار کروا کر سب دوستوں کو اور اسے بھی دی۔ وہ اس وقت سگرٹ پی رہا تھا۔ اس نے سگرٹ اپنی پیالی میں جھاڑا اور پلیٹ سے ڈھانپ کر پیالی کو الٹا دیا۔ چائے نہ گری میں نے بھی اپنی چائے کی پیالی الٹی کرتے ہوئے کہا یہ تم نے کونسا کمال کیا ہے اور اس نام نہاد پھول حسین شاہ (رگ پدم سنگھ) کے ایک تھپڑ رسید کیا اور کہا کہ آج کے بعد تمہاری مرغوب غذا تمہیں نہیں مل سکے گی اور ذلیل ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اس شخص کو جوتے پڑنے لگے۔

آپ نے جب یہ واقعہ اپنے رہبر کامل قبلہ عالمؒ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپؒ نے رگ پدم سنگھ کے آنے سے مطلع فرما دیا (حالانکہ آپؒ کنجاہ شریف میں تشریف فرما تھے) تو حضور قبلہ عالمؒ نے فرمایا خانصاحب کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

لاہور کا جلسہ

آپ تبلیغی دوروں میں اکثر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے ساتھ شرکت کرتے لاہور کے سالانہ تبلیغی جلسہ میں باقاعدگی کے ساتھ تشریف لاتے اور بعد میں کئی کئی روز تک یہ نورانی محفلیں قائم رہتیں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے وصال کے بعد چونکہ الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ ابھی فوجی ملازمت میں تھے لہٰذا آپ نے اس جلسہ کی پوری سرپرستی فرمائی اور یہ مشورہ بھی دیا کہ سالانہ جلسہ کی تاریخ مقرر ہونی چاہئے اور مقرر شدہ تاریخ تبدیل نہ ہو۔حضرت خواجہ صاحبؒ جو اس وقت سجادہ نشین سرکار کنجاہی طالب الٰہی بھی تھے کو دعوت دیں اگر آپ بوجہ ملازمت مقررہ تاریخ پر تشریف نہ لا سکیں تو ان سے اجازت لے کر جلسہ منعقد کر لیا جاوے۔

چونکہ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ بخوبی واقف تھے کہ بابا جی صاحب باوجود صاحب اجازت ہونے کے ہر متلاشی حق کو اپنے شیخ کی بارگاہ میں ہی پیش کیا کرتے تھے لہٰذا آپ نے اپنے آخری تبلیغی سفر ملتان کے لئے مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۸ء کنجاہ شریف سے روانہ ہونے کے بعد وزیر آباد میں حضرت بابا جی صاحبؒ کے پاس نماز ظہر تک قیام فرمایا روانگی سے قبل بابا جی صاحبؒ سے الوداعی معانقہ کیا اور پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے بطور خاص فرمایا خانصاحب جو شخص آپ کے پاس توبہ کی نیت سے حاضر ہوا کرے اسے ضرور توبہ کروا کر اسباق دے دیا کریں چنانچہ شیخ کامل کے حکم کی تعمیل کے لئے آپ نے ان کے وصال کے بعد طریقہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ طالبیہ میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع کیا۔

میاں محمد حسین گلفروش وزیر آبادی بھی وزیر آباد انجن شیڈ میں بطور فائر مین ملازم تھے وہ بھی آپ کا چہرہ اقدس دیکھ کر اور شفقت سے متاثر ہو کر آپ کی وساطت سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں پیش ہو کر داخل سلسلہ ہوئے۔گلفروش

مشہور و معروف نعت گو شاعر اور اپنے شیخ کامل کی اور بزرگان دین کی منقبت میں ہمیشہ رطب اللسان رہتے۔

سالانہ تبلیغی جلسہ جامع مسجد رام گڑھ لاہور میں مورخہ ۶۱-۱۲-۹ زیر صدارت عالیجناب فخر ملت و دین الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کنجاہ شریف ضلع گجرات۔ میں میاں محمد حسین گل فرد ش وزیر آبادی کا کلام ملاحظہ ہو۔

اک تیری یاد دے لئی آقا ایہ عرس منایا جاندا اے
عقیدے والے دوستاں نوں نظارہ دکھایا جاندا اے
ایہ مسجد پاک نرالی اے رام گڑھ دی بستی کمالی اے
اینتھے سنیاں سی وعظ تیرا حضرت۔ اس گل نوں دوہرایا جاندا اے
تیرے سب غلام اینتھے آئے نے۔ تیرے راہ وچ ڈیرے لائے نے
تیری آمد سن کے میرے قبلہ۔ فرش اکھیاندا بچھایا جاندا اے
تیرے گیت گا کے سنانے ہاں۔ من اپنے پئے پر چانے ہاں
تیرے نام دا ورد پکانے ہاں۔ چاہ دلدا مٹایا جاندا اے
کدوں مولا ایہ سنی جاوے گی۔ کدوں تیری سواری آوے گی
کدوں دید کراں گے نال جسدے ستہ بخت جگایا جاندا اے
اساں خالی ایتھوں جانا نہیں۔ دکھ غیراں تائیں سنانا نہیں
یار ہور کسے نوں بنانا نہیں بس قصہ مکایا جاندا اے
لاہور دے یار نرالے نے۔ ڈاکٹر صاحب" دے متوالے نے
اللہ والیاں نون و یکھن والے نے بزرگان نوں ملایا جاندا اے
نعتاں پڑھ کے میں سنایاں نے مراداں دلے دیاں پایاں نے
ہر سال ہی گلفروش تائیں کر یاد بلایا جاندا اے

حضرت بابا جی صاحب" علی پور شریف میں سالانہ عرس کے موقعہ پر ملازمت کے دوران چھٹی لے کر باقاعدہ ہر سال حاضر ہوا کرتے تھے دوستوں کے لئے تا حیات

ضعفی کے عالم میں بھی چائے کا بندوبست خود فرماتے ۔ چائے کے برتن وغیرہ بھی خود گھر سے اپنے ساتھ لاتے رحلت سے ایک سال قبل ۱۹۶۲ء کے سالانہ عرس علی پور شریف کے موقعہ پر حضرت بابا جی صاحب نے جناب شیخ معزالدین صاحب سے فرمایا کہ میں اب کمزور ہو گیا ہوں اگر کسی وجہ سے اگلے سال نہ آسکوں تو میں چاہتا ہوں یہ چائے کا انتظام لاہور کے دوست کیا کریں ۔ جناب شیخ صاحب نے وعدہ کیا کہ لاہور کے دوست یہ خدمت بصد شوق سر انجام دیں گے الحمد اللہ یہ آپ کا تصرف ہے کہ اس مرد کامل کا لگایا ہوا لنگر اسی طرح جاری و ساری ہے ۔

منقبت

[از چوہدری عبدالرحمان خاں مغلپورہ لاہور]

بابا جی نے روحانی فیض پہنچاوندے
صورت پاک ویکھیاں حضور یاد آوندے
بابا جی دی آمد نال یاد تازہ ہوندی اے
جیویں سن حضور آپ مجلساں سجاوندے
مردہ دل زندہ ہوون نال توجہ دے
چہرہ پاک ویکھ دل چین نے پاوندے
محبت یاراں نال کرنا آپ دا ایہہ خاصہ اے
نال پیارے پیر والے بول سناوندے
لے لے جان حاجتاں بابا جی دے پاس سب
ویکھ بابا جی نوں عقدے حل نے ہو جاوندے
ایہہ فیض پاک سارا میرے سوہنے پیرا دا
جھڑے پئے کنجاہ وچہ رونقاں لگاوندے
عمر دراز کریں بابا جی دی یا مولا
سدا رہن پیر بھائی دید سب پاوندے

Marfat.com

فیروز آباد میں قیام

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی رحلت کے بعد حضرت جناب الحاج کیپٹن خواجہ محمد امیں صاحب سجادہ نشین رشدو ہدایت کا سلسلہ اگرچہ بطریق احسن جاری رکھے ہوئے تھے مگر فوجی ملازمت میں ہونے کی وجہ سے آستانہ عالیہ کنجاہ شریف میں آپ کا زیادہ دیر قیام ممکن نہ تھا اکثر دوست کنجاہ شریف مزار اقدس پر حاضری کی غرض سے مختصر پروگرام کے ساتھ حاضر ہوتے تاکہ شام تک واپس اپنے گھر پہنچ سکیں یاران طریقت کی اس تکلیف کو آپ نے محسوس کیا اور وزیر آباد سے مستقل طور پر گجرات شہر کا محلّہ فیروز آباد جو کنجاہ روڈ پر واقعہ ہے رہائش کے لئے پسند فرمایا اس سے دوستوں کو گوناں گوں فرحت ہوئی کنجاہ شریف حاضری سے قبل حضرت بابا جی صاحب کی زیارت سے بھی مستفید ہوتے ۔ پیر خانہ سے والہانہ عقیدت میں ہی آپ کی عمر گراں مایہ گزری تھی الحاج کیپٹن خواجہ صاحب سجادہ نشین کے ساتھ انتہائی عزت و احترام سے پیش آتے چونکہ حضرت خواجہ صاحب ملازمت کی وجہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے تھے آپ نے ان کی عدم موجودگی کا احساس تک نہ ہونے دیا دوستوں سے نہایت ہمدردی اور شفقت سے پیش آتے ان کے دکھ درد میں شریک ہونے کے علاوہ صحیح رہنمائی فرماتے ۔ آپ دوستوں کی تکلیف سن کر پریشان ہو جاتے اور بارگاہ ایزدی میں نہایت انکساری سے ان کے لئے دعا فرماتے ۔

حضرت بابا جی صاحب فیروز آباد گجرات میں پہلے محمد عبداللہ کے گھر رہے جب محمد عبداللہ کی پوزیشن کو آپ نے نور باطن سے معلوم کر لیا تو وہ مکان چھوڑ کر نعمانی صاحب کے مکان میں آگئے کیونکہ یہ مکان بھی عبداللہ کے مکان کے پاس ہی تھا نعمانی صاحب کو بھی وہی عبداللہ والی آزمائش آن پڑی ۔ آپ نے بابا جی کے حضور عرض کیا کہ بندہ کس قابل ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ پیش کر سکے جی چاہتا ہے یہ مکان جس میں آپ مکین ہیں آپ اپنے نام منتقل کرا لیں ۔

Marfat.com

آپ عارف کامل تھے فوراً بات کی تہ تک پہنچ گئے کہ نعمانی صاحب کے اعزا و اقارب انہیں تنگ کرتے ہوں گے انہیں خاموش کرانے کے لئے نعمانی صاحب نے مکان ہی بابا جی کو مستقل طور پر دینے کا فیصلہ کر لیا تھا آپ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ آپ (نعمانی) کو بیٹے بھی دے گا کیونکہ اس وقت نعمانی صاحب کی نرینہ اولاد نہیں تھی اس لئے عزیز و اقارب مکان کے بارے میں چہ میگوئیاں کرتے تھے حضرت بابا جیؒ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی مکان دے گا اور نعمانی صاحب کو ایک چھوڑ دو مکان دے گا بابا جی صاحب کا مکان آپ کی ایک عقیدت مند نیک خاتون سکینہ بیگم کے اہتمام سے تعمیر ہو گیا اور جناب نعمانی صاحب گجرات اور لاہور میں دو مکانات کے مالک بن گئے ۔

نعمانی صاحب نے بتایا کہ جو مستری بابا جی کا مکان بنا رہا تھا اسے اللہ دتہ پیر بھائی نے کہا کہ اللہ والوں کا مکان ہے مزدوری نہ بھی لی جائے تو گزر ہو سکتی ہے ۔ وہ مستری صاحب کہنے لگے بچوں کو کہاں سے کھلاؤں گا یہ بات اللہ دتہ نے بابا جی کو بتلا دی آپ کے منہ سے بے اختیار نکل گیا اچھا مزدوری کر کے بچوں کو پالتا ہے خدا پر یقین نہیں پھر کیا تھا بے چارے مستری کی شامت آگئی اسی وقت گو سے گرا اور ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور کافی مدت کے لئے بے کار ہو گیا ۔

نومبر ۱۹۵۹ء کا واقعہ ہے کہ حضرت قبلہ بابا جی صاحب کی اہلیہ محترمہ لاہور کے میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہوئیں آپ نے محترم جناب شیخ معزالدین صاحب اور مستری فضل حسین صاحب فیروز آبادی سے مشورہ لیا کہ اہلیہ محترمہ کو لاہور ' وزیر آباد ' اوجلہ اور فیروز آباد میں سے کونسی جگہ دفن کیا جائے عرض کیا کہ ابھی علاج بھی شروع نہیں ہوا آپ نے فرمایا بھئی فیصلہ ہو چکا ہے لہٰذا بس اب یہ بتائیں کہ دفن کے لئے کونسی جگہ بہتر رہے گی آخر خود ہی اظہار کیا کہ فیروز آباد کے لوگ بہت اچھے اور محبت والے ہیں محترم صوفی فضل حسین صاحب سے فرمایا کہ بندوبست کرو اگلے روز مائی صاحبہ کا انتقال ہو گیا ۔

Marfat.com

چند واقعات

حضرت جناب الحاج مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی نے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیاں فرمایا کہ بندہ کو ایک ٹریننگ کے سلسلہ میں پشاور جانا پڑا وہاں دوسرے احباب (سی ایس پی) افسران تھے اور بندہ وایا بٹھنڈا بی اے، طبیعت گھبرائی کہ کیا بنے گا اس پریشانی میں بابا جی صاحب کو گجرات خط لکھ دیا کہ حضرت صاحب دعا فرمایئے کام بگڑا جاتا ہے بابا جی نے واپسی فوری خط لکھا کہ کسی قسم کا فکر مت کرو بندہ آپ کے ساتھ ہے اس کرم فرمائی کا نتیجہ تھا کہ نعمانی صاحب اس کورس میں سب سے پہلی پوزیشن لے کر کامیابی سے واپس لوٹے دوران ملازمت نعمانی صاحب واہ کینٹ بھی رہے وہاں عقیدہ دیو بند حضرات کا زور تھا بابا جی کی نظر عنایت سے نعمانی صاحب نے ان تمام لوگوں کی محافل میں الصوا ۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا اور لوگوں نے نعرہ تکبیر کے ساتھ ساتھ نعرہ رسالت بھی بڑے زور شور سے لگایا حتیٰ کہ وہ لوگ صرف ٹینکی والی مسجد کی نسبت سے ٹینکی والے مشہور ہو کر رہ گئے بابا جی کو تمام یاران طریقت ننگی تلوار کہتے تھے۔ جو بات منہ سے نکلی وہ پوری ہو کر رہی اس لئے ڈاکٹر صاحب اکثر آپ کو خاموش رہنے کے لئے فرماتے تھے۔

صوفی فضل حسین صاحب فیروز آبادی گجراتی بتاتے ہیں کہ جناب بابا جی" کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل گیا وہ پورا ہو کر رہا کہنے لگے کہ بندہ ۱۹۵۶ء سے انہیں جانتا ہے رات کو تہجد کے وقت آپ کو پانی لا کر دیتا سردیوں میں پانی گرم کر کے پیش کرتا تہجد اور وظائف سے فارغ ہو کر آپ چائے نوش فرماتے نماز صبح پڑھ کر سو رہتے اسی خواب میں آپ کے تمام عقدے حل ہو جاتے پھر دن چڑھے آپ بیدار ہوتے کبھی بازار سے خود بھی سودا لے آتے کبھی بندہ یہ سارا بندوبست کر دیتا نماز وقت پر پڑھتے دوستوں کی خاطر تواضع دل و جان سے کرتے جب بھی کوئی دوست آتا تو چائے اور پراٹھا حاضر ہو جاتا۔ اگر کسی دوست نے کنجاہ شریف جانا ہوتا تو زیارت مرشد کی خاطر

Marfat.com

اس کے ساتھ ہو لیتے دن میں دو تین بار اگر یہ سعادت نصیب ہوتی تو شکر الٰہی بجا لاتے۔خالی ہاتھ پیر خانہ نہ جاتے تھے گھریلو ضروریات کی اشیاء از قسم تیل مٹی ۔ نمک یا دیگر ضروری اشیاء ساتھ لے کر جاتے اور رات گئے تک دوستوں میں بیٹھے رہتے ۔

عبدالمجید صاحب مغلپورہ لاہور نے بیان کیا کہ باباجی صاحبؒ نے ڈاکٹر صاحب کے بعد دوستوں کو مایوس نہیں ہونے دیا ڈاکٹر صاحب کے فیض کو آپ نے جاری رکھا آپ ملک عبدالعزیز صاحب لاہور کے گھر تشریف لائے۔میں کیرج شاپ میں کام کر رہا تھا ایک دوست (پیر بھائی) میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بابا جی بلا رہے ہیں ۔ وہ کہہ کر چلا گیا میں نے سوچا کہ اوور ٹائم اور پیس ورک لگا ہوا ہے پھر چلا جاؤں گا میں نے مشین کا ہینڈل اٹھا کر چکّے میں ڈالا چکّے کو گھمایا ہینڈل ہاتھ سے چھوٹ کر پاؤں پر آن لگا پاؤں اسی وقت سوج گیا میں بابا جی کو ملنے سے معذور ہو گیا کچھ عرصہ بعد پھر خان صاحب ملک عبدالعزیز صاحب کے گھر تشریف لائے اور ایک پیر بھائی مجھے بابا جی کا پیغام ورکشاپ میں دے آیا میں بڑے زور و شور سے کام کر رہا تھا اسی وقت کام بند کیا گھر پہنچا حجامت کا سامنا لے کر بابا جی کی خدمت میں پیش ہو گیا مکان کا دروازہ بند تھا ۔ ملک صاحب بابا جی کو کہہ رہے تھے کہ عبدالمجید ابھی تک نہیں آیا میں قریب ہی یہ باتیں سن رہا تھا بابا جیؒ نے فرمایا ۔ دروزہ تو کھولو وہ آگیا ہے میں اندر داخل ہوا اور سلام عرض کیا۔

اس کے بعد خان صاحب نے فرمایا ۔ مجید ہم دہلی دروازے جا کر مچھلی کھائیں گے میں اور خان صاحبؒ ٹانگہ میں بیٹھ کر دہلی دروازہ پہنچے ۔ تانگے سے اترے تو خان صاحب کی جیب سے تین سو روپے غائب تھے۔میں تانگے والے کو پکڑ لایا اس نے انکار کیا ۔ میں نے کہا پولیس والے کو بلا لاتا ہوں تانگے والے نے نظر بچا کر پیسے تانگے میں پھینک دیئے اور کہنے لگا کہ تانگے میں دیکھ لو کہیں گر نہ پڑے ہوں میں نے تانگے میں دیکھا تو روپے مل گئے خان صاحب نے خدا کا شکر ادا کیا فرمانے لگے یہ رقم نعمانی صاحب کی امانت تھی ۔

Marfat.com

جناب محمد طفیل صاحب لاہور والے بیان کرتے ہیں کہ بابا جی کے منہ سے جو بات نکل گئی اللہ تعالیٰ نے اسے پورا کر دیا میں ۱۹۸۸ء میں ریلوے ورکشاپ مغلپورہ لاہور میں ملازم تھا ورکشاپ میں چوری ہو گئی مارشل لاء کا زمانہ تھا کیس پولیس کو دے دیا گیا تفتیش شروع ہو گئی شبہ کی بنا پر مجھے اور محمد صدیق (پیر بھائی) کو بلایا گیا۔

بابا جی ان دنوں وزیر آباد میں تھے چنانچہ میں نے چوہدری محمد اشرف خاں صاحب کو بابا جی کی خدمت میں بھیجا کہ جا کر بابا جی کو تمام قصہ سنا دیں وہ وزیر آباد جا کر بابا جی کو سب کچھ بتا کر واپس آگیا اس نے مجھے آکر بتایا بابا جی نے فرمایا ہے کہ کوئی فکر نہ کریں اپنے شیخ کا تصور قائم رکھیں ادھر کی بات ادھر مت کریں انشاء اللہ تمہیں کوئی کچھ نہیں پوچھے گا سرکاری سامان بھی مل جائے گا چور پکڑے جائیں گے اور سزا بھی پائیں گے دوسرے روز جب میں ڈیوٹی پر پہنچا تو کیس کی نوعیت ہی بدلی ہوئی تھی ہمیں انکوائری کے لئے بھی نہ بلایا گیا صرف ڈیوٹی پر بیان لے لئے گئے علاقہ باغبانپورہ سے چوری کا مال بھی برآمد ہو گیا چور پکڑے بھی گئے اور انہیں پانچ پانچ سال کی سزائے قید بھی سنا دی گئی۔

ایک اور واقعہ محمد طفیل صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ان کی بڑی ہمشیرہ کی شادی ایک ریلوے ڈاکٹر سے ہوئی تھی اس کی پہلے بھی ایک بیوی تھی میری ہمشیرہ کو سیالکوٹ میں ایک مکان دے رکھا تھا۔ پہلی بیوی کو اپنے ساتھ رکھتا تھا کبھی کبھی سیالکوٹ آتا میری ہمشیرہ پریشان تھی میں نے وزیر آباد میں یہ ساری کیفیت بیان کر دی بابا جی سیالکوٹ تشریف لے گئے انہیں دیکھ کر میری بہن نے بے اختیار رونا شروع کر دیا آپ نے فرمایا یہ آدمی دو بیویوں سے انصاف نہیں کر سکتا تو اسے دنیا میں رہنے کا کیا حق ہے اللہ کی مرضی کہ کچھ عرصے بعد میرے بہنوئی کا انتقال ہو گیا بابا جی کو اس کی اطلاع ملی تو میرے ہمراہ پھر سیالکوٹ گئے دعائے خیر فرمائی میری ہمشیرہ کو پھر تسلی دی اس کے چھ سالہ بچے کے لئے دعا بھی فرمائی اور مالی مدد بھی فرمائی غیبی مدد کے لئے بھی دعا فرمائی اللہ نے ان کی مدد فرمائی اور بچہ میٹرک پاس کر کے ملازم بھی ہو گیا محکمہ

Marfat.com

ریلوے میں لیڈی ٹی سی آر کی جگہ نکلی تو میں نے بابا جی سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ عرضی دے دو مجھے عمر زیادہ ہونے کا ڈر تھا یہ خدشہ بابا جی سے عرض کیا فرمایا کہہ تو دیا کہ عرضی دے دو کام بن جائے گا میں نے عمر کم کرنے کی درخواست اور نوکری کی درخواست دونوں ڈی ایس ریلوے راولپنڈی کو بھیج دیں وہاں سے عمر کم کر کے نوکری دینے کی منظوری بھی آگئی۔

شیخ نعمت علی صاحب سلطانپورہ لاہور نے بیان کیا کہ اعلیٰ حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب طالبؔ کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد دل میں خیال آتا رہتا تھا کہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں بہت کم وقت ملا ہے اب کیا کرنا چاہئے جناب الحاج محمد یوسف مغل صاحب جنہوں نے مجھے نہایت شفقت و محبت سے اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا تھا فرمایا کہ آپ (ڈاکٹر صاحبؒ) کے بعد آپ کے محبوب خلیفہ جناب بابا جی ملک فیروز خان صاحبؒ کے پاس آنا جانا چاہئے کیونکہ حضرت الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین سجادہ نشین اس وقت ملازمت کے سلسلہ میں راولپنڈی میں تھے۔

میں چند دنوں کے بعد بابا جیؒ کی خدمت عالیہ میں وزیر آباد حاضر ہوا رات وہاں بسر کی جس سے آپ بہت خوش ہوئے اور صبح کے وقت اپنی نیک دعاؤں کے ساتھ مجھے رخصت کیا۔ آپ نے رات کو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پکائی تھیں جو نہایت ہی لذیذ تھیں الحمد اللہ کہ آپ کمال شفقت سے دستگیری اور رہنمائی فرماتے رہے۔

جب کتاب تصوف میں قبلہ و کعبہ جناب ڈاکٹر صاحبؒ کا مندرجہ ذیل ارشاد پڑھا تو دل کو مکمل اطمینان ہو گیا اور پریشانی سے نجات ملی۔

جس مرید کا اپنے پیرو مرشد سے رابطہ تعلق و محبت ظاہری زندگی میں ہو گی وہ اپنے رہبر کامل کے مزار اقدس سے بھی اسی طرح فیض لیتا رہے گا جس طرح وہ ظاہری زندگی میں لیتا رہا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ مرید صادق اپنے بزرگوں کے مزارات پر اسی طرح حاضری

Marfat.com

دیتے ہیں جس طرح ظاہری حیات میں دیتے رہتے ہیں۔

جناب بابا جی ملک فیروز خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کافی واسطہ رہا وہ نہایت ہی مشفق و مہربان و غمگسار بزرگ تھے جناب ڈاکٹر صاحبؒ کے محبوب خلیفہ تھے ان کی ہر دعا مقبول تھی اور صاحب کرامت بزرگ تھے اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحبؒ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ خاں صاحب کا دوستوں کے پاس جانا فقیر کا ہی جانا ہے مقصود تو اسباق و وظائف کی یاد دہانی ہے سو وہ انشاء اللہ ہوتی رہتی ہے یہ تھا بابا جی کا اپنے پیرو مرشد سے تعلق اللہ پاک سب مریدوں کو ایسا تعلق نصیب فرمائے۔ آمین ہر ایک دوست اگر ان کی کرامات بیان کرنی شروع کرے تو ایک بہت ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ صرف ایک واقعہ مختصراً پیش خدمت کرتا ہوں۔

صدر ایوب خان صاحب نے مارشل لا لگایا۔ اس وقت میرا چھوٹا بھائی شیخ نذیر علی گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں چاولوں کا کاروبار کرتا تھا مارشل لاء کے مقرر کردہ قیمتوں کے برعکس چاولوں کی فروخت پر پکڑا گیا اور جیل میں بند کر دیا گیا چونکہ میں لاہور میں تھا چھبیس روز تک مجھے علم نہ ہوا نہ مجھے گھر والوں نے اطلاع دی۔ اطلاع ملنے پر گوجرانوالہ گیا بھائی صاحب سے جیل میں ملاقات کی حالات معلوم کئے واپس لاہور آگیا خوش قسمتی سے اس وقت جناب بابا جی صاحبؒ آنکھ کے اپریشن کے سلسلہ میں میو ہسپتال لاہور میں تھے میں حاضر ہوا اس وقت آپ برآمدہ میں چادر پر دوستوں کے ساتھ تشریف فرما تھے دست بوسی کے بعد آپ نے گھر کی خیریت دریافت کی میں نے اپنے بھائی کے متعلق عرض کی کہ وہ ۲۷ روز سے مارشل لاء کے تحت جیل میں ہیں اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ وہ بے گناہ ہے اس بات پر آپ ناراض ہوئے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا فرمانے لگے کہ اگر تمہارا بھائی بے گناہ ہے اس کا کوئی قصور نہیں تو اللہ پاک ہی ظالم ہے ان الفاظ کے سنتے ہی میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی جسم پسینہ سے لت ہو گیا حیران و پریشان ہوا دل ہی دل میں خیال آیا کہ اب میرا بھائی نہیں بچ سکتا کیونکہ جو بات بھی آپ کی زبان مبارک سے نکل جاتی تھی پتھر پر لکیر ہوتی

تھی یہ بات بھی ذہن میں تھی کہ اعلیٰ حضرت جناب ڈاکٹر صاحبؒ کی موجودگی میں جب کبھی جناب بابا جیؒ ارشاد فرماتے تو آپ (ڈاکٹر صاحب) دوستوں کو فرماتے کہ بابا جی کی گفتگو غور سے سنو اسی پریشانی کے عالم میں چند منٹ ڈوبا رہا اور بابا جی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا چند منٹ کے بعد آپ کے چہرہ کی سرخی کم ہوتی گئی اور طبیعت کا میلان بندہ نوازی کی طرف راغب ہوا تو آپ نے فرمایا ۔ نعمت ! فکر نہ کرو بفضلہٖ تعالیٰ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اس میں کچھ بھی نہیں ان کے اس ارشاد پر پریشانی جاتی رہی خوشی کی لہر دوڑ گئی آپ کی اس دستگیری پر بھائی صاحب کو اطلاع دی آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ دو چار روز کے بعد مارشل لاء کے تحت ایک نظربند مجرم کی ضمانت ہو گئی جو نا ممکن تھی ۔

تقریباً ایک سال بعد مقدمہ عدالت میں پیش ہوا جب بھی تاریخ آئی تو ایس ۔ ایچ ۔ او (جس نے یہ کیس پکڑا تھا) غیر حاضر ہوتا رہا پتہ چلا کہ اس تھانیدار کو کسی جرم کی پاداش میں سندھ کی طرف تبدیل کر دیا ہے ایس ایچ او کی تین چار غیر حاضریوں کی وجہ سے مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر دیا (مقدمہ دفتر داخل ہو گیا) یہ واقعہ پولیس کے لئے بہت ہی شرمناک تھا کہ مارشل لاء کے تحت مقدمہ دفتر داخل ہو جائے ۔ پولیس نے دوبارہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو درخواست دی کہ اس مقدمہ کی سماعت دوبارہ ہونی چاہئے میرے بھائی کو سمن آئے انہوں نے مجھے خط لکھا میں نے پھر جناب بابا جیؒ کی خدمت میں فیروز آباد خط لکھا جس کا جواب آپ نے دیا کہ میں نے ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ اس میں کچھ بھی نہیں اب پرو نوٹ لکھ کر دوں ۔

اب مقررہ تاریخ کو ڈی سی گوجرانوالہ کی عدالت میں حاضر ہوئے میں خود بھی گوجرانوالہ گیا ۔ سرکاری وکیل نے بحث شروع کی جو آدھ گھنٹہ جاری رہی جس پر ڈی سی نے سر ہلا دیا ۔ پھر سرکاری وکیل مزید بحث کرنے لگا مگر ڈی سی نہ مانا اور پولیس کی درخواست کو دفتر داخل کرنے کا حکم صادر فرمایا ۔ میرا بھائی جو کہ مارشل لاء کے تحت مقدمہ میں ملوث تھا بری ہو گیا یہ صرف جناب بابا جیؒ کی دعاؤں کا نتیجہ تھا ورنہ ایسے

Marfat.com

گئی مارشل لاء کے مقدموں میں مجرم سزا یاب ہوئے۔

حضرت قبلہ خانصاحب" بیان فرمایا کرتے تھے کہ موضع سیکھواں تحصیل ڈسکہ کی ایک خاتون حسین بی بی زوجہ مقصود احمد ڈرائیور بہت نیک صالح پیر بہن تھی جب اس کا نزاع کا وقت قریب آیا تو مجھے یوں معلوم ہوا جیسے وہ ایک کنوئیں میں پڑی ہوئی ہے اور کنوئیں کا پانی سخت گرم ہے میں نے پانی کو زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے کبھی ایک ہاتھ سے کبھی دوسرے ہاتھ سے اس کو باہر نکالنے کی کوشش کی اس کشمکش میں تھا کہ حضور قبلہ عالم" فوراً ظاہر ہوئے فرمایا ہٹو خانصاحب دست مبارک کنوئیں میں ڈالا اور حسین بی بی کو باہر لا کھڑا کیا سبحان اللہ یہ ہے پیر کامل کی نشانی بعد میں حسین بی بی کے فوت ہونے کی اطلاع ملی۔

وصال

حضرت جناب بابا جی صاحب آخری ایام میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اب دنیاوی زندگی کے چند لمحات باقی ہیں جناب میاں اصغر علی صاحب کنجاہی جو لاہور کے آخری تبلیغی دورہ کے دوران آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے نے بیان کیا کہ بابا جی صاحب نے آخری ملاقاتوں میں انہیں فرمایا کہ اصغر علی چالیس دن رہ گئے ہیں لیکن انہیں سمجھ نہ آئی دوسری ملاقات میں آپ نے فرمایا اصغر علی پچیس روز باقی ہیں تو میاں صاحب سمجھے کہ بابا جی صاحب تو دنیا سے روانگی کے پروگرام سے مطلع فرما رہے ہیں چنانچہ میاں صاحب نے جو ان دنوں زرعی ترقیاتی کارپوریشن میں سیکرٹری کے عہدہ پر تعینات تھے مصروفیات کے باوجود اپنے شیخ کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزار کر محبت سے فیض یاب ہوئے ٹھیک پچیس روز بعد ۸ مارچ ۱۹۶۳ء بمطابق ۱۱ شوال المکرم بروز جمعتہ المبارک آپ کا وصال ہوا یہ بھی یاد رہے کہ قبلہ بابا صاحب" نے اپنے مزار اقدس کی جگہ دوستوں کے ساتھ جا کر خود پسند فرمائی تھی۔ آپ کی وصیت کے

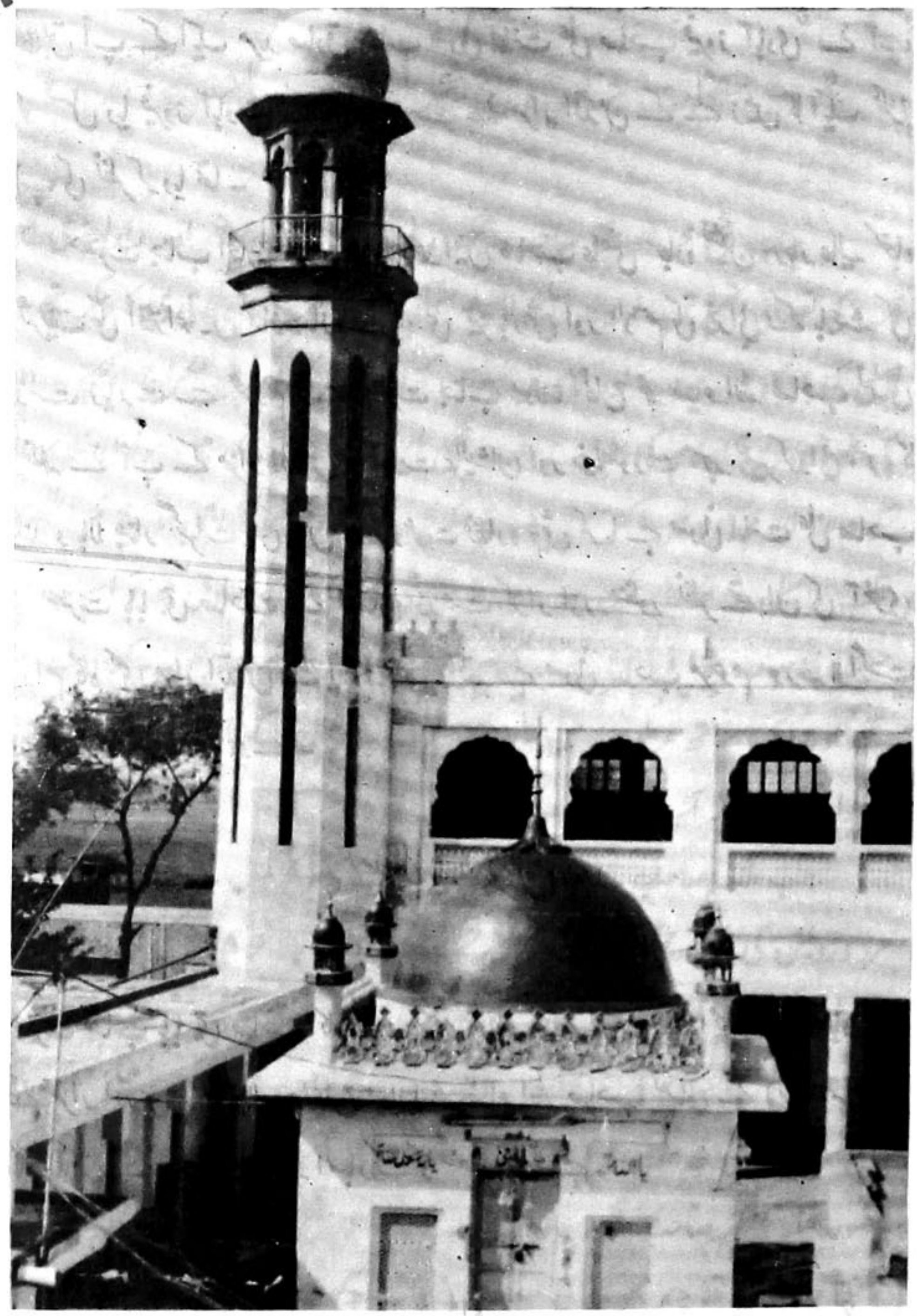

مزار اقدس جناب ملک فیروز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
فیروز آباد۔ گجرات

Marfat.com

مطابق آپ کے ایک مرید صادق جناب صوفی امانت علی صاحب فیروز آبادیؒ نے آپ کو غسل دیا فیروز آباد ہی کے ایک دوست نے مزار اقدس کے لئے زمین کا ایک ٹکڑا آپ کی نظر کر دیا تھا۔

حضرت جناب الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحب عاصی سجادہ نشین دربار عالیہ کنجاہ شریف کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی تیز بارش اور موسم کی خرابی کے باعث کئی دوست زیارت سے محروم رہے حضرت جناب مولانا الحاج محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی مدظلہ نے آپ کے مزار اقدس پر نہایت عالیشان اور خوبصورت مسجد تعمیر کروائی جس کا بلند و بالا مینار گجرات بائی پاس سے دعوت نظارہ پیش کرتا ہے صوفی امانت علی صاحب جو حضرت بابا جی صاحب کے انتہائی خدمت گزار اور منظور نظر تھے ان کی آخری آرام گاہ بھی مزار اقدس کے احاطہ میں واقعہ ہے صوفی صاحب مرحوم مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۷۲ء کو واصل بحق ہوئے۔

سالانہ عرس

حضرت جناب بابا جی صاحب کا سالانہ ختم شریف شہر گجرات کے محلہ فیروز آباد آپ کے مزار اقدس پر عالیجناب الحاج مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی کے زیر اہتمام ہر سال اکتوبر کے دوسرے جمعتہ المبارک کو منعقد ہوتا ہے۔

اولاد

حضرت بابا جی صاحب کے ایک فرزند ارجمند جناب ملک نور محمد جاوید صاحب ہیں جو ان دنوں لاہور میں مقیم ہیں اور تین صاحبزادیاں جو بفضل تعالیٰ اپنے گھروں میں خوش و خرم اور شاد کام ہیں۔

۲ ۔ حضرت جناب شیخ محمد نصیب صاحبؒ

جناب شیخ محمد نصیبؒ صاحب محکمہ ریلوے میں ملازم تھے اور راولپنڈی میں آپ کی تعیناتی تھی آپ نہایت سلیم الطبع مشفق صبر و تحمل اور بردباری کا پیکر تھے شیخ کامل کی بارگاہ میں مودّب اور خاموش پہروں گزار دینے کو ہی اپنی معراج سمجھتے ۔ آپ کی طبیعت دین اسلام کی طرف راغب تھی اس لئے راولپنڈی میں مولوی غلام اللہ کے وعظ اور درس میں اکثر شامل ہوتے اگرچہ وقتی طور پر متاثر بھی ہوئے مگر اطمینان قلب حاصل نہ تھا دل کسی مرد کامل کا متلاشی تھا ۔ طلب صادق ہو تو اسباب خود مسبب الاسباب پیدا فرما دیتا ہے ۔ محترم ملک محمد سلطان صاحبؒ آپ کے دوست بھی تھے اور ایک ساتھ ریلوے میں کام بھی کرتے تھے ان کے اطوار میں یکایک خوشگوار تبدیلی پاکر آپ حیران ہوئے ۔

جب ملک صاحب نے بتایا کہ یہ کسی صاحب نظر کا کمال ہے تو شیخ صاحب اس مرد درویش کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب ہوگئے بالاخر ۱۹۴۸ کی ایک شام ملک محمد سلطان صاحبؒ کے ساتھ ان کے پیرو مرشد کی بارگاہ میں کنجاہ شریف حاضر ہوئے کسی مولوی کے درس کا اثر تھا یا ذہن کی خلش کہ جناب شیخ صاحب نے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں سورۃ الحمد شریف کی تفسیر جاننے کی خواہش ظاہر کی جب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ تفسیر بیان فرما رہے تھے تو شیخ صاحب کا دل آپؒ کی جانب کھنچتا چلا جا رہا تھا چند لمحوں کی معیت نے آپ کے دل و دماغ کی کایا پلٹ دی جونہی حضور نے اپنا بیان ختم کیا شیخ صاحب نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا دیئے بیعت کے بعد حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے فرمایا شیخ صاحب آپ میرے پاس دیر سے اور عمر کے پچھلے حصہ میں آئے ہیں اس لئے اب آپ کو نہ صرف دوڑنا پڑے گا بلکہ منازل طے

Marfat.com

کرنے کے لئے زیادہ محنت بھی کرنا پڑیگی ۔ آپ نے آنے والے وقت میں اپنے پیرومرشد کے ارشادات کی بطریق احسن پیروی کرکے آپ کے فرمان کو سچ کر دکھایا حتیٰ کہ آپ کا شمار حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے مریدیں کی صف اول میں ہونے لگا پیرو مرشد کی نگاہ فیض نے آپ پر اتنا اثر کیا کہ کچھ عرصہ بعد آپ نے تمام اہل خانہ کو داخل سلسلہ کرا دیا ۔

آپنے چند سالوں میں اپنی خاموش محبت کے ذریعے اپنے پیرومرشد کے دل میں گھر کر لیا اور ان کے بہت قریب آگئے سال میں ایک دو دفعہ ڈاکٹر صاحب" ضرور آپ کی دعوت پر آپ کے گھر پر تشریف لے جاتے اور اپنے قیام کے دوران صبح و شام تبلیغ کا سلسلہ جاری رہتا اس کے نتیجہ میں آپ کے کئی دوست سلسلہ میں داخل ہو کر فیض یاب ہوئے چنانچہ راولپنڈی میں آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت اور تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا ان خدمات کی انجام دہی کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ جب آپ کا تبادلہ ملتان ہوا تو وہاں بھی تبلیغ اسلام کے بارے اپنی مساعی جمیلہ سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کو خط لکھ کر مطلع کیا جس کے جواب میں حضور نے ایک مکتوب شیخ صاحب" کو تحریر فرمایا اور خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے لکھا ۔

" سٹاف کے ساتھ نماز پڑھنے کا واقعہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کیا عجب کہ آپ تبلیغی جماعت بنانے میں وہاں کامیاب ہو جاویں اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آمِیْن فقیر کو قوی امید ہے کہ آپ کے ذریعہ ملتان میں راولپنڈی سے بڑھ کر سلسلہ کی اشاعت ہوگی جس کو فقیر حقیقی اشاعت اسلام سمجھتا ہے اور آپ الدال علی الخیر کفاعلہٖ (حدیث) کے مصداق بنیں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا مندی پر چلنے اور دین اسلام پر مستقیم الحال بننے اور اس کی تبلیغ کی توفیق ارزانی فرمائے امین ثمہ آمین یا رب الکریم "

ملتان شہر وطن عزیز پاکستان کے مرکز میں واقع ہونیکی وجہ سے حضرات علی پور شریف و دیگر بزرگان سلسلہ کا گزر ملتان ریلوے اسٹیشن سے اکثر ہوتا رہتا تھا۔ جناب شیخ صاحب کا معمول تھا کہ گھر سے کھانا تیار کرواتے اور اسٹیشن پر لے جا کر اہتمام

Marfat.com

کے ساتھ حضرات کی آمد کے منتظر رہتے۔

خلافت امتان سے آپکا تبادلہ کراچی ہوگیا وہاں بھی آپ نے اپنے شیخ کامل کے ارشاد کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا حتیٰ کہ آپ کے ساتھی آپ سے بیعت کی درخواست کرنے لگے یہ دیکھ کر حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے آپ کو ایک مکتوب میں بیعت کی اجازت مرحمت فرما دی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے وصال کے بعد آپ کے سالانہ عرس شریف منعقدہ اپریل 1959 کے موقع پر عالیجناب الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ سجادہ نشین کے مشورہ سے اعلیٰ حضرت سراج الملت حافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوریؒ نے اجلاس عام میں دیگر دوستوں کے علاوہ آپ کو دستار بندی کر کے خلافت سے نوازا۔

ملازمت سے ریٹائر منٹ کے بعد آپ نے لاہور میں کرشن نگر (اسلام پورہ) میں رہائش اختیار کی یہیں آپ کا وصال ہوا اور حضرت میانی صاحب کے قبرستان میں مدفون ہوئے آپ کے صاحبزادگان جناب شیخ محمد سعید صاحب اور پروفیسر محمد حنیف صاحب جو آجکل علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہیں ہر سال بڑے اہتمام سے جناب شیخ صاحبؒ کے عرس پر یاران سلسلہ کو مدعو کرتے ہیں اعلیٰ حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ باقاعدگی سے اس تقریب میں شرکت فرمایا کرتے تھے جناب شیخ محمد سعید صاحب اور پروفیسر صاحب سلسلہ کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے ہیں۔

3۔ مولانا حاجی حافظ محمد زکریا صاحبؒ (ایم اے)

حضرت مولانا حافظ محمد زکریا صاحبؒ اسلامیات میں ایم اے اور ریلوے میں ملازم تھے آپ کی رہائش گڑھی شاہو لاہور میں تھی۔

جناب محترم شیخ معزالدین صاحب کی وساطت سے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے شیخ کامل کی غلامی اختیار کرنے کے بعد آپ میں یکسر تبدیلی پیدا

Marfat.com

ہوئی رنگنے والے نے ایسا رنگ دیا کہ گویا شیخ کی چلتی پھرتی تصویر تھے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے سالانہ عرس منعقدہ اپریل 1959 کے موقعہ پر حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب کی سفارش پراعلیٰحضرت سراج الملت حافظ پیر سید حاجی محمد حسین شاہ صاحب علی پوری" نے دستار بندی کر کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ طالبیہ کی اشاعت کے لئے خلافت کے منصب پر سرفراز فرمایا ۔ جناب حافظ صاحب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے حکم کی تعمیل میں جامع مسجد محراب والی گڑھی شاہو لاہور میں جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے اور تادم زیست اس فرض کی بجا آوری میں کوئی فرق نہ آنے دیا جناب حاجی شیخ معزالدین صاحب گڑھی شاہو کے امیر حلقہ تھے آپ کے مکان پر ہفتہ میں ایک دن ختم خواجگان کی محفل سجا کرتی تھی ۔ جناب شیخ صاحب جب یہاں سے دوسری جگہ منتقل ہوگئے تو یہ اعزاز بھی جناب حافظ صاحب کے حصہ میں آیا اور اپنے در دولت پہ ہفتہ وار ختم خواجگاں پڑھایا کرتے تھے ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ دھرم پورہ لاہور تشریف لے گئے مگر ہفتہ وار ختم خواجگاں باقاعدگی سے گڑھی شاہو میں ہی آکر پڑھایا کرتے تھے اب بھی دھرم پورہ میں آپ کے متوسلین آپ کی رہائش گاہ پر ماہانہ محفل ذکر کا اہتمام کرتے ہیں ۔

4 ۔ حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی ایم اے

فاضل اجل حضرت علامہ الحاج محمد ضیاء اللہ نعمانی صاحب کا تعلق ضلع گجرات کے ایک علمی اور دینی گھرانہ سے ہے آپ کا آبائی گاؤں جھیورانوالی کنجاہ شریف کے مضافات میں واقع ہے آپ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے معتمد خاص جناب حافظ سید احمد صاحب ہزاروی کنجاہی" کے داماد ہیں آپ کے والد گرامی مولانا عبدالغنی صاحب جید عالم اور حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے پیر بھائی اور گہرے دوست تھے اس لئے کنجاہ

شریف میں بچپن سے ہی آپ کا آنا جانا رہتا تھا حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ سے اگرچہ روائتی علیک سلیک تھی مگر نگاہ فیض سے ابھی بہرہ ور نہیں ہوئے تھے آخر وہ ساعت سعید آ پہنچی اور

بردر پیرے برو ہر صبح شام
تا ترا حاصل شود مقصد تمام

کے مصداق جناب ملک محمد سلطان صاحب جو راولپنڈی سے اکثر شیخ کامل کی بارگاہ آستانہ عالیہ کنجاہ شریف میں بحال آشفتہ و چشم گریاں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان سے جناب نعمانی صاحب نے کنجاہ شریف بکثرت آنے کا سبب پوچھا جناب ملک صاحب نے کہا بھائی صاحب کیا کہوں ؎

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

مختصر استفسار کے بعد جناب نعمانی صاحب ملک صاحب کے ساتھ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں منسلک ہو چکے تھے اب تو پیر کامل کی بارگاہ میں حاضری آپ کے معمول میں شامل تھی آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز استاد کے پیشہ سے کیا مگر کچھ عرصہ بعد محکمہ دیہات سدھار میں چلے گئے آخر محکمہ بلدیات پنجاب سے ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ سے منسوب ہجویر یونیورسٹی میں اعزازی عہدہ پر فائز رہے۔

شیخ کی معیت میں دربار علی پور شریف کی حاضری

محترم جناب نعمانی صاحب نے بیان کیا کہ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۱ء کی ایک رات جماعت منزل کے باب الرحمت میں مغرب کے بعد قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ مخلص محمد سلطان صاحب

سے بات چیت فرما رہے تھے کہ فقیر کو خیال آیا کہ حضرت قبلہ عالمؒ کی جائے نشست پر چند لمحات گذاروں۔کیا سر منہ اس خاک پاک سے دھویا سیاہ کاری کا کچا چٹھہ سامنے آگیا احساس ندامت سے چیخیں نکل گئیں ایک ایک جرم یاد آتا جو آہ وبقا کے ہجوم میں سماتا ہوا دوسرے کی یاد دہانی کا باعث بنتا۔ توبہ کی جرات نہ ہوتی تھی جھوٹی زبان اور عملی انکار کی موجودگی میں پھرسے نیا عہد کیسے استوار کرتا آخر اس خاک پاک پر زبان کو ملا شاید انہی ذرات پاک کی برکت اس قلیل الحجم اور کثیر الظلم کی اصلاح کی صورت . بن جائے توبہ کی اور استواری کیلئے التجا کی خدا جانے وہاں اس جگہ میں کیا تھا کہ نہ رونا تھمتا نہ اٹھنے کو جی چاہتا آہستہ آہستہ روتا بے اختیاری پر ضبط کی کوشش کرتا کہ کوئی سن نہ لے مگر آخر کب تک پھوٹ پھوٹ کر رویا اور آخر نالوں تک نوبت پہنچی اور ایک وطنی ساتھی نے میری آواز سنی

مگر اندھیرے اور اس کیفیت میں فقیر کو پہچان بھی نہ سکا پشت پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگا کون ہے کیا ہوا اور فقیر نادم کہ کچھ ہو جاتا تو عرض کرتا اب کیا کہوں آخر وہ بیچارہ فقیر کو اپنے حال پر چھوڑ کر چلا گیا اور بھی اِدھر اُدھر سے آوازیں آتی رہیں کہ یہ کون ہے اسے کیا ہے مگر فقیر خود نہ آشنا کہ کون ہوں اور کیا ہوا ہے۔

کبھی قیام اور کبھی سجود اور یہی کیفیت بہت دیر تک یونہی رہی آخر وہاں کی خاک پاک کو اکٹھا کیا رومال میں ڈالا دعا کی اندر آیا قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ استراحت فرما رہے تھے اور عزیزم زمان پاؤں دبا رہا تھا فرمانے لگے مولوی صاحب کہاں تھے کیا کہتا رو کر پاؤں سے لپٹ گیا۔ آپ پوچھتے ہی رہے کہ کہاں تھے مجھے بتایا ہوتا تم ناواقف تھے میں ساتھ جاتا کہیں گرے تو نہیں چوٹ تو نہیں آئی مگر فقیر بجز گریہ جواب بس ندارد

چند دوستوں نے کہا اندھیرا تھا یہ کہیں گرا ہے حضور نے فرمایا ٹارچ تو اس کے پاس تھی ہی دیکھیں اچھا خود ابھی بتا دے گا۔

جب ذہنی ہلکا ہوا تو پھر پوچھا عرض کی میں باب ارحمت کے باہر کی گیلری کے کونہ میں تھا آپ نے دعا دی۔

رات قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ خاص حضورؒ کی جائے نشست پر سوئے فقیر حضورؒ کے ساتھ لپٹا میرے دائیں طرف محمد زمان اور مخلص محمد سلطان صاحب لیٹ گئے رات دو ایک بار فوراً اٹھا کہ شاید کوئی خدمت ہو مگر چند منٹ وقف کر کے یہ خیال کرتا کہ ابھی شاید ہمارے اٹھنے کا وقت نہیں لیٹ جاتا آخر قبلہ اٹھے اور فقیر ساتھ باہر چلا گیا۔

تقریباً ساڑھے سات بجے فقیر خود وضو کیلئے گیا واپس کمرے میں آیا تو ایک شخص پکڑ کر صاحبزادہ خادم حسین صاحبؒ کے کمرے میں لے گیا صاحبزادہ فرمانے لگے بھائی چائے ٹھنڈی ہو چکی ہے ہم انتظار میں بیٹھے ہیں ۔ فقیر کو تبرک دیا گیا قبلہ نے اپنی خاص پیالی فقیر کی طرف بڑھائی چائے پی وہاں سے دوات لی اور اجازت ہوئی کہ جاکر سہرا مکمل کرو مخلصی محمد سلطان صاحب محمد زمان اور فقیر اپنے کمرے میں گئے وہاں بیٹھے ہی تھے کہ حلقہ شروع ہوا فقیر نے کہا قبلہ موجود نہیں حلقہ شروع ہونے کو ہے اور ہمیں اجازت بھی نہیں مخلص محمد سلطان صاحب فرمانے لگے ہم سب اسی حلقہ کے حلقہ بگوش ہیں کب آپ نے منع فرمایا ہے ایسے ہی بات کر دینا مناسب نہیں فقیر نادم ہو کر چپ ہو گیا اور حلقہ شروع ہوا فقیر نے سہرا لکھنا شروع کر دیا عزیز زمان پاس بیٹھا تھا اور مخلص سلطان صاحب کہیں باہر تھے بابِ رحمت کے تھوڑے ہی فاصلہ پر بیٹھ کر قبلہ بھی مراقبہ میں شامل ہو گئے ادھر دَور چلتا رہا ادھر قلم چلتا رہا اچانک کسی غیر اختیاری جذبہ کے زیر اثر اٹھا اور باب رحمت کے دروازے پر جا کر شریک مراقبہ ہوا۔

ذائقہ جو ذوق کا ہے لب پہ آسکتا نہیں
کیا ہوا کیونکر ہوا اصلاً بتا سکتا نہیں

جناب قبلہ محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی بیان فرماتے ہیں کہ جب آپ گجرات میں ٹیچر تھے گھر کا خرچ بمشکل چلتا تھا کیونکہ عادت یہ تھی جو آیا بانٹ دیا ایک روز سکول سے گھر پہنچے تو اہلیہ محترمہ نے کہا کہ شام کیلئے کچھ کھانے کا بندوبست کرو کیونکہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ موجود نہ تھا قبلہ نعمانی صاحب فرماتے ہیں یہ سنکر میں گھر سے

باہر آیا اور سیدھا آستاں عرش نشاں کنجاہ شریف میں حاضر خدمت ہوا حضور قبلہ عالمؒ نے خیریت پوچھی عرض کیا حضور کو لینے آیا ہوں فرمایا کیوں۔عرض کیا اسلئے کہ گھر میں کچھ کھانے کو نہیں مسکراتے ہوئے فرمایا نعمانی صاحب گھر میں اگر کچھ کھانے کو نہ ہو تو مہمانون کو نہیں بلایا کرتے عرض کی اسی لئے تو حاضر ہوا ہوں چنانچہ کمال مہربانی سے فرمایاچلو ہم آتے ہیں تھوڑی دیر بعد آپؒ فیروز آباد رونق افروز ہوگئے ۔ اللہ اللہ حضور قبلہ عالمؒ نعمانی صاحب کے ساتھ آستانہ عالیہ سے روانہ نہیں ہوئے بلکہ بعد میں تشریف لائے اس میں مصلحت یہ تھی کہ ٹانگہ کا کرایہ کا بوجھ نعمانی صاحب پر نہ پڑے چنانچہ پندرہ روز تک فیروز آباد آپ کے گھر رہے یاروں کیلئے چائے کا بندوبست بھی وہیں ہوتا تھا کسی چیز کی کمی نہیں آئی ہر چیز کا انتظام بخوبی ہو جاتا تھا۔

کام رکنے کا نہیں اے دل ناداں کوئی
خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی

حضرت قبلہ نعمانی صاحب نے بتایا کہ فیروز آباد میں ایک پیر بھائی بابا نور دین صاحب بڑے باذوق بزرگ تھے نعمانی صاحب ان دنوں وہاں مدرس تھے آپ فرماتے ہیں کہ کئی دفعہ بابا نوردین صاحب کے ساتھ کنجاہ شریف حاضری کیلئے پروگرام بنایا نعمانی صاحب سائیکل پر سوار ہو کر کنجاہ شریف جاتے اور بابا نوردین صاحبؒ پیدل روانہ ہوتے لیکن جب نعمانی صاحب پہنچتے تو بابا نوردین صاحب کو حضور کی خدمت میں موجود پاتے یا بابا جی نوردین صاحب دروازہ کے قریب ہوتے نعمانی صاحب کا بیان تھا کہ کئی دفعہ ایسا ہوا۔

محترم جناب قبلہ محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی نے لاہور میں انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ جلسہ نومبر 1964ء میں حضور قبلہ عالمؒ کے فضائل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف چار بچیاں تھیں چنانچہ عید کے موقعہ پر ایک عید کارڈ جس کے اندر باہر پھول تھے حضور قبلہ عالمؒ کی خدمت میں ارسال کیا عید کارڈ کے جواب میں آپ نے معنی خیز رباعیات لکھکر جواباً ارسال فرمائیں جس

Marfat.com

میں دعاء بھی ہے اور بیٹے کی خوشخبری بھی۔

پھول اندر ہیں پھول باہر ہیں
عید کارڈ ہے گویا گلدستہ
پھول کا بدلہ پھول دے یارب
نقلی کے بدلے اصلی بشگفتہ

۲

باغ نعمانی میں بہار آئے
ہو معطر جہاں آشفتہ
کرتا دعا ہے طالبؔ روز و شب
بخت بیدار رب کرے خفتہ

کے ڈیڑھ سال بعد باغ نعمانی میں بہار آگئی اللہ تعالیٰ نے نقلی پھول کے بدلے اصلی پھول عطا فرمایا یعنی بیدار بخت بچہ پیدا ہوا نام محمد انعام اللہ اعظم عرف محمد اعظم ہے اور آج کل بفضل تعالیٰ محکمہ لیبر کے انسٹیٹیوٹ میں بطور انسٹرکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

خلافت

حضرت جناب قبلہ باباجی فیروز خاں صاحبؒ خلیفہ اول اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی نے نومبر 1959ء میں فیروز آباد میں منعقدہ ختم شریف کے موقعہ پر جناب الحاج مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب نعمانی کو اپنے دست مبارک سے دستار بندی کرکے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جماعتِ طالبیہ کی اشاعت کے لئے مسند ارشاد پر سرفراز فرمایا حضرت

Marfat.com

جناب نعمانی صاحب مد ظلہ تبلیغ دین اور سلسلہ کی اشاعت کے لئے دن رات کوشاں ہیں جس کی بدولت بفضل تعالیٰ آپ کے ارادتمند ملک کے گوشہ گوشہ میں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں ایک منفرد اعزاز آپ کے ارادتمندوں کو یہ بھی حاصل ہے کہ تقریباً زیادہ ترحج بیت اللہ شریف اور زیارت دیار حبیب کی بہت بڑی سعادت سے مالا مال ہیں کیوں نہ ہو جناب نعمانی صاحب وہ بزرگ ہستی ہیں کہ ہر سال حرمین الشریفین کی حاضری ان کی زندگی کا اہم مشن ہے حج کے لئے آپ ہمیشہ اپنے خطابات اور مجالس میں دوستوں کو ترغیب دیتے رہتے ہیں جس کی بدولت بہت سے دوستوں کو یہ نعمت عظمی نصیب ہوئی آپ نے زائرین کے لئے ایک کتاب اسلوب حج بھی تصنیف فرمائی ہے جس میں فریضۂ حج ادا کرنیکا طریقہ اور طواف بیت اللہ شریف کی ترتیب وار دعاؤں کے علاوہ اور بہت سی کام کی باتیں درج ہیں علاوہ ازیں حج پر جانے والے زائرین کے لئے ہر سال تربیتی کورس کا اہتمام کرکے انہیں پروجیکٹر کے ذریعہ جدید معلومات بہم پہنچاتے ہیں

محترم جناب نعمانی صاحب نے یاران سلسلہ کی خاطر اپنے پیرو مرشد اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی" کی زندگی میں آپ کے کلام سے چیدہ چیدہ رباعیات کا ایک مجموعہ "نادرات" کے نام سے چھپوا کر آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کیا۔

لاہور ملازمت کے دوران لاہور میں آپ کا قیام نواں کوٹ میں رہا وہاں ملتان روڈ پر برلب سڑک نہایت شاندار ایک مینار والی جامع مسجد تعمیر کروائی وہیں آپ جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے اس مسجد کی تکمیل کے بعد آپ نے محلہ کی ایک اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع کروا دیا وہ مسجد بھی پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے آپ لاہور میں قیام کے دوران اسی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیا کرتے ہیں یہاں آپ کی رہائش گاہ پر ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو یاران عقیدت کا اجتماع ہوتا ہے جس میں ختم شریف کے بعد دوپہر کے کھانے کا بندوبست بھی ہوتا ہے۔

Marfat.com

فیروزآباد-ملازمت کے اوائل میں آپ گجرات شہر کے ایک سکول میں بطور استاد تعینات رہے انہی دنوں آپ نے محلہ فیروز آباد اپنے ذاتی مکان میں رہائش اختیار کی اس کے ساتھ ہی وہاں ایک جامع مسجد کی تعمیر کے لئے لوگوں کو رغبت دلائی اور خود وہاں نماز جمعہ کا خطبہ دینا شروع کیا آپ کی کوشش اور دعاؤں کی بدولت آج یہ مسجد قابل دید ہے آجکل آپ کی تمام تر توجہ حضرت جناب قبلہ باباجی صاحبؒ کے مزار شریف پر واقع مسجد کی تعمیر پر مرکوز ہے پہلے مزار شریف سے ملحق ایک چھوٹی سی مسجد ہوا کرتی تھی جس کا نشان اب بھی موجود ہے اسے ناکافی سمجھتے ہوئے مغربی حصہ کی جانب قطعہ اراضی حاصل کیا گیا جس پر شاندار وسیع و عریض ایک مینار والی مسجد کی تعمیر اب اپنے آخری مراحل میں ہے حضرت جناب قبلہ باباجی صاحبؒ کے سالانہ ختم شریف کا اہتمام اسی مسجد میں آپ کی زیر سرپرستی کیا جاتا ہے ۔

5 - جناب حاجی شیخ سعید احمد صاحب

جناب حاجی شیخ سعید احمد صاحب کا آبائی تعلق گوجرانوالہ شہر سے ہے مگر آپ اوائل میں وزیر آباد ریلوے میں کلرک کے عہدہ پر تعینات تھے حضرت جناب قبلہ باباجی صاحب کی صحبت میں اکثر وقت گزارتے اور وزیر آباد میں آپ کے دولت کدہ پر ہی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی زیارت سے مستفیض ہوئے شیخ سعید احمد صاحب خان صاحب" کے ساتھ روزانہ شام کو کرم آباد کی طرف سیر کیلئے جاتے شیخ صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ پر بڑی شفقت کی کیونکہ میں اس طرف کا تھا ہی نہیں بڑے پیار سے اس طریقے کی طرف راغب کیا ایک روز فرمایا سعید احمد صاحب ہندو جب کلرک تمہارے پاس بیٹھے ہوں ۔ یا تم سب مل کر آرہے ہو تو کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ان میں سعید احمد (یعنی مسلمان) کون ہے عرض کیا نہیں فرمایا تو ٹھوڑھی رکھ لو خواہ شروع میں

Marfat.com

چھوٹی ہو تاکہ امتیاز ہو جائے اس طرح بیعت سے پہلے میری ڈاڑھی رکھوالی۔

ایک روز سیر کے دوران فرمایا۔ سعید احمد مکھن کیسے نکلتا ہے عرض کی دودھ کو دہی کی جاگ لگا کر فرمایا تم دودھ تو ہو جاگ لگے گی پھر مکھن نکلے گا اصل مقصود تو مکھن ہے اس طرح مجھے بیعت سے پہلے تیار کر لیا۔

آپ کو اگرچہ خلافت مل چکی تھی لیکن آپ خود بیعت نہ فرماتے آپ ہفتہ وار ختم خواجگان پڑھا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب رحمتہ اللہ بھی تشریف لایا کرتے جب خان صاحب نے مجھے نیکی کی طرف چلنے کیلئے تیار کرلیا تو آپکی خدمت میں پیش کرکے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک کرادیا۔ الحمد اللہ علی ذالک

حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب اور باباجی صاحب دونوں کو شیخ سعید احمد صاحب نے کھانے کی دعوت دی شیخ صاحب کے والد صاحب بھی گوجرانوالہ سے زیرآباد آئے ہوئے تھے سب نے مل کر کھانا کھایا جب دونوں حضرات تشریف لے گئے تو والد صاحب شیخ صاحب کو کہنے لگے تمہارے ڈاکٹر صاحب بڑے نیک اور صالح آدمی ہیں ان کی آنکھیں صاف دھلی ہوئی ہیں اور جو تمہارا باباہے وہ بڑا پہنچا ہوا ہے انکی آنکھیں سرخ ہیں خیر دوسرے دن کرم آباد کی طرف معمول کے مطابق سیر کے دوران خاں صاحب نے فرمایا بابو جی بعض آدمی کہتے ہیں کہ فلاں کا مرتبہ پیر سے بڑھا ہوا ہے مگر میں تمہیں سمجھا دوں کہ پیر کی سیر خواہ تیسرے آسمان پر ہو اور مرید کی ساتویں تک مگر جب مرید کو ایسا خیال گزرے تو سمجھو سب کچھ ولایت وغیرہ سلب ہو جائے گی۔

ملک پاکستان کے مختلف شہروں کے علاوہ ملازمت کے سلسلہ میں جناب شیخ صاحب ایک عرصہ راولپنڈی میں بھی قیام پذیر رہے ریٹائرمنٹ کے بعد آجکل آپ لاہور گڑھی شاہو بھاگے شاہ روڈ پر مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں۔ آپ انتہائی پارسا اور خدا رسیدہ بزرگ ہیں حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ نے کنجاہ شریف میں سالانہ عرس کے موقعہ پر آپکو دستار خلافت سے سرفراز فرمایا۔

Marfat.com

6 ۔ الحاج ملک عبدالعزیز صاحبؒ

جناب ملک حاجی عبدالعزیز صاحبؒ وزیر آباد ریلوے میں ملازم تھے اگرچہ ان کا روحانی تعلق حضرت حافظ عبدالکریم صاحبؒ عیدگاہ راولپنڈی سے تھا مگر وزیر آباد میں حضرت باباجی صاحبؒ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا کرتے تھے یہیں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی زیارت سے مستفیض ہو کر آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے آپ ملک محمد سلطان صاحب وزیر آبادی کے بڑے بھائی تھے ۔ آپ حلقہ انجن شیڈ لاہور کے امیر تھے آپ یاران انجن شیڈ کو اپنے مکان پر ہر ہفتہ ختم خواجگان پر بلا کر محفل ذکر منعقد کیا کرتے تھے نیز ہر سال 3 مارچ کو اپنے پیرو مرشد کی تاریخ وصال شایان شان طریقہ سے منایا کرتے تھے ختم خواجگان کی محفل آپ کی رحلت کے بعد بھی ہر ہفتہ آپ کے مکان پر منعقد ہوتی ہے حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب سجادہ نشیں دربار عالیہ کنجاہ شریف نے جناب ملک صاحب کو لاہور کی ایک مجلس میں خلافت سے نوازا۔

7 ۔ ملک محمد سلطان صاحب وزیر آبادیؒ

ملک محمد سلطان صاحب وزیر آبادی ملک عبدالعزیز صاحب لاہوریؒ کے برادر خورد اور اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے عاشق صادق اور مرید خاص تھے پیرو مرشد کے در کی بکثرت حاضری آپ کا معمول تھا جب حضور کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتے تو دل مضطرب اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہوتا

؎ آنکھوں میں آنسو اور لب پہ ہو آہ
موافق یہ آب و ہوا چاہیے

Marfat.com

ملک صاحب لالہ موسیٰ ریلوے شیڈ میں ملازم تھے اور وہاں کے اسلامیہ ہائی سکول کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبر بھی تھے ایک روز انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی تھانہ لالہ موسیٰ کا ایک ٹوانہ نامی سب انسپکٹر بھی میٹنگ میں موجود تھا کسی بات پر ملک صاحب سے اس کی تلخ کلامی ہوگئی اس نے ملک صاحب کے خلاف پولیس کاروائی کی دھمکی دی ملک صاحب علاقہ کے معززیں میں شمار ہوتے تھے آپ پریشان ہوئے حضرت جناب باباجی صاحبؒ کا شہرہ آپ نے سن رکھا تھا حسن اتفاق کہ ملک صاحب میٹنگ کے خاتمہ کے بعد جب وزیر آباد واپس آئے تو حضرت باباجی صاحب اور جناب شیخ محمد سعید صاحب وزیر آباد ریلوے پلیٹ فارم پر چہل قدمی کر رہے تھے باباجی صاحبؒ کو دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ آپ نے نہائت شفقت سے سبب پوچھا تو ملک صاحب نے سارا ماجرہ کہہ سنایا آپ نے فرمایا ٹوانہ صبح لالہ موسیٰ میں نہیں رہے گا ایسا ہی ہوا ٹوانہ ترقی کا ٹیلیگرام پاکر اگلی صبح وہاں سے جا چکا تھا اس سے متاثر ہو کر ملک صاحب نے بیعت ہونے کی درخواست کی مگر حضرت باباجی صاحب نے فرمایا میں تمہیں اسی چشمہ پر لے جاؤں گا جہاں سے میں فیضیاب ہوا ہوں چنانچہ حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا۔

ملک صاحب روزانہ ڈاڑھی صاف کیا کرتے تھے ایک روز کنجاہ شریف میں حاضر ہوئے تو اس وقت حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ ڈاڑھی مبارک میں کنگھی کر رہے تھے فرمایا ملک صاحب کیا ڈاڑھی اچھی لگتی ہے اس بات کا ملک صاحب پر گہرا اثر ہوا انہوں نے عزم کر لیا کہ آئندہ ڈاڑھی رکھ کر شیخ کی خدمت میں حاضر ہونگا

کنجاہ شریف میں سالانہ عرس کے موقعہ پر اعلیٰ حضرت سراج الملت الحاج پیر حافظ سید محمد حسین شاہ صاحبؒ ملیپوری نے ملک صاحب کو دستار خلافت سے سرفراز فرمایا۔

Marfat.com

جناب حاجی شیخ معزالدین صاحب

حضرت جناب حاجی شیخ معزالدین صاحب گوجرانوالہ شہر کے ایک مہذب خاندان قانونگو شیخ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے والدین نہایت متقی پرہیزگار اور پابند صوم و الصلواۃ تھے دینی ماحول کی بدولت شیخ صاحب کے تمام بہن بھائی نمازی اور صحیح العقیدہ مسلمان ہیں آپ اپنے بڑے بھائی حاجی شیخ سعید احمد صاحب کے پاس 1941ء میں ملازمت کے سلسلہ میں لاہور گڑھی شاہو میں مقیم تھے کہ حسن اتفاق سے ماہ مارچ میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب لاہور میں قیام کے دوران جناب حاجی شیخ سعید احمد صاحب کے ہاں بھی تشریف فرما ہوئے کہ ایک روز بعد نماز مغرب ملک عبدالعزیز صاحب" اپنے بڑے بیٹے عبدالرشید کو داخل سلسلہ کرانے کیلئے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے یاران طریقت اور بھی کافی حاضر تھے حضرت قبلہ باباجی خانصاحبؒ بھی جو ان دنوں لاہور اپنی ملازمت میں تھے وہیں تشریف رکھتے تھے سب لوگ حلقہ بیعت میں بیٹھ گئے لیکن شیخ معزالدین جو ان سب حضرات کی خدمت میں ایستادہ تھے کھڑے رہے حضرت قبلہ باباجی فیروز خانصاحبؒ کے فرمان پر حلقہ میں بیٹھ گئے اور اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے کچھ عرصہ بعد حضرت قبلہ باباصاحب نے بتایا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے پوچھا کہ خانصاحب آپ نے زبردستی شیخ معزالدین کو ڈولی چڑھا دیا باباجی صاحبؒ نے عرض کیا حضور اسے ڈولی چڑھا کر چھوڑیں گے اس پر اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب بہت خوش ہوئے اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحب کے بتائے ہوئے اسباق پر عمل پیرا ہونے کے سبب شیخ معزالدین صاحب اپنے شیخ کے خاص منظور نظر ہوگئے ۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت کیپٹن خواجہ محمدامین صاحب" انہیں بتایا کرتے تھے کہ آپ کی کنجاہ شریف سے واپسی کے بعد اعلیٰ

Marfat.com

حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ ان کا تذکرہ کرتے رہتے تھے عشق پیر کے اندر محویت کا یہ عالم تھا کہ فنافی الشیخ کا مقام نصیب ہوا ہر ہفتہ کی شام لاہور سے کنجاہ شریف حاضر ہو جاتے اور اتوار شام واپس لاہور آتے اکثر اپنے وجود کی نفی کی کیفیت وارد ہو جاتی اور سوائے شیخ کے انہیں اپنا وجود نظر نہیں آتا تھا وارفتگی کے دوران اکثر محبت شیخ کے متعلق اشعار بھی کہا کرتے تھے جو اعلیٰ حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کو بہت پسند آئے اور شیخ معزالدین صاحب اکثر سٹیج پر وہ اشعار پڑھا کرتے تھے شیخ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد آپ نے خواب میں دیکھا کہ بہت مخلوق ہے اور کسی نے حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کا عمامہ مبارک آپکے سر پر رکھا ہے اور ٹھنڈک قلب سے چل کر تمام جسم میں پھیل گئی یہ واقعہ حضرت قبلہ باباجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپؒ نے فرمایا! شیخ معزم دین جو کچھ تو نے دیکھا ہے ایسا ہی ہوگا شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بندہ میں اہلیت نہیں جو آپ حضرات میں نمایاں ہے حضرت باباجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ شیخ صاحب اگر ایک شخص بھی آپ کے ذریعہ ہدایت پا گیا تو قاضی کی عدالت میں آپ کی نجات کا سبب بن جائے گا اس طرح آپ نے شیخ صاحب کی تسلی فرما دی چنانچہ حضرت باباجی صاحب کے وصال کے موقعہ پر فیروز آباد میں حضرت مولانا الحاج محمد ضیاء اللہ نعمانی صاحب نے دستار خلافت سے نوازا بعد ازاں اعلیٰ حضرت الحاج شمس الملت پیر حافظ سید نور حسین شاہ صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف نے جناب شیخ صاحب کو علی پور شریف میں طلب فرما کر خلافت و اجازت مرحمت فرمائی نیز اعلیٰ حضرت صاحبزاد کپٹن خواجہ محمد امین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ کنجاہ شریف نے بھی تین مختلف مواقع پر دستار بندی فرمائی اور پھر لاہور میں ملک عبدالعزیزؒ کے سالانہ ختم کے موقعہ پر آپ نے اپنے سر سے عمامہ مبارک اتار کر شیخ معزالدین صاحب کے سر پر رکھ دیا اور نماز مغرب بھی پڑھانے کا حکم فرمایا اور اپنی تقریر کے دوران اس دستار بندی کا واضح طور پر پھر اعلان فرمایا۔ چنانچہ اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ شیخ معزالدین کے حلقہ ارادت میں کافی عقید تمند منسلک ہیں اور

Marfat.com

ذوق شوق اسوۃ حسنہ حضور علیہ السلام میں مکمل طور پر عمل پیرا ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ زادہا شرفاً و تعظیماً کی تبلیغ میں مصروف کار ہیں شیخ معزالدین صاحب محکمہ ریلوے کے دفتر سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس مغلپورہ سے بطور آفس سپرنٹنڈنٹ 1986ء میں ریٹائر ہوئے اور اس وقت اپنی رہائش گاہ واقع ۲۰۱/F/۲ جوہر ٹاؤن میں مقیم ہیں یاران طریقت ہر جمعہ بعد نماز عصر حاضر ہو کر ختم شریف خواجگان نقشبندیہ اور حلقہ ذکر میں شریک ہوتے ہیں آپ کے بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیران سلسلہ کی دعا برکت سے سب اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور اطاعت گذار ہیں۔

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ نے ۱۹۵۳ء میں جب انجمن خدام الصوفیہ لاہور برانچ کی بنیاد رکھی تو جناب میاں رواض الدین صاحب کو انجمن کا صدر ' جناب شیخ معزالدین صاحب کو سیکرٹری اور چوہدری محمد شفیع خاں صاحب کو خزانچی مقرر فرمایا۔ ایک دفعہ شیخ معزالدین صاحب کے ہمسایہ عبدالغنی صاحب کا جوان بیٹا گم ہو گیا۔ ان لوگوں نے تمام شہر چھان مارا۔ ریلوے اسٹیشن بس سٹینڈ وغیرہ حتیٰ کہ ریڈیو پر اعلان کروائے لیکن کچھ پتہ نہ چلا تمام گھر والے اور ان کے اقربا سخت پریشان تھے۔ ان کے بارے میں شیخ معزالدین نے حضورؒ کی خدمت میں خط لکھا آپ نے فرمایا کہ وہ گھر والے سب انا للہ وانا الیہ راجعون کثرت سے پڑھیں لیکن وہ لوگ اس طرف نہ آتے اور روتے رہتے۔ حضور کی خدمت میں لکھا تو حضور نے شیخ معزالدین صاحب کو انکے لئے پڑھنے کا حکم دیا چنانچہ ایک ہفتہ کے اندر لڑکے کا خط آگیا وہ ایمن آباد میں شیخ محمد حسین بھنڈاری کے گھوڑوں پر ملازم ہے آخر گھر والے جا کر وہاں سے اسے لے آئے۔

جناب شیخ معزالدین صاحب فرمایا کرتے ہیں میرے پیر صاحب نے دوستوں کو اپنے پیر خانہ (علی پور شریف) سے متعارف کروایا تھا آپ کی اتباع میں میں نے بھی اپنے دوستوں کو اپنے پیر خانہ کنجاہ شریف حضرت قبلہ باباجی صاحبؒ کی چوکھٹ اور دربار گو ہربار علی پور شریف کا راستہ دکھایا ہے کیونکہ یہی ہمارا مسلک ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا الحاج مرزا محمد یوسف صاحب

جناب مولانا الحاج مرزا محمد یوسف مغل صاحب مدظلہ موضع حاصلانوالہ ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں محکمہ ریلوے ڈی ایس ڈبلیو آفس مغلپورہ میں آپ ملازم رہے یہیں سے آپ ریٹائر ہوئے لاہور میں ملازمت کی وجہ سے پہلے آپ چاہ میراں میں قیام پذیر رہے انہی دنوں میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے بعد آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

یاران طریقت میں نہات نفیس اور عمدہ خصائل کے بزرگ ہیں تصوف کی باریکیوں کو اجاگر کرکے آسان پیرایہ میں پیش کرنا آپ کا ہی خاصہ ہے حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے آپ کو چاہ میراں کا امیر حلقہ مقرر فرمایا چنانچہ ہر ہفتہ یاران طریقت آپ کے دولت کدہ پر اکٹھے ہو کر ختم خواجگاں اور محفل ذکر میں شمولیت کرتے۔حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کے منظور نظر اور آپ کو اکثر اپنے احوال سے بذریعہ خطوط آگاہ کرتے رہتے ایک خط کے جواب میں آپ فرماتے ہیں۔

" آپ نے (جناب مرزا صاحب) مختلف واردات کا ذکر کیا ہے اول تو یہ خوابیں قابل اعتبار ہی نہیں ہوتی ہیں کیونکہ خواب کا دیکھنا یقینی نہیں بلکہ ظنی ہوتا ہے بعض دفعہ طالبوں کے شوق کو بڑھانے کے لئے ایسی ایسی دل خوش کن خوابیں دکھلاتے ہیں ان کا شکریہ تو ادا کرنا چاہیے مگر اس طرف سے آنکھیں بند کر لینا چاہیے اور ان خواب و خیال کو بے اعتبار سمجھ کر بھلا دینا چاہیے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ خواب و خیال و مکاشفات میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے کیونکہ وہ ظنی ہیں مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ خواب میں کوئی بادشاہ بن جائے یا خواب میں اس کو قطب یا غوث بنا دیں تو اس کی کیا حقیقت ؟ جب تک اس کو کھلی آنکھوں سے ان مناصب پر مقرر نہ کیا جائے اس لیے طالب سالک کو

Marfat.com

چاہیئے کہ اپنے وظائف کو محبت خلوص قلبی سے ادا کرنے میں مشغول رہے اپنے محبوب و مطلوب کی طرف توجہ رکھے غیر محبوب اشیاء سے آنکھیں بند کرے تاکہ راہ میں رکاوٹ پیش نہ ہو اور راستہ بے روک ٹوک طے ہوتا جائے کبھی ذوق اور کبھی بے ذوق کبھی تسلی آمیز واقعات اور کبھی غیر تسلی بخش یہ تو اس راہ میں ہوتا ہی رہتا ہے ادھر بھی توجہ دے کر وقت ضائع نہ کرنا چاہیے اصطلاح صوفیہ میں انہیں قبض و بسط کے نام سے یاد فرمایا گیا ہے ہمیشہ قبض ہی اچھا ہے نہ ہمیشہ بسط ہی اپنے اپنے وقت میں دونوں ہی سالک کی ترقی کا باعث ہوتی ہیں بشرط اعتدال۔"

حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" نے ملتان کے لئے اپنے آخری تبلیغی سفر کا ارادہ فرمایا تو جناب مرزا صاحب کو بھی ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ مرزا صاحب واحد خوش نصیب بزرگ ہیں جو پیرومرشد کے آخری لمحات میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھے آپ نے ہی اس حادثہ جانکاہ کی اطلاع تمام دوستوں کو بہم پہنچائی اور ملتان میں تجہیزو تکفین کے بعد گاڑی کا بندوبست کر کے حضور کے جسد اطہر کے ساتھ کنجاہ شریف پہنچے۔

ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل طور پر آپ ریلوے پی این جی کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں جب سے حضرت مولانا الحاج محمد ضیاء اللہ نعمانی صاحب نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا ہے دن رات آپ مخلوق خدا کی ہدایت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔ ہر جمعہ کے روز نماز فجر کے بعد آپ کے دولت خانہ پر ختم خواجگان کے لئے یاران طریقت کا اجتماع ہوتا ہے آپ کے معتقدین میں تعلیم یافتہ طبقہ کی خاصی تعداد ہے۔

"اند کے پیش تو گفتم وگرنہ سخن بسیار است"

جناب سید محمد یوسف صاحب

حضرت جناب مولانا سید محمد یوسف صاحب راولپنڈی سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر واہ

کینٹ میں قیام پذیر ہیں آپ نے اعلیٰ حضرت سرکار کنجاہی طالب الٰہی کی صحبت سے فیض یاب ہو کر اپنی زندگی کو شیخ کامل کی اتباع میں اسوہ حسنہ کے عین مطابق ڈھال لیا اعلیٰ حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کنجاہ شریف نے سالانہ عرس کے موقعہ پر دوسرے دوستوں کے علاوہ جناب شاہ صاحب مدظلہ العالی کو خلافت و اجازت کے منصب پر سرفراز فرمایا۔

جناب شیخ نعمت علی صاحب

جناب شیخ نعمت علی صاحب سلطان پورہ لاہور میں رہائش پذیر ہیں محکمہ ریلوے میں ملازمت کے بعد ریٹائر ہوئے 1957 میں لاہور کے تبلیغی جلسہ کے سلسلہ میں حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب" کی تشریف آوری کے موقعہ پر زیارت سے مشرف ہوکر آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی لاہور میں حضور" کا یہ آخری تبلیغی دورہ تھا کیونکہ اس کے تقریبا" 4 ماہ بعد ملتان میں دوران تبلیغ آپ کا وصال ہوگیا تھا۔

چونکہ آپ اس مکتب میں نئے تھے خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ ان دنوں ابھی ملازمت میں تھے اس لئے حضرت قبلہ باباجی صاحبؒ کی خدمت عالیہ میں اکثر و بیشتر حاضر ہوتے جو نہایت ہی شفیق مہربان غمگسار اور حضور قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے محبوب و مقبول خلیفہ اوّل تھے۔ آپ کے وصال کے بعد جناب کپٹن صاحب کی طویل صحبت سے فیضیاب ہوئے یہ دونوں بزرگ نہایت مہربان اور کمال شفقت سے دستگیری اور رہنمائی فرماتے رہے۔

جناب شیخ صاحب اوالعزم اور بلند ہمت بزرگ ہیں پیر خانہ کی خدمت بجا لانا ان کی زندگی کا اہم مقصد ہے شیخ کامل کے روضہ اطہر کی تعمیر اعلیٰ حضرت جناب کپٹن صاحب کی زیر نگرانی شیخ صاحب کی خدمات اور عقیدت کا مظہر ہے آپ حضرت الحاج کیپٹن خواجہ محمد امین صاحبؒ سجاہ نشین کے حکم کی تعمیل میں حضرت قبلہ ڈاکٹر صاحبؒ کے کلام

Marfat.com

کو یکجا کر کے انوار طالب کے نام سے چھپوانے نیز کتاب تصوف مکتوبات شریف اور سیرت طالب کی اشاعت کے سلسلہ میں ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیکر یاران سلسلہ کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرے ہیں حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب نے کنجاہ شریف کے سالانہ تبلیغی جلسہ اور عرس شریف کے موقعہ پر اپنے دست مبارک سے جناب شیخ صاحب کی دستار بندی کر کے منصب ارشاد پر سرفراز فرمایا۔

جناب پروفیسر محمد بہاء الحق عارفؔ صاحب (گجراتی)

جناب پروفیسر حاجی محمد بہاؤالحق عارفؔ صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ اور عالم فاضل شخصیت ہیں آپ اسلامیات اور پنجابی میں ایم اے ہیں آجکل زمیندارہ کالج گجرات میں تعینات ہیں۔

پروفیسر صاحب 1962ء میں دوران تعلیم جناب حاجی مرزا محمد یوسف صاحب کے گھر لاہور میں حضرت قبلہ باباجی فیروز خاں صاحبؒ کی زیارت سے مشرف ہو کر داخل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہوئے دوسرے روز پروفیسر صاحب نے اجازت چاہی تو ارشاد ہوا "کہاں بھاگتے ہو ایک دفعہ جو آجائے وہ جا نہیں سکتا" 1963 میں حضرت باباجی صاحب کا وصال ہو گیا اس لئے پروفیسر صاحب کو آپ کی صحبت کے زیادہ مواقع میسر نہ آسکے البتہ اس مرد درویش کے ماضی میں کہے ہوئے ان الفاظ کی بدولت

محمد امین صاحب! ڈاکٹر صاحب ہونگے نہ میں اس باغ
کی نگہداشت اور آبیاری آپ نے کرنا ہوگی"

اعلیٰ حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب سجادہ نشین کنجاہ شریف کی معیت اور آبیاری سے خوب مستفید ہوئے حضرت صاحب" کو پروفیسر صاحب سے خاصہ پیار تھا تبلیغ دین کی خاطر آستانہ عالیہ سے روانہ ہوتے تو پروفیسر صاحب کو اپنی عدم موجودگی میں جامع مسجد النور دربار طالبؒ میں نماز جمعہ کا خطبہ پڑھانے کا حکم ہوتا

Marfat.com

آج بھی آپ اس حکم کی تعمیل میں جمعہ کا خطبہ مسجد النور میں باقاعدگی سے دیتے ہیں

پروفیسر صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے ایم اے پنجابی کا امتحان دے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے حاضرین سے فرمایا دعا کیجئے اللہ تعالیٰ انہیں شاندار کامیابی عطا فرمائے نتیجہ آیا تو بندہ سیکنڈ کلاس میں پاس ہوا انٹرویو ہوا تو پنجاب بھر میں اول رہا آپ کا تصرف تھا کہ تقرری بھی آپ کے جوار میں یعنی زمیندار کالج گجرات میں ہوگئی الحمد اللہ بندہ خوب آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوا وگرنہ

خش خش جنّا قدر نہیں میرا صاحب نوں وڈیایاں

میں گلیاں دا روڑا کوڑا مسحل چڑھایا سایاں

اعلیٰ حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب نے کنجاہ شریف کے سالانہ جلسہ و عرس کے موقعہ پر اجلاس عام میں جناب پروفیسر صاحب کو دستار بندی فرما کر خلافت کا اعزاز بخشا۔

جناب مولانا احمد حسن نوری صاحب

حضرت جناب مولانا احمد حسن نوری صاحب فاضل اجل اور جید عالم ہیں آپ جامعہ نعیمیہ لاہور کے فارغ التحصیل اور جامع مسجد فاروقیہ ڈاکخانہ مغلپورہ لاہور کے خطیب و منتظم ہیں دین حقہ کی تبلیغ اور سماجی سرگرمیوں میں آپ ایک خاص مقام رکھتے ہیں اعلیٰ حضرت شمس الملت الحاج حافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحبؒ علی پوری کی خدمت عالیہ میں حضرت مولانا صاحب نے دربار علی پور شریف حاضر ہو کر آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اعلیٰ حضرت الحاج کپٹن خواجہ محمد امین صاحب نے کنجاہ شریف میں سالانہ جلسہ و عرس شریف کے موقعہ پر آپ کی دستار بندی فرمائی لاہور کے یاران طریقت کا ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو صبح نو بجے آپ کی جامع مسجد فاروقیہ میں ذکر فکر اور ختم خواجگان کا اجتماع ہوتا ہے۔

Marfat.com

شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ جاعتیہ طالبیہ

(از قلم چوہدری عبدالرحمٰن خاں رام گڑھ مغلپورہ لاہور)

حمد تیری ہوسکے کیسے بیاں
اے مالک ارض و سماء وکل جہاں

کھلے تیرے سامنے کیسے زباں
اس بندۂ نا چیز کو طاقت کہاں

صفت جن کی تو کرے ربِ عُلا
نام نامی جن کا محمد مصطفیٰؐ

رحم فرما مجھ پر رب العالمین
ازبرائے رحمتہ اللعالمینؐ

توبہ کرنے کی سدا توفیق دے
یارِ غار حضرتِ صدیقؓ دے

یا الٰہی خوف نہ ہو روز محشر
بہرِ حضرتِ سلمانؒ قاسمؒ اور جعفرؒ

یاد اپنی میں ہی رکھنا اے خدا
بایزیدؒ و بوالحسنؒ اور بوعلیؒ کا واسطہ

یا الٰہی کر عطا رزقِ حلال
بہر یوسفؒ شاہ عزیزاںؒ و سماسیؒ کے کلالؒ

مشکلیں آسان ہوں میری سدا
صدقہ خواجہ نقشبندؒ مشکل کشا

زیارت ہو مجھے شہر بطحا کی یا اللہ
طفیل خواجہ عطارؒ یعقوبؒ و عبیدؒ اللہ

محمد زاہدؒ و درویشؒ کی راہ مجھ کو دکھلانا
دل ہو خواجہ امکنگیؒ شہ باقیؒ کا دیوانہ

الٰہی دیکھوں آقاؐ کا مقدس روضہ لاثانی
طفیل شیخ سر ہندی مجددؒ ظلِ سبحانی

توسّل خواجۂ معصومؒ حجتہ اللہؒ و زبیرؒ
شاہ جمال اللہؒ عیسی فیضؒ تیراہ کی طفیل

آنکھوں میں ہو ہر دم تصور شیخ کا
بہر نورِؒ مصطفیٰ حضرت فقیرؒ با خدا

ہو ماں باپ کی بخشش میری اولاد کی
اور قوم مسلم کے سبھی افراد کی

بہر حضرت شاہ جماعت میر ملّت برملا
ڈاکٹر محمد اللہ دتا طالبؔ ربِّ عُلا

ہو عطا صدق و صفا رب کریم
از برائے خواجہ پیر محمد امینؒ

فیضِ طالبؔ سے جہاں معمور ہو
دستِ ضیاء سے اک زماں مخمور ہو

صدقہ انبیاء و اولیاء کا اے خدا
میں رہوں دائم عبد- رحمٰن کا

تمّت بالخیر

Marfat.com

مسلمان عورت اور پردہ

عورت اِنسان ہے دخترِ انسان
قدر اس کی ہو پردہ سے ذِیشان
ننگے منہ کیوں پھرا کرے طالبؔ
وہ نہیں جب کہ دخترِ حیوان

اشرف الکائنات کی بیوی
اعلےٰ ذات وصفات کی بیوی
ساتھ غیروں کے پھرتی ہے طالبؔ
گویا ہے حیوانات کی بیوی

عورت مؤمنہ پر فرض ہے پردہ
کھویا ایمان جو ہوئی بے پردہ
روزِ محشر میں کل کیا ہو طالبؔ
خوابِ غفلت کا جب اٹھے پردہ

مؤمنوں کا خدا رکھے پردہ
ان کا پردہ ہے حکم کا پردہ
وہ نہ طالبؔ رکھے تو رکھے کون
کافروں نے کب ہے رکھا پردہ

Marfat.com

تصوف

یہ کتاب اعلیٰ حضرت الحاج ڈاکٹر شیخ محمد اللہ دتا صاحب سرکار کنجاہی طالب الٰہی نقشبندی جماعتی کا میدان تصوف میں نادر اور عظیم الشان شاہکار ہے۔

○ طالبان راہ معرفت کے لئے علم طریقت ' معرفت ' جذب و کیف کی منزلیں طے کرنے کے لئے شمس ہدایت ہے۔

○ طرز بیاں نہایت سادہ اور ۔ دلائل و براہین تمام کے تمام قرآن پاک کی آیات مبارکہ سے استنباط کردہ ہیں۔

○ اس میں ضرورت شیخ تصور شیخ اور آداب مرید پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

○ قیمت ۔ ۳۰ روپیہ ۔ صفحات ۳۶۷

ملنے کا پتہ : ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین سجادہ نشین دربار عالیہ طالبیہ کنجاہ شریف گجرات

Marfat.com

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

نور آباد۔ فتح گڑھ۔ سیالکوٹ

Marfat.com

Marfat.com